عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ فَاِذَا ھُوَ زَاھِقٌ ہموارہ و مغ و زاہق و مقہور رہے اور معدوم ہوگئے بلکہ باقتضائی اَمَّا الزَّبَدُ فَیَذْھَبُ جُفَآءً وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ بمرور دہور سوائے اہل سنت وجماعت کے نام ونشان اکثر طوائف باطلہ کا صفحۂ روزگار پر باقی نرہا خصوصاً فتنۂ تاتاریہ مین ایسے مفقود ہوگئے کہ گویا کبھی موجود نہ تھے فَجَعَلْنَاھُمْ اَحَادِیْثَ وَمَزَّقْنَاھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ یا اگر کوئی کہین مخفی و مستور ہی تو وہ بھی کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ہی لیکن منجملہ اہل زیغ کے شرذمہ قلیلہ اثناعشریہ کہ باقرار شوستری صاحب احقاق الحق و ابوجعفر طوسی و سبحان علی وغیرہ ملقب بہ رافضی ہی اور ہر زمانے مین اونسے عہد سعادت مہد مرتضوی سے آج تک نیا رنگ پکڑا اور ہر قرن مین لطرز مرتبع نمایان ہوا اور ہر عصر مین اپنا نیا نام ولقب رکہا ہنوز بعض قطار عالم وقبائل بنی آدم خصوصاً دیار ایران مین قاطبۃً اور ہندوستان مین جملۃً باقی ہی لِیَمِیْزَ اللّٰہُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ چنانچہ اس زمانہ اخیر مین کہ ہمدوش عہد فترت وہم آغوش قیامت ہی اور زمانہ ظہور مہدی آخر الزمان سے اقرب صاحب سیف مسلول و صاحب تحفہ و صاحب شوکت عمریہ خاصۃً صاحب منتہی الکلام وغیرہم نے بمصداق کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ رہا سہا جھگڑا چکا دیا اور واسطے کسی رافضی کے مجال مناظرہ کا نہین چھوڑا اور طریق تکلم کوشش جہت سے مسدود کیا یہان تک کہ اَعلم علمائے متاخرین شیعہ مثل سبحان علیخان وغیرہ نے بکرات ومرات اقرار فرار معرکہ قیل وقال سے بزبان وبیان کیا اور الزام اہل حق کو حوالہ ظہور صاحب الزمان فرمایا چنانچہ بعض مکاتیب نامبردہ سے ظاہر ہی کہ افحام خصم بدون ظہور صاحب الامر والزمان ممکن نیست اور دوسری جگہہ لکھا ہی کہ بعضے از اعضالات چنان بودہ اند کہ بجز معصوم ہیچکس از عہدہ جواب آن برنمی تواند آمد انتہی لیکن اسپر بھی جو دنیا عالم کون وفساد ہی اگر مفسدہ سے خالی ہو تو خلاف شی اپنے موضوع کہ اسسے لازم آوے اب بعد زمانہ غدر ہندوستان کے کہ رہے سہے سنی بھے تباہ ہوگئے اور اہل علم انکے جواسٹ ہب کے تھے تقلب ادوار سے مٹ گئے اور جو اقل قلیل مین اونمین کوئی بسبب عسرت بسفر کے متوجہ معاش ہوئے

اور کوئی جو طالب حقی ہی اوسکو توجہ طرف ایسے ترہات و مہملات کے نہین لیکن بعضے تردد دران ناحق
شناس ہٹ دہرمی بے شرمی سے در پئی اضلال عامۂ اہل سنت و جماعت کے کہ سیدہے سادے
مسلمان ہین اور مزاولت کتب مباحثہ کلامیہ کی نہین رکہتے ہوئے ہین چاہتے ہین کہ مثل ابلیس
پر تلبیس آگے پیچھے داہنے بائین سے اگر بتدلیس و تلبیس طریق قدیم سنت نبوی و صراط مستقیم تقوی
سے بہکا دین اسلئے وہی اگلے کاذب و مناظرے و پرانے قصے و داستان کہ قدیم سے روافض
نے بمقابلہ اہل حق پیش کئے تھے اور ادمکے جواب دندان شکن و دلائل ناطقہ محققین دیکھہ سن چکے تھے
اور لاجواب اور خانہ خراب ہوکر بیٹہ رہے تھے اب پھر اونکو بجد تمام جو مسکتۂ اہل سنت ہے بتبدیل
تقریر و تغییر تعبیر لکھتے و چھپتے ہین اور ہر ایک سستی بے علم کو پانی سبز دکہلا کے خواہی نخواہی موجب
تشویش چشم و گوش اہل حق ہوتے ہین حالانکہ باقرار سبحان علی خان اعادہ دلائل سابقہ کا
بدون جواب الجواب موجب استہزا ہی کہ ان ہذا الا اساطیر الاولین انتہی چنانچہ بتفصیل قلیل مکائد جلیل
رفضۂ ذلیل کی اوائل تحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہی معہذا اب بہی جب کوئی رسالہ یا کتاب شیعہ کی
طرف سے بنتی ہی تو با وجودیکہ اشد الغصص فوت الفرص ہی متعاقب اوسکے اوسکے بہی جواب ہوش
پرداز اور پاسخ خانہ بر انداز قوت سے فعل مین آتا ہی چنانچہ اب تک متعدد کتب نقضیہ ما بین المختصر و
المطول تالیف ہوئی ہین اور اونکا بلاد متفرقہ مین علما و طلبۂ علم نے لکہدیا لیکن بوجہ عدم شہرت
کتب اہل سنت کی یہہ ہی کہ شیعہ بفحوای لہم الدنیا متمول ہین زر خطیر حرام صرف کرکے اپنے رسائل کو
بعد الطبع تشہیر کرتے ہین چنانچہ فی الحال بلدۂ لودیانہ و لکہنؤ مین مطبع مجمع البحرین وغیرہ خاص اسی واسطے
جاری ہوا ہی کہ اونمین کتب رفضیہ مطبوع ہوتی ہین بخلاف اہل سنت و جماعت کے کہ مصداق
ولنا الآخرة تہیدست و فاقہ مست ہین انکو اتنا مقدور کہان کہ اپنی کتابین اور رسالے چہپوا وین
اور جنکو کچہہ مقدور ہی اونکو توفیق نہین اگر کسی نے الا ما شاء اللہ ایک دو کتابین طبع کرا دین
تو دس بیس بٹی گئین جو صاحب مطبع ہین اونکو نظر منافع پر ہی نہ مالک نفع و ضرر پر خدا کسی کو
ایسی توفیق دے کہ ایک کل اسی کام کے لئے جاری کرے یا زر کثیر صرف کرکے سب کتب مناظرہ

اہل سنت کو چہپوایا اور انتقام واجبی اعداء رسول و آل رسول سے لے تو اوسوقت البتہ حقیقت
واقعی محسوس ہوا و عجائب قدرت الٰہی مشہود کہ شیعہ شنیعہ نے کن کن تلمیعات جدیدہ و مخملات
غیر سدیدہ سے مجلس خام بکائی ہی اور پہر بموجب حدیث حضرت امام بحق ناطق ابو عبد اللہ جعفر صادق
علیہ السلام انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ و من اذاعہ اذلہ اللہ اخرجہ الکلینی کیا کچھہ ذلت اوٹہائی ہی
چنانچہ مصداق اس اتفاق کا یہہ ہی کہ اندنون ماہ محرم سن بارہ سو آسی ہجری مین ایک رسالہ
دیکھنے مین آیا جسکی لوح پر لکہا ہی از نتائج افکار عمدۃ الفضلا زبدۃ الکملا افضل المحققین فخر المدققین
الی قولہ جناب سید حافظ علی صاحب اور عنوان رسالہ مین بعد لفظ حافظ علی کے قید ابن بشارت
علی بہی زیادہ کی ہی اور دیباچہ رسالہ مین اجوبہ اسولہ مندرجہ و بعض فوائد ملحقہ معنون کو منسوب
طرف ابو الفضل عباس کے کیا ہی اور خاتمہ رسالہ مین چند فوائد زوائد کو بفوائد حافظیہ تعبیر فرمایا ہی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دیباچہ و عبارات سوال اور فوائد حافظیہ نتیجہ فکر عمدۃ الفضلا ہی اور اجوبہ
اسولہ و بیانات مسوسہ با فوائد ملحقہ افادات ابو الفضل عباس ہین گو اسجگہہ مرتبہ سائل کا مجیب
سے افضل ہی اسلیئے کہ صفت مجیب مین اسیقدر لکہا ہی کہ شعر سنی السجایا لبیب زمان ٭
ابو الفضل عباس روشن بیان ٭ دلاور جوان مرد صاحب تمیز ٭ برادر نگ مصر فصاحت عزیز ٭
اور صفت سائل مین جو کچہہ لکہا ہی وہ عبارت لوح سے لائح ہی بارخدایا مگر یہہ سوال و جواب
اس راہ سے ہی کہ اذا لم تغلب فاخلب اسلیئے کہ واقع مین سارا رسالہ بائی بسم اللہ سے تائے
تمت تک ثمرات ابو الفضل سے ہی نہ نتائج حافظ علی سے گو جناب روشن بیان نے
ذلت سوال سے عار کرکے آپکو مجیب قرار دیا ہی اور اونکو سائل ٹہیرایا اور اپنی زبان سے
اونکی مدح کی اور اونکے بیان سے اپنی تعریف لکہی کہ ع من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو ٭
ولیکن بفحوائی اخطات استہ الحضرۃ یہہ خیال نہ رہا کہ حریف حریف را مے شناسد یہ ملمع کہل جائیگا
اور سائل و مجیب ایک ہی قرار پائیگا گو مرتبہ سائل کا مجیب سے نازل ہو کہ انفک منک و انکان
اجدع ولیکن غایت اس ایہیر کی صرف اتنی ہی کہ عوام بلاد دور دست جنکو تجسس حقائق امور نہین

مصداق اتفاق

الفاظِ شوکت و صولت مع سنکر جانین کہ آخر یہ کلام افضل المحققین ہی کہان تک موضوع و مفتری ہوگا اور اس خیال سے عقائد و اعمال مین شک پیدا کرین گو ہر لفظ سے تحقیقِ جہل و ترتیبِ سفاہت آشکار ہی اسلئے کہ جو عبارات اعتراضات وغیرہ اگلے شیعون نے بدولتِ مناظرۂ اہل حق سُنیون سے سیکھہ خدا خدا کرکے مرتب کی تہی اُنکو سائلِ مجیب نے ایسا تباہ کرکے اور بگاڑکے لکہا ہی کہ اب شیعیان اہل شعور اُسکو دیکھہ کر غیرِ محرم مین ماتم عاشورا کرینگی اوسپر طرّہ یہ ہی کہ نہ ترتیب ہی اور نہ تہذیب بلکہ نہایت پریشان ہی اور بے تفصیل و تبویب کہ اگر اوسکو حدیثِ خرافہ کہین تو عین قدر شناسی ہی اور زرافہ سمجہین تو فی الواقع اضافہ عباسی ہی نہ جواب کو سوال سے تعلق اور نہ بیان کو مُبیّن سے مناسبت محض کج مج بیان بلکہ فی الواقع جعفر زٹل کا ہزیان ملاحظہ اوسکی سے مثل سپیدۂ صبح آشکار ہی کہ مقصود صاحب رسالہ کا اس خوگیر کی بھرتی سے کہ مصداق اذا ضحک القرد بکی اسکتہ ہی صرف تشہیر کرنا اپنی خباثتِ مستور کا اور ثابت کرنا سفاہت و جہالتِ مشہور کا ہی کہ درجۂ تخمین سے مرتبۂ یقین کو پہونچے اسواسطے کہ حافظ علی مذکور ساکن قصبۂ ٹہور ضلع بجنور ملازم ریاست اندور جنکو سائل مجیب ٹہیرایا ہی اور مصداق یحبّون ان یحمدوا بما لم یفعلوا بنایا ہی اونکو ہنوز مثل اور فارسی خوانون کے عبارتِ صحیح حسب محاورۂ روزمرہ فصیح کامل الانشاء سالم الاملاء جوڑنا تک نہین آتا سوال گانٹہنا تک بندی کرنا دیباچہ لکھنا کتاب بنانا عبارت اوجہنا عربی سمجہنا کسکا اب جسکو شبہ ہووہ مبلغ علم و فضل عمدۃ الفضلاء کو محکِ امتحان پر لگا دیکہے عیان راچہ بیان ولیکن یہہ دست برد ولا اور جران ہی کہ انکو مرد مقدس باکر زبدۃ الکملاء بنایا اور باقل کو جبر بر تحسیر ایاس منش کردہ ام رستمِ داستان + وگرنہ یلے بود در سیستان + انہون نے بہی دیکہا کہ مفت مین ہرّا لگے نہ پہٹکری زمرۂ مولفینِ دین و ایمان مین داخل ہوتے ہین اور خون لگاکر

[illegible]

ف
حال علمی
فضل مولانا
ابو الفضل

شہیدون مین شامل اس ہدیۂ غیر مترقبہ کو بدل وجان قبول فرمایا سبحان اللہ خیرات کے ٹکڑے بازار مین ڈکار یہہ نہ سمجھے کہ جو ہانڈی مین ہوگا سو ڈوئی مین نکل آویگا ؎ زبانِ لاف رسوا سکند ناقص کمالان را ٭ کہ رو برخاک مالد پرفشانی بستہ بالان را ٭ اور جناب ابو الفضل کہ مصداق پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل مین اونکی کیا تعریف کیجیے کہ بیش ناظم ناثر وبیشِ ناثر ناظم وپیشِ ہر دو ہیچ وبیشِ ہیچ ہر دو تبحر کا یہہ حال ہی کہ علمِ صرف ونحو حسبِ فہمِ احادیثِ ائمۂ ہدی ملتوی ہی اور ادراک مدلول نصوص اوصیا منطوی اوسکو علوم ناحق مین معدود فرماتے ہین اور قضیہ کو برعکس ٹھیرا لیتے ہین چنانچہ صفحہ بست ویکم رسالہ سے عیان ہی اور سیاہی مقال سے نمایان اور صحتِ عبارت کا یہہ منوال ہی کہ ہر چند سالہا سال سے بلکہ بدو تمیز سے آج تک مشقِ انشانگاری اور نظامی ونثاری برابر جاری ہی اور احباب نزدیک ودور سے اصلاحِ منظوم ومنثور لیجاتے ہین ابتک بلطفہ تعالی استعداد شستگاہ حاصل نہین کہ روزمرۂ انشائی فارسی اغلاط وزلات سے مبرا ومعرا لکہہ سکین اسی رسالہ کو دیکھو کہ گویا فہرستِ اغلاط ہی لفظ اصابہ کو بمعنی مہملہ عصابہ واطالت کو طوالت ویرکت کو ابوت وکیفیات کو کوائف اور تشوق کو شائق اور ریاضِ نضرہ کو ریاض النظرہ بظاء معجمہ اور موصی الیہ وغیرہ کو ممدوح الیہ لکہا ہی اور اسی قیاس پر عبارات عربیہ کتب اہل سنت کو بے سمجھے ہوئے غلط سلط نقل کیا ہی کہ اگر سب کو مضبوط کیجیے تو ایک دفتر گران مواخذۂ لفظی مین ہوجاوے ؎ گر نویسم وصفِ آن بیحد شود ٭ مثنوی ہفتاد من کاغذ شود ٭ اور یہہ اغلاط زینہار طغیان قلم کاتب مطبع سے نہین اسلیے کہ ہمنے انکو زبانِ مؤلف ادلی بالتصرف سے اسیطرح سنا ہی سو جب فارسی وضیع کا یہہ حال ہی تو عربی رفیع کا کیا مآل ہوگا اور ایسا دلاور جوان مرد صاحب تمیز براور نگ مصر فصاحت عزیز محاورۂ عرب عربا ومواردِ استعمالِ کلماتِ طیبات کتاب اللہ وسنتِ بیضا کو کیا سمجھے گا اور اوس سے کیا استدلال واستنباطِ مسائل کریگا تشنیع کیا جانے صاحبون کا بہاؤ وبیکن تقدیر معقول اغلاط منقول وغیرہ کا یہہ ہوسکتا ہی

کہ مولفین شیعہ کو ضرورت تحصیل علوم و استدراک منطوق و مفہوم کی نہین اور یہہ نا آات بدعت
جدیدہ ہین بلکہ مجتہدین شیعہ ہمیشہ ایسی ہی ٹہوکرین کہایا کئے ہین اور صراط مستقیم سے گمراہ ہوا
کئے چنانچہ ناظرین صوارم و ذو الفقار جو ہین و طعن الرماح مجتہدین پر پوشیدہ نہین حتی کہ
سبحان علیخان صاحب نے حق ولدار بے مروت مین لکہا ہی کہ علوم ادبیہ سے کلیۃ اغماض
نظر کرتے تہے کتاب عماد الاسلام مین اغلاط لفظی بہت ہین کہ خصم کو للداد وعناد محل استہزا
ہین حضور مجتہدین مین اسواسطے اصلاح کے عرض کیا تہا مگر بجہت مشاغل کثیرہ کے صورت نہ بندہی
انتہت ترجمۃ الغرض بفحوائے دلیل عقل المرء قولہ حال علم و جہل کا ایک لفظ سے کہل جاتا ہی
گو آدمی ظاہر مین اپنے کو لباس دانشمندون مین ظاہر کرے جو جائی اسکی کہ صورت و معنی دونون مین
دانشمند ہو لیکن اتنی بات ہی کہ خطائی مولفین اہل علم کی اور طرح پر ہوتی ہی اور خطا نادانین اور مقلدین
اور طرح پر پہلے زمانے مین کوئی بے اجازت اکابر کے جرأت تالیف پر نہین کر سکتا تہا اب
وہ زمانہ پہونچا ہی کہ جسکے پاس دوات و قلم و کاغذ ہی وہ جو چاہتا ہی سو لکہتا ہی کوئی نہین
پوچہتا کسیطرح کی روک ٹوک نہین ہے زمان قد تفرغ للفضول ❊ یسود کل ذی حمق جہول
فان تبتم فیہ ارتفاعا ❊ فکونوا جاہلین بلا عقول ❊ سبحان اللہ اوس مذہب دین کا کیا
پوچہنا جسکے مسائل ایسے افضل المحققین ہون اور مجیب ایسے ولاور جوان روشن بیان ہے
اذا کان الغراب دلیل قوم ❊ سیہدیہم طریق الہالکینا ❊ بعد دیکہنے رسالہ کے معلوم ہوا کہ
اغلب مطالب اوسکے مسروق و منتحل ہین رسالہ تشہید المبانی و بارقہ ضیغمیہ و صوارم مجتہدین کو تنبیہ
و رسالہ تحفۃ الشیعہ و سہم صائب و ہدیہ ہمدانی و ترجمہ کشمیری سے اور بعض مقاصد بعض دیگر سے
کہ مشت خاشاک کے بعد محنت فراہم کردہ ہیں ❊ لیکن تخریب مبانی و تحریف معانی و حذف
سابق و اسقاط لاحق با یجاز مخل و اطناب ممل چنانچہ تصدیق اسکی وقت ملاحظہ اجوبہ اقوال
مذکورہ کے رد ما لا اختصار بعض مواضع مین معلوم ہوگی بہر حال جب یہہ رسالہ کذائی و کاغذ ہوائی
ملاحظہ مین آیا اور اوسکے کلمات بازلہ و عبارات نازلہ و الفاظ طعن آمیز و تشنیع انگیز نے قلوب

اہل حق کو سنایا اوسوقت بعض مومنین مخلصین لہ الدین نے باصرار تمام و استبداد مالا کلام چاہا
کہ جواب اس رسالہ پر ضلالہ کا اردو زبان مین لکھا جاوے کہ ہر کسی کے سمجھ بوجھ مین بے تکلیف تکلف
آجاوے سو ہر چند اس گمنام بے نام و نشان کو مناظرہ و محاضرہ سے کچھ کام نہ تہا کہ اپنے حال
پر اختلال مین گرفتار ہی اور کیت و ذیت اہل دنیا سے برکنار ع حقے کجا و صحبت یک کس
خیال دوست ÷ وارد بجو دچو مردم دیوانہ عالمے ÷ ولنعم ما قیل ع ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس ÷ خاصۃ جواب ان ترہات السباسب کا کہ مصداق تخییلات یتعظم عند العامۃ و تفتضح بہا لدی
الخاصۃ مین تحصیل حاصل و تطویل لا طائل ہی کہ ع ہمان حکایت زر باف و بوریا باف ست ÷ لیکن چاہا جاوے بحکم
اما السائل فلا تنہر و بفحوائے ع کشند جاذبہ و دستان اسیر کردہ ÷ وگرنہ صورت رحم آفریدہ اند مرا ÷ و بمقتضائے الدین النصیحۃ
یہ چند ورق بعبارت سلیس روزمرہ بے تکلف انشا پردازی عام فہم خاص پسند لکھے اور قول
مؤلف اولی بالتصرف کو اردو مین ترجمہ کیا الا ماشاء اللہ پھر اوسکا جواب تحقیقی و الزامی باجمال
و تفصیل مناسب ہر مقام و ملائم ہر مرام کے لکھا کہ لکل مقام مقال اور حتی الامکان بحکم اذا ملکت
فاسجح الفاظ درشت و نا زیبا سے احتراز واجب جانا اور صرف پاسخ اصل مدعا یکشف التلبیس
وغیرہ اکتفا کیا اور جس جگہہ مؤلف متصرف نے اپنے مدعا کو مطاوی کلام مین ادا کیا تہا
بادلیل صریح و نص صحیح مسلمات اہل سنت سے اعتزال فرمایا تہا او سجگہہ ہمنے بہی جواب ترکی
بترکی مطاوی عبارت مین بحوالہ کتب اہل حق لکہدیا اور تفصیل بے صرفہ سے کچھ کام نہ رکھا
کہ صاحب شوق کو بعد دریافت بحث و نام کتاب کے مراجعت طرف اصل سہل ہی معہذا اس کلام
مجمل مین بہی اغلب مسائل منحل ہین اور مکائد و اوہام شیعہ اہل التشیع پر منقلب اور مستاصل ع
حفرتم قلیبا مضمرا لوقوعنا ÷ ووقعتم سریعا فی قلیب حفرتم ÷ سللتم سیوف البغی
عذرا لقتلنا ÷ فقتلتم جمیعا بالتی قد سللتم ÷ ضمرتم لنا سوء فجاء بضدہ ÷ ونلتم باضعاف
ما قد ضمرتم ÷ مکرتم بنا والمکر مصرع اہلہ ÷ فحاق بکم سوء کما قد مکرتم ÷ حصلتم لنا لکن
عفونا برحمۃ ÷ بنا الوظفرتم ساعۃ ما رحمتم ÷ لیکن یہان بتبعیت مخاطب غیر صحیح حسن تقریر

وضبط تحریر کو مطلق دخل و تدبیر نہین ہی کہ اگر کلام کو وضع آداب مناظرہ پر کما حقہ ادا کیا جاوے
تو غالبا خروج طریقہ جواب نویسی سے لازم آوے اور جناب مخاطب لبیب الزمان کی
فہم عالی مین اوسکا ایک حرف بہی نسمائے بلکہ مضمون وکذبوا بما لم یحیطوا بعلمہ ظہور مین
آوے کہ کس زبان مرا سخن فہمد + بعزیزان چہ التماس کنم + بنا علی ہذا اسلوب کلامیہ وابحاث
دقیقہ علمیہ ومقدمات معرکۃ الآرا ومناظرہ مرد آزما سے قطع نظر وغض بصر ہی جدہر سے رخ
مخاطب کا دیکہا اوسیطرف آپ باگ بہی موڑی کہ بندہ درگاہ تا بنجانہ ہمراہ اور جسطرف فرار مولف
معلوم کیا اودہر تعاقب باتوں سے ہرا کہ ندور معہ حیث دارہ چقدر بدشت وحشت بدویدہ
دویدہ ام من + چقدر رمیدہ تو چقدر رسیدہ ام من + ولیکن کطرفہ ماجرا ہی اور عجب قصہ
حیرت افزا کہ جب سے جناب لبیب زمان نے سنا ہی کہ رد بہ یہ تشدد لکہا جاتا ہی کہ ماانا
اللہ خیر مما اتکم بل انتم بہدیتکم تفرحون تلون سے لگی ہی دم ناک مین ہی بقول شخصے
چور کی داڑہی مین تنکا بنا بر مقتضائے وقت وتقیہ حال ومصلحت مآل انتساب تالیف رسالہ مذکور سے
طرف اپنے اظہار نفرت کلی وعار تمام وقیل وقال کرتے ہین حالانکہ دیباچہ کتاب مین صریح نام محبیکا
ابوالفضل عباس بیت مقام ہی اور لوح وعنوان رسالہ مین بعرض انطباع کتاب بشہرت خطاب
نام حافظ علی مرتسم ہی فرماتے ہین کہ یہہ رسالہ ہمارا نہین سید ابوالفضل عباس مفتی شیعہ
مولف من وسلوی نزیل بلدہ کا نپور کا ہی سبحان اللہ چوری وسرزوری یہہ حیلا ہے کا تیر نہو بہان
بعض مسودہ اصل دستخطی سامی موجود ہی اور حقیقت واقعی مشہود اور بحکم لہا منہا علیہا شواہد
صدہا وجوہ صحت تالیف گرامی کی منصوص بلکہ خود نزدیک آپکے ہونا اس ہدیہ مسروقہ کا نتیجہ فکر
سامی سے بحکم بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ برائی العین بدیہی الثبوت ہی
اور نزدیک عامہ خلائق کے بحکم فلتعرفنہم بسیماہم ولتعرفنہم فی لحن القول مرتبہ حق الیقین
مین معدود خصوصا نزدیک اس مخلص بے ریا کے کہ مثل آپکے انتساب اس جواب سے
بسبب فقدان لیاقت مخاطب کے بغایت مستنکف بلکہ مستحیی ہی کیونکہ باوجود سوابق ماندبودہ

جواب سکینب

زبان لبیب جو رنگ کا معروف

یکجا وطولِ قیام وقعود صبح ومسا کے مخفی رہنا طرزِ تحریر ووضعِ تقریر کا محالاتِ عادیہ سے ہی
سے بہر رنگیے کہ خواہی جامۂ پوش ٭ کرمن اندازِ قدرا سے شناسم ٭ یہان انکار سودہ مین
عذر انحط بعضہ لیشبہ بعضاً بہی مستمشی ہوگا کرلم یک نفعہم ایمانہم لما راو باسنا ولیکن یہہ کہیے
کو روزوباش ومرد باش ہمنے اسی جگہہ سے کتنے پرچے رقعے لکھکر ہرچاپا تہا اور اقرار کرانا
ہزیان واغلاطِ رسالہ کا اور حاصل کرنا بعض کتبِ شیعہ کا چاہا تہا ولیکن بمضمونِ ابہتیا جی بہیر اودہم
پلوائین بند کے پہلوان نہین بنتے کے ہر بار حیلہ وحوالہ سے دُم دبا گئے اور خطاب وکتاب
دو تو سے پیٹہا پہیر گئے بقولِ مجتہد فانی کو فہند کہ کتابِ مذہبِ خود زنہار ننمایند واگر
شاید در کمین باشند وقصدِ الزام نمایند انتہی ہمنے بہی واقعہ طلبی کو ضروری نہ سمجہکر درگذر کی کہ
ذرہم فی طغیانہم یعمہون حالانکہ غرض ہماری صرف استدراکِ واقعات تہی نہ ایقاعِ مجادلات
معہذا مراتبِ اخلاص ونیاز مندی کے بنسبت جناب سنی السجایا کے ہنوز بحال ورقرار ہین
الآن کما کان آپ ہرگز اس تبدل لیل ونہار کو محمول کسی اور خللِ علل حال ومستقبل پر کرین
اور گوشۂ خاطرِ عاطر مین خار وخسِ کدورت وآزردگی کو جگہہ ندین کیونکہ بادیِ اس مادی کے شقیقہ ہین
اب جو کچہہ بے اندامی بابت اس بدنامی کے نصیبِ روزگارِ خجستہ آثار سامی ہہ وہ سب زیبا
وسزاوار ہی کہ خودکردہ راچہ درمان مسلمانون کی ریاست مین رہنا اور اونکے دین کا رد کرنا
نمک خوردن نمکدان را شکستن ہی خیر ہمکو تو ہمتے آرزوی مناظرۂ زبانی کی جلسۂ عام مین تہی وہ
میسر آئی اور دل ہی کے اندر خون ہوکر رہگئی بارے اب ایسا کیجیے کہ اگر بروِ نفسانیت وہمنشینی
یشبار وزی حِیال آپکو ہوسِ جواب نگاری ناصواب گہیرے اور روحِ شیطان الطاق وغدغہ
پاسخ گذاری کرے تو جواب اسکا خود ہی زیب رقم فرمائیے یہہ نہو کہ جنکو روز مرہ خطوط جاتے ہین
اور اونسے وعدہ جواب نویسی کر رکہ کر لیئے جاتے ہین اور بار بار ہاعلیٰ رؤس الاشہاد بر سر
دوکان اونکے حق مین یہہ کلمہ صدق ترجمان زبانِ انصاف بنیان پر جاری ہوتا ہی سے
واحد العینے کہ برہم مے زند آفاق را ٭ وای گر چشمِ دگر ہم بودے قرم ساق را ٭ اونکی بہروسے

وچاپلوسی کیجاوے کہ جب یہ ہدیہ سترد طیار ہو کر مطبوع خاص و عام ہو تو جواب اوسکا واسطے رفع
یقینِ عجز و جہلِ شیعہ کے ضرور مرقوم ہوا گرچہ برای نام ہو ولیکن یہہ تمنائے محال پوری ہوتی
نظر نہین آتی ع ای بسا آرزو کہ خاک شدہ ÷ تجہیز کیفما اتفق وکائنا ما کان ارباب کونسل کے
لکھنؤ سے لودیانہ تک خوشامد ہوگی اور پنجایت کی ٹہیریگی اور کاغذ کے گھوڑے بسبیلِ ڈاک
ہیاپی دوڑین گے کہ بحق الوصی بل لاوصیا انتصار اً للاولیا کوئی جواب الجواب لکھواورذرا
کمترین اہلِ سنت کو زک دو اور پھر ہیچون کو تشویش پاسخ گزاری دامنگیر حال ہوگی اور فکر رد
وقدح نشتر فروشِ مقال بنی گی خیر اگر ایسا ہوا تو ہر چند سکہائے پوت دربار نہین کرتے
اور یہہ رازِ مخفی بر ملا ہوگا اور بدنامی لاحق بنسبتِ سابق کے ضعاف مضاعف ہوگی لیکن
ہمارا لطف جاتا رہیگا کیونکہ بفحوائے ایاک اعنی فاسمعی یا جارۃ یہہ مناظرہ خاص ہی عام نہین ساری
خلقِ خدا سے لڑنا ایک کا کام نہین اور اوسوقت ہم بہی بقصدِ جواب نگاری نکرینگے کہ بے تعین
خطاب لطفِ کلام نہین سہ گاہ گاہ از تظلم مست وغزلخوان بگذرد ÷ ورنہ بر عہدۂ من نیست
کہ رسوا باشم ÷ اور بشرطِ پاسخ گزاری سامی یہہ بہی مشروط ہی کہ خلاف ماضی جسطرح ہدیہ سترد
مین اتفاقِ رد اہلِ سنت ہوا ہی کہ ہر خس و خار کو بحکم الغریق یتشبث بکل حشیش بحکم نصِ قاطع و برہان
ساطع مین رکہا ہی اور ہر کتاب ناصواب سے کورانہ انتقال و استدلال کیا ہی کہ مان نمان مین تیرا
مہمان اور ہر جگہہ کذب و فریہ کو استعمال فرمایا ہی کہ موجب ریشخند ہر نادان و دانشمند اور کالائی
بدبریش خاوندی اب آیندہ بہی اوسیطرح بر مطابق محاسن اخلاق شہرہ آفاق کے گذر اوقات
بجواب الجواب کتاب لاجواب صرف و دشنام بازی گالی تازی حیلہ سازی بہانہ پردازی پر نہو کہ فقط
برای دفع الوقتے دوسرے آپ گیدڑ بہبکی دکہلائین رد بہ بازی بتلائین شتر گربہ لائین رقص الجمل
فرمائین جہوٹی باتین بنائین دوستونکو رولائین دشمنونکو ہنسائین بلکہ للہ وللوصی وم بحر الضاف عرمانین
اور ہر تقریر و تطہیر سے تعرض کرین اور ہر قلیل و کثیر مین بحث جاری فرمائین اور ہر مقام مین الزام
خصم کا مسلماتِ خصم اور عقلِ صحیح اور نصِ صریح سے نصب العین رکہین کیونکہ افحامِ مخالف و الزام

جواب تمہید

وجہ اختصار

جواب

مناقض بدون سند مسلم خصم ناممکن ہی اور اگر یہ بات میسر ہو سکے تو زینہار تضیع وقت نکرین کہ وہ
کندن وکاہ برآوردن ہے کہ ہمنے اس رسالہ مین طریقہ اختصار کو اسی نظر سے اختیار کیا ہی کہ بعد امتحان
جواب کے بصورت صواب ہم بہی رد جواب الجواب بسط لائق وتفصیل فائق کرینگے اور ایک عالم کو واسطے
تماشائی عید غدیر کے مہمان کلبہ احزان بنا دینگے بشرطیکہ آپ خود متصدی جواب ہون نہ مکلف
ہر شیخ وشاب چنانچہ ہمنے اس کتاب کو ایک مہینے مین مسودہ کیا ہے تم دو مہینے بلکہ تین چار مہینے مین
جواب لکھوا اور بصورت توقف انطباع نسخہ قلمی عنایت فرماؤ یہان تک کہ اگر مطلب ومعا کسی عبارت
کتاب شیعہ وسنی کا ذہن عالی مین نہ آوے تو اوسکو بہی بطریق عادت مستمرہ کسی سے دریافت کر کے پہر
موقع اعتراض وطعن ورد مین صرف کرو کہ اہل حق کو ہر طرح غرض اصلی احقاق حق ہے نہ جنگ جدل
دبل بوسے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ ع تا یار کرا خواہد ومیلش بکہ باشد
ہمکو دینے کتاب ولکھنے جواب مین مثل بعض احباب مرتاب کے ہرگز بخل نہین کیونکہ تقیہ وکذب دونو
مذہب اہل سنت مین حرام ہین اور فریب ومباری علی طرف التمام ستم بجان بداندیش
میتوان کردن وخجل زراستی خویش میتوان کردن ☆ ہذا وقد سمیت ہذہ الرسالۃ بکشف الالتباس
عما وسوس الخناس ولقبتہ بمیزان العدل فی رد ہفوات ابی الفضل واللہ ولی التوفیق و
بیدہ ازمۃ الجمع والتفریق قولہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ جواب
یہ آیہ کریمہ قرآن مجید مین زبان اہل جنت سے حکایۃ منقول ہی اور سیاق اسکا یہ ہی ونزعنا ما فی
صدورہم من غل تجری من تحتہم الانہار وقالوا الحمد للہ الذی ہدانا لہذا الخ سو مصداق اسکے اہل سنت
ہین نہ رافضی کیونکہ شیعہ اہل کنیہ ہین نہ صاحب سینہ راکب سفینہ پس لفظ ہذا اور لفظ ہدانا اللہ سے
دین رفض کو قصد کرنا اور اوسکو ہدایت من جانب اللہ سمجہنا خلاف سیاق وسباق کریمہ مبینہ ہی اسلئے
کہ ختم اس حکایۃ کا یون ہی فاذن مؤذن بینہم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل اللہ
ویبغونہا عوجا اور ظالم وصاد سبیل ومبتغی عوج ہمنا امامیہ کا ظاہر ہی بناء علی ہذا اس جگہ
ہدانا کو از قبیل فاہدوہم الی صراط الجحیم سمجہنا چاہیے کیونکہ ایراد کریمہ مذکورہ کا بدایت رسالہ ہذا مین

بطریق اقتباس عوج لسان ہے ملاحظہ مصداق سباق وسیاق دلیل جہل ونفاق وعلامت
شقاق ہی فافہم قوله وتعریف خیار اصحاب غیر مرتدین علی الاعقاب جواب مراد مرتدین سے
اگر وہ لوگ ہین جنسے خلیفۂ اول رسول علیه الصلوة والسلام نے جدال وقتال کیا تو اونکو کوئی اہل
اصحاب نہین کہتا اسصورت مین یہہ قید احترازی زائد ہی بلکہ لغو اور اگر معاذ اللہ مراد انصار ومہاجرین ہین
تو کسی کتاب معتمد شیعہ مین بہی کوئی حدیث وقول ایسا نہین کا مخبر انکے ارتداد بلکہ ذم پر پایا نہین جاتا
کلینی نے کافی مین تصریح کی ہی سات رجحان ایمان مہاجرین اولین کے کہ انکا ایمان راجح ہی ایمان
سائر امت پر اور نیز کافی وغیرہ احادیث شیعہ سے ثابت ہی کہ جو کوئی کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے
وہ خود کافر ہوجاتا ہی اور جو کسی بیگناہ کو طرف کسی گناہ کے نسبت کرتا ہی وبال وسکا اہل غیبت
بہی گذر جاتا ہی قوله صرف اوقات عزیز اطاعت حضرت سبحان مین کی جواب مراد اس سبحان
سبحان علی خانصاحب ہین نہ اللہ صاحب اسلیئے کہ ہیولی اس رسالہ کا انہین کی دریوزہ گری کا تسمیہ
کیا ہی چنانچہ فقرہ مابعد کہ پیوستہ تحقیق مذہب حق وطریق صواب منہایم مؤید اسکا ہی ولیکن جو
ہزبان مین آپکو نسبت اونکے بدقبولی ہی اسلیئے اسجگہہ یہہ مثل صادق ہی بڑے میان تو بڑے میان اون
چہوٹے میان سبحان اللہ قوله صحبت احباب کریم النفس کو مغتنمات سے گننا جواب مراد اس عبارت
سے جناب منشی کریم علی صاحب ہین وہو کاتری قوله ہدیۃ المومنین وہدایۃ المسلمین نام رکہا جواب
کلینی مین امام جعفر صادق سے روایت ہی اکففوا عن الناس ولاتدعوا احدا الی امرکم اور کشف الغمہ مین ہے
امام رضا سے کہ لاایمان لمن لاتقیۃ له فقیل یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقت یوم معلوم وهو خروج قائمنا
فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا اور جامع الاخبار مین ہی قال النبی صلی اللہ علیه وسلم تارک التقیۃ
کتارک الصلوۃ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت مسلمین مخالف امر ہی وا وحیا ہی اور اوسمین موجب
غیر وترک تقیہ لازم آتا ہی اور جو تارک تقیہ ہی وہ مومن نہین اور جو تفرقہ کہ آپنے درمیان مومن و
مسلم کے صفحہ ۲ کا اسی رسالہ مین بعنوان خاتمہ بیان کیا ہی اور اس تسمیہ مین گویا تعریض طرف اوسکے
کی ہی سو جواب اوسکا بفحوای تصنیف زمین برسر زمین اوسی جگہہ آپ کو ملے گا قوله ترجمہ ضروری

عبارت عربیہ کا حاشیہ وبین السطور پر بایجاز واختصار لکھا جواب یہہ ترجمہ ہی غالبًا وہین سے مسروق
ہی جہان سے عبارت عربیہ منتخل ہی اور قید ایجاز وغیرہ اسلیئے ہی کہ اگر ترجمہ مطابق مترجم لہ نہو
تو اعتراض مخالف سے حیلۂ فرار حاصل رہے والا وہی بات ہی اکتفا واستاکا قولہ چند فوائد
دینیہ کتب معتبرہ سے نکال کے اپنی طرف سے ضمیمہ کیا جواب یہہ فوائد نامعتبرہ کہ غالبًا مسروق این
رسالۂ احیاء المیت سے نیز شکم زادسامی ہین نحا فظ علی امی ان ہی الا افتنک قولہ ہر چند علمائی کرام
ومجتہدین عظام نے کوئی امر باقی نہین چھوڑا جسکا لکھنا ضرور ہو لیکن ع ہر گلے را رنگ بوئی دیگر است
جواب سچ ہی اذا فات العقول کثرت الفضول ع حاصل تحصیل ما تحصیل حاصل بودہ است ٭ قولہ
محض بامید حصول ثواب واعلان کلمۃ الحق والصواب یہہ کتاب لکھی جواب جب کہ مصارعت قدیم
حضرات امامیہ خلاف ومضادِ امر تقیہ ونصِ کتمان دین ومقتضیات عقلیہ ونقلیہ وغیرہ موجب نقض
ہوئی تو یہہ مقاومت جدید ومصارعت غیر سدید دیکھیئے کیونکر محصل ثواب ومعلن صواب
ہوگی اسلیئے کہ پانیکا ہر گاموسہ پر آتا ہی قولہ سوال الی قولہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری امت بعد
میرے تہتر فرقے پر منقسم ہوگی ایک انمین سے ناجی ہی باقی دوزخ مین جائینگے پس مین حیران
ہون کہ فرقہ ناجیہ کون ہی اسلیئے کہ ہر فرقہ آپکو ناجی قرار دیتا ہی جواب بغل مین لڑکا شہر مین
ڈھنڈھورا آپ کو ناحق حیرت ہوئی اسی حدیث مین تو جواب اس سوال کا اور بیان فرقہ ناجیہ کا
موجود ہی کہ ما انا علیہ واصحابی اور مصداق اسکے اہل سنت ہین نہ شیعہ کیونکہ نزدیک شیعہ
کے سب صحابی مرتد ہوگئے الا دو تین چار اور امامیہ بجائی اصحابی کے اہلبیتی کہتے ہین سو
اس تقدیر پر بھی کچھ تعارض نہین اسلیئے کہ اہل بیت بھی داخل اصحاب ہین جیسے حسن حسین علی
فاطمہ رقیہ ام کلثوم وزینب اولاد آنحضرت اور عائشہ وحفصہ وغیرہ ازواج مطہرات نبوی
وعباس وعلی وجعفر وعقیل اور اولاد عباس کہ یہہ سب اصحاب بھی ہین اور اہل بیت بھی اور
قاعدۂ الحدیث یفسر بعضہ بعضًا متفق علیہ فریقین ہی اور ظاہر ہی کہ شیعہ لاعن وطاعن ہین
سارے ازواج وبنات کے سوائے فاطمہ وخدیجہ کے تو یہہ تابع اہل بیت نہوئے اور اگر اہلبیت کو

ف مسروق ہونا فوائد قطعیہ کا

ف بیرنقیہ

ف داخل ہونا اہلبیت کا اصحاب مین

منحصر کہین پنجتن مین تو شرعاً و عقلاً باطل ہی کما ہو مصرح فی موضعہ اسیطرح اگر دین اہل بیت کو
غیر دین صحابہ کہین تو وہ بدیہی البطلان محتاج برہان ہی کیونکہ مخالف خبر متواتر مشہور ہی پس
ثابت ہوا کہ فرقۂ ناجیہ وہ ہی جو طریقۂ اصحاب و اہلبیت دونو پر ہی و ما ہو الا اہل السنۃ والجماعۃ

قولہ جواب الی قولہ امام غزالی پیشوائی اہل سنت وجماعت رسالۂ معرفۃ المذاہب مین
لکھتا ہے **جواب** قطع نظر عدم مطابقت اس جواب کے سات سوال مذکور کے یہہ رسالہ
فارسی محمود طاہر غزالی معتزلی کا ہی نہ امام ابو حامد غزالی کا اور مجالس المومنین مین ہے کہ
اہل حق شیعہ و معتزلہ کو ایک چیز جانتے ہین اور دبستان مذاہب مین لکھا ہی کہ جب
معتزلہ و متکلمین پیدا ہوئے تو بعضے روافض نے غلو و تقصیر سے رجوع کیا اور معتزلی ہو گئے
انتہی پس معتزلہ کو پیشوائی اہل سنت ٹہیرا کر نسبت یا نام یا لقب مشترک سے سُنیونکو
دہوکا دینا مصداق قولہ تعالی بنا ہی يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ **قولہ** سید مرتضی علم الہدی مجتہد امامیہ نے رسالۂ تبصرۃ العوام مین امامیہ
اثنا عشریہ کو ناجی قرار دیا ہی **جواب** نادرہ کمالات دیگر جناب تاریخ دان نیز مستند

سید مرتضی ابو القاسم ثمانینی برادر رضی مجتہد امامیہ جنکا لقب علم الہدی ہی اور شخص ہی
اور سید مرتضی رازی صاحب تبصرۃ العوام اور شخص ہی اول قدما و فقہاء متکلمین امامیہ سے
ہی سنہ تین سو پچپن ہجری مین پیدا ہوا اور اسی سال جیا اور ثانی سالہائی دراز اوس سے
متاخر ہی چنانچہ کتاب اوسکی کہ مملو ہی نقول اقوال علمائی متاخرین شیعہ سے اول دلیل
ہی اس مدعا پر پس جبکہ تمکو اپنے گہر کی ایسی تحقیق ہی تو مذہب اہل سنت مین خدا جانے
کیسی تدقیق ہوگی **شعر** تو بر اوج فلک چہ دانی چیست * چون ندانی کہ در سرائی تو کیست *
معہذا ادلۂ نجات امامیہ کے کہ صاحب تبصرہ نے لکھے ہونگے یہی ہونگے جو تمنے رب
قلم فرمائے سو تمنے اوڑائین اور ہمنے بہون بہون کہائین **قولہ** حقیقت مین اصل جملہ فرق
کی شیعہ و سُنی یہی دو گروہ ہین **جواب** دبستان مین اس قول کو ابو جعفر طوسی سے

تخصیص مین غزالی دو

تخصیص مین دو سید مرتضی

باین لفظ نقل کیا ہی کہ اصل این ہفتاد وسہ گروہ دو مذہب است نواصب و روافض الخ نہ بلفظ سُنّی و شیعہ سو قطعِ نظر سرقہ و خیانت نقل کی۔ روافض ہونا امامیہ کا باقرارِ طوسی ثابت ہوا اور ناجی ہونا اہلِ سنت کا جب مسلّم ہو کہ انکی کتب سے نقل کیا جاوے کیونکہ الزامِ خصم مسلّماتِ خصم ہوتا ہی نہ بغیر اسکے معہذا اصل ہونا شیعہ کا واسطے تفرق جملہ فرق کے مسلّم ہی کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ و

اخرج الطبرانی وغیرہ بسند جید عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلعم قال لعائشۃ یا عائشۃ

ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا ہم اصحاب البدع والاہواء من ہذہ الامۃ اور اصلِ تفرق ہونا سُنّی کا احتیاجِ سند رکھتا ہی واین ذالک کیونکہ سُنّی بنصِ قرآن ممنوع ہین تفرق سے قال اللہ تعالی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ **قولہ** دبستانِ مذاہب مین کہتا ہی کہ اٹھارہ فرقے شیعہ ہین اور پچپن فرقے اہل سنت وجماعت سب بہتر ہوئے **جواب** تعلیمِ ششم دبستانِ مذاہب مین اس قولکو نظرِ دوم اعتقادِ شیعہ مین بذیل قولِ

سابق طوسی اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ بعد از ان مذاہبِ نواصب منشعب بہ پنجاہ و پنج فرقہ شد و مذہبِ روافض بہ ہیجدہ فرقہ انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول بھی طوسی کا ہے نہ صاحبِ دبستان کا معہذا اوسمین لفظِ نواصب ہی نہ اہلسنت حالانکہ نواصب نزدیک اہلسنت کے بھی مطرود و مردود ہین نہ مقبول پس یہ نقل ما نحن فیہ سے خارج ہی **قولہ** جناتُ الخلود مین ہی کہ سُنّی اڑتالیس فرقہ ہین **جواب** یہ روایت شیعی کی ہی سُنّی پر حجت نہین **قولہ** سابق گروہ وہابیہ بھی مذہب رکھتے تھے یعنی حنبلی پھر تقلید چھوڑکر عمل ظاہرِ قرآن و حدیث پر کرنے لگے **جواب** معلوم نہین کہ یہ دعوی کونسی کتاب سے منقول ہوگا اسلیے کہ مقلدینِ احمد بن حنبل کبھی وہابیہ نہین کہلائے اور نہ اہلِ حق وہابی ہین بلکہ اس لقبِ مستحدث سے عار کرتے ہین اور جو لوگ ظاہرِ قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہین وہ ظاہریہ ہین نہ وہابی اور جو آپ کو وہابی کہتے ہین وہ صاحبِ مذہب نہین بلکہ عوام

کالانعام ہین کیونکہ اہلسنت منحصر ہین مقلدین ائمہ اربعہ مین بناءً علی ہذا یہہ جملہ تمنے شاید بطور
تفنن عبارت لکہا ہی کہ تبدیل ذائقہ مضائقہ ندارد **قولہ** مخفی کلام سنت وجماعت مراد
پیرون ان چار شخص سے ہی یعنی امام ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل
جواب یہہ دعوی تمہارا الحکم ان الکذوب قد یصدق بے شبہہ مطابق واقع ونفس الامری ہی
سو حقیقت مین یہہ چارون ایک ہی چیز ہین بنابر اتحاد اصول عقاید واعمال اور خلاف قلیل
انکا فروع مین مضر نہین اس سے عدم تفرق اہلسنت کا کما حقہ ثابت ہی کہ ان ہذا صراطی
مستقیما فاتبعوہ **قولہ** اور یہہ آپسمین اکثر مسائل مین اختلاف رکہتے ہین **جواب** والشیعۃ اعظم
منہم اختلافا فما ہو جوابہم فہو جوابنا **قولہ** علماء ان چارون مذہب کو آپسمین مشاجرات بہت ہین
خصوصا حنفیہ شافعیہ کے **جواب** یہہ مشاجرات اصول عقاید واعمال مین ہین یا فروع
مسائل مین اگر اصول مراد ہین تو بدیہی البطلان ہی اسلئے کہ اس بابت کوئی قصا جہگڑا
امین نہین ومن ادعی فعلیہ البیان اور اگر مراد فروع ہین تو وہ منجر بتضلیل وتکفیر یکدیگر
نہین کہ مشاجرہ اوسمین دلیل بطلان مذہب ٹہیری چنانچہ قول سامی کہ باوصف این خلاف
چون در اصل فطرت یک اند تصدیق یکدیگر میکنند انتہی تصدیق اسکی کرتا ہی معہذا اتفاق
نسبت اختلاف کی بہت ہی چنانچہ بعد تفحص واستقرا کے مجموع مسائل مختلف فیہ مذاہب اربعہ
مین تین سو کئی مسئلہ فروعی پائے ہین جنمین نص صریح موجود نہین بخلاف شیعہ کے کہ انکے
اصول مین اختلاف فاحش ہی چہ جائے فروع کی اور ہر ایک فرقہ دوسرے کی تضلیل وتکفیر کرتا ہی
چنانچہ تمنے ہی صفحہ اکسٹہہ رسالہ مین لکہا ہی کہ سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ
ہین انتہی اسیطرح کیسانیہ وناوسیہ واسمعیلیہ وغیرہ کہتے ہین کہ جو ہمارے سوا ہین اثنا عشریہ
ہون یا اور کوئی وہ گمراہ ہین پس اگر امامیہ کا تفحص کرین تو فقط اثنا عشریہ ہزار مسئلہ
فروعی مین باہم مخالف ومختلف ہین حالانکہ اون مسائل مین نصوص صریحہ ائمہ ہدی موجود
ہین یہہ امر نزدیک اوسکے جسکو کتب قدیمہ وجدیدہ طائفہ پر اطلاع تام حاصل ہی مسلم الثبوت

ف اختلاف حنفیہ وشافعیہ

ف مسائل مجیب عنہ مختلف فیہ

ف اختلاف مذہبی شیعہ

ہی اگر کوئی جاہل بے علم انکار کرے تو محلِ شکایت نہین **قولہ** عقیدۂ سنت و جماعت یہہ ہی
جواب منجملہ ان عقائد کے آپنے یہہ بہی لکہا ہی کہ اول خلفاءِ بنی امیہ معاویہ اور آخر
انکا مروان حمار ہے ۱۳۲ھ ابن ابو العباس سفاح خلیفہ ہوا اور دولتِ عباسیہ کی ۶۵۶ھ
تمام ہوگئی آخر انکا مستعصم تہا جو ہلاکو خان کے ہاتہ سے ہلاک ہوا الی آخرہ سو یہہ عقیدہ
جس کتاب عقائدِ اہلِ سنت مین لکہا ہو اوسکا نام للہ عنایت ہو نہین تو بس کر میان بس کہ
دیکہا ہمینے تیر الشکر **قولہ** قصۂ تکلین کا آیندہ مفصل لکہا جاویگا **جواب** یہہ وعدہ مفصل مجمل ہی
ادا ہو کیونکہ علامات منافق مین آیا ہی اِذا وَعَدَ اَخلَفَ اور اہل تجربہ نے کہا ہی کہ در وعدہ علکم را
حافظ نباشد اور یہہ پہلا وعدہ ہی دوسرے تیسرے کا خدا حافظ **قولہ** القصہ معاویہ
نزدیک سُنیون کے خلیفہ پنجم ہی **جواب** یہہ لفظ مسروق ہی عبارتِ رسالہ تشئید وغیرہ سے
تقلید الابصیرۃ اسلئے کہ کتبِ اہل سنت باعلیٰ صوت منادی ہین کہ معاویہ ملوک مین ہین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ خلفاءِ راشدین مین حتی کہ ابہی چند سطر پہلے اسکے آپنے بہی اسکا اقرار
کیا ہی کہ ہرگاہ معاویہ بخلافت رسید ایامِ خلافتِ راشدہ تمام شدہ بود و ریاستِ اسلام بطور
سلطنت گشت انتہی بلفظکم لیکن انکہہ کا پانی ڈہلگیا ہی ورنہ شرح عقائدِ تفتازانی مین دیکہو کیا
لکہا ہی فمعاویۃ ومن بعدہ لایکونون خلفاء بل ملوکا وامراء اور تہذیب الکلام مین ہی فانقلبت
الامامۃ بعد ثلثین الی الملک والسلطنۃ اور فضل بن روزبہان نے ابطال الباطل مین بذکر معاویہ
رضی اللہ عنہ لکہا ہی انہ لم یکن من الخلفاء الی قولہ فانہ کان من ملوک الاسلام اور فتح الباری
مین ہی واما معاویۃ ومن بعدہ فعلی طریقۃ الملوک ولو سموا خلفاء اور شرح فقہ اکبر مین ہی
اوّل الملوکِ معاویۃ بلکہ ابن عبد البر نے خود حضرتِ معاویہ سے نقل کیا ہی کہ اِنہٗ کان یقول
انا اول الملوک **قولہ** القاب چارون خلیفہ کے مقرر کئے ہین اول صدیق دوم فاروق سوم
ذی النورین چہارم اسد اللہ **جواب** صاحب منہج المقال فی تحقیق احوال الرجال نے
فضیل سے کہ اصحابِ ائمہ ہدیٰ علیہم السلام سے ہی ذیل حدیث ان الجنۃ لیشتاق

ف عقیدۂ سنت و جماعت

ف خلاف وعدہ

ف بانی پنجم معاویہ خلیفہ

ف القاب خلفاء اربعہ

الی ثلثہ مین لقب صدیق وثانی اثنین اذہما فی الغار اور لقب فاروق اور ناطق ہونے فرشتہ کا زبان فاروق پر ذکر کیا ہی اور ذی النورین بسبب تزوج دو دختر نبوی کے ملقب این لقب ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ القاب زمانۂ نبوی مین مشہور و معروف تھے کیونکہ اگر ایجاد اہلسنت ہوتی تو ائمہ ہدی ہرگز اُس لقب سے اونکو یاد نفرماتے حالانکہ علی بن عیسے آردبیلی نے کتاب کشف الغمہ مین امام جعفر صادق عن ابیہ عن جدہ علی بن ابیطالب سے روایت کیا ہی کہ قد سمی ابابکر رسول اللہ والمہاجرون والانصار صدیقا ومن لم یصدقہ فلا صدق اللہ قولہ فی الدنیا والآخرۃ **قولہ** دس آدمیونکو قطعی جنتی کہتے ہین **جواب** صاحب حق الیقین نے دلیل اس طعن کی یہہ لکھی ہی کہ عقلاً یہہ بات جائز نہین کہ حق تعالے غیر معصوم کو خبر دے کہ عاقبت اوسکی بہشت ہی اسلئے کہ اسمین حرص دینا ہی اوسکا قبیح پر انتہی سو یہہ ذم مغالطہ صریح ہی اسلئے کہ بالاتفاق ثابت ہی کہ خدا نے اہل بدر و بیعت الرضوان کو بشارت مغفرت دی ہی اور ہونا ان دسون کا رئیس مہاجرین و انصار اور شریک بیعت الرضوان اور زمرۂ اہل بدر مین سے بے شبہہ بنص قرآن و حدیث ثابت ہی یہان تک کہ شعراء اسلام نے اس مضمونکو اشعار مین داخل کیا ہی قال بعضہم **شعار** یا بدر اہلک جاروا وعلموک التجری ❊ وقبحوا لک وصلی ❊ وحسنوا لک ہجری ❊ فلیفعلوا ما ارادوا ❊ فانہم اہل بدر ❊ اور مؤمن جزائری شیعی نے کہا **شعار** رایت بدری محاطا ❊ باہلہ حین سیری ❊ فقلت عد فی وصلی ❊ واشرح بذلک صدری ❊ فواجہونی بالشتم ❊ وبطلم خد وزجر ❊ فقلت افعلوا ما اردتم ❊ فقد علمتم لا امری ❊ ولا جناح علیکم ❊ فانکم اہل بدر ❊ اور آپکے والد ماجد نے اقرار کیا ہی سات جنتی ہونے عشرۂ مبشرہ کے چنانچہ بحر النفائس مین یہہ رباعی نظم کی ہی **رباعی** علی ابو بکر و فاروقہم ومن ❊ بعثمان یدعی والزبیر اخو المجد ❊ سعید و سعد و ابن عوف وطلحۃ ❊ کذا ابن الجراح لہم جنۃ الخلد ❊ اور قطع نظر اسکے امامیہ نے بھی حق عشرہ مین بشارات نقل کئے ہین چنانچہ کلینی اعور نے کافی مین باب من عرف انا منہ لم یضرہ ما تقدم من ہذا الامر وما تاخر مین احادیث

ف بہ عشرۂ مبشرہ

ف بشارات در حق عشرہ

انہ اسی بابت لکھی ہین کہ صریح موجب اغرا واغوا عوام ہین اور حق الیقین مین ہی امام جعفر صادق
سے مناقب شیعہ مین کہ آنحضرت نے فرمایا قسم خدا کی کہ دو نفر تم مین سے داخل جہنم ہونگے
و اللہ ایک ہی داخل ہوگا انتہی ظاہر ہی کہ یہہ حکم عام شامل کافہ انام ہی پس جب عموم جائی تردد
مرقوم ہوا تو جو لوگ منصوص المغفرت اور داخل اہل بدر و بیعت الرضوان ہین وہ کیونکر درخور لعن و
نفرین ہونگے **قولہ** بعضے علماء نے لکھا ہی کہ خلافت ابوبکر و عمر کی بموجب حکم خدا و رسول کے
از روی قرآن و حدیث کے مستنبط ہی اور بعض نے صاف لکہدیا کہ از روی قرآن و حدیث کے
نہین ہی صرف صحابہ کے اجماع سے خلافت کو پہونچے ہین عبد الحق دہلوی تکمیل الایمان مین
لکہتا ہی کہ کوئی آیت و حدیث بمقدمہ خلافت حق صحابہ مین بتصریح نہین آئی **جواب** اگرچہ آپ نے
سباق و سیاق کلام شیخ دہلوی رحمہ اللہ تعالی کو محذوف کرکے استدلال بطریق لا تقربوا
الصلوۃ کیا ہی چنانچہ بملاحظہ تکمیل الایمان سے واضح ہی لیکن وجہ تطبیق بین القولین کی یہہ ہی کہ
جسنے خلافت کو منصوص کہا مراد اوسکی یہہ ہی کہ نفس الامر مین نصوص متواترہ دلالت کرتے ہین
خلافت علی الترتیب پر یہہ مراد نہین کہ خلافت وقت انعقاد کے ثابت بالنص تہی اسلئے کہ اوسوقت
ہر شخص نے تمسک سات اوس دلیل کے کیا جو فی الفور اوسکے پاس موجود تہی اور فرصت
تتبع نصوص کی معاون نصوص سے بسبب ضیق فرصت کے نہ تہی چنانچہ اسلئے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گروہ مسلمانون کے ایک کو ان دو لوگون مین کہ عمر بن الخطاب
و ابو عبیدہ بن الجراح ہین اختیار کرین وہی خلیفہ ہی غرض یہہ تہی کہ اظہار انصاف کرین اور
دعوی نص کا اپنے لئے نکرین اسلئے کہ معلوم تھا کہ یابی اللہ والمومنون الا ابابکر اور صدیق
اگر جانتے تہے کہ یہہ بات ہونے والی ہی حاجت ادعائی نص کی اپنے واسطے کیا ہی خود بخود
ہووے گی اور حضرت فاروق نے جو وقت شہادت کے خلافت کو درمیان چہہ آدمی کے
بطور شوری کے چہوڑا اسواسطے کہ تعین خلیفہ کا اپنے ذمہ نلین والا فاروق اعظم سے بارہا
منقول ہی کہ اشارہ طرف خلافت ختنین کے علی الترتیب کرتے تھے اور حضرت طلحہ و زبیر نے

فائدہ ثبوت خلافت بالاجماع

جو وقتِ خلافت حضرت امیر کے کلمات اکراہ کے کہے سو اسلیئے کہ بیعت بزور قتلہ حضرت
عثمان ہوتی تھی اگرچہ بنفس الامر مین اسد اللہ مستحقِ امامت تھے اور مراد ثبوتِ خلافت بالاجماع
سے یہہ ہی کہ اجماع اکثر اہل حل وعقد کا متحقق ہو پس اگر دو ایک آدمی اجماع سے خارج ہون
تو کچھہ پروا نہین اسلیئے کہ اکثر کو حکم کل کا ہی جسطرح سعد بن عبادہ وقت انعقاد خلافت صدیقی
داخل اجماع نہوئے پھر ثانی الحال بیعت کے کما حققہ اولو العلم پس عدم دخول انکا قادح نہین
ایسیہی آبان بن عثمان مجتہدین صحابہ سے نہ تھے کہ خلاف اونکا مضر مقصود ہو اسیطرح جو صحابہ
حضرت امیر علیہ السلام سے آزردہ ہوکر پاس مخالف کے چلے گیئے کل دو چار آدمی تھے مثلاً
جیسے مغیرہ بن شعبہ وغیرہ سو یہہ بھی مجتہدینِ صحابہ مین معدود نہ تھے مع ذلک آزردگی انکی بنا برسببِ سختیِ
اخلاق تھی نہ بسبب سلبِ لیاقتِ خلافت کے اسلیئے کہ یہی اشخاص نقلِ مناقبِ مرتضوی مین
کثیر الروایت مین پس مدفوع ہو گئی وہ طعن جو آپنے بابت عدم بیعت سعد کے صفحہ اکتالیس مین
اور نسبت مغیرہ کے صفحہ ستاون مین لکھی ہی کہ اول نے مطلق بیعت نکی اور ثانی معاویہ سے
ملگئے اور ناجی بن گئے ولیکن سعد بن وقاص ومحمد بن مسلمہ واسامہ بن زید وعبد اللہ بن عمر
وغیرہ ایک جماعت متورعین صحابہ کی کہ جو بسبب کمال احتیاط کے شریک جنگِ حضرت
امیر با فرہنگ نہوئے سو اونکو خود اسد اللہ نے معذور رکھا اور اونکے حق مین فرمایا ہو لاء
قعدوا عن الباطل ولم یقوموا مع الحق لیکن ان سب نے بھی بثِ مناقب ونشرِ فضائلِ مرتضوی
مین قصور نہین کیا اور ظاہر ہی کہ بیعت ہر فرد کی انعقادِ خلافت مین ضرور نہین اگر ایک جماعت
بیعت کرے اور باقی تسلیم کرین تو خلافت منعقد ہوجاتی ہی پس وہ جو آپنے صفحہ ستر مین
مین لکھا ہی کہ جنگِ صفین مین مسلمان تین گروہ ہوگئے ایک گروہ نے طرفداری دونوں کی
نکی یہہ گو ظاہر مین معینِ معاویہ نہوئے لیکن باطن مین معین ومدد تھے انتہی حاصلہ مدفوع ہی ولا
عالم ما کان وما یکون یعنی حضرت امیر اونکے حق مین قعدوا عن الباطل نفرماتے بالجملہ اب
کہ سب نصوص بعثوث مجروح ہوگئی تو ثبوتِ خلافت خلفا اربعہ کا بے شبہہ از روئے نصوص

متحقق ہی گو وقتِ انعقادِ خلافت کے نہو اسلئے کہ اوس وقت بنا برضیقِ فرصت و دہشت حادثہ و تردد خواطر کے اتفاق تتبع نصوص کا نہوا اور بطرح کے بہت مسئلے ہین کہ صدرِ اول مین اجتہادات و قیاسات سے ثابت تہے اور اب نصوص سے ثابت ہین یہہ مسئلہ بہی اسی قسم کا ہی اور یہی مطلب ہی قولِ شیخ دہلوی کا جسکو آپ نے بوجہے اور اس سے ثابت ہوگیا کہ ثبوت خلافت کا اولاً اجماع سے ہی پہر نصوص سے تو اب منصوص مجمع علیہ دونو ہی **ف** اہل سنت کے نزدیک اگر استحقاق امامت کا بنص ثابت ہو تو اوسکو خلافتِ راشدہ کہتے ہین اور اگر بعقل و دلائلِ ظنیہ ہو تو اوسکو خلافتِ عادلہ کہتے ہین اور اگر بتغلب و تصرف بدونِ استحقاق ہو تو اوسکو خلافت جابرہ و ملک عضوض کہتے ہین سو خلافت خلفاء اربعہ کی بے شبہہ راشدہ ہی اسلئے کہ ہر ایک انمین مستحق ہی امامت کا از روی نصوص کے اس تفرقہ کو یاد رکہنا کہ بہت کام آویگا **قولہ** اعتقاد امامیہ اثنا عشریہ کا یہہ ہی الخ **جواب** یہہ سارے عقیدے مخالف ثقلین ہین بشہادتِ ائمہ امامیہ چنانچہ اجوبۂ کتابِ ہذا سے واضح ہوگا موسی بن علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ فرماتے ہین کہ انما شیعتنا من اطاع اللّٰہ و عمل عملنا اور ظاہر ہی کہ یہہ اعتقاد ائمہ ہدی کا نہ تہا **قولہ** بعد پیغمبر کے صحابہ نے خلاف حکم کیا اور وہی حق کو حق سے محروم رکہا اور اہل بیت پر ستم صریح کیے اور خلافت سلب کی **جواب** کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا پانچ اسکا جواب بیان ششم مین آویگا فانتظروا انی معکم من المنتظرین **قولہ** اس سبب سے سنیونکو غاصب فاسق فاجر و مبتدع ناصبی و کافر جانتے ہین **جواب** یہہ جاننا تمہارا مطابق النعل بالنعل ویسا جاننا ہی جیسا کفار نبی آخر الزمان کو مجنون شاعر ساحر کاہن جانتے تہے آپنے بیحیائی کا برقع موہنہ پر لے لیا ہی اور احادیث ائمہ ہدی کو بالکل گوشۂ خاطر عاطر سے بہلا دیا کافی مین ہی جو شخص مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہوجاتا ہی اور اہل سنت تو ہمیشہ معاذ نواصب سے رہے ہین بلکہ ہمیشہ مدافعہ انکے فساد کا سنیون نے ہی کیا اور حق خدمت اہل بیت بجا لائے سو حقیقت مین سچا مناظرہ

ف فرق خلافتِ راشدہ و عادلہ و جابرہ

ف ناصبی ہونا اہلِ سنت کا بطور شیعہ اور جواب اوسکا

فرقہ اخباری و اصولی

شیعہ کا ساتہ نواصب کے ہی سنیون کے اسلئے کہ انکو ذم اہلبیت مین باک نہین اور کوبد
کوئی اصحاب مین مبالات نہین بخلاف سنیون کے کہ یہہ جسکو برا کہین زبان آخرت کرین کہ اوسکا
قبلہ قطب ادبر نتیجہ موتی کدہر لیکن کیا کیجیے جب شیعہ بمضمون آخذ البری بالجری عمل کرتے ہین
اور سنیون پر تہمت نصب کرتے ہین تو اوس وقت مدافعہ کیا جاتا ہی کہ ادفع بالتی ہی احسن
شعر الا لا یجہلن احد علینا * فنجہل فوق جہل الجاہلینا * اور ظاہر ہی کہ حسب افادہ صدوق امامیہ
ناصبی اوس شخص کو کہتے ہین جو من حیث الاعتقاد دشمن عترت نبوی اور مستحل خون تمامی اہلبیت ہو
اور انکی بدگوئی مین کوئی دقیقہ نچہوڑے اور مجوز لعن ائمہ طاہرین ہو سو ہر تقدیر بر مذہب اہل سنت
ان سب لواث سے منزہ واقع ہوا ہی اسپر بہی اگر اونکو کوئی ناصبی کہے تو صرف لداد و عناد
ہی و بس قولہ جو انمین سے تقلید مجتہد العصر کہ نائب امام ہی کرتا ہی اوسکو اصولی کہتے
ہین اور اگر مقلد نہین ہی تو اوسکو اخباری کہتے ہین اور اخباریہ کو مانند محدثین کے کہ فرقہ
اہل سنت وجماعت مین ہی سمجہنا چاہیے جواب تمہ اس تفرقہ اصولیہ و اخباریہ کا یہہ ہی کہ
اصولیہ مقلد شیطان الطاق ہین انکو اہلبیت سے کچہہ کام نہین بلکہ رسالہ جعفریہ مین لکہا ہی
لا قول للمیت و اشترط الاکثر کونہ حیا یعنی جب مجتہد مرا تو قول اوسکا مفتی بہ نرہا جب تک کہ مجتہد حی
اجازت نہدے اکثر نے حی ہونا مجتہد کا شرط کیا ہی و ہکذا قال الحلی فی تہذیب الاصول آور غرض اس
ضابطہ سے یہہ ہی کہ احکام دین ہر زمانہ مین تبدیل ہوتے رہین اور تجویز علماء سالقین سے تخلف
میسر آوے اور قبل انکے سواد اعظم امامیہ مین طائفہ اخباریہ تہا بلکہ باقرار حسین علیخان برادر سبحان
علیخان علیہما ما علیہما تشیع ائمہ منحصر انہین کے طریقے مین تہا معہذا ایک دوسرے کی
تکفیر و لعن کرتے ہین اور دائرہ ایمان سے باہر نکالتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہی کہ طرفین
مکفر و ملعون ہین و کفی اللہ المؤمنین القتال اور اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ قاعدہ مقبولہ طائفہ
ہی قولہ بالجملہ مسلمانان ملک ایران الی قولہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ کہتے ہین جواب
اگر یہہ لوگ مسلمان ہین تو مذہب امامیہ رکہنا انکا محال ہی اسلئے کہ انکے نزدیک مسلم عبارت

منافق سے ہی چنانچہ صفحہ اکاسی رسالہ سے لایح ہی اور امامیہ مومن ہین تو منافق مومن کسطرح ہوگا اور اگر ہوگا تو اثنا عشریہ منافق ٹھہرتے ہین اور اگر یہہ لوگ امامیہ ہین تو اونکو مسلمان کہنا کس اعتبار سے ہوگا وہ بیان کیجئے اسلیئے کہ بموجب قرارداد آپکے شیعہ مسلمان نہین ہین حاصل یہہ کہ اجتماع نقیضین کا باتفاق حکماء اولین و آخرین ممتنع بالذات ہی یہہ دونو بحیثیت واحدہ بذاتہا سنکر ہین اس بات سے کہ مصداق انکا واحد ہو ولیکن اجتہاد تشیع کو بہت گنجایش ہی آپ چاہین اجتماع نقیضات ثابت کردین **قولہ** دولت امویہ و عباسیہ مین شیعہ امامیہ اکثر تقیہ سے بسر کرتے تھے انتہی مختصراً **جواب** یہہ دعوی مخالف تصریح امامیہ ہی اسلیئے کہ باقر مجلسی بحار الانوار مین لکہا ہی کہ خاتم خامس مین جو مستجل بنام امام محمد باقر علیہ السلام تہی یون لکہا ہے حدث الناس و افتہم و انشر علوم اہل بیتک و صدق آبائک الصالحین و لا تخافن احدا الا اللہ فانہ لا سبیل لاحد علیک اور خاتم سادس مین کہ مستجل تہی بنام امام جعفر صادق یون لکہا ہی حدث الناس و افتہم و لا تخافن احدا الا اللہ و انشر علوم اہل بیتک صدق آبائک الصالحین فانک فی حرز و امان اس سے ثابت ہوا کہ یہہ دونو امام دولت امویہ و عباسیہ مین تقیہ سے ممنوع تھے تو اب تقیہ امامیہ کا بے وجہ ٹہیریگا اور تفصیل ابطال تقیہ کی تحفہ و سیف مسلول و منتہی الکلام وغیرہ مین مرقوم ہے اوسکو مرتفع کرلیجیے نام تقیہ کا لینا **قولہ** زیدیہ تابع زید شہید کے ہین الخ **جواب** تخصیص ذکر زیدیہ کی اسجگہہ بنظر اسکے ہوگی کہ والد بزرگوار آپکے زیدی تھے والا شیعہ بہت فرقے ہین چنانچہ خود آپنے دبستان سے اٹھارہ طائفہ ہونا اور جنات الخلود سے چبیس فرقہ ہونا امامیہ کا نقل کیا ہی ولیکن جب یہہ کہا کہ امامیہ اثنا عشریہ ہمہ را خلاف خود مے دانند تو یہہ تخصیص سب بے سود و لغو ٹہیری کہ الکفر ملۃ واحدۃ **قولہ** مسلم نے جابر سے روایت کی ہی اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد و شر الامور محدثاتہا و کل بدعۃ ضلالۃ پس معلوم ہوا کہ جو کچہہ بعد آنحضرت کے حادث ہوا شر و بدعت و ضلالت ہی اور ظاہر ہی کہ چاروں مذہب سنیون کے بعد کتنے سال کے مقرر ہوئے ہین **جواب** ترتیب کرنا دلیل کا اور نکالنا نتیجہ کا اوس سے

آپ ہی کا کام ہی ع ای تو مجموعۂ خوبی بکدام است گویم + اس حدیث مین قید بعدیت زمانی
کی کہان ہی جس پر اپنے شروبدعت ہونا مذاہب اربعہ کا متفرع کیا لیکن یہہ گوز شتر بلا حظ لفظ
اما بعد جو صدر حدیث مین وارد ہی اور مراد اس سے بعدیت حمد الٰہی ہی نا اور کچھ صادر ہوا ہی
حالانکہ حدیث مین اگر یہہ قید بھی ہوتی تو بھی مذاہب اربعہ داخل اس حکم کے نہوتے اسلئے کہ امام اعظم
و امام مالک و امام شافعی و امام احمد بن حنبل تابعین و تبع تابعین کے زمانے مین تھے اور بعض ان
امام تابع ہین خلفاء راشدین کے جو دین اونکا تھا وہی دین انکا ہی اور زمانہ صحابہ و تابعین کا
مشہور و لہا بالخیر ہی اسلئے کہ حدیث متفق علیہ مین آیا ہی خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم اور راوی اسکے عبد اللہ ابن مسعود ہین اور اس حدیث کو منہج الصادقین مین حدیث قدسی
کہا ہی اور قرن ایک زمانے کے ہم عصر اور ہم وضع لوگونکا نام ہی بعضے کہتے ہین کہ ساٹھ برس کا
قرن ہوتا ہی اور بعضون کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات یہہ ہی کہ قرن کی مدت کچھ مقرر
نہین سو حضرت اور اصحاب کا زمانہ ابتداء نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا
اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا
شافی شرح کلینی مین لکھا ہی ان نبینا خرج عن الدنیا و کان دینہ تاما و الا یلزم ان یکون للامۃ
علی اللہ حجۃ و کذا فی وقت خلفائہ و فی المنہج خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم اور صحیفۂ کاملہ سے کہ زبور
و انجیل اہل البیت ہی اور جامع الاخبار ابو جعفر ابن بابویہ طوسی سے خیریت زمانے کی بعد آنحضرت
کے چالیس سال تک بلکہ دو سو برس تک سمجھی جاتی ہی اسصورت مین دعوی انکا باطل اور لغو ٹھہرا
اور مضمون من حفر بیر الاخیہ فقد وقع فیہ متحقق ہوا اسلئے کہ جس صورت مین حسب روایت صحیفۂ کاملہ بعد
چالیس سال کے افشای ضلالات ہو گا تو مقلدین ابن سبا یہودی اور شیطان الطاق بے شبہہ
ضال ٹھیرینگے و لا اقل وہ لوگ جنکے مذہب نے دولت صفویہ مین قوت پائی اسلئے کہ جامع الاخبار
مین یہہ ہی کہ دو سو برس تک برگ و خار دو لو رہین گے پھر برگ نرہے گا اور سب خار خار
ہو جاویگا اور موجب گنتی لکھنے کے آخر ین ائمۂ اہل سنت یعنی احمد بن حنبل سنہ یکصد و چہار مین

متولد ہوے کہ یہ سال سب شبہہ داخل دو سوال مذکور ہی لہذا دین اہل سنت کا خیر وہدایت ثمرہ انتشر وضلالت **قولہ** اکثر مسائل مین مخالف ہین **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذر چکا لیکن بحکم اذا تکرر تقرر دوسری طرح پر یہ ہی کہ اختلاف اہل سنت کا اجتہادی ہی کہ یہ قرن صحابہ سے لیکر زمانہ مقتدایان اربعہ تک ہسکو مجتہد جانتے ہین اور مجتہد اپنی رائی پر عمل کرتا ہی اور اختلاف ارا جبلت نوع انسان ہی کچھہ اختلاف روایت نہین کہ شاہد کذب وافترا ہو دوسرے سارا اختلاف فروع مین ہی نہ اصول عقائد مین سو اختلاف فروعی بنا بر اجتہاد دلیل بطلان مذہب نہین ہوسکتا مثل اختلاف مجتہدین شیعہ کے مسائل فقہ مین مانند پاکی وناپاکی شراب وتجویز وعدم تجویز وضو گلاب کے البتہ اختلاف اصول عقاید کا دلیل بطلان مذہب ہوسکتا ہی مثل اختلاف فرق شیعہ کے سو اس قسم کا اختلاف ابتک اہل سنت مین نہین ہوا جو کچھہ ہی وہ خاندان عالیشان شیعۃ الشیطان مین ہی کما قال اللہ تعالی ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا طرفہ یہ ہی کہ خود رفضہ اس اختلاف کو منسوب طرف ائمہ کے کرتے ہین چنانچہ علل الشرائع مین لکھا ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذلک بکم لو اجتمعتم علی امر واحد لاخذتکم برقابکم اور نیز اسی کتاب مین ہی امام جعفر صادق سے کہ تین شخصون کو ایک مسئلے مین تین جواب دیے یہانتک کہ صاحب تہذیب الکلام نے اقرار کیا ہی کہ کوئی خبر مروی نہین کہ مخالف ومنافی اوسکے وارد نہوا اور کوئی حدیث سلیم معارضہ سے پائی نہین جاتی یہان تک کہ علماء مخالفین نے بات طعن کا ہم پر دراز کیا انتہی قدر الحاجۃ پس جبکہ آپکے گھر کا یہ حال ہو تو اختلاف اجتہادی اہل سنت پر کیا مساغ طعن ہی ایسی بات وہ کہے جسکی سیے کی پھوٹ گئی ہون **قولہ** مذہب امامیہ کا وہی مذہب ہی کہ روبرو حضرت کے تھا **جواب** آپنے اگرچہ نام ازالۃ العین کا فہرست کتب مناظرہ فریقین مین صفحہ ہفتم مین لکھدیا ہی لیکن اوسکو ملاحظہ نہین فرمایا ورنہ آپکو معلوم ہوجاتا کہ باعتراف ائمہ رفضہ مذہب امامیہ کا مستحدث چند اشقیای یہود کا ہی اور مذہب

حکایت ملا و پاپوش

اہلِ سنت کا عین دینِ سید المرسلین ہی اور خود اکابرِ طائفہ ومنہم الفاضل الطبری صاحب الکامل
مقرہین کہ طریق اہلِ سنت طریقۂ اصحاب ہی اور اگر سلمان و ابوذر وغیرہ کو ذیلِ تشیع مین لیا
چاہتے ہون تو حال اونکا بعد استقرارِ کتب رفضیہ کے اجلی بدیہیات سے ہی حالانکہ جمیع اہل
مدینہ کیا انصار و کیا مہاجرین کہ اکثر انکے حاضرین بیعت الرضوان اور بعضے قطعی جنتی ہوتے
یہی مذہب سُنیون کا رکہتے تھے یہان بمناسبِ مقام ایک حکایتِ غریب یاد آئی کہ ایک
عالم طائفۂ ایران زمین سے بارادۂ الزامِ اہل سنت دار السلطنت دہلی مین رونق بخش ہوئے تھے
غلغلہ اونکے تبحر و حاضر جوابی و جودتِ ذہن کا بلند ہوا اور مجلسِ مناظرہ منعقد ہوئی مُلّا دو پاپوش
اپنی جوتیان بغل مین دابین اور روبرو اونکے مسند پر بیٹھے اونہون نے پوچہا کیا تم مناظرہ
کو آئے ہو کہا ہان فرمایا یہہ کیا حرکت ہی کہ خلافِ عادت شرفاء کے جوتیان بغل مین دابی
ہوے ہمارے سامنے مناظرہ کو مسند پر بیٹھے ہو مُلّا نے کہا کہ شیعہ کفشِ صحاب کو چورا لیتے تھے اسلئے
آنحضرت نے فرمایا کہ جب مجلس مین جاو اپنی کفش اپنے قابو مین رکہو کہ نعلین تحت العین
اوس شخص نے قہقہہ مارا اور فرمایا کہ شیعہ زمانۂ رسول خدا مین کہان تھے مُلّا نے کہا شائد
زمانۂ ابوبکرِ صدیق مین تھے فرمایا یہہ بہی غلط اوسوقت بہی انکا نام و نشان نہ تہا کہا غالباً
مدتِ خلافتِ فاروق مین تھے فرمایا یہہ بہی جہوٹ ہی زمانۂ عمر مین زاویۂ عدم مین چہپے ہونگے
مُلّا نے کہا جبکہ یہہ مذہب نہ زمانۂ آنحضرت مین تہا اور نہ زمانۂ خلافتون مین تو بیشبہہ بطونِ
الملحدین سے وجود مین آیا ہی مجلس والے ہنسے اور وہ صاحب خجل ہوئے اور وطن کا رستہ لیا
یہان پر اصل حکایتِ واقعی لکہی گئی اور تشنیعاتِ مُلّا کو اختصارِ تقریر سے حذف کیا سو مطابقت
اس حکایت کی واقع سے بدیہی ہی علاوہ اسکے آپنے صفحۂ سوم مین بجوابِ سوال اول لکہا ہی
کہ روبروی جنابِ رسالت مآب تمام انصار و اصحاب ایک رویہ پر مطیع اوامر و نواہی خیر البریہ تھے
سب افعال مین پیروی حبیب ذو الجلال کی کرتے تھے حضور آفتاب کے حاجت جلانے مشعل و
چراغ کی نہین ہوتی جب سرورِ عالم روضۂ قدس کو گئے اختلاف ہوا انتہی اور صفحۂ ششم مین

واحد فی الاحکام الشرعیۃ من عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی عصر المنصور العباسی لا یختلفون فی ذلک فرقۃ الشیعۃ واہل السنۃ بل الجمیع یفتون بما ورد عن رسول اللہ وکانت الصحابۃ یرجعون الی علی علیہ السلام فی ما اشتبہ علیہم من الاحکام ولقد ردہم عن خطاء کثیر حتی قال عمر لولا علی لہلک عمر فی موضع عدیدۃ ثم من بعدہ کان العلماء یرجعون الی اولادہ واحدا بعد واحد الی زمن المنصور الی آخرہ

اس سے ثابت ہوا کہ سب صحابہ موافقِ اہلبیت تھے اور سب اہلبیت مذہب اہل سنت وجماعت رکہتے تھے اصولاً وفروعاً اور احتیاج صحابہ کی طرف حضرت کے حلِ مشکلاتِ علوم واحکام شرع مین آپکے قول سے بہی جابجا اسی رسالہ مین ثابت ہی اور بدونِ اتحادِ مذہب کے استفادہ دین کا مستبعد ہی والا باوصف اختلاف مسائل کے الہیات ونبوات وامامت مین معنی انکے رجوع کرنیکے طرف شیعہ وقدماء شیعہ کے کہ مقتدائی فرعومی شیعہ مین کیا ہونگے **قولہ** فرقۂ ناجیہ وہی ہی کہ پیروِ آل وقرآن کا ہی **جواب** حدیث ستفترق مین علامت فرقۂ ناجیہ کے ما انا علیہ واصحابی ہی نہ من یقتدی بالآل والقرآن معہذا مراد آل سے جمیع آل نبی ہی یا بعض اگر سب سادات مراد ہین تو ظاہر ہی کہ سوائے ائمہ اثنا عشریہ کے سب اخوانِ ائمہ واولادِ ائمہ نزدیک شیعہ کے مسلمان نہین تو پیروی اونکی بدیہی البطلان ہوگی اور سب ائمہ اثنا عشر سو اونکا مذہب موافقِ اہل سنت تھا نہ مطابقِ امامیہ سبق تو پیروی اونکی اہلِ سنت کرتے ہین نہ شیعہ ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان **تنبیہ** مخفی نرہے کہ مدعا سائل کا اس سوال سے صرف تعیین فرقۂ ناجیہ کا تہا از روئے دلیلِ شرعی ونصِ سمعی کے نہ استدراکِ اسامی بلاد ومواضعِ اوطانِ اہل مذاہب اور کثرت وقلت اونکی در تفتیش عقائدِ شیعہ واہل سنت بااذیال واذناب ملحقہ جسکے جواب مین آپنے یہان دلیل وترتیب ہم بلان سے بسبب کمال تبحر علمی کے کہ لقبِ ابو الفضل اوس سے خبر دیتا ہی پہلو تہی فرمائی اور بجائے اوسکے ایک خرافات بے سروپا خارج از مدعا لکہدی ہی کہ اتنے فرقہ شیعو نمین ہین اور اتنے سنیون مین اور سنیون کے چار امام ہین جنکی سالِ ولادت ووفات یہ ہی اور اتنے بلادِ کثیرہ عظیمہ کے لوگ انکے مقلد ہین اور عقیدہ سنیونکا بابت خلافت وما لہا وما علیہا کے یہ ہی اور عقیدۂ شیعہ کا یہہ ہی

ف فرقۂ ناجیہ پیروان اہلبیت

ف سوال کا جواب عدم مطابقت

اور انکے بارہ امام ہین اور وہابی اونکو کہتے ہین اور اصولی واخباری اونکو اور مذاہب فقہاء
اربعہ اہلِ سنت شرو بدعت ہین اور مشربِ امامیہ وہی ہی جو سامنے پیغمبر کے تہا و لہٰذا حالانکہ
تطابق جواب کا سات سوال کے ناگزیر ہی اور معیار عقل و ادراک سائل و مجیب ہی والا سارے
خطابیات صحیح ہوا کرین اور جو کوئی کچھہ بکدے وہ نفی واثبات مدعا مین کافی ہوجایا کرے
اس سوال کا اتنا جواب تہا کہ فرقہ ناجیہ طائفہ امامیہ ہی دلیل انکی نجات کی یہہ ہی اور سنیون کو
جو دعوی نجات کا ہی وہ صحیح نہین اور دلیل اونکی عدم نجات کی یہہ ہی اسلیئے کہ غرض اہل سائل
شیعی مفترض کی کہ بقحوائے ع خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گلِ کوزہ ٭ آپ ہی مجیب ہی اور غرض
مجیب امامی کی کہ خود ہی سائل ہی اصرف اثباتِ مذہب رفض و ابطال دین سنت ہی لا غیر وہ اس
وضع پر حاصل ہوجاتا اگر فی الواقع دلائل مقبولۃ الطرفین ہوتے نہ اس قصہ کہانی سے جو لکہے
گئے اور یہہ پہلا سوال و جواب تہا جسکا تار و پود یہہ ہی آگے دیکھیئے گا کیا گل کہلے گا مصرعہ
قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا ٭ **قولہ** سوال جواب یہہ سوال دوم ہی اور حاصل اس سوال
مہمل مطول کا اسقدر ہی کہ حدیثِ ثقلین بے شبہہ ارشاد نبوی ہی اور شیعہ حسب گفتہ اہل سنت
سارے اہل بیت کو نہین مانتے تو پہر یہہ کسطرح پیرو ثقلین کے ہین **قولہ** جواب **جواب** یہہ جواب
اسی سوالِ ثانی کا ہی جسکی ابتدا بتعداد کتب فریقین سے کی گئی ہی اور صدہا ہزیان و ہفوات
اوسمین مندرج ہین مقصود اس جواب سے صرف لکہنا جواب بعض اقوال ہدایۃ صاحب تحفہ بزعم فاسد
خود بسرقت وانتحال ہی نہ بطریق احتجاج و استدلال سو ہنوز دلی دور ست **قولہ** اگر مناظرات دیکہنا
اور انصاف سے سمجہنا منظور ہو تو صواعق محرقہ ابن حجر و نواقض الروافض خواجہ مخدوم و ابطال
الباطل فضل بن روزبہان شافعی و سیف مسلول ثناء اللہ پانی پتی و کتاب تحفہ عبد العزیز
دہلوی و منتہی الکلام و کاشف اللثام و ازالۃ الغین عن بصارۃ العین حیدر علی فیض آبادی وغیرہ
تصانیف سنیون کی الی قولہ بغور مطالعہ کرو **جواب** آپنے اسجگہہ بمقتضائے اذا لقیت جلباباً
الحیا فقل ما شئت گنتی کتب مناظرہ فریقین کی کی لیکن واسطے مغالطہ ناظرین کے نام کتب

جواب سوال دوم

مناظرۂ اہل سنت کے تھوڑے لکھے سات آٹھ اور تمام کتب شیعہ کے بہت لکھے قریب اُنیس
بیس کے حالانکہ کتابیں اہل سنت کی رد روافض میں بہت ہیں جواباً و استقلالاً حتی کہ کوئی کتاب شیعوں کی
ایسی نہو گی جسکا جواب نہوا ہو لیکن جو کتاب آیندہ تالیف ہوا یا صندوق تقیہ میں حکم جنین بہ رحم پردہ
نشین میں ہو یا قلت شہرت سے ملاحظۂ اہل سنت میں نگذری ہو چنانچہ نام بعض کتب مشہورہ رد
کے یہ ہیں المنہج الاعدل لابن تیمیہ رسالۂ مولانا عفیف الدین حسینی در تحریم متعہ فضائح الروافض خواجہ
نصر اللہ کابلی نصرۃ الصدیق للشیخ محمد فاخر محدث الہ آبادی قدس سرہ تبیین الحق و در رد تشیر رد ر دو
در رد احقاق الحق صواعق محرقہ و بوارق موبقہ سواطع مشرقہ شرح صواعق الیسر خواجہ نصر اللہ
کابلی کشف الغطا للشیخ عبد العزیز الاکبر ابادی شرح کشف غطا ارا یزدبخش سا ایضا
کشف الغطا عن فساد عقائد الجہلا نہج السلامۃ لصاحب الصواقع مفتاح کنوز مخفیہ حاشیہ
تحفہ اثنا عشریہ تنبیہ السفیہ رد و صوارم از مولانا سیف اللہ ملتانی رجوم الشیاطین رد نوزار
نقال کشمیری تحفۃ غرۃ الراشدین رد آیۃ الضالین صاعقہ حسامیہ علی عدو الملۃ الاسلامیہ رد نصرت
حیدریہ لمعات الثقلین فی اثبات خلافۃ الشیخین عقاب لآل الکلاب تعذیب السباب فی شرح
ام الکتاب سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ازالۃ الخفاء عن خلافۃ
الخلفاء الصافی معروف بستر شد نقض المتشبث صراط المستقیم تبصرۃ الایمان اثبات الخلافہ
لصاحب ثمرۃ الخلافہ برہان الخلافہ صولت غضنفریہ و شوکت عمریہ ملقب بکرہ صفدریہ رد
بارقہ تیغیہ ملقب بحملہ مختاریہ نصارۃ العینین فی اثبات شہادت الحسنین صولت حیدریہ علی المجوس
القدریہ رد ذو الفقار معرکۃ الآراء رسالۃ المکاتیب فی رد الثعالب والغرابیب رسالہ
شہاب ثاقب شوکت فاروقیہ وسیلۃ النجاۃ لصاحب التحفہ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل واقعۃ
الفتوی طعن السنان الیفتاح لطافۃ المقال لصاحب الشوکۃ و داہیہ حاطمہ علی من اخرج من اہل
البیت الفاطمہ العجب العجاب فیما میز السراب من الشراب نواقض بفارسی در رد و نقض تالیف محمد معز
حسینی موسوی رد انوار بدریہ از خواجہ غلام حلیم دہلوی رسالہ مولانا حسین کشمیری در اثبات

مذہب اہل سنت کشف الالتباس علی ہذا القیاس کتب و رسائل کثیرہ مابین المطول و المختصر مشہور
و غیر مشہور بہت ہین جو انکو مطالعہ کرے اوسپر حقیقت طائفہ منکشف ہو کہ سنیون نے
کسطرح خدمت اس طائفۂ فاحشہ کی کی ہی بقول شخصے ٹانگ کے نیچے سے نکال دیا
دانت کھٹے کر دیئے افسوس کہ تنے اورون کو ہدایت مطالعہ بغور کی کی تسکین خود بنظر
سرسری بھی کل یا بعض ان کتابون کو ندیکھا ورنہ اتنی ژاژخائی یاوہ جائی ہرزہ درائی
ظہور مین نہ آتی اور جواب الجواب اہل سنت سے قطع نظر کرکے یہہ کتاب سرمایۂ تباب
بنائی نجاتی **قولہ** حیدر علی کفشگر **جواب** اول نسبت اس پیشہ کے طرف جناب موصوف
لازال فی ظل الرؤف کے تمہارے ولی کہنگر سبحان تری قدرت نے زبان بعض اشخاص
سے کی تہی چنانچہ جواب مفصل اوسکا رسالہ المکاتیب مطبوعۂ دہلی مین لکہا ہی لیکن تم سے
صبر نہوا اور اس خیال پر کہ بڑی بوا سچ کہتی تہین پہر تمہارا پیٹ پہولا حالانکہ اہل علم و دولت
ہونا آباء و اجداد مولوی حیدر علیصاحب کا معلوم خاص و عام ہی اور پیشہ بافی کا بر شیعہ
خصوصا اصحاب ائمہ کتب تواریخ امامیہ سے ظاہر ہین علی الخصوص چرم فروشی تمہارے
باپکی اور دوکانداری آپکی کہ ہنوز برقرار ہی مشہور ہر دشمن و دوست ہی معہذا طعن کفشگری
اناوے کی کاریگری ہی شعر ان عادت العقرب عدنا لہا ✤ وکانت النعل لہا حاضرۃ
البتہ جناب موصوف نے طائفۂ فاحشۂ رفضہ کی خوب کفش کاری کی ہی اس جگہہ سے
کسی دشمن حق گو نے کہ نادان دوست سے دشمن دانا بہتر ہی یہہ لفظ بولی ہوگی ورنہ
کسی نے اونکے خاندان مین یہہ پیشہ نہین کیا عجب ہی کہ جو دوکانداری تم کرو اور مسجد
حاجی صاحب مین تقیۃً نماز عصر و ظہر نظر باجتماع امیدواری و تقویت کاروبار جاری تم رکہو
اور طعن حرفت کہ زنہار اسباب مطاعن مین عقلاً و عرفاً نہین مولوی حیدر علی پر کرو شعر
تا بدوکان خانہ در گروی ✤ ہرگز ای خام آدمی نشوی ✤ **قولہ** صوارم مہرقہ و بحار مغرقہ
وغیرہ الی آخرہ کو کتب امامیہ اثنا عشریہ سے بغور مطالعہ کرو **جواب** حاصل اس مطالعہ

بغور سے بہی ہوگا کہ تخلف ہونا سفینہ کا اہل بیت سے ثابت سو یہ بات بعد تالیف ہونے تحفہ
اثنا عشریہ کے کماحقہ مدفوع ہوگئی اور جو کچہ اسباب مین صوارم وغیرہ مین لکہا ہی دفع اوسکا
تنبیہ السفیہ وعترۃ الراشدین وغیرہ کتب اہل سنت سے کہ تائید کلام صاحب تحفہ اور دفع اوہام
معترضین مین تالیف ہوئی ہین بتنبیہات جلیہ وتنویرات بہیہ مرقوم ہی جس سے راکب سفینۂ اہل بیت
ہونا اہل سنت کا اور متخلف ہونا شیعہ کا ظاہر ہی کیونکہ اہل سنت آعرف ہین ساتہ مذہب اہل بیت کے
پس ادعا تخلف اہل سنت کا سفینۂ اہل بیت سے کمتر ادعائی تخلف اہل اسلام سے سفینۂ دین
خاتم الرسالۃ علیہ الصلوۃ والسلام سے نہین اب تمکو لازم ہی کہ مطالعہ معتبر کتب اہل سنت کا
کہ حاوی روایات ائمہ اہلبیت ہین کرو اور حقیت حق صریح پر اعتقاد لاؤ **قولہ** مگر ناظرین ان کتابونکو
اطلاع کتب تفسیر وحدیث وفقہ وتاریخ طرفین پر ضرور ہی اور کتابین ان علوم کی بہت ہین از انجملہ
جو مشہور ہین اور اکثر میسر آتی ہین اونمین سے نام چند کتابون کے لکہے جاتے ہین کہ شائق کو
کافی ہی **جواب** یہ نام کتابون کے اگر واسطے اعلام شیعہ کے لکہے ہین تو ہر شخص خاصۃ عالم اور
طالب علم ہر مذہب کا نام ونشان سے اپنے دین کی کتابون کے غالباً واقف ہوتا ہی اوسکے
حق مین یہ حکم تحصیل حاصل ہی اور جو جاہل محض ہی اوسکو اگر نام پر اطلاع بہی ہوئی تو بہی بے سود ہی
کہ وہ اوسکے مطالعۂ بغور سے بہی فائدہ مند ومستفیض نہین ہوسکتا چہ جائی صرف نام کتاب سے
اور اگر یہ حکم سنیون کو ہی تو وہ بہی اپنے کتب مذہب سے بخوبی آگاہ ہین کہ صاحب البیت ادری
بالذی فیہ یہان تک کہ مغالطہ دہی شیعہ سے بہی دہوکا نہین کہاتے اور غیر کی کتاب کو اپنا نہین
سمجہتے بلکہ کتب شیعہ کو بہی کماحقہ غربال بنا چکے ہین چنانچہ کتب مناظرۂ اہل سنت اسکے شاہد ہین
کہ کہان کہان سے روایات ومذاہب امامیہ کو کس کس تحقیق کے ساتہ نقل کرکے ارباب طائفہ کو
الزام دیا ہی اور جہوٹے کو اوسکے گہر تک پہونچا یا ہی حتی کہ اسقدر نظر العقل شیعہ کو بہی اپنے
کتب مذہب پر حاصل نہین چنانچہ اقرار اسبات کا زبان سبحان علیخان سے آویگا ولیکن تمہاری
غرض اس گنتی پوری کرنے سے صرف دہوکانا عوام کا اور اظہار اپنے تبحر علم وعبور کتب کا

معلوم ہوتاہی سو حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ تمتنے نام تاریخ ابن قتیبہ و تاریخ محمد بن علی بن اعثم کوفی و تاریخ
عبداللہ بن اسعد یافعی و تاریخ گزیدہ حمداللہ مستوفی قزوینی اور تاریخ حافظ آبرو کا دیباچہ روضۃ الصفا
مطبوع بمبئی سے بعد مطالعہ بغور کے نکالکر لکھدیا ہی خود ان کتابونکو ملاحظہ نہین فرمایا اور نام تفسیر
کشاف و تفسیر کبیر و بیضاوی و در منثور و مدارک و نیشاپوری و بخاری و مسلم و نسائی و فتح الباری
و تاریخ ابن خلکان و انسان العیون معروف بسیر حلبی و مشکوۃ و ثعلبی و جذب القلوب و تاریخ خمیس و احیاء
النفس النفیس و درر روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ و ربیع الابرار و استیعاب و تاریخ الخلفاء
وغیرہ کا رسالۃ المکاتیب مطبوعہ دہلی سے جیکر ثبت کیا ہی باقی اسمار کتب کے رسائل شیعہ لکھنؤ سے
نکالے ہین اور کچھ سُنے سُنائے بن دیکھے بھالے طوفان بے تمیزی مین لکھدیئے ہین اور اونپر
حکم میسر و مشہور ہونے کا لگا دیا ہی حالانکہ بہت کتابین منجملہ اسکے غیر میسر و مشہور ہین حتی کہ نظر مجتہدین لکھنؤ
سے بھی نہین گذرین اونہون نے روایات ان کتب کی بیاض ابراہیمی سے نقل کیا ہی اور اوسکے
بھروسے پر انتساب روایات کو کام فرمایا اور حال ضعف تالیف بیاض مذکور کا رسالۃ المکاتیب سے
ظاہر ہی چنانچہ اسی جہت سے اکثر نقول بیاض مذکور کے مطابق منقول عنہ نہین اور بیشتر اصل مین
غیر موجود ہین اسیطرح اسمار کتب شیعہ کو اپنے اوائل تحفۂ اثنا عشریہ اور آخر کتاب تبصرہ سے نکال
فرماکر زیب رقم فرمایا ہی اور بے امتیاز علم فقہ و حدیث و تفسیر و تاریخ کے ایک سلک مین منسلک کر دیا ہی
حالانکہ منجملہ فہرست کتب مذکورہ اہل سنت کے بہت کتابین شیعہ و معتزلہ کی ہین اور بعض ساقط الاعتبار
اور بعض مجہول الحال چنانچہ بیان اوسکا عنقریب آویگا فانتظر ہنیئہ ولیکن عجب عجاب یہہ ہی کہ تمنے
اسجگہ مناظرہ فریقین کو حوالہ ان کتابون پر کیا ہی اور اسطرح پر نام لیا ہی کہ گویا مطالعہ گرامی
مین گذر چکی ہین اور نظر بشہرت و تیسیر چاہیئے کہ اس رسالہ مین روایات انہین کتب کے مندرج ہون
حالانکہ اثناء بحث مین وقت حاجت ضروری کے آپنے روایات اور کتب کے لکھے ہین جنکا نام داخل
فہرست کتب میسر و مشہور نہین جیسے واحدی و عبدری و حمیدی و مفتاح النجا و نزل الابرار
وغیر ذلک اس سے معلوم ہوا کہ نہ آپنے کتب مندرجہ فہرست کو دیکھا ہی اور نہ ان کتابون کو بلکہ

خسن اعتمادِ روافضِ لکھنو وغیرہ گنتی نامون کی غلط سلط لکھدی ہی کیونکہ خود مجتہدینِ لکھنو نے بھی
ان کتابونکو نہین دیکھا چہ جائے آپکی اسلیئے کہ سرمایۂ تالیف جمیع امامیۂ زمان بیاضِ ابراہیمی ہی اب تک
شیعہ اوسی سے استفادہ بلکہ استراق کرتے رہینگے چنانچہ سبحان علی خان نے اسکا اقرار کرلیا ہی کذا
فی رسالۃ المکاتیب بخلاف علمائے اہلِ سنت وجماعت کے کہ ہمیشہ صیاد اوابد وجامع شوارد ہین چنانچہ اسکا
اقرار بھی اخباری مذکور نے رسالۂ مسطور مین علی روس الاشہاد کیا ہی کہ صاحب منتہی الکلام
کو کتب جمۂ کثیرۂ شیعہ پر جو خود علمائے طائفہ کو غیر میسر ہین حاصل ہی اسصورت مین تمکو ذکر کرنا نام کتابونکا
محض بے حاصل ہی خاصۃً جسوقت کہ تمنے نام لکھے اور خود اون سے استدلال نکیا تو یہ تقریب
ناتمام رہی اور یہی ظاہر ہی کیونکہ کتب تفاسیر وفقہ واحادیث مندرجہ فہرست واسطے مناظرۂ فریقین
کے تالیف نہین ہوئی ہین جیسے شرح وقایہ ودرمختار وفتاوی سراجیہ وحمادیہ وامثالہا والا آپ
بعد مطالعہ بغور کے ضرور اونسے استدلال کرتے بنا برعلی ہذا معلوم ہوا کہ ذکر ان اسامی مین
آپنے کیا نفع سوچا ہی حالانکہ اس زمانۂ اخیر مین بسبب تداولِ مناظرۂ شیعہ وسنی کے اسکی حاجت
نہین کہ رجوع طرف کتب تفسیر وفقہ جانبین کے کیجاوے اسلیئے کہ جو مطاعن ومحال استدلالات
تھے اور جو جو اقوال وروایات بکار آمد تحریر وتقریر بدلالت النص وعبارت النص معلوم ہوتے تھے وہ
سبکے سب کتب مناظرۂ فریقین مین مضبوط ہوگئے الا ماشاء اللہ تعالی اب جسکو ہوس مناظرہ ہو
اوسکو یہی کتب مناظرہ کافی ہین مگر یہہ کہ ناگہان ضرورت تصحیحِ نقل کی کتاب منقول عنہ سے بسبب
مکیدت شیعہ کے درپیش ہو چنانچہ اسبات پر آپنے بھی رقعۂ دوم آہی مخلص مین اتفاق کیا ہی
عبارت اوسکی یہہ ہی بدانست بندہ امروز محقق ودانا را حاجت تفحص نیست متکلمین طرفین مسائل
نزاعی را باوضح بیان بکمال شرح وبسط مکرر نوشتہ اند صدہا کتب این فن موجود اند الی قولکم
بندہ بعضے ازین کتب دیدہ ودانستہ است کہ ازین محاربۂ لسانی نہ این مظفر ونہ آن را ظفر انتہی پھر تعداد
اسامی کتب مین جز گرانی دفتر اور کچھہ حاصل نہین تھی چند مسائل ہین جنکو شیعہ ہر بار لوٹ پھیر کر
لکھتے ہین اور باحداث احتمالات غیر سدیدہ وتلمیعات جدیدہ نیا بہروپ لاتے ہین اگر

مطالعہ بغور کرین تو بحث الٰہی پہلے سے ختم ہی حاجت اس ہیر پھیر کے نہین علاوہ اسکے جو نام کتب
فقہ و تفسیر و اخبار شیعہ کے آپنے اسجگہہ لکھے ہین اوس سے ثابت ہی کہ یہہ سب کتب نزدیک یا
شیعہ کے لااقل نزدیک تمہارے نہایت معتمد مستند ہین کیونکہ محل مناظرہ و مقابلہ خصم مین کوئی
نام کتاب نامعتبر اپنے مذہب کا بخوف الزام نہین لیتا پس بناءً علی ہذا جب ہم ان کتابون شیعہ
مقبولہ تسامحی سے روایت کرین اور انکے نقول سے اپنے مدعا کو پایۂ ثبوت تک پہنچائین تو
تمکو چاہیئے کہ بے عذر و حیلہ و حوالہ اوسکو قبول فرماؤ کہ اقرار العقلاء علی انفسہم حجۃ بخلاف کتب
اہل سنت کے جنکے نام تمنے طوفان بے تمیزی مین جسطرح چاہے بے امتیاز معتبر و نامعتبر
لکھدیئے کہ جب ہم انمین سے کسی کتاب کو درجۂ اعتبار سے ساقط کرین اور غیر مستند کہین
تو وہ بھی درخور قبول ہی اسلئے کہ ہر شخص اپنے دین کا حال خوب جانتا ہی کہ اوتنا دوسرے کو معلوم
نہین ہوتا کہ اہل البیت ادری بما فیہ یہان قول ہمارا معتبر ہی نہ تمہارا کیونکہ غیر کے مذہب مین
اسکا اجتہاد یا اختیار پذیرا نہین ہو سکتا خصوصاً اسوقت کہ آپکو اتنا بھی معلوم نہو کہ کون کتاب
کس فن مین ہی اور کیا اوسکا موضوع لہٗ ہی اول آپنے یہہ لکھا ہی کہ تمکو ناظرین این کتب را
اطلاع بر کتب تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ طرفین ضرورست انتہی پھر منجملہ ان کتب پر ضرور و منیر
و مشہور کے نام کتاب عقائد نسفی و عقیدۂ شیبانی و شرح مقاصد و شرح مواقف و ملل و نحل و امالی
و فصوص و نصوص و فتوحات مکیہ وغیرہ کا بھی لکھدیا ہی فرمائیے کہ یہہ کتب تفسیر ہین یا حدیث یا فقہ
یا تاریخ یہان قید لفظ وغیرہ بھی نہین کہ گنجایش معذرت بدتر از گناہ ہو سکے آج اگر کوئی طفل ابجد
خوان سے بھی پوچھے کہ علم تصوف و سلوک و عقائد و فقہ و حدیث ایک چیز ہی یا دو چیز تو وہ بھی جدا جدا
اس تفرقہ کو بیان کر دیگا گو لبیب زمان روشن بیان اوسکے بیان مین حیران ہون سو بہتر ہو
آپ اپنی دوکانداری گوشہ کناری سے کام رکھین ایسے کامون مین بے سمجھے بوجھے بات بنا کر
بیٹھا کرین اسکا انجام بدنامی دکان اور بٹا لگنا نام پر ہی شعر من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ✽ قولہ کتب سیر سے تاریخ اعثم کوفی ہی الخ جواب

تفسیر حیاتی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس وغیرہا سے نامعتبر ہونا کتب تواریخ کا اسقدر
ہی کو محتاج بیان نہیں خصوصا دینیات میں جسکا مدار صحت نقل پر ہی محض عقل پر اور یہی
اہل سنت ہی کہ کتب تواریخ کو مسانید میں نہیں جانتے کیونکہ شامل رطب و یابس ہوتی
قال زین الدین العراقی استاد ابن حجر العسقلانی شعر ولیعلم الواقف ان السیرا تجمع ما صح
انکر اہ اس صورت مین ذکر کرنا کتب تواریخ کا بیحاصل ہی قولہ تاریخ اعثم کوفی جواب یہ مرد
شیعی ہی اور کذاب مشہور منجملہ وقائع کے وہ باتین ذکر کرتا ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی معدوم
ہو چکی مین کذا فی رسالۃ المکاتیب پس فخر کرنا اسکا کتب اہل سنت مین جہل ہی یا محض قباحت
حبیب السیر و روضۃ الصفا جواب یہ دونو کتاب ہی تالیف شیعی ہین باتفاق اہل سنت
اور روایت شیعی سنی پر حجت نہین چنانچہ اسی جہت سے صاحب رسالہ ناریخ شیعہ نے فارسی
مین خطاباً الی صاحب التحفہ لکھا ہی طرفہ اینکہ روایت مذہب خود سے آرد و اتباع ازما میخواہد
قولہ عصابہ فی تاریخ الصحابہ جواب نام کتاب حافظ ابن حجر عسقلانی کا اصابہ فی معرفۃ الصحابہ
ہی نہ وہ جو تمنے لکھا حالانکہ اسکو منجملہ کتب میسرہ مشہورہ کے ذکر کیا ہی لیکن تمکو باوجود شہرت
کے بہی خبر سے صحت نام کی نہین فہم کلام کا خدا حافظ ہی قولہ روضۃ الاحباب جواب
یہ تاریخ سید جمال الدین محدث کی ہی لیکن نسخہ صحیح اوسکا مصون نقصان و تحریف سے بہت
کم میسر آتا ہی خصوصا دختر اخیر کہ اوسمین شیعہ نے بہت تصرفات و الحاقات کئے ہین کذا فی ازالۃ
والا زالہ چنانچہ جو روایات کہ تمنے اوس سے اس رسالہ مین نقل کئے ہین وہ سب قبر دوم
مین ملتقات نامیہ سے معہذا صاحب مجالس طائفہ یعنی قاضی شوستری مفتری و بہتان مرد نے
صاحب روضۃ الاحباب کو زمرہ شیعہ مین معدود کیا ہی تلا ستقیم بہ الحجۃ قولہ مروج الذہب
جواب مسعودی مؤلف اس تاریخ کا شیعی ہی نقل اوسکی اہل حق پر حجت نہین مع ذلک تمنے
بہی اوس سے روایت کشی نہین کی قولہ ربیع الابرار جواب مؤلف اسکا جار اللہ زمخشری
صاحب کشاف معتزلی ہی سنی اور خلاف اہل سنت کا ساتھ معتزلہ کے کتب متعارفہ کلامیہ مین مذکور

ہی تفتازانی شرح عقائد مین لکھتے ہین و معظم خلافیاتہم مع الفرق الاسلامیۃ خصوصا المعتزلۃ لانہم
اول فرقۃ اسسّوا قواعد الخلاف لما ورد بہ ظاہر السنۃ وجری علیہ جماہیر الصحابۃ فی باب العقائد انتہی
پس معتزلہ کو شامل اہل سنت ٹھہرانا آفتاب پر دہول ڈالنا ہی خصوصا جبوقت کہ قاضی شوستری
کو اقرار ہو کہ اہل حق کے نزدیک شیعہ و معتزلہ ایک چیز ہین **قولہ** تاریخ ابن قتیبہ **جواب** تشیع
ابن قتیبہ کا کتب رجال امامیہ مثل منہج المقال وغیرہ سے ظاہر ہی دیکھیے تفصیلا انشاء اللہ تعالیٰ
قولہ تاریخ الفی وغیرہ الی آخرہ **جواب** یہہ سب کتب نامعتبرہ ہین انسے استناد اہل سنت کا نہین
اور اگر بعض سے جیسے تاریخ الخلفاء وغیرہ ہی تو وقت معارضت روایات صحیحہ کی ہی نہ بالانفراد
اسلئے کہ یہہ کتابین حاوی روایات شاذہ وغریبہ ہین اور جو اقوال ایسے ہون اور مخالف روایات
صحیحہ مشہورہ واقع ہون تو اونکو صلاحیت اثبات کی نہین ہوتی کہ اہل مذہب پر موجب اعتراض ہون
اور یہہ قاعدہ صرف سنیونکا نہین ہی بلکہ کتاب تہذیب و استبصار ابوجعفر بن بابویہ طوسی شاہدین
عدلین ہین اسبات پر کہ شیخ الطائفہ نے ان دونو کتابون مین جابجا محض بعلت شذوذ و مخالفت روایات
کثیرہ صحیحہ اسقاط اکثر روایات شاذہ کا کیا ہی چنانچہ شواہد اس دعوی کے شوکت عمریہ مین مرقوم ہین
اور بعد دریافت ہوجانے اس اصل موصل کے اکثر رسالہ اپکا مردود ہوگیا کہ غالب روایات اوسکے
کتب نامعتبرہ سے ہین وہ بہی شاذ و نادر اور وہ بہی دم بریدہ سر تراشیدہ جنکو تمنے اپنے بڑے
بوڑہون سے خواہ سوالا خواہ سرقۃ خواہ وراثۃ حاصل کرکے تباہ کیا ہی **قولہ** کتب
سنت و جماعت سے الخ **جواب** اگرچہ آپنے یہان نام چند کتب معتبر و نامعتبر کے طوفان
بے تمیزی مین لکہدیئے ولیکن خود اونسے کہین استدلال نہین کیا الاماشاء اللہ کہ وجہ
ربط کتب مذکورہ کی مناظرہ شیعہ سے معلوم ہوتی معہذا تالیفات سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ
بغایت مرتبہ ضعف مین ہی چنانچہ عجالہ نافعہ اور بستان المحدثین وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے
انکی تخریج بدون شاہد قوی مقبول نہین انہون نے خود دیباچہ کتاب مین عذر اس
جمع و تالیف کا کردیا ہی کہ مقصود اوس سے جمع رطب و یابس ہی واسطے تنقید و تصحیح سقم

ف اسقاط روایت شاذہ بمقابلۂ روایت صحیحہ

ف حال تالیفات سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

وجہالت و وضع وغیرہ کے زالتزام صحت ما فی الکتاب وما فی الباب لیس استناد اون سے
وامثال ذلک سے متوجہ نہین **قولہ** سفینۂ حاکم **جواب** یہہ حاکم صاحب سفینہ غیر حاکم صاحب
مستدرک ہی معتزلی المذہب اسکی بات نزدیک اہل سنت کے سند نہین اکثر معتزلی شیعہ
ہوا کئے ہین جیسے ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغۃ **قولہ** بیہقی **جواب** یہہ محدثین اہل سنت
مین غیر معتمد ہین انکی روایت باعتضاد شاہد قوی قوی ہی والا ضعیف ومردودی **قولہ** مستدرک
جواب یہہ کتاب کہ حقیقت مین اعتراضات ہین صاحب صحیحین پر تیسرے طبقہ مین ہی نزدیک
ائمہ محدثین کے اور شہرت وقبول مین برابر مرتبہ بخاری ومسلم وبقیہ صحاح ستہ وغیرہ کے
نہین اور اکثر احادیث اوسکی نزدیک فقہا کے غیر معمول بہا ہین چنانچہ شوکت عمریہ وعجالہ
نافعہ اصول حدیث اور بستان المحدثین وغیرہا سے ثابت ہی عبارت بستان کی یہہ ہی

در بسیاری از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آن نمودہ مثل صحیحین انگاشتہ اجلۂ علمار
او را تخطیہ کردہ اند وبروی انکار نمودہ ولہذا ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را کہ بر تصحیح
حاکم غرہ شود تا وقتیکہ تعقبات وتلخیصات مرا نہ بیند ونیز گفتہ است احادیث بسیار است در
مستدرک کہ بر شرط صحت نیست بلکہ بعضے از احادیث موضوعہ نیز ہست کہ تمام مستدرک بانہا
معیوب گشتہ انتہی اس صورت مین احادیث اوسکی جس وقت کہ مخالف روایت مستفیضہ ہون غیر مقبول
ہونگی اور اکثر تخریجات سامی مستدرک مذکور سے اسی قبیل کے ہین **قولہ** تفسیر ثعلبی **جواب**
ابو اسحق ثعلبی باقرار مجلسی مصنف مجلد اول از بحار الانوار شیعی ہست وبقول سبحان علی خان کنبوہ

بعد اثبات تشیع مثل ثعلبی وصاحب مودۃ القربی باز سعی ما با یراد ات مرویۂ آنہا بیکار است
انتہی وتفصیلا فی المنتہی والازالہ ورسالۃ المکاتیب **قولہ** تفسیر کبیر **جواب** یہہ تفسیر امام المتکلمین
فخر الدین رازی کی ہی لیکن قول انکا فن حدیث مین مسلم نہین ہر کام کے آدمی جدا جدا
ہوتے ہین اور چونکہ تفسیر مذکور مین ابطال مذاہب اکثر فرق ضالہ کا اور احاطہ روایات رطب
ویابس ہر باب کا ہی اسلئے اکثر شیعہ استدلال انکے اقوال سے بحذف سیاق وسباق

ف رازی دو شخص ہین

یا خیانت الفاظ کیا کرتے ہین چنانچہ صاحب رسالۂ ضمیمہ نے کیا ہی علاوہ اسکے فخر الدین رازی نام والد نصیر الدین طوسی شیخ الطائفہ کا بہی ہی کبہی اشتراک اسم ولقب بہی موجب تغلیط ہوکید ہو جاتا ہی **قولہ** مودات سید علی وغیرہ الخ **جواب** یہہ کتاب اور کتاب خزانہ جلالی وتنزل الابرار ومفتاح النجا وغیرہ کتب مجاہیل جنسے آپنے جابجا نقل کی ہی بغایت نامعتبر ہین

ف ذکر مودات وغیرہ کتب نامعتبرہ

کتب معتبرہ اہل سنت کیا کم ہین کہ اونسے روایت کشی نہین کرتے ہر خس وخار سے متمسک ہوتے حالانکہ الزام خصم وافحام مخالف بدون اوسکے مسلمات کے ممکن نہین اسبات کا اقرار مومن جالشی نے بہی صوارم چوبین مین کیا ہی عبارت اوسکی یہہ ہی آمامیہ ہرگاہ بر سنیان احتجاج
می نمایند بر قبایح اعمال وخصائص اصحاب ثلثہ احتجاج نمی کنند مگر بانچہ متفق علیہ بین الفریقین
وازجملہ مسلمات ومتواترست انتہی اس صورت مین لازم ہی کہ اول سنیون سے تحقیق بلکہ تصدیق کتاب یا روایت مسلم کرلے پہر اعتراض کرے جسطرح اہل سنت نے کیا ہی کہ جس کتاب شیعی سے استدلال کیا اول معتبر ہونا اوسکا باقرار ائمہ طائفہ ثابت کردیا اور اگر ایسا نکرین تو جہلائے طرفین ضلع جگت بولنے کو اور جہگڑا لڑنے کو کافی وافی ہین حاجت مصارعت اہل علم کی نہین ولیکن آپ خاصۃً اور سارے شیعہ عموماً ہرگز ایسا نہین کرسکتے اسلئے کہ اس صورت مین سارے اگلے تار و پود تہ وبالا ہوئے جاتے ہین اور مذہب سنیونکا بے لٹے بہڑے ثابت ہوا جاتا ہی فَاَنّٰی لہم ذٰلک **قولہ** جو کوئی کتب مذکورہ وامثال اوسکی کو بغور پڑہکر کتب مناظرہ فریقین کو راہ انصاف سے بے جانبداری فریقین کے دیکہیگا جانیگا کہ حق کسطرف ہی اور اصل نزاع کیا ہی **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذرچکا اور بقدر مناسب

ف اصل ہونا بعض روایات کا ہر مذہب مین

مقام ہی کہ صوارم چوبین مین لکہا ہی عبا انکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل
یا ماوّل دران نباشد انتہی چنانچہ ایسی بنیاد پر شیعہ مین واشاعرہ کی طرف سے کہ توجیح اونکی احادیث کثیرہ کلینی مین واقع ہی بنائی جواب رکہا ہی سو ہرچند یہہ فقرہ واسطے صیانت مذہب شیعہ کے خامہ حق جامہ سے زیب رقم ہوا ہی لیکن بلطفہ تعالیٰ اگر انصاف نصیب ہو توجا

اہل سنت سے ہی عذر خواہی کو اہل سنت اسکے محتاج نہین کہ جہوٹ بولکر دین ثابت کرین یہہ کام دلدادہ ودلاورکا ہی
تابعین مع انصار و مہاجرکا اور بعد دریافت ہوجانے حقائق احوال کتب فہرست مذکورہ کے گویا رواجالی ساری
رسالہ یہہ کا ہوگیا اور مضمون عطا کے توبقائی نو بخشیدم درجہ ثبوت کو پہنچا و للہ الحمد اب آگے فی الجملہ تفصیل
ملاحظہ حالی مین گذریگی فانتظروا النظر ماثمہ فان ہناک حقائق جمہ **قولہ** اسی خیال سے کہ حق عیان و باطل نہان ہو
اکابر قدما سنیون نے اپنی کتب عقائد مین لکہا ہی کہ کتب تاریخ مناقشہ صحابہ کو دیکہنا نچاہیے
اور وعظ مین اصلا ذکر انکو نکرنا چاہیے **جواب** تاریخ اسکا سابق گذرا کہ صاحب منہاج وصاحب غیرہ
امامیہ کتب تواریخ کو نامعتبر جانتے ہین اور اوسپر بنیاد دین کی قائم نہین کرتے اب اگر بقجوائے امات
المفتی امات المفتوی آپکے نزدیک قول اونکا نامعتبر ہی تو اپکا اجتہاد جدید ناسد یکسر درخور قبول ہوگا بلکہ
بموجب قاعدہ مذکورہ کے ساری دوکانداری تباہ ہوجاویگی اور بڑا ٹوٹا ہوویگا بلکہ دو الاکل جاویگا
اسلئے کہ ابہی آپ دیباچہ مین اقرار کرچکے ہین کہ ہمنے نوشتہ مجتہدین عظام کو با سید تراب لکہا ہی پس
جب مجتہدین عظام غیر معتبر الکلام ٹہیرے تو آپ کب صاحب مرام ہوسکینگے **قولہ** حقیقت مین
یہہ غبار ضلالت اوٹہایا ہوا علما سنیونکا ہی کہ عہد امویہ و دولت عباسیہ مین بطمع حطام دنیا
واستر ضاء حکام کے باطل کو لباس حق مین دکہلاتے تہے اور ایک عالم کو گمراہ کرکے ابوابِ
بئس المصیر اپنے لئے کہولتے تہے اور اونکے مریدون اور اولاد نے رونق بازار اپنی آتشکدہ بنائے
آبائی مین جانکر سعی بلیغ دریغ نکی مگر اللہ تعالی نے بندگان خاص اپنے کو وساوس شیاطین
الانس سے بازرکہکر سنت سنیہ مصطفویہ پر ثابت قدم رکہا **جواب** جہوٹ بولنا گوہ کہانا برابر ہی آپنے اگرچہ نقب ابنا
ابو الفضل رکہا لیکن ہنوز بوئی تو جہلی دماغ سے نگئی معلوم نہین کہ اس بیان کو آپ کونسی کتاب سے ثابت کرینگے اسلئے کہ ثابت
ہونا اوسکا کتب اہل سنت سے تو خود مستحیل ہی ہی کتب امامیہ سے اونکے یہہ ساری تقریر آپ پر منقلب ہوئی جاتی ہی اسلئے
کہ قاضی نور اللہ مرحوم نے مجلس ہشتم مجالس المومنین مقبولہ سامی مین کہ معتمد تہی ساتہہ ان الفاظ کے مجالس ہشتم
ذکر ملوک نامدار وسلاطین کامگار فرقہ ناجیہ اولی البصائر والابصار یون لکہا ہی کہ منصور دوانقی وہارون ومامون
امثالہم شیعہ تہے اگر عبارت طویلہ الذیل اونکی یہان نقل کیجاوے تو کلام استطرادی طویل ہوجاو

ہنا دوسری جگہ بعد اسکے اپنے محل پر لکھا جاویگا اسیطرح بنی امیہ سے عمر بن عبد العزیز نزدیک
ماسپ کے مقبولین مین ہی پس اس صورت مین مخالفت اہل سنت کی ساتھ امویہ و عباسیہ کے اگر ثابت
ہو تو بعین اتفاق ہی ساتھ شیعہ کے موجب طعن کیا حالانکہ باتفاق اہل سیر معتبر قدما اہل سنت ہمیشہ
ساتھ ملوک ہنگام کے لڑا کئے مخالفت ابو حنیفہ کے ساتھ منصور وغیرہ کے اور احمد حنبل کے
ساتھ خلیفہ وقت کے اور تحمل کرنا حبس و ضرب سیاط کا مشہور ہی اور ہونا شیطان الانس کا
مثل شیطان الطاق وغیرہ طائفۂ شیعہ مین لقبول و اقرار ائمۂ شیعہ مثل ابن مطہر تحبس رو الدملا باقر
مجلسی صاحب روضۃ المتقین و غیرہم ثابت ہی پس جنکو خدا ے پاک نے وسواس شیطان الانس سے
بچایا اور سنت سنیۂ مصطفویہ پر قائم رکھا وہ اہل سنت ہین اور جنکی اولاد و مریدون نے بنا ہی
اباہی کو مشید کیا اور مصداق فَہُمْ عَلٰی اٰثَارِہِمْ یُہْرَعُوْنَ ہوے وہ شیعہ شنیعہ ہین وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ **قولہ** تحفہ اوسکا کہ حقیقت مین ترجمہ صواعق نصر اللہ کابلی کا رد و قدح امامیہ
مین اوسکو برہان وجودی مسئلہ لا جواب جانتے ہین **جواب** یہہ تشنیع و طعن غایت طرفگی سے
قابل تماشا ہی اسلیے کہ نہ تحفہ ترجمہ صواعق کا ہی اور نہ صواعق نصر اللہ کابلی کی ہی جس کتاب کا
نام صواعق ہی وہ ابن حجر ہیثمی مکی کی ہی اور جنکا نام نصر اللہ ہی اونکی کتاب صواقع محرقہ لبوارق
موبقہ ہی نہ صواعق تو یہہ وہ مثل ہی **شعر** چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا ❊ الا یا آیہا الساقی
ادر کاسًا و ناولہا ❊ اس سے طرفہ تر یہہ ہی کہ مجتہد کو فہندہ نے صواعق کو تالیف ابن حجر عسقلانی
ٹہرایا ہی اور کتاب العقد کو تالیف ابن عبد البر بتایا ہی جسکو سبحان علی نے تالیف ابن عبد ربہ
قرار دیا ہی ذٰلِکَ مَبْلَغُہُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اس عقل و فضل پر اونکو اور اپکو ہوس جواب تحفہ نے ستایا ہی بل
بی جماتیری و ہیچ آب جواب اصل طعن سنیے کہ آپنے جو تحفہ کو ترجمہ صواعق قرار دیا اس سے مراد
کیا ہی ظاہراً بنا بر قید لفظ و حقیقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ بعینہ ترجمہ تحت لفظی ہی جسطرح یہہ ترجمہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ہی بنام خداے بخشندہ مہربان سو یہہ بات تو بدیہی البطلان ہی غیر محتاج
ببرہان بلکہ دلیل ہی اسبات پر کہ آپنے ترجمہ و مترجم لہ دونو کو نہین دیکہا کسی سے نام سنا ہی

اب اونکو پایا دیکہو کہ ترجمہ ہی یا نہین اور اگر مراد یہہ ہی کہ بعضے مضامین تحفہ کے بعضے مطالب صواعق سے
مماثل ہین اور مسروق ہین گو مشاکل تو با وجود دیکہ لفظ ترجمہ سے یہہ احتمال بعید ہی یہہ تماثل جزی موجب حکم
ترجمہ ہونے کل تحفہ کو نہین اسلیئے کہ بصورت مغایرت معظم تقاریر کے اتحاد چند سطور کا مستلزم اس
حکم بدیع کا نہین ہوسکتا اور اگر مراد یہہ ہی کہ بنا بر ترتیب تحفہ کے موافق ترتیب صواعق ہی تو یہی ترجمہ
کتاب احقاق الحق قاضی جو نہج الحق ابن مطہر حلی ہوتی اور کتاب ابطال الباطل کی بھی ہی کچہ خصوصیت تحفہ کی نہین ان
دونوں کو بھی ترجمہ صواعق کہیئے حالانکہ نظر باتحاد ترتیب اسکو ترجمہ اوسکا کہنا ایسا ہی جیسے کوئی کہے
کہ مواقف ترجمہ طوالع کا ہی یا مسلم ترجمہ مختصر الاصول ابن حاجب کا ہی تحفہ و صواعق ایسی کتب نہین
کہ نادر الوجود ہون اب ملا کر دیکہو شبہ ترجمہ بخوبی ذہن سے زائل ہوجاویگا اور صاحب مطالعہ
کو معلوم ہی کہ شرکت تحفہ کی مضامین صواعق مین اقل مواضع مین بسبب اتحاد فن کے واقع ہی نہ
کل و جُل مین اور جسطرح یہہ شرکت جزئی ساتھہ صواعق کے ہی اسیطرح ساتھہ بعضے مضامین کتاب نواقض
الروافض وغیرہ کتب فن کی بھی ہی پس وجہ تخصیص ترجمہ کی ساتھہ صواعق کے کیا ہی اور بعضے ارباب
طائفہ نے تحفہ کو مسروق کہا ہی سو وجہ اوسکی ظاہر نہین اگر مراد سرقہ سے یہہ ہی کہ وہی حجج الزامیہ
و دلائل مسکتہ کلامیہ جو صاحب صواعق نے جواب امامیہ مین لکہے تھے صاحب تحفہ نے بھی تحفہ مین
وارد کیے ہین تو یہہ بات قابل کہنے کے نہین اسلیئے کہ جو دو کتابین ایک فن مین فرض کیجاوین
مثل شرح مواقف و شرح مقاصد کے اکثر مضامین اون دونوں کے متماثل ہونگے پس چاہیے
کہ ہر کتاب لاحق کتاب سابق سے مسروق ہو اور بصورت صحت اسبات کے لازم آتا ہی کہ کتب
مجتہدین کو فہ ہند وغیرہ اخبار مین طائفہ کہ جُل مضامین اونکے ماخوذ احقاق قاضی و بحار الانوار
مجلسی یا حنا ابزامی سے ہین مسروق ہون جسطرح رسالہ ایکا کتاب ہدیۂ شہاب ہمدانی و ترجمہ
نقال کشمیری و تحفۃ الشیعہ و تشئید المبانی و بارقۂ ضیغمیہ وغیرہ تالیفات متاخرین سے مسروق ہے
حالانکہ یہہ رسم قدیم اہل التصانیف ہی کہ ہر علم و فن مین اوسی علم کے ادلہ ملائمہ و براہین ملزمہ
بحث و تفتیش کرتے ہین اور ایک دوسرے سے لیتے ہین خصوصًا شرعیات و علم کلامیہ مین

جسکا مدار غالب دلائل سمعی پر ہی ہے اِسکے چارہ نہین اسکو کوئی استراق نہین کہتا بلکہ اقتباس کہتے ہین والا طریق استدلال مسدود ہو جاویگا اب یہی ہماری کتاب ہی کہ کتب متاخرین سے ماخوذ ہی اور مواضع بسیار مین ہر جگہہ حوالۂ ماخوذ منہ موجود نہین کل کو اسے بہی سرقہ کہدینگے اب لازم ہی کہ جو دلیل و استدلال ایک شیعی نے کیا ہو اب ہر اوسکو نہ لکہے والا سارق ٹہیریگا سبحان اللہ آپنے سارا رسالہ اپنا چوری سے بنایا وہ سرقہ نہوا تحفہ ادنی مماثلت سے مسروق و مترجم ٹہیرا **شعر** میخور دبا دیگران مستانہ برما بگذرد ؞ در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد ؞ اور بعضے امامیہ جب شناعت اس قول پر مطلع ہوئے تو اونہون نے تقریر بدلکے یون کہا ہی کہ اکثر مطالب تحفہ کے مسروق ہین اگرچہ مجموع بعینہ مسروق نہون سو اوسکی حقیقت یہہ ہی کہ مبحث تولا و تبرا و شرح حدیث ثقلین تحفہ مین ہی اور صواعق مین نہین اور مسئلہ انکار نبوت و مسئلہ الحاد کہ لازم مذہب طائفہ ہی تحفہ مین بشرح و بسط تمام موجود ہی اور صواعق مین نہین اسیطرح باب مطاعن اصلا صواعق مین نہین اور تحفہ مین ہی اسیطرح صواعق مین اکتفا دلائل کلامیہ پر کی ہی اور روایت کتب امامیہ کو اقل قلیل وارد کیا ہی اور تحفہ مین اول دلائل کو محذوف کرکے تکثیر روایات کتب طائفہ سے کی ہی اسصورت مین فیما بین الکتابین فرق بین ہی گو معاند جاحد قبول نکرے **شعر** ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ؞ گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است ؞ ماسوا اسکے صاحب تحفہ قدس اللہ روحہ و افاض علینا فتوحہ کو تالیف تحفہ پر کچہہ مفاخرت نہین اور نہ یہہ دعوی ہی کہ آج تک ایسی کتاب کسی نے نہین تالیف کی یا جمیع ادلہ و براہین نتیجہ طبع خاص ہماری کے ہین یا ہم جمع کرنے ان حجج مین متفرد و غیر مسبوق ہین اسقدر ناگوار ہوا کہ تہمت ترجمہ و سرقہ لگانے لگے بلکہ اسی دور اندیشی و عاقبت سے صاحب تحفہ نے دیباچہ کتاب ممدوح مین لکہدیا ہی کہ انچہ درین قرون ماضیہ با شیعہ علی الخصوص امامیہ اثنا عشریہ با اہل سنت و جماعت بوقوع آمدہ اکثر در رسالہ مندرج گردیدہ انتہی بلفظہ المقدس اب ذرا اس فقرہ مین سرسری دیکہو کہ بقدر

یا علی صوت سنا دی ہی کہ یہہ کتاب جامع کل وجل الکلم وتفوہ اولین وآخرین شیعہ ہی نہا حتی لفظ اکثر کہ افعل التفضیل لفظ کثیر ہی جسکے معنی بہت ہین اس جلو رتین لائق یہہ تہا کہ تہمت سرقہ کی خاص نسبت صواقع کے نہ لگاتے بلکہ سارق سارے شیعہ وسنی کا ٹہیرا لیتے کہ کل الصید فی جوف الفرا آئی ہی

غرض از تالیف تحفہ

ع بیحیا باش ہرچہ خواہی گو ✤ حالانکہ غرض مؤلف رضی اللہ عنہ کی تالیف تحفہ سے صرف اتنی ہی کہ مسلمان اوسے دیکہکر بطلان مذہب رفض وحقیت مذہب اہل سنت معلوم کرلین اور اپنے عقائد مین بسبب مباشرت وصحبت طائفہ امامیہ کے سست نہون اور شک نکرین سو یہہ بات بلطفہ تعالے بوجہ احسن اسلوب بدیع حاصل ہوگئی کہ ایک عالم عالم حق وباطل ہوگیا اور لوگ مکائد شیعہ اور اونکی چالاکیون پر مطلع ہوگئے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اس اعتبار سے جس نے تحفہ کو برہان وجہ دہی مسئلہ لاجواب کیا ہی بہت ٹہیک کہا جسکو خدا نے آنکہین دی ہین وہ دیکہتا ہی کہ صاحب تحفہ نے کمال تواضع سے دیباچہ کتاب تحفہ مین اپنا نام مشہور تک نہین لکہا تا شائبہ ستائش طلبی بار ائحہ مفاخرت نمائی بہی نہو اور کتاب کو طرف حافظ غلام حلیم بن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض دہلوی قدس اللہ اسرارہم کے منسوب کیا اسپر بہی اگر کوئی طعن کرے تو وہ قابل خطاب کے نہین شعر اینکہ سگ گویم بقدر فہم تست ✤ مردم اندر حسرت فہم درست ✤ علاوہ اسکے حقیقت

حقیقت تالیف تحفہ اثنا عشریہ

تالیف تحفہ کی مطابق ارشاد صاحب تحفہ قدس سرہ کے یہہ ہی کہ جسوقت تحفہ تصنیف ہوا تہا اوسوقت کتب اہل سنت سے جو رد روافض مین ہین اور کتب امامیہ سے جو رد اہل سنت مین ہین تین قسم کی کتابین میسر آئی تہین پہلے قسم مجادلہ مین مسئلہ خاص اثبات خلافت خلفاء ثلثہ کے جیسے نواقض الروافض ومرافض الروافض وشرح تجرید وصواعق محرقہ وغیرہ اہل سنت کی طرف سے اور عصائب موصب ورد شہاب عور واظہار الحق ومضیئۃ النجاۃ وغیرہ امامیہ کی طرف سے دوسری قسم وہ کتابین جو مسئلہ امامت وشروط امامت وموانع امامت مین بتفصیل تالیف ہوئی ہین جیسے بحث امامت شرح مقاصد وشرح مواقف وطوالع الانوار واربعین اہل سنت کی طرف سے اور تصانیف علامہ حلی ومقداد وحدائق مرقوم

وغیرہ امامیہ کی طرف سے تیسری قسم وہ ہی جسمین سارے مذہب امامیہ کا رد ہی کیا الٰہیات وکیا امامت وکیا نبوت وکیا معاد اور کیا روایت حدیث اور کیا اصول جیسے ابطال الباطل و صواعق محرقہ وغیرہ طرف اہل سنت سے اور نہج الحق حلی و احقاق قاضی و ہب اللہ بوزہ طرف امامیہ سے الغرض ان تین قسم کی کتابین وقت تالیف تحفہ کے موجود و مستحضر تہین اوسوقت ترتیب صواقع کی کہ بہت مختصر و خوشنما ہی پسند طبع بلند و خاطر آسمان پیوند حضرت مولف تحفہ رضی اللہ عنہ ہوئے اوسی ترتیب پر کتاب تحفہ مین بہی کلام واقع ہوا چنانچہ اس ترتیب مین احقاق و ابطال و نواقض وغیرہ بہی شریک ہین فلہم مالہم وعلیہم ماعلیہم اور بر تقدیر تنزل کہا جاتا ہی اگر تسلیم کیا جاوے کہ تحفہ ترجمہ یا سرقہ صواقع کا ہی تو ہو لیکن آخر اثبات مذہب اہل سنت و نفی مذہب رفض کرتا ہی روافض کو اس سے کیا غرض ہی کہ مولف اسکا کون ہی کابلی یا دہلوی جواب براہین ملزمہ کتاب کا دینا چاہیے صرف یہہ کہدینا کہ تحفہ مسروق یا مترجم ہی جواب کتاب نہین ہوسکتا اتنے کہنے سے ہرگز مذہب روافض ثابت و مذہب اہل سنت منقضی نہین ہوگا جسکا فہم اسطرح پر ہو وہ نوع انسان سے خارج ہی

قولہ حالانکہ جواب حرف حرف تحفہ کے چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل و براہین قاطعہ سے لکہے ہین اوسپر بہی جدل سے باز نہین آتے اور بار بار تقریر اپنی کو بطرز تازہ جلوہ دیتے ہین اور اغماض ادنہین کمالات کا کرتے ہین **جواب** جسطرح جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسیطرح جواب الجواب بکرات و مرات علما اہل سنت نے بہی لکہا ہی چنانچہ اسامی بعض اجوبہ کے سابق مذکور ہوچکے اور تہمت جدل و طرز تازہ اہلسنت پر بحکم المرء یقیس علی نفسہ ہی اور جسطرح کا جواب تحفہ کا شیعہ نے لکہا ہی اوسکا نمونہ آپکے کلام سے مین اور نمونہ اوسکے جواب کا ہمارے منطوق مین آتا ہی اوس سے جہوٹ سچ اور متانت و سہولت کہل جاوی گی **قولہ** شیخ دہلوی نے اپنے تحفہ مین طرفہ سحر سامری خرچ کیا ہی کہ سرسری مجال ہر کسی کا نہین کہ نفس الامر کو پاکی سراغ جادہ صواب کا پالے بصداق اسبات کا کچہہ سننا چاہیے اور رشتے نمونہ از خروارے دیکہا چاہیے **جواب** **شعر** واذا اراد اللہ نشر فضیلۃ ٭ طویت اتاح لہا لسان حسود ٭ آپنے

ہرچند یہ الفاظ بطور حنا دولہادولہن زیب رقم فرمائے لیکن اس ظلمت کذب سے نورِ صدق نمایان ہی
بے شبہ کتاب تحفہ ایسا تک فہم مجتہدین واخباریین مین نہ آئی والا راہ صواب پر لگ جاتے اور مثل یہود
کے خواہی نخواہی در پی قدح ورد نہوتے شیخ دہلوی نے سحرِ سامری اور اوسکے مریدین کو
کہ قدما واکابر امامیہ ہین ایسا کہولا اور اس طلسم عجیبہ کو ایسا توڑا کہ اب سوا دجال و یہود اصفہان
کے کوئی خریدار انکے جادو کا اور قدر شناس انکے سحر کا تا ظہورِ صاحب الزمان نہوگا قبل اسکے اکابر
شیعہ بھی پیغمبر کو ساحر اور قرآن کو سحر کہتے تھے جسطرح آپنے تہمت سحر صاحب تحفہ پر کی ہی انہان
سے کہو افسحر ہذا ام انتم لا تبصرون سبحان اللہ عجب جواب تحفہ بنا اور تحفہ تحجہ مین نہ آیا تو یہہ بات بنائی
اور اہل نحلہ اپنے کو یہہ راہ دکہائی آدرس مشتے نمونہ از خروارے پر آپنے ناز کیا ہی وہ کمائی آپکی
نہین شہاب مرحوم سمجہان کہ بمضمونی برعکس نہند نام زنگی کافور معروف بہ ہمدانی ہی اوسنے یہہ ہنر یان
بکا ہی جسکا جواب کاسر الاسنان علما اہلِ اسلام لکہہ چکے اور ہم لکہین گے آپکو اوسکی تقریر مہمل پر
فخر کرنا وہ مثل ہی کہ پٹہان لڑائی امرین بہنے داڑہی پہٹکارین ایسی باتون سے دوکانداری مین
بٹا لگتا ہی اور کچہہ حاصل نہین ہوتا **شعر** پایان نہین جدال کا اوصاف شرط ہی + بے اصل بات
اشتر گربین کا حفر ٹہی **قولہ** شیخ نے باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ مین حدیث سیوم بریدہ ان علیا منی

حدیث ان علیا منی و انا من علی

وانا من علی و ہو ولی کل مومن من بعدی کو باطل کیا ہی اسلئے کہ اوسکی اسناد مین اجلح واقع ہی اور وہ
شیعی متہم الروایت ہی جمہور نے اوسکی تضعیف کی ہی پس اوسکی حدیث قابلِ احتجاج نہین جالانکہ
احمد بن حنبل و ابو داود طیالسی و ابو نعیم نے اور ابن ابی شیبہ نے و ابو حاتم نے و حاکم نے اور
حسن بن سفیان نے اوسکو روایت کیا ہی اور منجملہ اوسکے رُوات کے مطرف عامری و عمرو بن میمون
ثقہ ہین اور یحیی بن معین نے اجلح کندی کی توثیق کی ہی انتہی حاصلہ **جواب** مانا کہ احمد وغیرہ چنجلحن
مذکورین نے اوسکو روایت کیا ہی لیکن یہہ کہان کہا کہ صحیح ہی تا حجت ہو مخالف پر صرف تخریج مستلزم
صحت روایت نہین بعد جسنے اوسکو صحیح یا حسن کہا ہی اوسکے نزدیک جملہ بعدی داخل حدیث نہین چنانچہ
روایت حسن بن سفیان و ابو نعیم مین لفظ بعدی موجود نہین علاوہ اسکے طیالسی و حاکم وغیرہ نقادفن

حدیث نہین کہ انکی تخریج حجت تامہ ہو خاصۃً اوس حال مین کہ مخالف روایت صحیح ہو اور کثیر ہو کثیرت رواۃ
و شہرت و صحت ماخذ مین اور جب جمہور نے اوسکی تضعیف کی کما فی التحفۃ تو توثیق یحیی ابن معین کی تنہا بمقابلہ
اونکے کب تشفی ہوگی اسیطرح اگر دو راوی ثقہ ہوئے جیسے مطرف و معمر اور باقی ثقہ نہ ہوئے تو بھی
اس سے روایت موثق نہین ہوسکتی اسلئے کہ جسطرح مجروح ہونے ایک راوی سے حدیث ضعیف یا
معلل ہوتی ہی اوسیطرح ثقاہت دو ایک راوی سے موثق نہین ہوتی پس جب اجلح راوی مجروح ہی
اور مطرف و معمر ثقہ تو بھی تقدیم جرح کی ہی تعدیل پر خاصۃً بطریق امامیہ اسلئے کہ قاضی نے احقاق الحق
مین لکھا ہی قد تقرر فی الاصول ان الجرح مقدم علی التعدیل انتہی معلوم نہین کہ یہہ قاعدہ خانگی کسلئے آپکو
یاد نہین رہتا آیندہ کو یاد رکہو کہ بہت کام آویگا **جواب دیگر** شیخ نے تحفہ مین جہان حدیث بریدہ کو
باطل ضعیف غیر صحیح بہ لکھا ہی وہان یہہ بہی کہا ہی کہ لفظ ولی کی اس حدیث مین مشترک ہی ضرور کیا ہی کہ
مراد اوس سے اولی بالتصرف ہو اور تنزیہ حدیث مقید ساتھہ کسی وقت کے نہین اور مذہب اہل سنت کا
یہی ہی کہ حضرت امیر فی وقت من الاوقات امام مفترض الطاعت تھے بعد آنحضرت کے انتہی اور مین
کہتا ہون کہ بفرض صحت روایت مذکورہ بتقیید من بعدی بہی اس حدیث کو دلالت مدعای شیعہ پر نہین اسلئے
کہ ہنوز حقیقت ہونا لفظ بعد کا معنی اتصال مین محل توقف مین ہی اول اسکو ثابت کرو پھر استدلال کرنا اگر
ولایت مرتضوی بعد ولایت خلفاء ثلثہ ہی تو بہی بعدیت نبوی حاصل ہی بے صرفہ صرف ظاہر سے
طرف مضمر کے کیا ضرورت ہے **الفاظ** مخفی نہ رہے کہ صاحب تحفہ قدس سرہ نے جہان کہین کسی روایت پر
جرح و قدح کو متوجہ کیا ہی وہان بعد تنقید روایت کے جواب بفرض و تسلیم و ثبوت روایت بہی دیا ہی
اگر یہہ روایت ثابت بہی ہو تو بہی اوسکو دلالت مدعا پر نہین سو کوئی شیعہ اوسپر نظر نہین کرتا ہر کوئی
دہائی ثبوت روایت ہی وہ بہی طرق ضعیفہ سے حالانکہ اگر روایت ثابت ہو اور دلالت اوسکی
مطلب پر ثابت نہو تو ثبوت اوسکا و عدم ثبوت برابر ہی حقگوئی اسکو چاہتی ہی کہ اون جوابات کو
جو تقدیر تسلیم دئے ہین مدفوع مرفوع کرو نہ یہہ کہ ہر خس و خار سے اولجہو ولیکن کیا کرین کہ الغریق
یتشبث بکل حشیش آخر برائے نام کہنے کو جواب تحفہ کچہہ تو چاہیئے لگے بانٹ لگے ایسے ہی جواب حرف

مرون تحفہ کا چند فاضل شیعہ نے کمال متانت و دلائل قاطعہ سے لکہا ہی آرسی زبان گرشتی است
بہر طرف کہ میگردانی میگردد **قولہ** و قد روی الحدیث من عدۃ طرق الخ **جوب** پاسخ اسکا بتقدیر صحت و
ثبوت روایت گذر چکا احادیث اثبات حسن و صحت روایت کی نہین **قولہ** العجب ہی کہ اہل سنت احتجاج کرین
اور جو مبتدع معتزلی معروف بتدلیس ہو جیسے قتادہ اوس سے احتجاج کرین انتہی حاصلہ **جوب** ایسے
قتادہ نام چار شخصوں کا ہی ایک قتادہ بن ملحان صحابی کہ انکی حدیث ایام بیض مین مروی ہی دوسرے
نعمان بن زید بن عامر الانصاری برادر ابو سعید تیسرے قتادہ بن الفضل بن قتادۃ الحرشی چوتھے
قتادہ بن دعامہ بن قتادہ سدوسی ابو الخطاب بصری کذا فی التقریب معلوم نہین کہ آپ کونسے قتادہ
مین گفتگو کرتے ہین اول متعین فرمائے پھر جواب دیا جاوے **قولہ** تشیع نزدیک محدثین اہل سنت
داخل بدعت صغری ہی اور بہت تابعین و تبع تابعین اہل تشیع تھے الخ **جوب** پاسخ اسکا خود
آپنے چند سطر پہلے اسکے رقم فرمایا ہی اوسکو ملاحظہ فرمائے یعنی ان المراد من التشیع الکامل
موالاۃ علی و اولادہ سلام اللہ علیہ و علیہم لا غیر و ہو محمود فکیف یکون سببا للجرح انتہی حاصل یہہ ہی کہ
جو تشیع بدعت صغری ہی وہ موالات مرتضوی ہی اور کچھہ تنقیص و مذمت صدیق و فاروق
رضی اللہ عنہما سو ایسا تشیع اگر کسی تابع یا تبع تابع مین ہو تو حاجی طعن نہین انکی روایت سے بالمرہ
ہات کہینچنے مین بہت آثار نبویہ ضائع ہوے جاتے ہین اور یہہ لوگ شیعہ اولی تھے جنکا لقب اہل سنت
و جماعت ہی پس سنی کو سنیون سے روایت کرنے مین کیا صرفہ ہی کچہہ روایت اہل بدعت
کبری سے تو نہین کرتے جنکا شعار و دثار تقیہ و نفاق ہی اس قسم کے رواۃ کی اگر اہل سنت نے
توثیق کی ہو اور قابل حجت ٹہرایا ہو تو بتاؤ اور اجلح بن عبد اللہ بن حجیہ کندی شیعی طبقہ سابعہ مین
سے ہی کذا فی التقریب **قولہ** ماہرین فن حدیث نے رواۃ حدیث مین بڑا اختلاف کیا ہی جسکے
نزدیک جیسا ثابت ہوا اوسنے ویسا کہا اور ہم تھوڑا سا اختلاف اونکا ذکر کرتے ہین واسطے
مزید ایضاح مراد کے انتہی حاصلہ **جوب** مانحن فیہ مین صرف کلام حدیث بریدہ و اجلح کندی
مین تھا نہ جرح و تعدیل کل رواۃ مین پس فکر کرنا اس اختلاف بے سروپا کا اسجگہہ بے محل ہی

ذکر قتادہ

تابعین اہل تشیع

اختلاف علما در جرح و تعدیل

خصوصاً کہ فرقۂ امامیہ مین اضعاف مضاعف اسکے اختلاف رُوات ہو بلکہ تضلیل و تکفیر اونکی علی الخصوص
اوس حال مین کہ قاعدہ اصول الجرح مقدم علی التعدیل مقبول شیعہ ہو پھر تاویل کرنا بمقدمہ زرارہ
بن اعین و بکیر بن اعین و ہشام بن و محمد بن مسلم وغیرہ کے واسطے اخراج انکی کے دائرہ طعن
رُوات حدیث ائمہ سے حرف بحرف اصول حرکت نامقبول ہی حالانکہ اختلاف اہل سنت کا منجر
تکفیر و تضلیل نہین اور نہ تکلم محدثین کا علی الاطلاق دلیل اختلاف ہی اسلیئے کہ محققین سنیون نے
محدثین کے طبقات مقرر کیئے ہین اور جرح و تعدیل مین مراعات اوسکی پیش نظر رکہتے ہین
پس جو اختلاف تھوڑا سا کہ آپنے اس جگہہ لکہا ہی وہ منافی و قادح اہل سنت نہین چنانچہ بیان
اوسکا مابعد مین سات بیان سیر رُوات امامیہ کے کیا جاتا ہی دونوکو تولو دیکہو کون کیسا ہی
اور کسکا اختلاف ایسا ویسا **قولہ** ہم کہتے ہین کہ یحیی بن معین و نسائی و یحیی القطان اور ایک
جماعت نقاد نے توثیق کی ہی ابوزبیر محمد بن مسلم کے اور ابوزرعہ اور ابو حاتم نے کہا لا یحتج بہ
اور بخاری نے اوس سے اخراج کیا ہی ہمراہ دوسرے کے اور حدیث اوسکی عائشہ سے ہی
صحیح مسلم مین ذہبی نے کہا مجکو گمان نہین کہ اوسنے عائشہ کو دیکہا ہو الی قولہ والکلام فی امثال
ہذا یستغرق اجزاء **جواب** مقصود اس کلام سے صرف اتنا ہی کہ مثلاً ابوزبیر محمد بن مسلم و عبد الملک بن
عمیر اللخمی و فرج بن فضالہ و بن اسحق و محمد بن بشار بندار و یحیی و عبد الرزاق و علی بن ابی طلحہ و سماک
بن حرب سے اصحاب صحاح اہل سنت نے روایت کی ہی اور دوسرون نے اونکی تضعیف
کی تو معلوم ہوا کہ اختلاف رُوات سے روایت مقدوح نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہی تو بسبب
جگہہ ہونے روایۃً دُون روایۃ سو یا سخن اسکا یہہ ہی کہ اختلاف دو طرح پر ہی ایک وہ جس سے روایت
مین فی الجملہ ضعف و وہن آجاوے جیسے اختلاف اسامی مذکورہ مین کہ بعض نے اونکے حق مین لا یحتج بہ
یا لیس بہ بأس یا لیس بحافظ یا مختلط یا ہو وسط یا لیس بالقوی یا ثقۃ و لیس بحجۃ یا تکلم فیہ فلان و
نال منہ بانزعاج یا ہو مضطرب الحدیث یا فی حدیثہ ضعف یا ضعیف فی الحدیث کہا اور
دوسرون نے اونکی توثیق کی کہ ما رأیت اثبت منہ یا حدیثہ صحیح عندی یا ہو امیر المؤمنین فی الحدیث

یا لو کان لی سلطان لاثرت فلا نائل المحدثین سو یہ اختلاف اوّلاً مفضی طرف تکفیر و تضلیل کے
نہین غایت ما فی الباب یہہ کہ توہین و تضعیف ہی سو وہ قادح نہین خاصتًہ اوسوقت کہ مساعدت
شواہد اقوی و طرق کثیرہ حسنہ سے ثابت بکیا جاویگا کہ اہل جرح کس مرتبہ مین ہین اور اہل تو[ثیق]
کس درجہ مین اگر اصحاب جرح ہم رتبہ ارباب تعدیل نہین تو ہنوز عدالت برقرار ہی اور شیخ
دیا احد القولین کا آخر پر کام مہرہ کملہ منتقدین کا نہ عامہ محدثین کا چنانچہ یہہ مبحث کتب اصول
حدیث اور اسماء الرجال مین مفصل مرقوم ہی دوسرا اختلاف ایسا ہی کہ منجر ہو طرف تکفیر و
تضلیل و تفسیق والحاد رواۃ کے اور بسبب اوسکے احادیث و اخبار پایۂ اعتماد و اعتبار سے
ساقط ہو جاوین جیسے اختلاف امامیہ کا ہشامین و شیطان الطاق و زرارہ بن اعین و بکیر بن
اعین و سلیمان جعفری و محمد بن مسلم و میثمی وامثالہم مین کہ شیعہ انکو باوجود اعتقاد جسمیت
باریتعالی اور جہل الٰہی در ازل و اثبات جہت واسطے پروردگار عالم کے تعالی شانہ عما
یقول الظالمون علوا کبیرا اخیار اصحاب ائمہ اطہار سے گمان کرتے ہین حالانکہ منصوصات
احادیث کافی کلینی سے کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ کے ہی طرد و تقطیع و تشنیع شنیع انکی ثابت ہی
اور جیسے زکریا ابن ابراہیم کہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی اوس سے تہذیب وغیرہ مین روایت
کرتے ہین نصرانی تہا حتی کہ اوسنے اپنے صورت و لباس کو نہین چہوڑا اور جیسے بنان کہ کنیت
اوسکی ابو احمد ہی اوسکے حق مین جعفر صادق نے فرمایا یروی عنا الاکاذیب ویفتری علینا
اہل البیت اور جیسے حسن بن شباعہ و عمر بن سعید وغیرہم کہ اونہون نے امام وقت کو ساری
عمر نہ پہچانا اور مورد وعیدات عقیقہ نجاتیہ ہوئے اور جیسے ابی عمیر و ابن المغیرہ و نظیر انکا
و ابن مسکان کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے انکو اپنے مجالس سے نکالدیا اور روا
آنے کی ندی اور جیسے ابو بصیر کہ اوسنے اپنے دروغ کا اقرار کیا اور جیسے ابن عیاش
کہ اوسکو زمرہ رجال کذابین مین لکہا ہی اشیخ ابن بابویہ صاحب رقعہ مزورہ متقدمین مین
اور شریف مرتضی متاخرین سے یادگار مسیلمہ کذاب و سجاح و ابی ثمامہ ہین جو علماء شیعہ

کراونکو مطالعہ احوالِ اسلاف وکتبِ رجال میسر ہی وہ اسکا انکار نہین کرسکتے اور تردد کسی جاہل ناواقف کا محلِ شکایت نہین آب اگر ایسا اختلاف اہل سنت مین ہو تو بتلاؤ قیامت ہی کہ دار تشیع کا ایسی جماعت پر ہو جنکو ایمان سے کچھ علاقہ نہو کوئی مجسمہ ہو کوئی کذاب کوئی مفتری کوئی افترائی علیٰ ہذالقیاس آور دوسرے شیعہ جیسے صوارم جو مین وغیرہ بتکلفات اونکو مومن ٹہراکر اور بتاویلات باردہ دوراز کار اونکو اپنا مقتدا بنائین اور ریاست دین رفض کو اون تک منتہی فرمادین وہ تو موثق ومعدل ٹہیرین آور اہل سنت جنکے راوی ہر طرح موثق ومستند ہون وہ موقع طعن بنا بر اختلاف قلیل ہون آیسی انصاف سے اجودہیا مین کفار کی اعانت کی اور مسلمانونکو قتل کروایا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دار الظالم خراب ولو بعد حین سچ ہی اذا استبد الانسان برائہ عمیت علیہ المراشد قولہ کیف یقال کل حدیث فی الصحیحین متلقی بالقبول الخ **جواب** حاصل اس سبکا اتنا ہی کہ دارقطنی وابن صلاح وابوزرعہ رازی وذہبی وغیرہ نے صحیحین وابن ماجہ مین از روئی وضع کتاب وترک بعض احادیث صحاح واخذ بعض احادیث ضعیفہ کے طعن کی ہی سو قطع نظر اسکے کہ طعن دارقطنی وغیرہ مبنا بر توثیق جمہور بیکار ہی خود اقوال مذکورہ دارقطنی وغیرہ سے اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ بخاری ومسلم نے بعض احادیث کو باوجود شرط مقررہ اپنی کے اخراج نکیا اور بعض کو جو کہ بر شرط صحیحین نتہین اخراج کیا یا بعض صحاح کو داخل نکیا پس یہہ بات نفس الامر مین کوئی وجہ طعن کی نہین ہو سکتی اسلئے کہ شیخین نے یہہ دعوی نہین کیا کہ جو احادیث ماسوائی صحیحین ہین وہ موضوع ومفتری ہین یا ہماری شرط پر نہین بلکہ یہہ کہا ہی کہ ہمنے احادیث کثیرہ صحیحہ کو دیدہ ودانستہ مجموع نہین کیا بعض وجوہ سے جسکی شرح اپنے محل پر مرقوم ہی چنانچہ اسبات بر صاحب فتح السبل ہی موافق اہل سنت ہے کما قال بالجملہ ثابت است کہ صحیحین جامع جمیع آنچہ در صحاح دیگر مذکور است وسائر کتب ائمہ حدیث از اخبار صحیحہ بران مشتمل است نیست وبخاری ومسلم ہیچیک دعا نکردہ اند وکسے نیز از محدثین باین نرفتہ انتہی معہذا اگر دارقطنی وغیرہ نے بعض احادیث صحیحین کو مطابق شرط شیخین کے نپایا تو یہہ قلت نظر اور مسامحت دارقطنی وغیرہ پر دلیل ہی نہ تسامح اصحاب صحاح پر اسلئے کہ شرط

[illegible]

واطراف شرط کو صاحب شرط خوب سمجھتا ہے نہ دوسرا لیکن یہی کردہ احادیث واقع میں علی شرط البخاری
ومسلم ہوں لیکن امثال دارقطنی کو وجوہ دقیقہ اوسکی واضح ہوئی با این ہمہ جب جمہور اہل سنت طبقہ بعد
طبقہ متفق ہوں کہ صحیحین میں کوئی حدیث موضوع واہی نہیں تو خلاف انکا بسبب شذوذ قول کے ساقط
ہی قابل ذکر کے نہیں خاصۃً بمقابلہ خصم کے کہ سوائی مسلم ومتواتر کے اور کو نمانیگا اور خود علمائے
شیعہ قائل ہیں ساتھ سقوط اقوال شاذہ قوم اپنی کے درجہ اعتبار سے اور عدم انتہاض اعتراض کے
ساتھ امثال ان اقوال کے بمقابلہ اقوال مشتہرہ راجحہ واخبار صحیحہ ثابتہ چنانچہ شواہد اس دعوی کے شوکت
عمریہ میں مفصل لکھے ہیں اس صورت میں یہہ اقوال غریبہ شاذہ بمواجہہ تصریحات قائمہ مناط اعتراض
نہونگے بلکہ صلاحیت استدلال سے بمراحل بعید ہیں اور سنن ابن ماجہ میں جو دو ایک حدیث واہی
ہیں وہ متعین ہیں اور نقصان یسیر موجب بطلان کثیر نہیں ہوتا اسلئے ذہبی نے کہا ہے لیست
بالکثیرۃ والا شیعہ کی کوئی کتاب حدیث بحکم للاکثر حکم الکل لا للاقل قابل قبول کے نرہے گی
کہ غالباً مملو ومشحون ہیں روایات مردودہ واہیہ سے الا قلیلا کہ محمول ہیں تقیہ ائمہ پر بسبب مطابقت
مذہب اہل سنت کے فتدبر **قولہ** انتہی الکلام وفیما ذکرناہ کفایۃ لذوی الافہام **جواب** تم الکلام
وفیما ذکرناہ کفایۃ لاولی الالباب والاحلام **قولہ** شیخ نے باب ہشتم تحفہ میں حدیث چہارم روایت
انس بن مالک کو کہ انہ کان عند النبی طائر قد طبخ لہ واہدی الیہ فقال اللہم ائتنی باحب الناس الیک
یاکل معی ہذا الطیر فجاء علی الخ ہی کہا کہ اکثر محدثین نے اسے موضوع کہا ہے وممن صرح بوضعہ الحافظ
شمس الدین الجزری وقال امام اہل الحدیث شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الدمشقی الذہبی فی تلخیص
لقد کنت زمنا طویلا اظن ان حدیث الطیر لم یحسن الحاکم ان یودعہ فی مستدرکہ فلما علقت ہذا الکتاب
رایت القول من الموضوعات التی فیہ الجواب حدیث الطیر اخرجہ الترمذی عن انس وقال غریب واخرجہ النسائی
عنہ ایضا واخرجہ الحرمی وغیرہ واخرجہ المحاملی وغیرہ واخرجہ الحاکم وصححہ وقال حدیث الطیر یلزم
البخاری ومسلما اخراجہ فی صحیحہما لان رجالہ ثقات رواہ عن انس جماعۃ اکثر من ثلثین نفسا وقد
صحت الروایۃ عن علی وابی سعید وسفینۃ خادم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واتفق ائمۃ اہل العلم و

وجماعة من الحفاظ على صحته انتهى ملخصا **جواب** ترمذی نے گو اخراج کیا لیکن غریب کہا اور کہا کہ ہم
اوسے نہین پہچانتے مگر حدیث سدی سے اور بغوی نے سکوت کیا بیان صحت وسقم سے وحربی
ومحاملی وغیرہ ضعفا ہین لا یحتج بہم اور حاکم کی تخریج وتصحیح پر بہت اہل علم نے اعتراض کیا ہی جسکو
پوری بحث دیکھنا ہو وہ ترجمہ حاکم کو نبلا مین دیکھے اور کچھ حال تصحیح حاکم کا اوپر مذکور ہو چکا ہی فلیرجع
الیہ پس یہہ اخراجات بے مصارف ٹھہرے اور اسراف صرف ہوا اور مخالف پر صالح احتجاج نہین بلکہ
قول صاحب تحفہ ہنوز بجائی خود حجت تامہ ہی **قولہ** وہ جو ذہبی نے تلخیص مین کہا لقد کنت زمانا
جسکو شیخ نے اپنی دلیل ٹھہرا کر علم مناظرہ کرۂ زمہریر تک بلند کیا ہی اسطرح پر ہی کہ اول ذہبی کو
علم صحت حاصل تہا جب واقف ہوا تو قائل ہو کر تذکرہ مین لکہا واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرة جدا قد
افردتہا بمصنف ومجموعہا یوجب ان الحدیث لہ اصل **جواب** عبارت تذکرۂ ذہبی سے اسیقدر سمجھا
جاتا ہی کہ حدیث کی کچھہ اصل ہی یہہ نہین سمجہا جاتا کہ حدیث طیر صحیح الاصل ہی چنانچہ مختصر مین لکہا ہی
کہ اسکے بہت طرق ہین ولیکن سب کے سب ضعیف اور ابن جوزی نے اوسکو موضوعات مین ذکر
کیا ہی کذا فی الفوائد المجموعة اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر اس حدیث کی کچھہ بہی اصل ہی مطابق قول
ذہبی کے تو وہ بہی اصل ضعیف ہی اور جسکو الگ رسالہ مین جمع کیا ہی اور تصنیف مفرد ٹھہرایا ہی یہہ وہی
طرق کثیرہ ہین جسکو صاحب مختصر نے ضعیف کہا اور تالیف کرنا ذہبی کا طرق حدیث طیر کو مقدم ہی
علم وضع پر اسلئے کہ عبارت تلخیص لقد کنت زمانا طویلا اظن ان حدیث الطیر الخ بارفع ندا شہادت دیتی
ہی کہ اول علم صحت تہا پہر علم وضع حاصل ہوا نہ جسطرح آپنے فرمایا کہ اول علم وضع تہا پہر علم
صحت ہوا اسیواسطے صاحب تحفہ نے قول تلخیص لیا اور قول تذکرہ کو چہوڑ دیا معلوم نہین
کہ آپکی عقل کہان رہتی ہی کرۂ زمہریر مین یا خم غدیر مین کہ سیدہی باتکو اولٹا سمجھ کر ساکہ دو دو کان
کی کہوتے ہو **قولہ** فضل بن روزبہان شافعی نے کہ باب مناظرہ مین استاذ شیخ دہلی سے
ہی ابطال الباطل مین حدیث طیر کو تسلیم کیا ہی **جواب** شیخ دہلی نے بہی جواب حدیث طیر کا
بالفرض تسلیم دیا ہی لیکن آپنے ہوای نفسانی دیدہ ودانستہ اوس سے چشم پوشی کی غالبا یہہ شیوہ

آپنے معلم الملکوت سے کہ پشت در پشت اساتذہ شیطان الطاق وہشام احول کلینی اعور سے تہی
اور یہ اکابر امجاد شیعہ مین بواسطہ یا بلا واسطہ سیکہا ہی حالا بعد قبول صحت روایت بہی اوسکو عاہر
دلالت نہین اسلیئے کہ قرینہ مقتضی امکا ہی کہ مراد احب الخلق الیک سے تناول طعام طیر مین ہو
ہمراہ نبی کے اور بے شبہہ جناب امیر اس وقت مین احب الناس تہے نزدیک خدا کے کہ ہم کاسہ
وہم نوالہ ہونا فرزند کا یا اوسکا جو حکم فرزند مین ہو موجب تضاعف لذت طعام تہی اور اگر مطلق
احب مراد لین تو بہی حجت نہین اسلیئے کہ صاحب ریاست عامہ ہونا احب الناس الی اللہ کو کچہ ضرور نہین
بہت انبیا اولیا احب الی اللہ تہے اونکو ریاست نہ ملی جیسے حضرت ذکریا و یحیی بلکہ حضرت شمویل کے
وقت مین ریاست عامہ بنص الہی طالوت کو حاصل تہی نہ انکو اور مانا کہ دلالت ہی لیکن امامت بلا فصل
کب دال ہی اور فی وقت من الاوقات کا کوئی منکر نہین اور اگر دال خلافت متصلہ پر بہی ہو تو بہی
مقاوم نہو گی اون احادیث صحیحہ کو کہ دال ہین خلافت شیخین پر مثل اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر
وعمر علاوہ اسکے راوی حدیث طیر کے انس بن مالک ہین یہہ نزدیک شیعہ کے معتبر نہین شیخ
مفید نے کتاب المجالس مین لکہا ہی کہ انہوں نے تین بار جہوٹ بولا کہ پیغمبر خدا کلام مین
ہین معہذا شیخ نے جواجوبہ الزامی بتقدیر تسلیم دیئے ہین اونکا جواب کیون نہین دیتے اور طعن
استادی صاحب الطال کا نسبت صاحب تحفہ کے وقاحت ہی اسلیئے کہ مخالفت اساتذہ وتلامذہ
بلا واسطہ کبہی ہوتی ہی چہ جا سابق ولاحق کی اور یہہ خلاف موجب طعن نہین ہوتا ورنہ شیعہ کو
قدیما وحدیثا کوئی نفر ایسے اختلاف سے نہ ملیگا کہ لاکہون اختلاف اخباریہ واصولیہ مین واقع
ہین قولہ مولوی اسمعیل نے کہ جگر گوشہ ہای شیخ دہلی سے ہی رسالہ امامت مین اس حدیث کو
لکہا ہی جواب قطع نظر اسکے کہ استعمال جگر گوشہ کا ولد پر ہی نہ ولد الاخ پر لکہنا مولوی
اسمعیل کا بنظر اسکے ہی کہ فضائل مین احادیث غریبہ شاذہ ضعیفہ کو بہی لاتے ہین بخلاف
عقائد کے سو رسالہ امامت مین ایسی جگہہ نہین لائے کہ حجت مخالف ہو فہولنا لا علینا قولہ
شیخ نے باب ہفتم تحفہ مین حدیث بجزم روایت جابر انا مدینۃ العلم وعلی بابہا کو مطعون کیا ہی

الا صحیح اولی کا عطف جملہ پر ہی

یعنی اثبات امامت علی بابہا بالطل

اور لکھا کہ یحیی ابن معین نے کہا لا اصل لہ اور بخاری نے کہا منکر و لیس من وجہ صحیح اور ترمذی نے کہا منکر غریب اور ذکر کیا اوسکو ابن الجوزی نے موضوعات مین اور کہا شیخ تقی الدین ابن دقیق العید نے ہذا الحدیث لم یثبتوہ اور کہا شیخ محی الدین نووی و حافظ شمس الدین ذہبی و شیخ شمس الدین جزری نے انہ موضوع الجواب اخرجہ الترمذی والبغوی والطبرانی والعقیلی وابن عدی والحاکم وابو نعیم و قد اثبتہ السیوطی فی الجامع الصغیر الذی قال فیہ ہذا الکتاب الی قولہ بالغت فی تحریر التخریج فترکت القشر واخذت اللباب وصنتہ عما تفرد بہ وضاع او کذاب الی قولہ شیخ ذو فنون غافل از یوم لا ینفع مال لا بنون محبت معاویہ مین آفتاب کو ابر و سے چھپاتا ہی انتہی حاصلہ **جواب** الحیلۃ انفع من الوسیلۃ آپنے دہوکا دینے کو گنتی نامونکی پوری کر دی اور یہہ بیان نکیا کہ اسناد در بارۂ مخرجین مذکورین علماء محققین نے کیا تکلم کیا ہی کہ اوس سے حقیقت حدیث کی کہلتی ہمکو نام مخرجین کے آپ سے بہی زیادہ یاد ہین لیکن ہر سند اوسکی مجروح ہی کما سیجیئی اور صاحب تحفہ نے کتب تخریج ترمذی کیا تہا جو آپ نے اخرجہ الترمذی عن علی الخ لکہا اور طبرانی و عقیلی و ابن عدی و حاکم وغیرہ صحیح بہ نہین ہین انکی روایات غالبًا واسطے تعقیب احادیث صحیحہ کے منقول ہوتی ہین کہ کثرت طرق سے رائحہ ثبوت اصل ہوتا ہی نہ بالانفراد بلکہ بالانفراد انکے روایات ساقط الاعتبار ہین اور سیوطی نے ذکر صیانت جامع صغیر کی وضاع کذاب سے بیان کی تو اس سے لازم نہین آتا کہ جو کچہہ اوس مین ہو وہ صحیح ہو کیونکہ اقسام حدیث غیر محتج بہ کے موضوع و مکذوب مین منحصر نہین کہ صیانت جامع صغیر کی وضاع و کذاب سے موجب الزام خصم ہو احادیث غیر محتج بہ بہت قسم ہین جیسے شاذ و منکر و معلل و مدلس و منقطع و احاد و مطعون و مجروح و واہی وغیرہ کہ مانحن فیہ مین حجت نہین اور یہہ کیا ضرور ہی کہ جو راوی نزدیک سیوطی کے وضاع و کذاب نہو وہ نزدیک اوروں کی بہی نہو اور آپنے ذیل حدیث اجلح مین ایک صفحہ ماقبل اسکے لکہا تہا کہ ان الحفاظ الماہرین فی الفن قد اختلفوا فی رواۃ الحدیث اختلافا کثیرا و تکلم کل منہم بما ثبت لدیہ من احوالہم واطلع علیہ من عقائدہم و اقوالہم انتہی پہر آپ ہی اوسکو بہول گئے لان الکذب لا حافظۃ لہ اب اس مثل سائر پر عمل کرو اذا کنت کذوبا

فکن کو را معہذا سیوطی نے صیانت کی ساتھہ قید عما تفرد بہ بہی زیادہ کی ہی اوسمین آپنے مطالعہ
بغور نہین فرمایا ورنہ ظاہر ہوجاتا کہ مراد سیوطی کے نفی کذب و وضع بالانفراد ہی نہ بالاشتراک
حالانکہ مجروح ہونے بعض رواۃ سے اگرچہ باقی ثقہ ہون حدیث معلل ہوجاتی ہی کہ الجرح مقدم
علی التعدیل کما حققہ القاضی فی الاحقاق پس جس صورت مین کہ بخاری و ترمذی و یحیی بن معین و ابن
جوزی و ابن دقیق العید و نودی و جزری و ذہبی اوسکو موضوع بے اصل کہین اوسوقت تخریج
عقیلی و ابن عدی و امثالہما کے بمقابلہ ان شیوخ حدیث کے کیا وزن رکہی گے علی الخصوص
جبکہ صالح الاسانید والمتون ہی نہون اب ارشاد ہو کہ ذوفنون آپ ہین یا شیخ آرے اکثر الظنون

ف جرح اسانید حدیث انا مدینۃ العلم

میون جواب ثانی کہ دلیل الثانی ذوفنونی لبیب الزمانی ہی یہہ ہی کہ اسناد طبرانی مین ابو الصلت ہروی
عبد السلام بن صالح نے کہا ہی کہ یہہ حدیث اسی نے بنائی ہی اور اسناد ابن عدی مین احمد بن سلمہ
جرجانی ہی کہ ثقات سے اباطیل کو نقل کرتا ہی اور اسناد عقیلی مین عمران بن اسمعیل بن مجالد کذاب
ہی اور اس حدیث کو ابن حبان و خطیب نے بہی روایت کیا ہی سو اسناد ابن حبان وغیرہ مین اسمعیل
بن محمد بن یوسف غیر صحیح بہ ہی اور اسناد بغوی مین خطیب جعفر بن محمد بغدادی متہم ہی اور ابن مردویہ
نے بہی اسکو اخراج کیا ہی سو اوسکی اسناد مین ایسا شخص ہی جس سے احتجاج جائز نہین اور ابن
عدی نے اسکو جابر سے مرفوعاً ان لفظ روایت کیا ہی ہذا یعنی علیاً امیر البررۃ قاتل الکفرۃ منصور
من نصرہ مخذول من خذلہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب سو اسکے حق مین

ف عدم دلالت حدیث انا مدینۃ العلم بر مدعا

لا اصل لہ غیر صحیح کہا ہی کذا فی الفوائد المجموعہ جواب ثالث مانا کہ حدیث مدینۃ العلم بعد اللتیا والتی
ثابت ہی لیکن اسکو امامت پر کب دلالت ہی غایۃ الامر یہہ ہی کہ ایک شرط منجملہ شرائط امامت کے
کہ علم ہی پائی گئی سو وجود شرط واحد سے وجود مشروط کا لازم نہین آتا معہذا ایسی شرائط
اور اصحاب مین بہی پائے جاتے ہین جیسے لو کان بعدی نبی لکان عمر پس اگر روایت
شیعہ کا اعتبار ہی تو ہر جگہہ چاہیے نہ اپنے مطلب پر اور جو ایک شخص مثلاً باب مدینۃ العلم ہوا
تو کیا ضرور ہی کہ صاحب ریاست عامہ بہی ہو یہہ خوش فہمی سوائے طائفہ شیعہ کے کسی کو نصیب

نہین ہوئی **قولہ** صحت اس حدیث مین روایات متواترہ متکاثر موجود ہین مگر اعمی کو روشنی آفتاب سے
کیا فائدہ **جواب** جو روایات متقاصر آپنے اسجگہہ لکھے تہے اونکا جواب دندان شکن خناس افگن
اوپر گذر چکا اب ہم مشتاقِ تماشائے روایاتِ متواترہ متکاثرہ کے ہین للہ وللوصی جلد تر لطف ہون
اور تعریف تواتر بہی عنایت ہو کہ متواتر آپکی اصطلاح مین کسکو کہتے ہین حدیث موضوع منکر مطعون
مجروح لااصل لہ غیر صحیح کو متواتر کہنا بیحیائی کا برقعہ سو منہ پر لیناہی البتہ نکرت وضاعت وسقم اوسکا
متواتر ہی **قولہ** شیخ نے تحفہ مین کہا حدیث ششم جسکو امامیہ روایت کرتے ہین مرفوعًا انہ قال من اراد
ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ فی بطشہ والی عیسیٰ فی عبادتہ
فلینظر الی علی بن ابی طالب علیہ السلام الخ الجواب ماہذا الانکار العظیم ایہا الشیخ الفخیم فقد روی
البیہقی ہذا الحدیث واخرج ابو الخیر الحاکمی واخرج الملا فی سیرتہ واثبتہ محدث الشام محمد بن یوسف
الکنجی الشافعی واثبتہما احمد بن الفضل بن محمد المکی الشافعی انتہی ملخصا **جواب** جسقدر رسالہ مین کہ خود
صاحب تحفہ نے لکھاہی کہ ابن مطہر حلی اس حدیث کو اپنی کتاب مین لایاہی اور کبہی اوسکو منسوب
طرف بیہقی کے اور کبہی طرف بغوی کے کرتاہی حالانکہ دونوکی تصانیف مین اوسکا عین واثر نہین
پہر اسی جملہ کو جواب مین لانا اور ابن مطہر خبیث کی طرح طرف بیہقی کے منسوب کرنا بغایت جہل و بے شرمی
ہی اگر اس روایت بیہقی کو کسی اور سنی نے اپنی کتاب مین بحوالہ بیہقی لکھا ہو تو اوسکا نشان دو
رہے حاکمی و ملا سو انکی روایت معنت قبول نہین کیجاتی اور نہ اونکو کوئی پہچانے کہ کون بلا ہین
غالبًا مثل کنجی کے شیعی ہین صاحب کشف الغمہ نے ذکر امام زین العابدین مین لکھاہی ان الشیخ
اباعبداللہ محمد الکنجی کان تلبیس لاہل السنۃ بصورۃ الشافعیۃ بالتقیۃ والزور انتہی چونکہ اشتراک
لقب و علم موجب مکیدت شیعۂ الشیطان ہی اسلئے یاد رہے کہ محمد بن یوسف دمشقی حاکمی
شافعی صاحب عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان سنی ہین اور صاحب تحفہ نے بہی
کید جہل وشتم مین لکھدیاہی کہ اکثر شیعہ شافعی بن جایا کرتے تہے اور سنیون کو دہوکا
دیا کرتے تہے یہاںتک کہ حلی نے منہج الکرامہ مین لکھاہی کان اکثر مدرسی الشافعیۃ

فی زماننا حیث توفی اوصی بان یتولی امرہ فی غسلہ وتجہیزہ بعض المومنین وان یدفن فی مشہد
الکاظم علیہ السلام بلکہ کل کی بات ہی کہ آپ کے باپ سے کوئی پوچھتا کہ تمہارا کیا مذہب ہی
کہتے الذی یقال لہ الشافعی حالانکہ زیدی المذہب تھے سو اکثر شوافع جنسے آپنے اور
علما رامامیہ نے استناد کیا ہی اور اونکو سنی ٹھیرایا ہی وہ شیعی ہین اس صورت مین نہونا
اس حدیث کا کتب اہل سنت مین غایتِ وضوح سے محتاج بیان نہین علاوہ اسکے ذیل
حدیث مذکور مین خود صاحب تحفہ رضی اللہ عنہ نے ایک قاعدہ امتیاز حدیث کا ایسا بیان
کردیا ہی جس سے سارے شکوک و اوہام زائل ہوجاتے ہین لیکن جسکی ہیئے کی پھوٹی
ہون اوسے کیا خاک سجھائی دے وہ قاعدہ یہہ ہی کہ قاعدۂ مقررہ اہل سنت ہی کہ جس حدیث
کو آئمہ فن نے کسی کتاب مین روایت کیا ہی اور التزامِ صحت ما فی الکتاب کا نہین کیا اور تصریح
ساتھ صحت اوس حدیث کے بالخصوص صاحب کتاب نے یا اوسکے غیر نے محدثین ثقات
سے نکی ہو تو وہ حدیث قابل احتجاج کے نہین اسلئے کہ ایک جماعت نے محدثین اہل سنت
سے جو طبقہ متاخرین مین پیدا ہوے جیسے دیلمی و خطیب و ابن عساکر وغیرہ جب کہ احادیث
حسان و صحاح کو متقدمین مضبوط کر گئے اور جگہہ سعی کی باقی نہین تو یہہ مائل ہوئے طرف جمع
کرنے احادیث ضعیفہ و موضوعہ کے کہ مقلوبۃ الاسانید والمتون ہین سوا اوسکو بطریق بیاض
ایک جگہہ فراہم کرلیا کہ پھر نظر ثانی کرین اور موضوعات کو حسان لغیرہا سے امتیاز دین لیکن
بسبب قلتِ فرصت کے اور کوتاہیِ عمر کے نوبت سرانجام اس مہام کی نہ پہنچی و لیکن جو بعد انکے
آئے اونہون نے امتیاز دیا جیسے ابن جوزی نے موضوعات کو علیحدہ کیا اور سخاوی نے
حسان لغیرہا کو مقاصد حسنہ مین علیحدہ لکھا ہی اور سیوطی نے تفسیر در منثور بنائی اور خود ان
صاحبون نے مقدماتِ کتب مذکورہ مین اس غرض کو ظاہر کردیا ہی تو باوجود اس علم کے
جسکی تصریح خود مولفین کتب نے کی ہی احتجاج کرنا ان روایات سے روا نہین اسلئے
صاحب جامع الاصول نے نقل کیا ہی کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضی سے احادیث

قاعدہ امتیاز حدیث

شیعہ کو واسطے غرض مذکور کے روایت کیا ہی کہ بعد جمع و تالیف کے اونمین نظر کرے اور بحث
و تفتیش کرے کہ کچھ اصل بہی رکھتے ہین یا نہین انتہی حاصلہ بالترجمہ پس جب یہہ بات معلوم ہو گئی
تو اب ارشاد و قدوۃ البریہ صاحب تحفۂ اثنا عشریہ کہ یہہ حدیث کتب اہلسنت مین موجود نہین و تو لطرقی
ضعیف پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا اسلئے کہ نسبت اوسکی طرف بیہقی کے زبان شیعہ سے ہی نہ زبان
اہل سنت سے اور بیہقی خود شیعی ہی اور باقی مجاہیل ور اگر کسی کتاب مین ہوئے اور موضوع
ہوئے تو بہی گویا موجود نہین ہی کہ المنفی فی حکم المعدوم اب انکار اوسکا نسبت کتب اہل سنت کے
بہت درست ہی اور اس قاعدہ مرقومہ کو اگر آپ یاد رکہین گے تو بہت کام آویگا اور کچھہ نفع مال
و بنون دیجاویگا **جواب ثانی** مانا کہ یہہ حدیث ہی لیکن کیا حاصل اسلئے کہ احادیث اہل سنت مین تشبیہہ
ابوبکر صدیق رض کی ساتھہ عیسی اور ابرہیم کے اور تشبیہہ عمر رض کی ساتھہ نوح و موسیٰ ع کے اور تشبیہہ ابوذر
غفاری کی ساتھہ عیسیٰ ع کی آئی ہی چنانچہ یہہ تشبیہہ آپنے بہی صفحہ پنجاہ و پنجم مین بمقابلہ اہل سنت نقل
کی ہی اس سے معلوم ہوا کہ مطلق مشابہت دلیل مساوات نہین ورنہ یہہ مساوات یہان بہی
ثابت ہی خدا نے اہل سنت کو عقل سلیم بخشی ہی وہ ان تشبیہات سے مستویہ مشبہ و مشبہ بہ نہین
سمجھتے بلکہ ہر ایک کو اوسکے مرتبے مین رکہتے ہین اور شیعہ نے جو اس سے مساوات سمجھی
ہی جواب اوسکا چار طرح پر مفصل مدلل تحفہ شریف مین موجود ہی ملاحظہ کرلو افسوس کہ ہر جگہہ حیلہ
و حوالہ سے روایت ثابت کیا چاہتے ہو خواہ بعد ثبوت کے بہی دال علی المدعا ہو یا نہو اور جواب
ما بعد الثبوت و علی تقدیر التسلیم کا کچھہ نہین دیتے بجز جمع و خرچ زبانی کے کہ شیعہ نے جواب حرف
بحرف تحفہ کا دیا ہی اور کچھہ بہوسڑے موہنہ سے نہین نکلتا الحمد للہ کہ ہمنے اس جگہہ ثبوت عدم ثبوت
روایات مجروحہ صاحب تحفہ کا کما حقہ لکھدیا اور دروغگو کو اوسکے گھر تک پہچا دیا **قولہ** یہہ حال ہی
تحفہ عبد العزیز کا کہ شمۂ اوسکا ہدیۂ شہاب ہمدانی سے بیان ہوا تمام کتاب شریف اسی نہج لطیف
ہر ہی **جواب شعر** شکر ایزد کہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ✤ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ✤ جو حال تحفہ کا
تہا وہ ان اجوبہ تحقیقیہ و الزامیہ سے کما حقہ واضح ہو گیا کہ یہہ کتاب مستطاب کس مرتبہ اتقان

وتحقیق وتصدیق مین واقع ہی اور جوابات علما طائفہ کس وادی زبان سے ہین این ہذا من ذاک
شعر لا یدرک الواصف المطری خصائصہ + وان یکن بالغا فی کل ما وصفا + اور اگر اس سے زیادہ
اور بہی ہوس دریافت بلند رتبگی وتحفگی تحفہ ہو تو ایک حکایت تحفہ دو واقعہ طرفہ اور بہی بسمع رضا مسموع
فرمایئے وہ یہہ ہی حکایت جب تحفہ اثنا عشریہ بلاد شرقیہ مین بقالب طبع آیا اور اطراف عالم
واکناف مساکن بنی آدم مین گیا امامیہ اوسکو دیکہہ کر بہت اوچہلے کودے یہان تک کہ رئیس ملک
بنگالہ کو آمادہ کیا اور اس کتاب کو پاس علمائے ایران کے باسباب نمایان بہیجکر لکہا کہ حضرت کو دو
چیز کی تکلیف دیجاتی ہی ایک یہہ کہ مطالب اس کتاب کو اول سے تا آخر اصولاً وفروعاً خوب سا جانچ
اور اعتراضات واشکالات مولف تحفہ کو کہ عقاید اصولیہ وفروع فقہیہ امامیہ پر کیے ہین اور اس کتاب
مین درج ہین بیخ وبنیاد سے اوکہاڑین دوسرے زلات قلمی وفلتات لسانی اوسکی کو بہی خوب
درست کرین تاکہ افتخار سنیونکا جاوے اوسکے الفاظ ومعانی پر ہی مٹ جاوے اور کسیکو بعد اس دمزدن
کے مجال گفتگو نہ رہے چونکہ مقدمہ دین ومذہب کا ہی واسطے خدا کے سب ملکر باتفاق یکدیگر کوشش و
کوشش بہت کرین علمائے ایران ودانشیان بلاغت نشان نے کہ اسوقت بازار افادت و
افاضت گرم رکہتے تہے جو کچہہ جواب مین لکہا ملخص اوسکا یہہ ہی کہ اجماع ان سب کتابونکا کہ مصنف
تحفہ اثنا عشریہ نے رد عقاید ومسائل فرعیہ مین ساتہہ اونکے تعرض کیا ہی اور جو ابحاث
کہ دربارہ ہفوات وتعصبات وتولا وتبرا وغیرہ کے وارد کیئے ہین اس زمانہ مین متعسر ومتعذر ہی
پس تطبیق نقول کی ساتہہ ماخذ واصول کے جیسے کہ چاہیے نہین ہوسکتی اور اگر اسکا بہی اتفاق
ہو تو کتابین اہل سنت کی ان شہرون مین کہان کہ بعد رواج مذہب اثنا عشریہ کے اس دیار مین
کتب اہل سنت ہم آغوش عنقا ہین والاقیل وقال وبحث وجدال معانی ومطالب اس کتاب مین
کی باقی اور کم مرتبانی کا یہہ حال ہی کہ جو کوئی فن انشا مین مہارت رکہتا ہو وہ اس قسم کی عبارت
لکہہ سکے مجال ہر کسی کا نہین کہ ایسی عبارت سلیس بے غبار وکدورت خالی تعقید سے لکہہ سکے
اور آغاز سے انجام تک اس عہدہ سے ایک طور پر برآوے صاحب ازالۃ الغین ابقاہم اللہ تعالی

بعد نقل اس حکایت کے لکہا ہی کہ اس شہر مین مرزا علی اکبر شیرازی مدتون سے رہتے ہین اور
شیعی ہین کاتب الحروف نے بلا واسطہ مع عبارت مولانا کی اونکی زبان سے سُنی تہی بلکہ مشہور یہہ ہی
کہ آنا انکا ہندوستان مین واسطے زیارت صاحب تحفہ کے ہوا تہا لیکن تقدیر نے مساعدت
نکی انتہی اسیطرح مرزا محمد حسین قتیل کہ سکنۂ بلاد شرقیہ تلامیذ معلم الملکوت اوسکو فارسی مین استاد
مسلم الثبوت جانتے ہین کتاب چار شربت مین بقر بعبارت نگاری بلاغت شعاری صاحب تحفہ ہی
شعر واللہ قد شہد العدو بفضلہ ٭ والفضل ما شہدت بہ الاعداء ٭ پس جس کتاب کے لفظ و معنی کا یہہ
حال ہوا ور علماء مخالف کا یہہ مقال اوسکی نسبت اعتقاد جواب نویسی حرف بحرف خیال محال ہی
یہہ چار اعتراض عدیم المثال جنکو اپنے برہان وجودی مسئلہ لاجواب سمجہکر اسجگہہ بطور انتخاب اقوال
وانتحال مقال لکہا تہا حقیقت انکی پانی سے ہوکر بہہ گئی اور سکے کا سا حال نکلگیا یہہ حال عمدہ اعتراضات
کا ہی اور یہ آل عمدہ علماء رطائفہ بد اقبال کا اسی پر بقیہ کتب جوابیہ تحفہ کو قیاس کرنا چاہیے ع
قیاس کن زگلستان من بہار مرا ٭ جب چنے چنے اعتراض اس نہج شریف پر ہین تو بہرتی کے
اعتراض خدا جانے کس وضع لطیف پر ہونگی یہہ حال ہی ہدیہ سردودہ شہاب مرحوم ہیچمدان اور
ہدیہ سروقہ دلاور جوان کا سارے کتب شریف روافض اسی نہج لطیف پر ہین شعر اندکے پیش تو
گفتم غم دل ترسیدم ٭ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است قولہ امامیہ اثنا عشریہ قرآن مجید کو
بے شبہہ کلام اللہ جانتے ہین جواب یعنی وہ قرآن شریف جسکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے
ہات سے لکہا ہی اور مطابق نزول وحی کے ہی اور ہمراہ تبرکات انبیا و اوصیا کے نزدیک حضرت
صاحب الامر کے موجود ہی وقت ظہور مہدی آخر الزمان کے زیارت اوسکی نصیب مؤمنین ہوگی انتہی
بلفظہم والا جو قرآن بالفعل موجود ہی اور مروج و متداول ہی اوسکو خلیفہ ثالث نے اپنے وقت
مین جمع کروایا ہی اور جو مجموع سابق تہا اوسکو جلوا کر اوسکی خاکستر کو خاک مین ملوادیا کذا قال
ابن بابویہ اور روایت کلینی وغیرہ سے ثابت ہی کہ آیات قرآنی تقریبا بقدر ایک ثلث کے باقی
ہی سو وہ بہی بجہت تبدیل کلمات بعضہا ببعض کے حقیقت مین قابل اعتبار کے نہین علاوہ اسکے

ملاباقر نے منہج الفاضلین مین لکھا ہی کہ اوامر و نواہی و اخبارِ الٰہی حادث ہین پس قرآن بھی حادث
ہوا اور جب حادث ہوا تو کلامِ الٰہی نہ ٹھیرا اسلیے کہ کلام اللہ قدیم ہی نہ حادث **قولہ** ائمہ علیہ السلام
کو بموجب حدیث ثقلین مع غیرہ مفسران کلام الٰہی اعتقاد کرتے ہین اور اوسپر عامل ہین **جواب** مفسر ہونا
ائمہ کا بس لفظ و ترکیب حدیث ثقلین سے استنباط کیا ہوا اسکا نشان و وجہ اجتہادی استناد
درخور اعتماد نہین **قولہ** معاذ اللہ کبھی مصحف کو نہین جلایا اور بے ادبی نہین کی **جواب** معاذ اللہ
مصحف کو بھی جلوایا اور بے ادبی بھی کی خواجہ طوسی نے کہ مصداق اہل طوس بقر تھا بعینہ
ظلمہ کو بھڑکا کر گاؤ زوری مدرسہا سنیونکی کہ خالی مصاحفِ متعددہ و کتب حدیث سے نتھی پھکوا دیا
یہہ حادثہ تو قدیم کا ہی عہد ہلاکو خان کا اور چار دن کی بات ہی کہ جب اجودھیا مین کفار بکار نے
کلام الٰہی شہید کیے اور غربا سلمین نے وہ اوراق سوختہ حکامِ کوفہ ہند کو کہ مصداق الکوفی
لا یوفی ہین دکھلائے تو سب نے آنکھون پر پٹی باندہ لی کانون تیل ڈال لیا غایت مسالمت
انتقام نہوا آخر قرآن کی ایسی مار پڑی کہ سارا طبقہ اولٹ پلٹ گیا مضمون یرفع قوما و یضع آخرین
سامنے اگیا اور بے ادبی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ کلینی نے امام بحق ناطق امام جعفر صادق
سے آخر روایتِ طویلہ مین نقل کیا ہی کہ اومی بیدہ فطرحہا ا بانہ یعنے ہات سے اشارہ کیا پھر
اوسکو اہانت کی راہ سے زمین پر دے مارا فرمایے یہہ بے ادبی ہی یا نہین علاوہ اسکے
حبل المتین عاملی و من لا یحضرہ الفقیہ مین پڑہنا قرآن کا جا ضرور مین بقدر آیۃ الکرسی جایز لکھا ہی
اور استبصار مین ہی لا باس ان تتلوا الحائض و الجنب القرآن اب کہین ہو نہہ سے پھوڑ کر
بے ادبی کون کرتا ہی اور تعظیم کون سبحان اللہ حرق و طرح قرآن آپ کرین اور دوسرون کو
ناحق لے مرین طرفہ یہہ ہی کہ حق الیقین سے واضح ہی کہ استخفاف قرآن مجید موجب ارتداد ہی
اور قول احراق مصاحف مستلزم تکذیب شیخ و سید امامیہ ہی اور تفسیر استاد کلینی شاہد ہی اسبات کا
کہ قرآن مجید ثقل اکبر ہی اور اہل بیت ثقل اصغر فتدبر **قولہ** اعتقاد امامیہ کا یہہ ہی کہ اصلا قرآن
مجید مین تغیر و تبدل نے راہ نہ پائی ورنہ ائمہ علیہ السلام آگاہ کر دیتے **جواب** علی بن ابراہیم

جواب طعن سوختن مصاحف

ف — مبدل و متغیر ہونا قرآن کا بطور امامیہ

استاد کلینی نے بروایات متواتر المعنی اپنی تفسیر مین واسطے دعوی نقصان و تبدیل و تحریف قرآن
مجید کے لکھے ہین اور باعتراف امامیہ اوسکو اسبات مین غلو شدید ہی اور اوسکے شاگرد محمد
بن یعقوب کلینی نے بھی باعتراف علماے طائفہ کہ منجملہ اونکے صاحب تفسیر منہج السداد لطالب الرشاد
معتقد تحریف ہی بلکہ استاد کلینی نے روایات الحاق و زیادت جعل کو بھی اپنی تفسیر مین کہ مسمی
بتفسیر اہل بیت ہی معصومین تک پہنچایا ہی اور دوسرے قدماء امامیہ نے بھی اس باب مین بہت
عرق فشانی کی ہی ہرگز علماے طائفہ نے عدم تحریف قرآن پر بجز ای فرقہ دنہم کے اتفاق
نہین کیا اور عبارت صوارم سے بھی ظاہر ہی کہ نقصان قرآن کا بے شبہہ اختلافی ہی
اور جس صورت مین کہ انتساب اس احتمال کا طرف اہل اس اعتقاد کے کہ مدعیین تنقیص و تبدیل آیات
قرآنی مین بہ ہدایت عقلی ہو سکتا ہی تو چہ جای اسکے کہ کلام ثقات و باقر و امام شیعہ و ملا محسن صاحب
وافی مین بدلالت مطابقی موجود ہو این ہمہ برکنار آپنے خود صفحہ شانزدہم مین لکھا ہی بعضے امامیہ
کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا انتہی پس بیان
اعتقاد مذکور کا کہ مخالف تصریحات اکابر طائفہ ہی سمجھہ سہواً یا عمداً بطور تقیہ ہی والا ع سالے
کہ نکوست از بہارش پیدا قولہ کسیکا مقدور نہین کہ کلام مجید مین ایک حرف زیادہ ملحق کرے

ف — زیادت در قرآن بطور شیعہ

کلام خالق و مخلوق صاف ظاہر ہوتا ہی بلغاء کفار عرب نے تمام عمر فکر کی ایک فقرہ بھی برابر
اوسکے نہ بنا سکے جواب یہہ مقدور شیعہ کا ہی اور کسی کا نہین اسلیے کہ روایات الحاق جعل
کی انکی کتب معتبرہ مین موجود ہین چنانچہ ناظرین تفسیر مسعود عیاشی و قمی پر غیر مخفی ہی بلکہ کلینی صریح
دال ہی اسپر کہ اصل مین سترہ ہزار آیات تھی یہان تک کہ مجلسی نے بعض ان سور و آیات
کو تذکرۃ الائمہ و مانند اوسکی مین بہزار کشش و کوشش رواۃ معتبرین سے حاصل کرکے لکھا ہی
چنانچہ عبارت معارضہ سورہ بروج کی یہہ ہی السماء ذات البروج و الخیل ذات السروج و النساء
ذات الفروج نحن علیہا نموج بین اللوی و الفلوج الی آخرہ لعنۃ اللہ علی قائلہ اور عبارت سورۃ
الولایت کہ منقول ہی مصحف عتیق سے کہ بخط ابن مسعود مکتوب ہے اور نظر دوم

اعتقادات شیعہ مین منجملہ تعلیم ششم دبستان کے مرقوم ہی اوسکو بہی ملاحظہ کرنا ضروری ہی اور
اہل سنت وجماعت بجواب اِس ہذیانات کے یہہ آیہ کریمہ تلاوت کرتے ہین یَقُولُونَ ہُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ
وَمَا ہُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَیَقُولُونَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَہُمْ یَعْلَمُونَ **قولہ** ابوجعفر قمی معروف بشیخ صدوق
نے اعتقادات مین لکہا ہی الی قولہ اور کتاب کافی مین بسند موثق مروی ہی الخ **جواب**
شعر مست ہی ہشیار گردد نیمشب + مست ساقی روز محشر بامداد + مدلول عبارات مذکور
معیار ردد قبول حدیث و ضابطہ امتیاز اخبار طیب از خبیث ہی نہ مفید اثبات عدم تغیر
و تبدل نظم قرآن و عدم تحریف کلام ربانی کیونکہ قمی و صاحب کافی تو یہہ کہتا ہی کہ جو حدیث
موافق کتاب اللہ نہو وہ باطل و زخرف و مدلس ہی یہہ کہان کہتا ہی کہ قرآن محرف و مبدل و مغیر و
منقوص و مستزاد ہی کہ دلیل مطلوب سامی ہو سکے ذرا حواس جمع کر کے دو کانڈا ہی
کیجیے والا بڑا اوٹا ہو گا سا کہہ جاتی سنگی **قولہ** سید مرتضی علم الہدی فرماتے ہین الخ
جواب یہہ فرمانا مخالف تصریح جمہور امامیہ ہی اسلیے کہ کلینی نے کئی جگہہ احادیث ائمہ کو باثبات
نقصان قرآن کے وارد کیا ہی اور الفاظ و عبارت منقوص کو بیان فرمایا کہ اکثر اونمین سے
کتاب الحجہ مین درج ہی اور اسی کے قائل ہین امامیہ چنانچہ تفسیر اہل بیت و صوارم و ذوالفقار
و تفسیر منہج الصداد وغیرہ سے ظاہر ہی مجتہد حی کو فہ ہند نے بجواب سمن لکہا ہی کہ بعض
قدماء ہمارے نے بالمرہ انکار نقصان قرآن کا بہی کیا ہی مگر یقین اس امر پر کہ نقصان کسی
اوسمین نہین ہوا مشکل ہی انتہی اور آپنے خود صفحہ آیندہ مین لکہا ہی کہ بعضے علمای امامیہ قائل
بنقصان یسیر ہین انتہی اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ ترتیب عہد عثمان خلاف نزول وحی ہی
صدہا آیات کو تہ و بالا کر کے مقدم موخر لکہا ہی کہ نقصان و نفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ
نہین انتہی سوا اسی کا نام تغیر و تبدل ہی نہ اور چیز کا والا تعریف نقصان و تبدیل و تغیر کی
ارشاد کیجیے کہ وہ کیا چیز ہی **قولہ** ابو علی طبرسی نے تفسیر مجمع البیان مین کہا ہی الخ
جواب اگر آپ صحت اس روایت کے قائل ہونگے اور قائلین نقصان قرآن کو غیر معتبر

نقصان قرآن بطور شیعہ

ٹہیر او ینگے توسارا گھر بنا بنایا بگڑ جاویگا اسلئے کہ سابق معلوم ہو چکا ہی کہ اولین و آخرین شیعہ قائل نقصان وزیادت ہین جب وہ معتدبہ نہوئی توسارے روایات واجتہادات انکے نامعتبر ہوئے اس صورت مین اثبات کسی بات کا آپ سے بلکہ کل باب نشاط طائفہ امامیہ سے مشکل ہوگا اور بجز معصوم کے کوئی عہدہ جواب اعضالات اہل سنت سے نہ برآویگا **قولہ** قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مصائب مین لکھتے ہین **جواب** مجلسی نے بحار الانوار اور حق الیقین مین روایات بیشمار ائمہ ابرار سے نقل کیے ہین کہ جب اصحاب پیغمبر نے آیات وسور کو کہ حضرت امیر نے جمع کیے تھے متضمن اپنے تفضیح کا دیکھا تو انکو واپس دیا امیر المومنین نے فرمایا کہ اب اسکو نہ دیکھو گے مگر جو کوئی میری اولاد سے معصوم ہوگا پھر وہ کتاب حسن مجتبی کو ملی پھر شہید کربلا کو یہانتک کہ قائم آل عبا کے پاس پہنچی انتہی پس اگر قول قاضی رطل برق صاحب مصائب کو قبول کیا جاوے تو تخطیہ محققین امامیہ کا مثل صاحب حق الیقین وامثالہ کا لازم آتا ہی اور تعارض سخت عارض ہوتا ہی اوسکے حل کی کیا مشکل ہوگی **قولہ** پس آگاہ کہ عقیدہ امامیہ کا یہہ ہی تو اعتراض معترض کا اوٹھہ گیا اور سخن مدعی کا باطل نکلا **جواب** حقیقت عقیدہ فاسدہ امامیہ کے باب مین اقوال علی بن ابراہیم و کلینی وغیرہ ومومن جالسی و ثمانینی وباقر داماد وشیعہ وملا محسن ومسعود وعیاشی ومجلسی وصاحب منہج السداد وحائک بن حائک جالسی یعنی مجتہد حی کو مہندوغیرہم سے کالنور علی شاہق الطور واضح و آشکار ہوگئے اور اعتراض معترض مدعی کا کہ عبارت صاحب تحقیقت قدسیہ مولف تحفہ اثنا عشریہ سے ہی بجائے خود برقرار وپایدار رہا اب پھر نئے سر سے فکر عمیق وغور دقیق جواب باصواب کی کیجیے لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا **قولہ** ہان یہہ کہتے ہین کہ خلیفہ ثالث نے قرآن کو بطور خود ترتیب دیا اور آیات وسور کو مقدم موخر کر دیا **جواب** اس کہنے کی سند کیا ہی وہ بیان کیجیے اور جواب لیجیے حالانکہ خود آپنے صفحہ مابعد مین حارث محاسبی سے نقل کیا ہی کہ عثمان جامع قرآن نہین بلکہ حامل الناس علی القراۃ بوجہ واحد ہین معہذا اگر جامع بھی ہون تو ترتیب

اور سکے بطور خود دیکھیے کہ ہر سے آپ ثابت کرتے ہین اسلیے کہ جناب عثمان ذی النورین نے
قرآن کو بمشورہ پچاس ہزار صحابہ کے کہ بہتر اونمین جناب امیر المومنین تھے جمع کیا اور انہین
کی صوابدید پر ترتیب واقع ہوئی اس صورت مین تنہا عثمان کیونکر مطعون ہونگے اور جو نگے
تو دوسرے صحابہ بھی خاصةً دشمنان حضرت امیر اول از ہمہ مغبون ہونگے **قوله** احتراق مصاحف
کتب اہل سنت مین مسطور ہی **جواب** حاشا کہ احتراق بنار فوقانیہ کتب مذکور مین مسطور ہوا اور
بالفرض اگر مصحف مین آپ سے آگ لگ جاے اور وہ جل جاے تو ہمین بچارے سنیونکا کیا قصور ہی
طوسی نے گاؤ زوری سے مصحف کو جلوا دیا وہ تو گنہگار نہوا بچارے اہل سنت بصورت احتراق بھی
قصوروار ہین **قوله** بخاری مین ہی ان عثمان ارسل الی کل افق بمصحف وامر بما سواہ من القرآن
فی کل صحیفة او مصحف ان یحرق **جواب** مدلول اکثر روایات ثقات ومعتبرین کا یہہ ہی کہ لفظ یخرق
اسجگہہ بخاے معجمہ بمعنی پھاڑنے کے ہی گو روایت دونو طرح پر ہو لیکن اثبت واضبط بخاے معجمہ ہی
وتفصیلہ فی رسالة واقعة الفتوی وازالة الغین اور بعض روایات مین تردید ہی بین المحو والحرق
اور اہل حدیث یون تطبیق دیتے ہین کہ اول پھاڑ کر پارہ پارہ کیا پھر دہویا پھر بخیال بقاے
نقوش حروف جلایا چنانچہ حدیث ابوذر غفاری جسکو علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی نے اپنی
تفسیر مین لکہا ہی مؤید خرق بخاے معجمہ ہی اسلیے کہ صدر حدیث مین لفظ مزقنا آیا ہی کہ مراد ف
خرقنا ہی پوری حدیث ازالہ مین مرقوم ہی اسیطرح روایت کلینی مؤید خرق بخاے معجمہ ہی آرے
اس صورت مین ہی کہ جب پھاڑنا یا جلانا قرآن کا ثابت ہو اور یہہ بات ہنوز محل تامل ہی اسلیے
کہ عثمان نے جسکے پھاڑنے یا جلانے کا حکم دیا تھا وہ ماسوی القرآن تھا نہ قرآن چنانچہ
لفظ ماسوی روایت بخاری مین موجود ہی فتدبر **قوله** سیوطی نے نوع ہیجدہم اتقان مین
لکہا ہی الی قولہ ان یحرق **جواب** اگر مراد مصحف سے آیات منسوخ التلاوة والحکم ہین تو شیخ
حلی نے منتہی المطلب مین لکہا ہی کہ مس آیات منسوخ الحکم والتلاوة جنب ومحدث کو روا ہی
اسلیے کہ تحریم مس تابع اسم ہی اور جب نسخ حکم وتلاوة ہو گیا تو نام قرآن کا جاتا رہا

احتراق مصاحف

خرق وحرق قرآن متعرفہ

قرآن منسوخ التلاوة والحکم کا

ونقطه بهذا القرآن المنسوخ الحكم الباقية تلاوته لايجوز مسه اما المنسوخ حكمه وتلاوته او المنسوخ تلاوته

فالوجه انه يجوز لهما مسهما لان التحريم تابع للاسم وقد خرجا بالنسخ عنه فبقي على الاصل انتهى اور اگر
مراد مصحف سے آیات غیر منسوخ ہین تو لازم آتا ہی اوس سے ارتداد امامیہ کا چنانچہ حضرت حیدریہ
مجتہد اور عبارت ازالۃ الغین سے ظاہر ہی معہذا فقہاء امامیہ بہی جلانا اور پہاڑنا کتب سماویہ
کا روا رکہتے ہین بلکہ تنصیص کی ہی خرق و حرق پر چنانچہ تذکرہ شیخ چلپی و کتب مصنف ابو جعفر
طوسی محرق القرآن اوس پر گواہ ہین پس اگر صحابہ کرام نے فتوی حرق و خرق ماسوی المصحف کا
دیا اور منسوخات کو حکم کتب سماویہ منسوخہ مین رکہا تو کیا زہر گہولا **قول** بعضے امامیہ کہتے ہین

ف — اسقاط عثمان رض چند سورۂ قرآن

کہ خلیفہ ثالث نے چند سور قرآن کو محو کر دیا اور اپنی ترتیب مین داخل نکیا **جواب** قطع نظر اسکے
کہ یہہ کہنا مخالف تصریح روایت طبرسی و قاضی جونپور وغیرہ ہی بصورت ثبوت اس بات کے امامیہ
اپنے مذہب کو کہ تخئیر عثمان ہی کہان پہینکے گین اسلیئے کہ اس صورت مین شریک غالب کا خزانہ
الٰہی ہونا عثمان کا بلکہ شیخین کا کہ جامع اول وہ ہین لازم آتا ہی حالانکہ قرآن ناطق بحفظ قرآن ہی
قول یہہ قول معتبر ہی کہ جب عثمان نے مصحف ابن مسعود کو جلایا ابن مسعود رض نے کہا کہ اگر میرا بس چلتا

ف — جلانا عثمان رض کا مصحف ابن مسعود کو

تو مین بہی انکے مصحف کے ساتہہ وہی کرتا جو انہون نے میرے مصحف کے ساتہہ کیا
جواب اصل بات اتنی ہی کہ جب قرآن کی قرات مین اختلاف کثیر ہوا اور اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ
پڑہنے لگے اور اختلاف قرات کو بہانا پکڑا اور بعض مصاحف مین مثل مصحف ابی بن کعب
و ابن مسعود قرات شاذہ تہی اور اکثر آیتین منسوخ التلاوۃ اور بعض الفاظ تفسیر جنکو زبان نبوی
سے وقت تلاوت کے سنا تہا اونمین داخل تہے اسلیئے عثمان رض نے بمشورہ حذیفۃ الیمان
اور بہت صحابہ کے کہ افضل اونمین اور شریک غالب حضرت امیر تہے چاہا کہ قرآن ایک مصحف مین
جمع ہو جاوے تا اختلاف عرب و عجم بالکل مٹ جاوے اوسوقت ابی بن کعب نے اپنا قرآن خوشی
سے دے دیا اور ابن مسعود نے نہ دیا عثمان رض نے اون سے لیکر ماسوی القرآن کو
کہ منسوخ التلاوۃ و الحکم و قراآت شاذہ وغیرہ الفاظ تفسیر پر شامل تہا جلوا دیا اون کو

ضائع ہونے الفاظ تفسیر وغیرہ پر جو اوسمین شامل تہین افسوس ہوا سو یہہ جلوانا معاذ اللہ
اہانۃ نہ تھا بلکہ صیانۃ تہا چنانچہ تیسیر الوصول مین ہی الاحراق انما کان للصیانۃ لا للاہانۃ فلا بأس
انتہی اسی جگہہ سے ابتک تعاویذ کو کہ غالبًا اسمائی الٰہی و حروف قرآنی پر مشتمل ہوتے ہین علمائے
وغیرہ مین واسطے شفائی مریض وغیرہ حاجات کے دہوتے جلاتے ہین کوئی اوسکو محمول
بے ادبی پر نہین کرتا پس برتقدیر اس روایت کے اگر عثمان رض نے اوراق غلط و مشکوک
غیر مرتب کو بنظر رفع فساد تلف کیا تو دہونا پہاڑنا جلانا صورت محو مین برابر ہی اگر یہہ بات
نہوتے تو آج یہود و نصاری کا سا اختلاف اس امت مین بہی ہوتا دشمنون کے دل پر بہی داغ ہی
کہ مانند تورات و انجیل کے نسخے مصحف کے مختلف کیون ہاتہہ نہ آئی کہ کچہہ داؤ چلتا شعر بمیرتا
برہی ای حسود کین رنج است * کز مشقت او جز بمرگ نتوان رست * اس عدم اختلاف پر
تو یہہ حال ہی کہ امامیہ ہزار ہا تحریف لفظی و معنوی کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ قرآن کو
مثل اہلبیت رضوان کے مہمل و بے معنی ٹہیرا دین او صلاحیت استعمال و استدلال سے گرا دین
خدا جانے اگر مصحف مختلف حاوی الفاظ تفسیر منسوخ التلاوۃ و الحکم ہات لگتا تو کیا قیامت
برپا کرتے **قولہ** روایت کیا ہی کہ عمر نے ایک مصحف لکہہ کر حفصہ کو دیا تہا ابن عمر نے وہ
قرآن عثمان کو دکہایا عثمان نے اس اندیشے سے کہ اختلاف راہ نپاوی اوسکو جلا دیا **جواب**
یہہ جلایا گیا ماسوی القرآن تہا کما مر از انہ قرآن اور سبب احراق کا رفع اختلاف تہا کما مضی
اس صورت مین وجہ طعن غیر ظاہر ہی معہذا یہہ روایت بالفاظ کذائی جس کتاب مین ہو اوسکا نشان
دو اور جلانا عثمان کا مصحف کو ثابت کرو مرقات مین اسقدر لکہا ہی کہ جب مروان حاکم مدینہ ہوا
اوسنے بعد انتقال حفصہ کے مصحف مذکور کو بخوف تطرق اختلاف جلوایا اسلیے کہ وہ بے ترتیب
محض تہا اوسکا جلانا ہی مصلحت تہا تو یہہ طعن مروان پر چاہیے نہ عثمان پر لیکن ساون کے اندہے
کو ہرا ہی سوجہتا ہی اگر طوسی بہی قرآن جلوائی تو بہی طعن اوسکی عثمان پر آئے **شعر**
تو انم آنکہ نیازارم اندرون کسے * حسود را چکنم کو ز خود برنج درست **قولہ** پس اس سے

جواب طعن ۹

معلوم ہوتا ہی کہ اور مصحف مین آیات زیادہ ہونگے جنکا کتمان عثمانؓ نے ضرور جانکر شامل نکیا
ورنہ جلانے کے کیا معنی اگر فرق تھا تو ترتیب مین تھا **جواب** وہ آیات زیادہ جو آپکو
معلوم ہوتے ہین نزدیک حضرت امیر کے باقی رہے یا نہین علی الثانی سلسلہ اخذ دین و ایمان کا
باعتراف شیعہ برہم ہوا جاتا ہی اسلیئے کہ جلانے مصحف مجید سے کہ اکبر ثقلین ہی راہ تحقیق و
عرض حدیث بر قرآن اور اخذ موافق و ترک مخالف کے چنانچہ جلد اول بحار مین بہت احادیث
اس بابت مروی ہین اور وہ ایک حدیث آپنے بہی کتاب کافی و رسالہ اعتقادات سے ماسبق مین
نقل کیئے ہین مسدود ہوئے اور تقدیر اول پر کفر مجتہدین شیعہ کا قطعًا و یقینًا لازم آتا ہی اسلیئے
کہ مصحف مجید کو کہ واسطے ہدایت خلق کے نازل من اللہ ہوا تھا چھپانا اور اوسکے کتمان مین
کوشش کرنا کہ موجب سلب ایمان ہی اور اس کتمان کو طرف حضرت امیر و غیرہ ائمہ معصومین کے
منسوب کرنا عین کفر و ارتداد بواح ہی علاوہ اسکے مستلزم ہی اسبات کو کہ یہہ قرآن کہ ابقا اوسکا
تا قیامت واسطے رہنمائی امت کے یقینی ہے اور اہل اسلام مامور ہین کہ ساتھہ اوسکے تمسک
کرین کما ہو منصوص فی حدیث الثقلین حکم تورات و انجیل مین ہو و ہو خلاف الاجماع و یکذب
الصدوق و علم الہدی من اکابر الامامیہ الغرض مدعا ہر تقدیر پر حاصل ہی کہ اپنا الو کہین نہین
گیا معہذا اگر وہ آیات زائد فضائل و احکام اہل بیت مین تھے تو ایسے آیات اب بہی قرآن مین
موجود ہین انکو کیون باقی رکھا اونکے اخراج و احراق کا کون مانع تھا کس نے ہات پکڑا تھا
اونکو بہی جلایا اور قرآن سے نکالا ہوتا اور اگر وہ آیات احکام و اوامر باب خلافت و امامت
تھے کہ جنکو عداوت سے معدوم کیا تو وہ اب بہی داخل قرآن ہین اونہین بہی سیر عالم عدم
کو بہیجا ہوتا ہان البتہ مذمت خلفاء و مہاجرین و انصار و اصحاب بدر و بیعت الرضوان
اور مصائب و مذلت و خواری اہل بیت عفران و مرثیہ ہائی سکندر و مسکین و دبیر جادو
بیان و غیرہ مضامین حق الیقین کالعیان داخل قرآن و شامل فرقان نہین ہی وجہ طعن
و طوفان ہی و لیس مع ذلک یہہ تو ارشاد ہو کہ وقت حرق و خرق مصاحف کے جناب

فائدہ ... آیات قرآن

فائدہ ... آل رسول ...

امیر کس طرف تھے اگر ہمراہ اصحاب تھے تو عین مدعائی اہل سنت ہی بلکہ حسب روایات اہل حق
شریک غالب اس مشورہ کے جناب امیر ہی تھے ولہذا صاحب مرافض الروافض نے
لکہا ہی کہ قال علی علیہ السلام لو ولیت لعملت بالمصاحف ما عمل بہا عثمان اور اگر ہمراہ
اصحاب تھے لیکن خرق حرق سے راضی نہ تھے اور بسبب عجز و بیچارگی کے چپ تھے
تو شاید ذوالفقار کو اوسوقت جبرئیل علیہ السلام آسمان پر لیگئے تھے یا ذوالفقار حسب
قرارداد شیعہ کے اصل مین ایک شاخ خرما یا قاش خربزہ یا سیب تھی کہ اپنی اصل
جا ملی آخر یہہ ظلم کمتر اوس ظلم سے نہین جو رعایای فدک پر کیا تہا اور حضرت عباس کی
بابت میزاب کے نافذ ہوا تہا اور اوسکا تدارک جناب امیر کی طرف سے جیسا چاہئے
ویسا عمل مین آیا تہا سبحان اللہ وہان تو بمجرد تظلم سکنہ فدک کے ذوالفقار اوٹہاکر
داد شجاعت ہاشمی دیوین اور انتقام و آہی لیوین اور یہان وقت حرق و خرق قرآن کے
کہ اکبر ثقلین و معجزہ باقی مستدام و مرجع تمامی ادلہ شرعیہ تا قیامت ہی سانس بھی نلین
اور چین بجبین بھی نہون باوجودیکہ نص صریح علی مع القرآن و القرآن مع علی لن یفترقا
حتی یردا علی الحوض موجود ہی ع اینہا زنوآید و چنین ہا تو کنی ٭ قولہ سنی معتقد ہین کہ
ترتیب عثمانی کمثل الترتیب فی لوح الرحمن ہی اور یہہ بات عقل و نقل سے ثابت نہین
ہوتی صرف دعوی زبانی ہی جواب تصریحات علمائی کبار شیعہ سے کہ اکثر اون مین
مین ملقب بصدوق و علم الہدی و ثقۃ الاسلام ہین اور قول اونکا حجت ہی طائفہ
امامیہ پر ثابت ہی کہ یہی ترتیب عثمانی عہد نبوی مین تہی چنانچہ عبارت ثقۃ الاسلام
ابو علی طبرسی مجمع البیان مین یون ہی کہ ذکر السید الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد
ابو القاسم علی بن الحسین الموسوی ان القرآن کان عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ہو علیہ الآن و استدل علی ذلک بان القرآن کان یدرس و یحفظ جمیعہ
فی ذلک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض علی النبی

ف قاش سیب یا خربزہ ہونا ذوالفقار کا

ف شجاعت مرتضوی در معرکہ فدک

ف صحت ترتیب قرآن عثمانی بطور شیعہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتلی علیہ وان جماعة من الصحابة کعبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرہما
ختموا القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدة ختمات وکل ذلک بادنی تامل یدل علی انہ کان مجموعا
مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان مخالف من الامامیة والحشویة لایعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف
الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخبارا ضعیفة ظنوا صحتہا لایرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی
صحتہ انتہی اور ملا صادق شارح کافی کلینی نے لکھا ہی ویظہر القرآن بہذا الترتیب عند ظہور الامام
الثانی عشر علیہ السلام ویشہر بہ واما قبل الظہور فالواجب ان یسلم بالترتیب الذی رتبہا عثمان
بن عفان کما ورد فی صریح عبارات الائمة انتہی اور قاضی شوستری نے مصائب میں لکھا
ہی ما نسب الی الشیعة الامامیة من قولہم بوقوع التغیر فی القرآن لیس مما قال بہ جمہور الامامیة وانما
قال بہ شرذمة قلیلة منہم لا اعتداد بہم فیما بینہم انتہی اور نیز کافی کلینی میں واسطے ترک کرنے حدیث
مخالف اس نظم کے آنحضرت اور حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے حکم ہی اور نیز صاحب تہذیب
ترک اکثر اخبار کا بجہت مخالفت کے ساتھ ظاہر اسی نظم قرآنی کی کرتا ہی چنانچہ بعض یہہ روایات
آپنے بھی صفحہ یازدہم میں کتب اہل سنت سے سرقہ کرکے لکھے ہیں اور خود کتب امامیہ میں
بسبب کمال تبحر کے نہیں دیکھے از انجملہ عبارت مرتضی یہہ ہی کہ ان العلم بصحة القرآن کالعلم بالبلدان
اوالحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورة واشعار العرب المسطورة فان العنایة اشتدت
والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجز النبوة وماخذ العلوم
الشرعیة والاحکام الدینیة وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وعنایتہ حتی عرفوا کل شیء فیہ من اعرابہ وقراءتہ
وحروفہ وآیاتہ فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایة الصادقة والضبط الشدید انتہی پس
جس صورت میں کہ امثال علم الہدی وطبرسی وقاضی شوستری وملا صادق وقمی صدوق وغیرہ
قائل ہیں ساتھ صحت ترتیب عثمانی کے تو اب ثبوت ترتیب مذکور میں از روی نقل کتب امامیہ کے
کیا جای انکار ہی اور کیونکر کہا جاوے کہ صادق وصدوق وثقہ وغیرہ کاذب ومکذوب ومردود
ہیں اور یہہ دعوی انکار زبانی ہی خاصة جسوقت کہ خود آپنے انکے اقوال سے بمقابلہ اہل سنت

عدم تحریف قرآن از عثمان بطور الزام بر مخالف دلیل عقلی

واسطے ثبوت قرآنیت مصحف کے استدلال کیا ہو علی الخصوص اسی رسالہ مین اب وہ بات آپکی جو صفحہ
سیز دہم مین لکھی تھی صادق آئی کہ سبحان اللہ ایک جگہہ بمفید مطلب اپنا جانکر ساتھہ کلام حق کے
تمسک کرنا اور دوسری جگہہ بپاس کیش آبائی و تعصب محض واسطے سبقت میدان مناظرہ کے
کنارہ کرنا کسقدر زیبا و دال ایمان پر ہی انتہی اور تقریر اسمیں عاکی بطور اہلسنت یہہ ہی کہ
تبلیغ قرآن کی ذمہ پیغمبر پر واجب ہی کما قال اللہ تعالی بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اور ظاہر ہی کہ آنحضرت صلعم نے تبلیغ اوسکی موافق نزول کے اسلئے کہ جو کوئی عہد آنحضرت
مین مشرف باسلام ہوتا اول اوسکو یہی قرآن سکہایا جاتا یہان تک کہ آنحضرت کے سامنے ہزارون
آدمی نے سیکہہ لیا اور بعض غزوات مین ستر ستر قرا شہید ہوئے بعد اوسکے آج تک مسلمان
ہر قریہ و شہر کے تلاوت قرآن کو اعظم عبادات جانتے ہین اور رات دن نماز و خارج نماز میں پڑہتے
پڑہاتے ہین بلکہ ہر طفل ابجد خوان کو اول سن تمیز مین سب سے پہلے کتاب اللہ کو یاد کراتے
ہین کچہہ قرآن شریف صحیفہ علی یا مصحف فاطمہ یا جفر جامعہ تو نہین کہ خلاف لطف و اصلح سر دایرہ سرمن
رائی مین مستور ہوا اور نہ کتاب کلینی و تہذیب ہی کہ صندوق تقیہ مین مقفل ہوگا ہ بیگاہ تنہائی خلوت
مین کانپتے ڈرتے ہوئے اغیار سے دم بہر کو نکالین اور ایکدو صفحہ اوسکے مطالعہ فرمادین
کہ کوئی تورانی نہ آجاوے اور ایک دو اعتراض لاحل کہ بجز معدوم کوئی اونکا مشکل کشا نہو جڑ دیوے
پھر اوس سے چہپا چہوڑنا مشکل پڑے آخر یہہ قرآن وہی ہی کہ ہر سال رمضان مین حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لاکر مدارست و تلاوت اوسکی ہمراہ ختم المرسلین کے کرتے تہے حتی
کہ عام رحلت مین اس آیت کو کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تہی الخ دوبار لائے
اور یہی ترتیب بتعلیم نبوی و تبلیغ مصطفوی صحابہ کثیر کو محفوظ تہی اوسکے موافق جناب عثمان نے
قرآن کو مصحف مین مرتب و مجموع کیا اب یہہ وہی قرآن بعینہ ہی بے نقص و تغیر من حیث النظم و
الترتیب علاوہ اسکے لوگون کو ایسا کیا ڈر یا پاس خاطر عثمان تہا کہ وہ تبلیغ نبوی و تنزیل
الہی کو چہوڑ کر ترتیب مستحدث عثمان کو بنقل متواتر امت کو پہنچاتے اور عثمان کو ایسا کیا

کیا اقتدار زمین و آسمان پر حاصل تہا کہ وہ ترتیب منزل من اللہ کو باوجود صیانت و حفظ الٰہی کے
کہ منطوق کلام رب العلمین ہی بگاڑ ڈالتے اور نظم جدید کو علی الرغم الٰہی اشاعت کرتے یہہ بات
کسی احمق کے ذہن مین بہی معقول نہین فضلاً عن العاقل ولیکن بات یہہ ہی وتری الناس سکاری
وماہم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید علاوہ اسکے اگر ترتیب عثمانی مخالف نظم منزل ربانی ہوتی
تو امام حسن عسکری اوسکی تفسیر لکہتے حالانکہ وہ تفسیر حرف بحرف اسی قرآن عثمانی کی تفسیر ہی
نہ مصحف مرتضوی کے علی ہذا القیاس شواہد اس دعوی کے بہت ہین تالیف صاحب منتہی و شوکت
عمریہ مین دیکہو قولہ احمد بن حنبل سے پوچہا کہ خلفاء ثلثہ سے اسقدر کرامات و خرق عادات
مشتہر نہوئے جتنے اولیاء امت و صلحاء اسلام سے ہوئے کہا انکا ایمان قوی تہا حاجت
کرامات وغیرہ کی نرکہتے تہے ایسی روایتون سے مترشح ہوتا ہی کہ انبیاء و اوصیاء جو اکثر معجزات
و کرامات دکہلاتے تہی نعوذ باللہ اونکا ایمان قوی نہ تہا جواب اصل روایت کہ موافق نقل
شواہد وغیرہ کی ہی اوسمین بالخصوص ذکر خلفاء ثلثہ کا نہین مگر آپکو باعث اس خیانت نقل پر محض طعن
کرنا امام احمد پر یا جمیع اہلسنت پر ہی وکفی بہ شناعۃً معہذا جواب اسکا عبارت یواقیت و جواہر سے
ظاہر ہی وہ یہہ ہی کہ وقد سئل الامام احمد رضی اللہ عنہ لم لم تشتہر عن الصحابۃ رضی اللہ عنہم کثرۃ کرامات
کما اشتہرت عن اولیاء الامۃ و صلحائہم فاجاب لان ایمانہم کان فی غایۃ القوۃ بخلاف ایمان من
بعدہم فکلما ضعف ایمان قوم کثرت کرامات اولیاء عصرہم تقویۃ لیقین الضعفاء منہم انتہی یعنی
صدور کرامات مبنی ہی ضعف ایمان اقوام مابعد پر اور صحابہ کے عہد مین ایمان اکثر اقوام کا
قوی تہا ضرورت صدور خرق عادات کی چندان نتہی تو اس صورت مین مقصود مجیب کا
بیان لمیت صدور کرامات کا ہی نہ اثبات ضعف ایمان انبیاء او صیاء کا حالانکہ امور عامہ سے
انبیاء و اوصیاء ہمیشہ مستثنی ہوا کرتے ہین اسبات سے اطفال ابجد خوان بہی واقف ہین
گو آپ بسبب کثرت داد و ستد دوکانداری کے آگاہ نہون و آنرا آنجا کہ مقصود سامی ذکر خلفاء
ثلثہ سے تعریض ہی طرف اسبات کے کہ شیخین و عثمان سے مثلاً کرامات نہوئی اور جناب امیر

وائمہ ہدیٰ سے ہوئی تو وہ خلفا ثلثہ سے افضل ٹھہرے سو یہ بات غلط صریح ہی اسلئے
کہ کتب سیر و تواریخ مثل طبقات شعراوی و شواہد النبوۃ وغیرہ شاہد ہین صدور کثرت کرامات
صحابہ سے عموماً اور خلفاء راشدین سے خصوصاً اور خود آپنے اسی جگہہ نقل کیا ہی امیر
المومنین سے کہ صنعت الکرامۃ فی التقوی اور ثبوت تقوی صحابہ کا قول قاضی صاحب احقاق اور
ملا عبد اللہ مشہدی سے ظاہر ہی لیکن وجہ وارد کرنے اس روایت کی اس مقام پر واضح
نہوئی اسلئے کہ ماقبل و مابعد اس حکایت سے کے بحث حرق و خرق قرآن و بحث عدم صحت نظم
فرقان اور تخریب ترتیب و اختلاف قرآت سبعہ ہی لاغیر پس ورود اس جملہ اجنبی کا معلوم
نہین کون سے وادی یا دوکان سے ہی علی الخصوص تعلیل اس روایت کے ساتھہ اس
جملہ کے کہ اس صورت مین ترتیب حیدری مثل ترتیب لوح محفوظ ہو سکتی ہی جسکو لوح مناسب
بالعکس خیال کیا ہی قولہ آنحضرت نے فرمایا علی مع القرآن والقرآن مع علی الی قولہ کتب معتبر
سنت جماعت مین مذکور ہی کہ اکثر مسائل مشکلہ مین ثلاثہ و تمام صحابہ رجوع بجناب امیر کرتے تھے
اور تشفی پاتے تھے الی قولہ باوجود ایسی روایات کے اور بیان رجحان امیر المومنین کے
پھر کچھ نہین سمجھتے انتہی مختصراً جواب بعد تسلیم مجموع ان روایات رطب و یابس و موضوع
مجروح کے التماس کیا جاتا ہی کہ یہی دلیل ہی سنیون کی حقیت طریقۂ اصحاب پر اور اتحاد
ملت مرتضوی پر ساتھہ ملت صحابہ کے چنانچہ شواہد اس کے ماقبل مین بمقام نفی قدامت
مذہب تشیع مذکور ہو چکے اور موئد اسکے ہی قول شارح کافی کلینی کا کتاب الحجۃ مین کہ خلافت
ظاہری خلفا ثلثہ کو ہی اور خلافت معنوی حضرت امیر کو قولہ اکابر سنیون نے ثعلبی کو
امام مفسرین کہا ہی اور بعضے تعصب کی راہ سے وقت مناظرہ کے مثل عبد العزیز وغیرہ
نام ثعلبی کا حاطب اللیل سے کہتے ہین الخ جواب اکثر روایات ثعلبی کے کلینی سے
ہین اور وہ راوی ہی ابی صالح سے اور ابن خلکان نے حق مین کلینی کے کہا ہی
کان من اصحاب عبد اللہ بن سبا الذی کان یقول ان علی بن ابی طالب لم یمت وانہ

صدور کرامات از صحابہ

رجوع صحابہ بجناب امیر در مسائل مشکلہ

ثعلبی امام مفسرین

يرجع الى الدنيا اور بعضے روايات ثعلبى منتهى ہوتے ہين طرف محمد بن مروان سدى صغير کے
کہ بے شبہہ شيعى غالى سر سلسلہ کذب و وضع ہى اہل سنت انکى روايات کو مفت قبول نہين کرتے
اسلئے شيخ دہلوى نے بتاہى قدحا اوسکو حاطب ليل لکھاہى اب آپ فرماوين وہ کون اکابر
ہين جنہون نے ثعلبى کو امام المفسرين کہاہى آور سابق گذر چکا کہ صاحب بحار و سبحان علیخان
وغيرہ قائل ہين ساتہہ تشيع ثالبى کے فکن ذکورا **قولہ** عبد العزيز شيخ النواصب جواب
جسنے حال اماميہ کا محبت و مبغضت اہل بيت مين لکہاہى اور جو کچھ اساطين اس مذہب سے
دربارہ اہل بيت صادر ہواہى اوسکو ذہن نشين کياہى وہ خوب جانتاہى کہ نسبت بغض کى
کسکے ساتہہ چسپان ہى البتہ سنى خلفاء راشدين کو متصف بصفات حميدہ قدسيہ
حسب دلالت کتاب اللہ و احاديث کثيرہ ائمہ ہدى کہ بعض انمين سے منتهى الکلام
وغيرہ مين منقول ہين جانتے ہين سو يہہ دوست رکہنا اسلئے نہوا کہ وہ دشمن
فاطمہ و على و حسنين تھے نہايت يہہ ہى کہ بدو نکو نيکون مين گنتے ہين اور يہہ اوس
سے بہتر ہى کہ نيکو نکو بدون مين گنين فاضل کاشى نے لکہاہى جو محبت کہ لللہ ہو او
اجر ہى اگرچہ محبوب اہل دوزخ سے ہو اسيطرح کتاب الايمان کافى مين ہى اپنا يہہ عقيدہ
ہى اشعار نہ در خلافت صديق و هم زعم بخلاف بوذر در عدالت فاروق و تيم مجال النطق
نہ در سخاوت عثمان چو شيعہ بدگو يم نہ در شجاعت حيدر چو خارجى احمق بس خواهم
خواهم شگافتہ چو انار دل نواصب ملعون کفيدہ چون جوزق **قولہ** عبد العزيز نے
تحفہ مين لکہاہى کہ بالقطع معلوم ہى کہ مرتضى على کو زيادتى علم قرائت مين ابوبکر و عمر پر
نہى بلکہ يہہ تينون ايک مرتبہ مين تھے اور عثمان کو تو زيادت بھى تھى اس امر مين انتہى
سو يہہ بات باطل ہى اسلئے کہ حديث مين آياہى کہ قرآن کو ابى بن کعب و زيد بن ثابت
و معاذ بن جبل و ابو زيد سے سيکہو اور جامع الاصول و اتقان وغيرہ کتب
احاديث موجود ہين اونمين ذکر عثمان کا نہين اگر اوسکو قرآن مين دخل ہوتا تو اوسکا ذکر بھى ہوتا

جواب حدیث مذکور مین اگر ذکر عثمان کا نہین تو ذکر علی مرتضی کا بہی نہین اگر علی قاری ہوتے
تو اونکا بہی ذکر ہوتا معہذا یہہ حدیث کچہہ بطور حصر نہین فرمائی کہ ما نحن فیہ مین حجت ہو اور نفی کرنا ذکر
قرات عثمان کا کتب احادیث سے دلیل ہی کمال استقرا سامی کی خاصۃً ذکر حدیث مذکور مین بلا
حوالہ کتاب کے حالانکہ یہہ حدیث بخاری کی ہی اور جس حدیث کی ذیل مین قسطلانی شارح بخاری
کے ارشاد الساری مین اثبات قرات بلکہ اقرئیت خلفاء راشدین کا بکمال وضوح ادلہ و اخبار
سے کیا ہی فلیرجع الیہ علاوہ اسکے قاری بلکہ اقرء ہونا عثمان کا خود جمع قرآن سے ثابت
ہی اسلئے کہ جمع کرنا قرآن کا موافق لوح رحمان کے بے علم قرآن نہین ہوسکتا اور علوم قرآن
مین پہلے بسم اللہ علم قرات ہی جسکو قرآن پڑہنا آویگا وہ قرآن جمع کرنا کیا جانے گا خاصۃً
تہذیب ترتیب کہ محتاج بعلم روابط و وقوف و اعراب و حرکات و سکنات ہی اب قرآن سے بڑہ کر
اور کیا دلیل قرات عثمان ہوگی ولیکن ع گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست پہ معہذا
روایت حارث محاسبی جسکو آپنے اسجگہہ بعد از طعن کے لکہا ہی دلیل بین ہی قاری ہونے عثمان
کہ انما حمل عثمان الناس علی القراءۃ بوجہ واحد علی اختیار وقع بینہ وبین من شہد من المہاجرین
والانصار انتہی اسلئے کہ آمادہ کرنا لوگونکا محضر مہاجرین و انصار مین کہ پچاس ہزار آدمی تہے
اور بہتر اونمین جناب امیر علیہ السلام تہے قرات واحدہ پر بدون علم بوجوہ قرات نہین ہوسکتا
والا سکوت صحابہ کا اختیار قرات واحدہ پر خاصۃً صاحب ذو الفقار کا بغایت ناممکن ہی اور
اتقان کو کتب حدیث مین شمار کرنا آپ ہی سے ذہن اتقان صاحب تحفہ گان کا کام ہی **قولہ**
ذہبی نے طبقات مین عثمان و علی و ابی و زید و ابن مسعود و ابو درداء و ابو موسی ہفت اشخاص
کو قاریون مین گنا ہی اوس سے بہی فوقیت عثمان کی حاصل نہین **جواب** آپ کو کثرت داد
و ستد سے سودا ہوگیا ہی ذہبی کا کلام اسمقام مین محل اثبات فوقیت مین مسوق نہین کہ اوس
سے مزیت احد علی احد مفہوم ہو بلکہ بطور تعداد قراء ہی اوس سے نہ مساوات نکلی اور نہ زیادتی
یہہ نکلا کہ یہہ سب قاری تہے اور یہان بہی حصر قراء مقصود نہین اسلئے کہ قاری صحابہ مین

قراء صحابہ

اس کثرت سے تھے کہ بعض غزوات مین ستر ستر قاری شہید ہو گئے و لو تنزلنا عن ذلک
اگر فوقیت عثمانؓ نکلی تو فوقیت علی کہان نکلی بات کرنا بات سمجھنا آپکا کام ہی و بس **شعر** ای ہا نت
زلب لب دہان شیرین تر ہ خندہ شیرین و سخن گفتن ازان شیرین تر ہ **قوله** بالجملہ ابن بابویہ نے
رسالۂ اعتقادات مین لکھا ہی الخ **جواب** پاسخ اسکا اوپر گذرا اور بصورت تصدیق اس روایت
کے تکذیب جمہور امامیہ کی لازم آتی ہی کما یلوح مما سبق **قوله** باقر مجلسی نے عین الحیات مین
ثواب تلاوت الخ **جواب** یہہ مخالف اونکے ہی جسکو آپنے صفحہ شانزدہم مین لکھا ہی اور محبت ہی
اہل سنت کی شیعہ پر بابت صحت قرآنیت مصحف مجید و عدم نقصان و زیادت فرقان حمید چنانچہ
اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی محرق القرآن نے الزام نقصان قرآن کو تجرید العقائد مین
مطاعن عثمان مین ذکر نہین کیا دیکھا کہ جو قرآن آج تک نوشتۂ ائمہ طاہرین جا بجا موجود ہین
وہی قرآن عثمانی ہین لاغیر اگر یہہ قرآن منقوص ہوتا تو ضرور مہجور ہوتا حالانکہ سب ائمۂ ہدی
اسی قرآن کو پڑھتے رہے بلکہ جواری و خدم و اطفال اپنے کو سکھاتے رہے اور ساتھہ عوام
و خاص و مجمل و مبین و غیرہ وجوہ نظم سے قرآن کے ہمیشہ تمسک و استدلال کرتے رہے اور در مقام
استشہاد مین لایا کیے اور تفاسیر آیات بیان کیا کیے فلللہ الحمد علی اتمام الحجۃ و اذعان المحجۃ
شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ہ خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ است ہ **قوله** مصحف حضرت امیر کا
موافق نزول وحی تھا اول اوسکے سورۂ اقرا بعدہ سورۂ مدثر بعدہ سورۂ مزمل بعدہ سورۂ تبت
و علی ہذا القیاس کہ بعضے محققین نے لکھا ہی الی قولہ سرخی پیشانی سور قرآن سے صاف
عیان ہی کہ سورۂ مکیہ متعقب سورۂ مدنیہ مرقوم **جواب** کتب صحیحہ شیعہ مین بھی روایات بیشمار
مشعر نزول آیۃ ثابتہ التقدم بعد آیۂ ثابت التاخر اور نزول آیۂ مکیہ بعد الیسے واقعہ کے جو
مدینہ مین بکثرت موجود ہین چنانچہ شواہد اس دعوی کے کتاب کافی کلینی سے شوکت عمریہ
مین منقول ہین بسبب طول عبارت کے اسجگہ اونکو نہین لکھا پس جو جواب ونکا فضلاء طائفہ
اپنی طرف سے دیوین اوسکو یا اوسکے مثل کو عثمانؓ کی طرف سے بھی قبول فرماوین

ف تمسک ائمۂ ہدی بقرآن عثمانی

ف ہونا مصحف مرتضوی کا موافق نزول وحی

ف تقدم سور مدنیہ بر مکیہ

اور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ سارے صحابہ نے کہ پچاس ساٹھہ ہزار آدمی تھے قاطبۃً اسی ترتیب
پر اجماع کیا اور نسخے اس مصحف کے آفاق مین بھیجے اور سب مجتہدین نے اوسکو تلقی
بالقبول کیا اور جن لوگون نے کہ مخالف اس ترتیب کے لکھا تھا جیسے ابن مسعود و ابی بن کعب
وہ بھی مخالفت سے دست بردار ہوئے مذہب اکثر علما، مالکیہ حنفیہ شافعیہ وغیرہم کا یہی
ہی کہ یہہ ترتیب باجتہاد صحابہ واقع ہی اور آنحضرت نے اس باب مین کچہہ نہین فرمایا بلکہ تفویض امت
کر کے تشریف لیگئے اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر یہہ ترتیب توقیفی ہوتی اور آنحضرت نے اوسے
ارشاد کیا ہوتا تو مخالفت اس ترتیب کی حرام محض و بدعت شنیعہ ہوتی حالانکہ ابن مسعود و ابی بن کعب
نے کہ کبرای صحابہ سے تھے اور بقول آپکے علی مرتضی نے خلاف اس ترتیب کے اختیار کیا
اور تا دم مرگ مراعات اوسی ترتیب کی کرتے رہے اور بقیہ صحابہ نے مقام احتجاج مین ان پر
سوائے اجماع جمہور کے اور کوئی دلیل وارد نہین کی اور یہہ نہین کہا کہ آنحضرت خلاف تمہاری ترتیب
کے فرما گئے ہین اس سے ثابت ہوا کہ یہہ ترتیب توقیفی نہ تھی ورنہ مخالفت انکی اور سکوت اونکا محل احتجاج
مین ذکر توقیف سے بے وجہ ہوتا معہذا ایک گروہ علما کا اسطرف بھی گیا ہی کہ ترتیب سور مذکور
کی توقیفی ہی باشارہ وارشاد نبوی عمل مین آئی ہی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ صحابہ محقرات امور مین
ارشاد آنحضرت سے تجاوز نکرتے تھے اور کوئی چیز ہرگز اپنی طرف سے نہین نکالتے تھے ایسے
مقدمہ عمدہ مین مدون ارشاد نبوی کسطرح اپنی عقل سے دخل کرتے اور اجماع انکا بدون امر
مصطفوی کیونکر متحقق ہوتا چنانچہ اسی جگہہ سے صدوق امامیہ و علم الہدی و امین الدین و امثال
انکے نے تصریح کی ہی ساتھہ صحت ترتیب قرآنی کے کمافی مجمع البیان وغیرہ **قولہ** ظاہر ہی کہ ترتیب
عہد عثمان خلاف نزول وحی ہی صدہا آیات کو تہ و بالا کر کے مقدم موخر لکھا ہی کہ نقصان جو
نفع اوسکا ماہران خبیر پر پوشیدہ نہین **جواب** ترتیب آیتون ہر سورت کی بالاجماع توقیفی
ہی اسمین کسیکو سوائے آپ کے اختلاف نہین بے شبہہ آنحضرت نے بموجب فرمانے جبرئیل
علیہ السلام کے عمل کیا اور اس ترتیب مین تقدم مکی کا مدنی پر بہت ہی سو یہہ تقدیم و تاخیر

فـ بیان ترتیب سور قرآن کا اجماع صحابہ

فـ توقیفی ہونا ترتیب سور قرآن کا

فـ توقیفی ہونا ترتیب آیات سورہ کا

فائدہ ترتیب نزول قرآن

احداثِ عثمانی نہین بلکہ اختیارِ نبوی ہی اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب نزول نظرِ شارع مین ساقط
از اعتبار تہی اور جو چیز کہ نظرِ شارع مین کسی جگہہ ساقط ہو گئی ہوا وسکو بار دیگر اوسیطرح کے مقام
مین اعتبار کرنا منافیِ غرضِ شرع و تدین ہی لا یقدم علیہ الا الجاہل علاوہ اسکے اعتبار کرنے
مین ترتیب نزول کے طرفہ بے انتظامی درمیان سور تو نکی لازم آتی اور سورۂ قصیرہ سورہ طویل
پر مقدم ہو جاتی اور تخلل سور طوال کا درمیان سور قصار کے وبالعکس ہو جاتا اس صورت مین ترتیب کو
بنہایت نازیبا معلوم ہوتی بلا تشبیہ جسطرح کوئی شاعر دریی جمع کرنے دیوان شعر اپنے کے ہو
اور جو اول نظم کیا تھا اوسکو مقدم کرے ترتیب مین اور پر اوسکے جسکو بعد ان متاخرین نظم کیا ہی پس
پہلے ایک فرد لکہی بعدہ غزل بعدہ فرد دیگر پہر رباعی پہر مثنوی لیلی مجنون وامثال ذلک پہر ایک
فرد و قطعہ لکہی وعلی ہذا القیاس سو یہہ ترتیب نزدیک اہل عقل و اہل طبع موزون کے بے شبہہ
نہایت مکروہ معلوم ہوتی ہی چنانچہ اسی لیے شاعر وقت تالیف دواوین کے اعتبار تقدم
و تاخر نظم و فکر کا نہین کرتے بلکہ اول قصائد کو لکہتے ہین پہر مثنویات کو پہر غزلیات کو
پہر قطعات کو پہر رباعیات کو پہر افراد کو اور جو کوئی ایسا نہین کرتا بلکہ اعتبار تقدم و تاخر نظم
و فکر کرتا ہی وہ ملام و مطعون ہوتا ہی متعہذا مراعات تقدم و تاخر نزول بہی باوصف اس بے
انتظامی کے ممکن نہ تہی اسلئے کہ بعض آیات ایک سورہ کا دوسرے سورہ سے غیر ممکن تہا
پس تقدیم متاخر و تاخیر متقدم لازم آتی اور اس سے کسیطرح گریز نہو تا پس مفت مین ارتکاب
اس بے انتظامی کا کیا حاصل کہتا تہا اس سے ثابت ہوا کہ نقصان ترتیب بصورت مراعات
وضع نزول متوقع تہا نہ اس صورت واقعی توقیفی مین **قولہ** اسیطرح حال تمام ترتیب عثمانی کا
واضح ہی جسکی تفصیل لبنی ہی فتامل **جواب** ما سبق سے ثابت ہو چکا کہ ترتیب عثمانی اگر
از روئے آیات ہی تو توقیفی ہی نہ احداث ذی النورین اور اگر از روئے سور ہی تو اجماعی ہی
اور اجماع حجت قاطع ہی اور ایک قول مین وہ بہی توقیفی ہی پس ہر تقدیر پر جناب عثمان
جامع القرآن ایسی طعن و طوفان سے مبرا ہین اور محاکمہ بین الفریقین اسطرح پر ہے

[illegible]

کہ دونو فریق نے سچ کہا جسنے کہا کہ ترتیب اجتہادی ہی اس راہ سے کہا کہ صاحب شرع ترتیب
کے اور واضع ہر سورۃ کے اوسکے موضع مین صحابہ ہین اور حضرت نبوی نے خود بنفس
نفیس ہیچ عمل وشغل نہین کیا بلکہ بطور مجتہدین اصحاب چھوڑ کر تشریف لیگئے اور جسنے کہا کہ یہ
ترتیب توقیفی ہی اس راہ سے کہا کہ صحابہ نے بمجرد عقل اپنی کے یہہ کام نہین کیا بلکہ اتباع
اقوال و افعال نبوی کا اس باب مین منظور رکہا یہانتک کہ نزدیک جمہور صحابہ کے متیقن ہو گیا
کہ اگر حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس کام کو کرتے تو بہی یہی وضع اختیار فرماتے
نہ اور کچھہ جسطرح سے اور اجماعیات صحابہ کا حال ہی کہ بدون مستند قوی کے نصوص متکثرہ
سے ہرچند فرادی فرادی اونکا موجب قطع ویقین نہو لیکن بہیئت اجماعیہ قطعی یقینی مین ہرگز
اقدام اجماع پر نہین کرتے تھے اور اس سے حل ہو گئے اختلافات بسیار جو امور توقیفیہ
وامور اجتہادیہ مین واقع ہوا کرتے ہین جسطرح نصب کرنا ابوبکر صدیق کا واسطے خلافت کے
کہ باجماع تھا یا بنص وعلی ہذا القیاس اور اکابر صحابہ جنہون نے مشاہدہ اسباب نزول کیا
اور معانی وحی کو خوب سمجہا بوجہا اور بسبب طول صحبت شریف نبوی اور پڑہنے جناب مصطفوی
کے ایک سورت کو بعد دوسری کے علی الترتیب مدت دراز تک سنا اونکو اس فعل پر وقوف
تمام حاصل تہا گو دوسرونکو یہہ وقوف میسر نہوا اور بے وقوف اوسکو نہ سمجھین **قال قوله**
بعضے علما امامیہ کہ قائل نقصان سور ہین سند وقوع سنیونکا اونپر زائد ہی اسلیئے کہ انکے علمانے
بہی اس باب مین گفتگو لکھی ہی جمال الدین نے روضۃ الاحباب مین بروایت ابن مسعود لکہا ہی
کہ ہم اس آیت کو عہد نبوی مین یون پڑہتے تہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک ان علیا مولی المومنین اور بروایت ثعلبی مصحف ابن مسعود مین اسطرح پر تہا کہ ان اللہ
اصطفی آدم ونوحا وال ابراہیم وال محمد علی العالمین اور سیوطی نے اتقان مین لکہا ہی اخرج
الطبرانی مرفوعا وفی المستدرک عن ابن عباس الی قوله سورہ خلع وحفد یہہ ہین انتہی مختصرا
جواب الزام خصم کا مسلمات ومتواترات خصم سے ہوتا ہی نہ روایات نادرہ غریبہ

اور نقصان قرآن کی ابطال اہل سنت کی زبانی

شاذہ سے چنانچہ بہ ہدایت صوارم مومن جالسی و مکاتیب سبحان علی کنبوہ سے ظاہر ہی اور
اولہ اسقاط روایات شاذہ کے بمقابلہ اخبار صحیحہ کے کتب امامیہ سے کما حققہ ثابت ہین
اور شوکت عمریہ وغیرہ مین مکتوب بناءً علی ہذا کہا جاتا ہی کہ حال جلد دوم روضۃ الاحباب کا
اور حال خراجات طبرانی و حاکم صاحب مستدرک کا اور حال تشیع ثعلبی کا باقرار شیعہ ما سبق
مین گذر چکا ہی اب حاجت اسکی نہین کہ کلام نفس روایت اور تاویل حکایت مین کیا جاوے و مع ہذا
روایت طبرانی باقرار سیوطی متکلم فیہ ہی چنانچہ ذہبی نے کہا کہ قد حمل ذلک علی ما نسخ اور
منسوخ التلاوۃ والحکم مانحن فیہ سے خارج ہی اور نہ لکھنا ابن مسعود کا معوذتین کو اپنے
مصحف مین اور لکھنا ابی بن کعب کا دعاء قنوت کو اپنے مصحف مین مبنی ہی اونکی رائی پر خلاف
اجماع مع ہذا رجوع انکا اس رائی سے اور داخل ہونا اجماع مین ثابت ہی کما حققہ النووی وغیرہ
اور لکھنا عثمان کا فاتحۃ الکتاب و معوذتین کو مصحف مین مطابق اجماع صحابہ ہے چنانچہ علی
بن ابراہیم استاد کلینی نے تفسیر اہل بیت مین بروایت ابی بکر حضرمی نقل کیا ہی قال قلت
لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن
مسعود برائہ و ہما من القرآن انتہی نظر اسی امر کے عثمان نے بمشورہ حذیفہ بن الیمان وغیرہ
اصحاب مصحف ابن مسعود وغیرہ کو لے لیا کہ امت مین اختلاف واقع نہو تو یہہ روایات دلیل
نقصان قرآن نہین ہو سکتی اسلیئے کہ سابق ادلہ عدم نقصان کتب امامیہ سے منقول ہو چکے
اور تنزلاً کہا جاتا ہی کہ آیات منقوصہ جسکو بعض امامیہ نے فراہم کیا ہی اگر حکم قرآن مین ہین
تو پڑہنا اسکا نماز مین کیون روا نہین رکہتے کذا فی تحریر الاحکام للحلی **قولہ** تیسیر الوصول
مین ہی کہ عمر بن خطاب نے ہشام سے سنا کہ تلاوت قرآن خلاف معلوم عمر کرتا ہی پوچھا
کہ یہہ قرارت کس سے سیکہی کہا آنحضرت سے عمر نے کہا تو جھوٹا ہی پھر ہشام کو پاس
پیغمبر کے لیگیئے اور کہا مینے ہشام سے قرآن کو حروف کثیرہ پر سنا ہی فرمایا پڑہ ہشام
نے پڑہا فرمایا قرآن سات حرف پر اوترا ہی یعنی سات لغت عرب پر فاقرؤا ما تیسر منہ اور عمر

ف اختلافِ قرآتِ قرآن

ف بہولنا اہلِ سنت کا اپنی روایات کو

ف غلبہ اہلِ سنت شیعہ پر ہر طرح خواہ قائل نقصان قرآن ہون یا نہون

بجائی فاسعوا فامضوا کہتے تہے انتہی حاصلہ **جواب** جو اختلافِ قرآن بابت تعداد قرآت
کتب اہل سنت سے ثابت ہوتا ہی وہ ایسا اختلاف نہین کہ جس سے اثبات نقصان آیات
قرآن یا زیادت فرقان ہو سکے اور اگر ہو تو اوسکا نشان دو واسی لفظ فاسعوا وامضوا کو
دیکھو کہ کسطرح مفسد معنی قرآنی نہین قادح وہ اختلاف ہی کہ جس سے مثبت منفی ہوجاے و بالعکس یا
یا حرام حلال ہوجاے و بالعکس پس اختلاف قرآت کو دلیل اثبات نقصان قرآن بطور اہل سنت ٹہرانا
دلیل کمال خوش فہمی ہی معہذا مراد سبعۃ احرف سے یا سات لغت عرب ہین قریش وطی وہوازن
وہذیل وتمیم وثقیف وبنی تمیم یا ہفت قرآت مشہورہ ہین اور اثبت واضبط یہی ہی گو اور طرح پر
بہی کہا ہی سو اس اختلاف مین معنی ایک ہی رہتے ہین گو بعض الفاظ کا تغیر ہو فی الجملہ پس یہہ تقریر
آپکی ناتمام رہی اور مدعا پر منطبق نہوئی اب فکر دیگر کیجیے **قوله** المختصر ایسی بہت روایتین کتب اہل
سنت مین موجود ہین الی قوله امامیہ کو الزام دینا اور انگشت نما کرنا اور اپنی باتونکو بہولنا بجز جہالت
و دانشمندی علماے سنت وجماعت کے اور کیا ہی **جواب** اپنی باتونکو تم بہولے یا ہم ابہی
اسی جگہہ پہلے آپنے قمی وکافی وطبرسی ونور اللہ وغیرہ سے اقوال تصحیح کمال قرآن وعدم
نقصان فرقان اور صحت نظم وتالیف کے بے تغیر وتحریف وتصحیف کے نقل کیے تہے پہر
دوسرے تیسرے صفحہ مین اس ساری بنیاد کو ڈہا کر اقرار کیا کہ ہان امامیہ کے نزدیک قرآن
حاضر ناتمام ومغیر ومبدل ہی اور قرآن کامل غیر منقوص نزدیک امام غائب کے ہی پس یہہ
کسکی فراموشی ہی معہذا جو حقیقت روایات منقولہ سامی کی تہی وہ ظاہر ہوگئی اور یہہ امر
علی رؤس الاشہاد ثبوت کو پہنچ گیا کہ باتفاق فریقین قرآن مجید مین شائبہ نقصان وتغیر وتبدل کا
نہین اب اگر آپ اوسکو بزور انکی گلے باندہتے ہو تو اس پردے مین اپنا عیب چہپانا
منظور ہی کیا یہہ بات بہی داخل اجتہاد ہی کہ جو چیز ثابت نہو خواہی نخواہی اوسکو ثابت کیجیے لیکن
غیر کے مذہب مین اجتہاد انکا کب معتبر ہوگا آپ اپنے نقصان پر بیٹہے اور قائلین عدم
نقصان کو طائفہ امامیہ سے جو چاہیے سو فرمائیے سنی تو بہرحال فارغ البال ہین

اسلئے کہ اگر شیعہ مثل آپ کے اثبات تحریف اور نقصان قرآن کا کرینگے تو اولسنے جواب
آیات حفاظت و قول و عمل ائمہ ہدی اور بتصریح مجتہدین شیعہ قائلین بعدم نقصان کا مطلب ہوگا
وانّی لہم ذلک ویل یومئذ للمکذبین اور اگر قائل بعدم تحریف و صحت نظم و کمال قرآنی ہونگے
تو بالکل مذہب تشیع سے دست بردار ہونا پڑیگا اسلئے کہ سارے اصول و عقائد مین خلاف صریح
رکھتے ہین ساتھہ کتاب اللہ کے یہانتک کہ اگر سارے قرآن کو رد و رفض کیجئے تو درست ہی
فماذا بعد الحق الا الضلال قولہ جو سنّی الزام دیتے ہین کہ امامیہ اثنا عشریہ دعوی
ولائی اہل بیت کا کرتے ہین اور اکثر آل نبی کو شمار اہل بیت سے باہر جانتے ہین
بلکہ توہین اونکی کرتے ہین جسطرح کہ کتاب تحفہ وغیرہ مین مسطور ہی ایسے اظہار سے سوائے
اغوای جہال کے اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا جواب ملا باقر مجلسی نے فصل ششم
مبحث سیوم منہج الفاضلین مین اور قاضی نور اللہ شوستری نے احقاق الحق مین لکھا ہی
کہ رقیہ وام کلثوم نہ دختر آنحضرت ہین او نہ بطن خدیجہ سے غرض اس سے انکار دامادی عثمان
رضی اللہ عنہ ہی حالانکہ کلام الٰہی ناطق ہی انکے دختر ہونے پر قال اللہ تعالیٰ یا ایہا النبی
قل لازواجک وبناتک الخ بلکہ خود زاد المعاد و اصول کلینی و علل الشرائع سے دختر ہونا اونکا
اور خواہر فاطمہؓ ہونا ثابت ہی اسیطرح حضرت عباس عم رسول خدا اور زبیر بن صفیہ عمہ
آنحضرت کو داخل نہین گنتے اور توہین اہلبیت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ صاحب
استغاثہ نے دربارۂ ام کلثوم دختر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام جعفر صادق علیہ السلام سے
نقل کیا ہی کہ اول فرج غصب منا اور کلینی کے کتاب النکاح مین بروایت زرارہ اس لفظ
سے آیا ہی و ذلک فرج غصبناہ اللہ اکبر اس لفظ کو دیکھو اور جناب سیدہ کی صاحبزادیکو
دیکھو اور جعفر صادق کی طرف نسبت کرنے کو دیکھو اور بے ناموسی آل اطہار تکو دیکھو
قریب ہی کہ آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جاوے کس بہتان طوفان کو کس جناب پاک
سے نسبت دیتے ہین تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربہم اسیطرح حضرت صادق سے

فانکار دامادی عثمان و توہین اہل بیت

فاضحہ غصب اہل بیت

راوی ہین کہ فرمایا حضرت جاریہ نا النا و فرج بن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ ائمہ ہی اپنی دختر و خواہر کو
زوجیت کفرہ فجرہ مین دیتے تھے جسطرح سکینہ نکاح مصعب بن زبیر مین تہین اسیطرح صیرفی
صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ لقب است مرحومہ کا امت ملعونہ ہی اور بعض اخبار مین
تشبیہ امت نبوی کی ساتھ خنازیر کے آئی ہی رواہ الکلینی عنہ عم حالانکہ نص قرآن موجود ہی کنتم
خیر امۃ وجعلنا کم امۃ وسطا علی ہذا القیاس صدہا مفتریات ہین کہ واقف کتب امامیہ پر کالصبح اذا
اسفر واضح ہین پس اسکے اخفا مین بجز مغالطہ دہی جہال اور کوئی فائدہ پایا نہین جاتا **قولہ**
امامیہ اصول و فروع مین سوائے ائمہ معصومین کے دوسرے سے سروکار نہین رکہتے **جواب**
یہہ غلط ہی بلکہ سروکار امامیہ کا بدایۃ ابن سبا یہودی وغیرہ اشقیائی یہود تلامیذ خناس الخناس
معلم الملکوت سے اور نہایۃ شیطان الطاق وہشام احول وزرارہ بن اعین وبکیر ابن اعین
ومالک جہنی وہشام بن حکم ومحمد بن مسلم وریان بن الصلت وغیرہ سے ہی جنکی تکذیب بلکہ تکفیر
تخریج امام بحق ناطق جعفر صادق وغیرہ علیہم السلام سے خود کتب امامیہ مین منقول ہی علاوہ
اسکے سلسلہ اسناد روایت کا ائمہ تک حسب قواعد مقررہ امامیہ درجہ صحت کو نہین پہنچتا کیونکہ صحیح
بہت کم ہین کما نص علیہ صاحب الہدایۃ من الامامیہ اور جسکو صحیح کہتے ہین جب اوسکو بمقتضائے
قواعد شیعہ موزون کیجئے تو وہبی ضعاف ٹہیرتی ہین یا موضوع پہر اون سبکے معارضات
ومرجحات ہین پہر اونمین عجائب خرافات وعلل معہذا وہ بہی قابل وثوق نہین اسلئے کہ عقیدہ
امامیہ کا یہہ ہی کہ محب علی جو گناہ کرین اوس سے سوال نہو گا گو باپ کو مار ڈالے یا مان سے
زنا کرے حتی کہ قولہ تعالی ولا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان کو اسی پر حمل کیا ہی اور آثار ائمہ کو
شاہد اسکے ہونیکا لائے ہین کذا فی التحفہ پس جو دین ایسے روات ثقات سے حاصل ہوا اور
جس مذہب مین جمع کرنا احادیث کا واسطے تائید دین تشیع کے مستحسن بلکہ مستحب ہوا اوس
دین و سلسلہ کا کیا پوچہنا اور اوسکے اصول و فروع کا کیا کہنا اب جو کرین وہ تہوڑا ہی **شعر**
فی فروعت محکم آمد نی اصول ٭ شرم بادت از خدا و از رسول ٭ **قولہ** آپنے عقائد مین لکہا ہی

اعتقادنا ان حجج الله تعالی علی خلقه بعد نبیه محمد صلی الله علیه وآله الائمة الاثنی عشر الخ **جواب** جسنے صولت حیدریه علی هجوس القدریه کو دیکھا ہی وہ بالیقین جانتا ہی کہ مضمون امامت ائمۂ اثنا عشر کا بطور امامیہ کے مستحدث ہی ہرگز زمان سشہو ولہا بالخیر مین اوسکا عین واثر کچھہ تھا اور جب امامت ثابت نہوئی تو لوازم امامت بالاولی غیر ثابت ہین کہ الشئ اذا انتفی انتفی بلوازمہ یہہ عقائد زوائد کالائی بدبریش خاوند ہین ہمپر حجت نہین معہذا جواب ان عقائد کا ذیل آتہ مین بمواضع خود مرقوم ہی **قولہ** سوائے دوازدہ امام کے سائر سادات و برادران ائمہ و عاصی و بنی ہاشم واجب التعظیم ہین نہ مفترض الطاعة **جواب** یہہ بات خلاف تصریحات اساطین و مجتہدین امامیہ ہی اسلیئے کہ ارباب طائفہ زید شہید کو اور اونکے فرزند یحیی بن زید کو کہ بڑے عالم متقی تھے مروانیون نے اونکو شہید کیا دشمن کہتے ہین اور ابراہیم بن موسی کاظم اور جعفر بن موسی کاظم کو برا کہتے ہین اور جعفر کا لقب کذاب کہا ہی حالانکہ وہ بڑے اولیاء خدا سے تھے بایزید بسطامی اونکے مرید ہین جعفر بن علی کو کہ برادر حسن عسکری ہین لقب کذاب بخشا ہی حسن بن حسن مثنی اور اونکے فرزند عبد اللہ محض اور اونکے بیٹے محمد ملقب بنفس زکیہ اور ابراہیم بن عبد اللہ و زکریا ابن محمد باقر و محمد بن عبد اللہ بن الحسین بن الحسن اور محمد بن القاسم بن الحسن اور یحیی بن عمر حفید زید شہید کو کافر مرتد کہتے ہین علی ہذا القیاس ایک جماعت سادات حسنی حسینی کو کہ قائل بامامت و فضیلت زید بن علی تھے ضال و مضل جانتے ہین چنانچہ روایات اس عویٰ کے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین کتب امامیہ سے منقول ہین اور وجہ اس اعتقاد کی ظاہر ہی کہ نزدیک شیعہ کے منکر امامت ایک امام کا مثل نبوت ایک نبی کے کافر ہی اور کافر مخلد فی النار ہی چنانچہ آپنے بھی عقائد مذکورہ مین اسی جگہہ لکھا ہی کہ من انکر واحدا منہم فقد کفر و من شک فی کفر اعدائہم فلا یشک فی کفرہ اور کتب انساب و تواریخ سادات دلالت صریح کرتے ہین اسبات پر کہ اکثر اہل بیت حسنی حسینی منکر امامت بعض ائمہ بلکہ منکر امامت ہر ایک امام وقت اپنے کے تھے بلکہ منکر بعض ائمہ گذشتہ کے

فائده [illegible]

فائده [illegible]

بہی تہے اس سے ثابت ہوا کہ معاذ اللہ یہہ سب کافر تہے بلکہ جو انکے کفر مین شک کرے وہ
بہی بقول آپکے کافر ہی اور کافر باتفاق فریقین مخلد فی النار ہی مگر مذہب ایک گروہ امامیہ کا یہہ ہی
کہ یہہ سب اعراف مین رہینگے جیسے عباس وغیرہ اور بعضے کہتے ہین کہ بعد عذاب شدید کے
بشفاعت جد امجد خود نجات پاوینگے سو یہہ دونو قول موافق قواعد واصول شیعہ کے
مردود و رکیک ہین اسلئے کہ شفاعت حق مین کفار کے بالاجماع مقبول نہین اور اعراف دار
المخلد نہین اور رہنا اعراف مین بہی بے وجہ ہی اسواسطے کہ یہہ سب منکرِ امامت تہی اور منکر امامت
کافر ہی مگر یہہ کہتے ہین کہ محبِ علی دوزخ مین نجات دیگا اور اسمین شک نہین کہ یہہ سب محب
جنابِ امیر تہے گو معتقدِ امامت ائمہ نہون لیکن اس صورت مین دیکہیے سبیل دفعِ تعارض
کی کیا ہوگی بالجملہ بعد ملاحظۂ ان امور کے کسیکو اسمین شک باقی نہین رہتا کہ سایر سادات
واخوان ائمہ وعلوی وبنی ہاشم نزدیک امامیہ کے بغایت درجہ محقر ومہان وذلیل وخوار
ہین اور مطلق بے اعتبار اسلئے کہ کافر اذل خلق اللہ ہوتا ہی اور یہہ سب معاذ اللہ کافر
تہے تو لائق تعظیم نہ ٹہیرے بلکہ درخور توہین ہوئے قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ **قولہ** جنہون نے
سادات مین سے خلافِ رویہ آبائی کرام اپنے کے عمل کیا بہتر نکیا قاعدہ جہان کا ہی
کہ اگر ایکبادشاہ کے کئی بیٹے ہون اونمین سے جانشین اوسکا ایک ہی ہوتا ہی سب کو
سلطنت نہین پہنچتی اور جو باپ کے تخت پر بیٹہتا ہی بادشاہ وصاحبِ حکم وہی ہوتا ہی باقی
سب بہائی اوسکے شاہزادے ہین اگر اطاعت مین رہے صاحب توقیر ونیکنام
ہوئے ورنہ عاصی ومورد ملامت ہوئے گو صاحبِ عقل وشمائل حسنہ ہون قصۂ پسران
یعقوب مشہور ہی حضرت یوسف بمشیت الٰہی پیغمبر وبادشاہ ہوئے اور بہائی اونکے باوجود یکہ
پیغمبر زادے عقلمند تہے بسبب بدسلوکی کے ساتہہ حضرت یوسفؑ کے مصدر ندامت
وملامت ہوئے **جواب** یہہ تقریر مخالف ہی جملۂ سابق کے جسمین آپنے واجب التعظیم
ہونا بقیۂ اخوانِ ائمہ وغیرہ کا اقرار کیا تہا اب خود ہی اونکو مصدر خجالت ولائق زجر ا[illegible]

شبہ دربارۂ اخوان ائمہ معصومین علیہم السلام

شعر بدین عقل و دانش بباید گریست ؛ کہ خود گفتہ و خود ندانند کہ چیست ؛ سو ہذا ایہ مثال اسکے ہم
قیاس مع الفارق ہی اسلئے کہ پیغمبری یوسف علیہ السلام کی باتفاق فریقین منصوص کلام
الٰہی ہی اور امامت ہر ایک امام وقت کی متفق علیہ شیعہ ہی نہ سنی اور امامت کو نزدیک اہلِ سنت
کے منصوص ثابت کرو پھر ایک کو بادشاہ بقیہ کو شاہزادہ ٹھیراؤ اور نادم و ملام بناؤ ثبت
العرش ثم النقش علاوہ اسکے اخوانِ یوسف کو کوئی معاذ اللہ کافر و مرتد نہیں کہتا اور شیعہ
اخوان منکرین امامت کو کو کافر کہتے ہین اور نہین تو خود کافر ہون اور اخوانِ یوسف نے
ساتھہ یوسف کے براہ حسدِ نبوت بدسلوکی کی تھی اوسپر یوسف نے یہی فرمایا لا تثریب علیکم الیوم
یغفر اللہ لکم اور اونکی خطا سے درگذرے اخوان ائمہ نے ساتھہ ائمہ کے سوائے
انکارِ امامت کے اور کوئی بدسلوکی نہین کی کہ مورد ملام ہون اور یہہ انکار داخلِ بدسلوکی
نہین اسلئے کہ مقدمہ امامت نزدیک اونکے غیر منصوص تھا والا باوجود نص کے نیا گنجایش
انکار تھی **قولہ** عائشہ رض حفصہ رض کی جو شیعہ تعظیم نہین کرتے سو قصہ اونکا مشہور ہی اور آئندہ
مذکور ہوگا **جواب** یہہ قصہ بہی مثل قصہ حکمین کے جسکا وعدہ ذکر آپنے سابق کیا تھا
آئندہ مذکور ہوگا اور اہلِ شوق ہیجان چشم براہ و گوش بر آواز ہے **شعر** کانت مواعید
عرقوب لہا مثلا ؛ وما مواعیدہا الا الاباطیل ؛ **قولہ** جو یہہ گفتگو واسطے تحقیق حق کے تہی
تعصب طرفداری و پاس سخن دل مین نہین ابتداء کلام سے جو کچھ کہ کہا گیا اور اب جو
کہا جاویگا جملہ کتب معتبرہ سنت و جماعت سے تھا اور ہوگا اور تاویل و طول مقال
و قیاس و تقلید کو دخل نہین **جواب** شرم بگذار و بادشاہی کن ؛ ابتداء کلام سے جو اسمقام
تک آپنے لکھا بحکم للاکثر حکم الکل غالبًا کتب غیر معتبرہ اہل سنت سے جنکا حال ما سبق مین
گذر الکہا ہی اور بعض کتب شیعہ کو کتب اہل سنت قرار دیکر نقل کیا ہی اور جہان کہین اتفاقًا
کوئی روایت صحیح لکہی ہی اوسکو تقلید شیطان الطاق وغیرہ تاویل و طول مقال الاطائل
سے غیر موضع مین نقل کر کے بگاڑا ہی اور یہی صنعت آئندہ بہی عمل مین آئی ہی بلکہ

شی زائد ہیں یہ وعدہ کہ آئندہ ہی کتب معتبرہ سے نقل کیا جاوے گا شعل مراعید یا ہی
قرین وفاداری نہین شعر ایہ قرل تو اعتماد نتوان کرون ٭ خود را بگذارت شاد نتوانگر دیتا
از کثرت وعدہائی اپی در پی تو ٭ یک وعدہ راست باد نتوان کرون ٭ **قولہ** مدعا یا نا
صراط مستقیم کا ہی اور واسطے مناظرہ وطبع آزمائی کے مثل طب وہیئت وہندسہ ونجوم
وریاضی ونحو وصرف ومنطق ومسائل حکمت وغیرہ بہت علوم ہین کہ مناظرہ والون نے
ناحق شامل ہو داخل کر کے قضیہ کو معکوس کر دیا ہی **جواب** علوم عقلیہ فلسفیہ کہ
اصل مین حرفہ وصنعت اہل یونان ہی جب مائۃ منصور دوانیقی وہارون رشید مین
کہ حسب تصریح صاحب احقاق الحق زمرۂ شیعہ مین سے تھے بسبب محبت اعاجم کے یونانی سے
عربی مین مترجم ہوئے اور حلقۂ درس مین آئے چنانچہ عمدہ مصنفین ان فنون کے
معلم ثانی ابو نصر فارابی و بو علی سینا وقاضی ابو الولید بن الرشیدی ووزیر ابو بکر
مشہور بابن الاصابع وابن الصائغ اندلسی ہین اونھون نے کتب افلاطون وارسطا طالیس
و بقراط وجالینوس واقلیدس وبطلیموس وغیرہم کو ترجمہ کیا تو اوسوقت سب سے پہلے
بمقتضائے الجنس الی الجنس یمیل ان علوم نے اول قدم سرزمین عجم مین جمایا اور طوائف
شیعہ نے میراث سمجھکر اوسی کو مابہ الامتیاز بین الاقران ٹھیرایا اور اس پردے مین بربادی
شرع وملت مصطفوی کا قصد کیا اور مدار مناظرہ وتقریر وتحریر شرعیات کا اسپر رکھا
چنانچہ جو فسادات واختلافات وتشکک واوہام دین مین واقع ہوئی بدولت انہین سے
دیمون کے ہوئی حتی کہ الی الآن جو مزاولت ان علوم کی زمرۂ اہل التشیع مین ہی وہ اور
فرق مین نہین سنیون نے جو اوسکو کبھی سیکھا تو صرف اسلئے کہ اب مخالفین نے مدار
امتحان فضیلت وخود نمائی وشہرہ مدرس وتعلیم کا اسی پر منحصر کیا ہی اور ہنگام مناظرہ دلائل
عقلیہ وبراہین فلسفیہ سے بیشتر استدلال کرتے ہین اور منقول کو حجت نہین سمجھتے
مگر یہ کہ مطابق معقول ہو ناچار الزاما للخصم ودفعا للمخالف ضرورت اسکی ہوئی کہ قوانین واصطلاحات

[illegible]

[illegible]

ف — ڈوبانا کتب حکماء کا پانی مین

ف — ذکر علم صرف ونحو وغیرہ

علوم مذکورہ بہی یاد ہون نفس الامر مین یہہ صنعت شیعہ شنیعہ کی ہی نہ اہل سنت کی پس انکا طعن کا
نسبت انکے بابت شمول علوم مذکورہ کے بغایت دور از کار ہی سنیون کا تو یہہ حال ہی کہ جب
سعد بن وقاص نے ملک فارس و ایران مفتوح کیا اور زنان نازک اندام وہا نکی فراش آرائی
اہل اسلام ہوئین اور کتابخانہ بیحد وحساب فلاسفۂ خانہ خراب کا ہات آیا تو اوسوقت حضور
امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکہا کہ کیا کرنا چاہیے خلیفۂ ثانی نے فرمایا اطرحہا فی الماء
فان تکن ہدی فقد ہدانا اللہ باہدی منہا وان تکن ضلالا فقد کفانا اللہ یعنی اون کتابونکو پانی
مین ڈال دو کہ اگر وہ ہدایت ہین تو خدا نے ہمکو اوس سے بہتر ہدایت نصیب کی اور جو ضلالت
ہین تو خدا ہمین بس ہی حاصل یہہ کہ احتیاج ہمکو طرف کتب فلاسفۂ حکماء کے کسیطرح پر نہین
نیک ہوں یا بد چنانچہ ایسا ہی کیا کہ اونکو پانی مین چہوڑ دیا ولیکن علم صرف ونحو موضوع
جناب امیر علیہ السلام ہی اور فہم کتاب اللہ واحادیث ائمہ ہدی کا اوسپر موقوف ہی اور
جسکو اسمین دخل نہین اوسکی بابت فہم عربیت مین گوز شتر ہی سنیونکا یہہ مجال نہین کہ فعل
امیر المومنین مرتضی کو ناحق باطل سمجہین گو صدور باطل کا جناب ممدوح سے یا ائمہ ہدی سے
کہ ہمیشہ متکلم بعربی تہے نزدیک ارباب طائفہ کے جائز وروا ہو خاصة اسوقت اخیر
مین جب تک صرف ونحو نہ آوے ایک جملہ بہی عربی کا سمجہنا مشکل ہی نتیجہ نکالنے کا کیا ذکر ہی
اور بالفرض اگر فہم بعض لغات عربی کا کسیکو بسبب ہمزبانی بعض دہاقین وسوقیین عرب
سکنۂ وواردین بمبئی وحیدر آباد وغیرہ کے حاصل بہی ہو گیا جسطرح حال ہمارے
بعض احباب کا ہی تو یہہ ادراک کذائی واسطے افہام وتفہیم مواقع استعمال وموارد بیان
ووجوہ بلاغت وفصاحت وفوائد تقدیم وتاخیر مسند ومسند الیہ وغیرہ کے زینہار کافی
نہین ہوتا اور بدون اسکے استخراج مسائل واستنباط احکام ودرک مواضع استدلال
غیر ممکن ہی چنانچہ اسی جگہہ سے اس زمانۂ اخیر مین نوبت نزاع دینی کی یہان تک
پہنچی کہ ہر احمق کو دعوئی اجتہاد ہی اور ہر جاہل کو ہمسری اکابر مقصود ومراد بلکہ یہہ

دار عضال شیعہ سنی دونوں میں عام ہی جہان ابجد تمام کی اور مشکوۃ شریف ختم ہوئی عمل بالحدیث ہونے لگا اور فقہاء کرام پر تبرا شروع ہوا تقلید حرام ہی اگرچہ ائمہ حق مین ہو اجتہاد فرض عین ہی اگرچہ عین ضلالت ہو بالجملہ جو ادنی شعور رکہتا ہی وہ جانتا ہی کہ بے علم صرف و نحو دخل در منقولات دینا بدنامی کا ٹوکرا سر پر اوٹھانا ہی اور آپ کو نظرِ اعتبار اہل اعتبار سے گرانا علی الخصوص اوسوقت کہ جناب نبوی سے بھی اسباب مین اشارہ سمجہا جاوے چنانچہ حکایت مفسرین نے لکہا ہی کہ بعد نزول آیۂ کریمہ

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم ابن الزبعری شاعر نے کہا کہ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑونگا چنانچہ آپکے پاس آیا اور کہا الیس قد عبدت الملائکۃ الیس قد عبد المسیح فیکون ہولاء حصب جہنم یعنی آیت شریف سے معلوم ہوتا ہی کہ معبود غیر اللہ سبکے سب جہنم مین جاوینگے حالانکہ ملائکہ و مسیح بہی معبود غیر اللہ مین تو چاہئے کہ یہ بہی حصب جہنم ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا ما اجہلک بلسان قومک یعنی تو کتنا جاہل ہی زبان سے اپنی قوم کے حاصل یہہ کہ کلمۂ ما ما تعبدون مین واسطے غیر ذوی العقول کے ہی اور عیسی و ملائکہ ذوی العقول ہین تو اس مفہوم سے خارج ہین اگر کلمۂ من ہوتا تو یہہ شبہ ہو سکتا تہا ابن الزبعری نے یہہ جواب سنکر سکوت کیا پس ثابت ہوا کہ واسطے دریافت کرنے صراط مستقیم کے طالب حق کو حاجت علوم صرف و نحو و مالیہ کی شدید ہی اور یہہ علم داخل علوم ناحق نہین اور اسکے شامل کرنے مین کسیطرح کا خلل ایمان مین نہین آتا بلکہ فہم دین و ایمان اسی پر موقوف ہی بلکہ اگر علوم مذکورہ کو بہی بہ نیت خیر یعنی مناظرۂ خصم بے دین سیکہے تو اوسکا بہی کچہہ گناہ بابت تعلم و استعمال کے نہین کہ وسائل کو حکم مقاصد کا ہی اور یہہ علوم خادم علوم شرعیہ ہین ولیکن علت غائی آپکی اس تحاشی کی یہہ ہی کہ اگر جواب رسالہ ہدیۃ المومنین مین کوئی گفتگوی فاضلانہ کریگا اور مناظرہ عالمانہ کو برتے گا تو جواب الجواب مین عجب مشکل لاحل پیش آویگی

اشارۂ نبوی بطرف علم نحو

علت تحاشی ابو الفضل محمد عباس از علوم متداولہ

اور کہانتک کس کس سے پوچھہ پوچھہ پاسخ دیا جاویگا کہ قضیۂ ولا ابا حسن لہا اس سے
بہتر ہے کہ پہلے سے دفع دخل مقدر کیجیے اور تحریر علمی پھر نہ آنے دیجیے سو یہان
پہلے سے ہمنے بھی بمجبوری بحکم کلموا الناس علی قدر عقولہم تبعیت اختیار کی او دیدۂ
و دانستہ تحریر علمی سے کام نہ کہا با این ہمہ امید نہین کہ آپ سے ابو الفضل و الکمال اس
جواب سہل الاطراف عام فہم کو بھی سمجھہ سکین اور لطف ضبط و ربط و حسن معنی کو دریافت
فرما سکین کہ حلوا خوردن را روی باید اگر شیطان نے دغدغۂ جواب نویسی کیا اور نفس
امارۃ بالسوء رہبر خودکامی ہوا تو بھی چند صد یا چند ہزار دشنام کہ وضع لاچاران رند
منش ناکام ہی بجائے پاسخ صواب فرجام سر انجام ہو سکینگے کہ اذا لم تغلب فاخلب آپکی
مولانائی اسی سے ظاہر ہی کہ طب و ہندسہ و حساب و حکمت و ہیئت وغیرہ کو کہ
فروع علم ریاضی و فلسفہ ہین علوم مستقلہ جدا گانہ قرار دیکر ایک فہرست علوم ناحق کی
لکھی ہی اور اونکے شمول کو علم دین مین قضیۂ معکوس قرار دیا ہی شعر این کار از تو آید و
مردان چنین کنند ٭ بر فہم و دانش تو ہزار آفرین کنند قولہ اکثر مفسرین معتبرین سنت و
جماعت سے ثابت ہوا کہ یہہ آیت شان مین علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ عنہم کے اوتری
ہی امام احمد و مسلم و ثعلبی و ترمذی و موطا و ابو داؤد وغیرہ اصحاب صحاح نے
ام سلمہ و عائشہ و ابو سعید خدری و عبد اللہ بن جعفر طیار وغیرہم اسکو روایت کیا ہی نہ شان
ازواج مین چنانچہ جب یہہ آیت اوتری آنحضرت نے اپنی چادر اونپر ڈالکر فرمایا اللہم ہولاء
اہل بیتی و خاصتی اذہب عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا اوسوقت ام سلمہ و زینب نے کہا کہ ہم بھی
تمہارے ساتھہ ہین ای رسول خدا فرمایا تمہاری عاقبت بخیر ہی اور تم بی بیان رسولخدا
مین ہو انتہی ملخصا **جواب** ثعلبی تو شیعی ہی اوسکی روایت ہمپر حجت نہین اور روایات
بقیہ اہل صحاح صالح ہین لیکن اونمین باوجود تغلب و تصرف ساحی کے الفاظ روایت کو
الٹ پھیر کے بڑا گھٹا کے نقل کیا ہی چنانچہ اسی لئے منقول عنہ سے مطابق نہین

فا نزول آیۂ تطہیر بشان اہل

ہنوز انحصار نزول کا شان پنجتن پاک میں ثابت نہیں اور ما نحن فیہ و مبحوث عنہ یہی حصر ہی
لا غیر ورنہ کوئی سنی منکر داخل ہونے آل عبا کا آیۂ تطہیر میں نہیں اور جسنے کہا کہ مراد آیۂ
تطہیر سے فقط آل عبا ہیں موافق ضابطۂ قدما کے کہا اسلیئے کہ عادت صحابہ و تابعین کی

قولہم نزلت الآیۃ فی کذا

یوں جاری تہی کہ اکثر اوقات نزلت الآیۃ فی کذا کہتے تھے اور مراد یہہ ہوتی کہ آیۂ مذکور متضمن
اس حکم کے ہی یا محتوی اس فرد پر نہ یہہ کہ اس حکم خاص فرد خاص میں نازل ہوئی ہی چنانچہ سیوطی
نے اتقان میں لکہا ہی قال ابن تیمیۃ قولہم نزلت الآیۃ فی کذا یراد بہ تارۃ سبب النزول و
یراد بہ تارۃ ان ذلک داخل فی الآیۃ وان لم یکن السبب کما تقول عنی بہذہ الآیۃ کذا وقال الزرکشی
فی البرہان قد عرفت من عادۃ الصحابۃ والتابعین ان احدہم اذا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی کذا
فانہ یرید بذلک انہا تتضمن ہذا الحکم لان ہذا کان السبب فی نزولہا فہو من جنس الاستدلال علی
الحکم بالآیۃ لا من جنس النقل لما وقع انتہی اور صاحب صواقع نے بحث کریمۂ انما ولیکم اللہ
و رسولہ میں لکہا ہی قد تقرر فی اصول التفسیر ان قول الراوی نزل فی کذا لیس نصا فی الحصر
انما ہو من جنس الاستدلال اذا ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک او اجمع الصحابۃ
علیہ او اتفق علیہ جماہیرہم ودل علیہ العقل اور صاحب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین نے
لکہا ہی کہ رموز و مصطلحات متقدمین آنست کہ در مثل نزلت فی کذا معنی دخول این فرد باشد
در جملہ مدلول آیہ اگرچہ ہزاران دران مدلول داخل باشند الخ اس تقدیر پر جسنے نسبت نزول
آیت کی طرف آل عبا کے کی ہی مقصود اسکا داخل ہونا انکا ہی اس حکم میں نہ خصوصیت
افراد کی اور انحصار حکم کا معہذا اکثر مفسرین و محدثین اسطرف گئے ہیں کہ نزول آیہ کا حق میں
ازواج طاہرات کے ہی چنانچہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ یہہ
آیت حق میں نساء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتری ہی اور ابن جریر نے عکرمہ سے روایت
کی کہ وہ بازار میں پکارتے پہرتے تھے کہ قول اللہ تعالی کا انما یرید اللہ لیذہب عنکم
الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا نازل ہوا ہی حق میں ازواج نبوی کے اور ظاہر

سباق و سیاق آیہ سے بھی یہی ہی اسلئے کہ ابتدائی یا نساء النبی لستن کاحد من النساء
تا قولہ اطعن اللہ بلکہ تا قولہ والحکمۃ خطاب ازواج مطہرات کو ہی اور امر و نہی اونہین کو واقع پس
اثناء کلام مین حال دوسرون کا لانا بے تنبیہ کے انقطاع کلام سابق پر و افتتاح کلام
جدید پر مخالف روش بلاغت کے ہی کہ کلام خدا کو اوس سے پاک سمجھنا چاہیئے اور
اضافت بیوتکن بھی اسی پر دال ہی کہ مراد اہل بیت سے ازواج مطہرات ہین اسلیئے کہ گھر
آنحضرت کا سوائے اون گھرونکے جنمین بے بیان رہتے ہین نہین ہو سکتا اور لانا صیغہ
مذکر کا یعنی عنکم بملاحظہ لفظ اہل ہی اسلیئے کہ بقاعدہ عرب جب ایک چیز کو کہ فی الحقیقۃ مونث
ہی بلفظ مذکر ملاحظہ کرتے ہین اور تعبیر اوسکے بتذکیر چاہتے ہین تو صیغہ مذکر کا اوسکے
حق مین استعمال کرتے ہین قال تعالی اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت
انہ حمید مجید یہہ خطاب ہی حضرت سارہ علیہا السلام کو کہ مونث ہین بلفظ مذکر اسیطرح مراد
آیۂ مذکورہ مین عنکم سے ازواج مطہرات ہین اور موید اسکے ہی روایت ترمذی کی جسکو
آپنے نقل کیا کہ جب آنحضرت ؐ نے آل عبا کو زیر کسا لیکر یہہ دعا کی اللہم ہؤلاء اہل بیتی الخ
ام سلمہ نے کہا مجھے بھی شریک کرلو فرمایا انت علی خیر و انت علی مکانک اسلیئے کہ اگر نزول
آیت حق مین اہل کساء کے ہوتا تو حاجت دعا کی نتھی اور آنحضرت تحصیل حاصل نفرماتے
ام سلمہ کو اسی لیئے شریک دعا نکیا کہ اونکے حق مین استحصال ماحصل تہا مع ہذا التحقیق یہہ
ہی کہ باوجود ہونے اس آیت کے بمخاطبۂ ازواج سب اہل کساء بھی اسمین شریک ہین اور
دعا فرمانا آنحضرت ؐ کا واسطے چار شخصون کے نظر بخصوص سبب ہی کہ قرائن خصوصیت
ازواج کے کلام سابق و لاحق سے معلوم کرکے ڈرے کہ مبادا یہہ باقی رہجاوین
ولہذا روایت صحیح بیہقی مین ایسا معاملہ ساتھہ عباس و اولاد عباس کے بھی ثابت
ہی مدعا آنحضرت کا یہی تھا کہ سارے اقارب و اعزہ خطاب اہل البیت مین کہ مندرج کریمہ ہی
داخل ہوجاوین جسطرح کوئی بادشاہ کریم اپنے مصاحب سے کہے کہ تم اپنے

گہروالون کولے آؤ ہم انکو خلعت دینگے اور مہربانی کرینگے وہ عالی ہمت سب اپنے
متوسلون کولیجاوے اور کہے کہ یہہ سب میرے گہروالے ہین تا خلعت ونوازش
بادشاہی سے سب بہرہ وربون آورعجیب ماجرا ہی کہ باتفاق شیعہ وسنی بلکہ جمیع اہل
اسلام لفظ مطہرات کا حق مین ازواج نبوی کے بولتے ہین تعظیما لہن چنانچہ کلام قاضی
شوستری وملا عبد اللہ مشہدی وغیرہما مین ہزار جگہہ یہہ لفظ دیکہا گیا ہی اور ظاہر ہی
کہ یہہ لقب ماخوذ ہی آیۂ تطہیر سے حتی کہ آپکے زبان پر بہی چڑہا ہوا ہی اسی رسالہ مین بے
دغدغہ کئی جگہہ اس لفظ کو لکہا ہی اور بعض جگہہ کہ بجائی مطہرات لفظ طاہرات اختیار کیا
ہی اوسمین اور زیادہ مبالغۂ طہارت ہی اسلئے کہ مطہر مین ایک رائحہ عدم طہارت سابق کا
ہی اور طاہر مین سبق طہارت ہی یہہ خدا کی شان ہی کہ دشمن کے مونہہ سے کلمۂ حق
نکلتا ہی اور وہ نہین جانتا طرفہ تریہہ ہی کہ تہذیب الکلام مین ابی عبد اللہ علیہ السلام سے
نقل کیا ہی کہ گریہ اہل بیت مین معدود ہی سبحان اللہ بلی تو اہل البیت مین ہو اور ازواج
اہل بیت مین نہون شعر فانکنت لاتدری فتلک مصیبۃ ؎ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم
قولہ اور جو اسکے خلاف کہے وہ صحیح نہین اور قول اوسکا قول خوارج ہی مثل روایت
عکرمہ غلام ابن عباس کہ تہذیب الکمال ولسان المیزان وغیرہ کتب رجال مین خارجی ہونا
اوسکا ثابت ہی **جواب** ابن عباس نزدیک شیعہ کے اجلۂ اصحاب وشیعیان حضرت
امیر سے ہین چنانچہ حلی نے خلاصۃ الاقوال مین لکہا ہی ہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان محبا لعلی وتلمیذہ وحالہ فی الجلالۃ والاخلاص لامیر المؤمنین اشہر من ان یخفی
انتہی اسیطرح قاضی نور اللہ شوستری نے انکو شیعہ مین شمار کیا ہی آور عکرمہ چیلۂ خاص
الخاص ابن عباس تھے اور شاگرد رشید جناب ممدوح کے پس اسکا کیا ذکر ہی کہ باوجود
ان خصوصیات کے وہ طریقۂ ابن عباس سے اور اونکے عقیدے سے واقف نہون
یا ابن عباس باوجود تلمذ واخلاص وحب وتشیع مرتضوی کے اونکے خروج ونصب

استعمال لفظ مطہرات برای ازواج نبوی

بودن گریہ از اہل البیت

خارجی بودن عکرمہ

تشیع عکرمہ ابن عباس

مطلع نہوں پایا باوجود اطلاع کے اونکو خاص موالی وتلامیذ سے سمجھیں اور روادار صحبت و
رفاقت ہوں حالانکہ باوجود اس طول صحبت کے پوشیدہ رہنا احوال کا محالات عادیہ سے ہے
اور نسبت خروج کی طرف کتب مذکور کے محتاج نقل عبارت ہی **قولہ** اسی قبیل سے ہی سخن
ابن جبیر وابن ابی حاتم کا کہ خلاف واقع شان ازواج طاہرات امہات المومنین مین جا
ہین **جواب** روایت ابن جبیر وغیرہ کو صاحب تحفہ نے فی الجملہ لکھاہی پس نقصان اوسکا
محتاج بیان سند ہی صرف چرب زبانی سے الزام اہل سنت میسر نہیں آتا اور بالفرض اگر سابق
و لاحق آیہ سے ترک نظر کریں توبھی اوسکو دلالت مدعا پر نہیں اسلیئے کہ القرآن یفسر بعضہ
بعضا محاورہ قرآن پاک شاہد ہی کہ مراد ازواج مطہرات ہین وبس اسلیئے کہ تعبیر مونث بلفظ
مذکر بہت رایج و مستعمل ہی قصہ حضرت موسی مین فرمایا ہی اذ قال موسی لاہلہ انی آنست نارا
لعلی آتیکم منہا بخبر او آتیکم بشہاب قبس لعلکم تصطلون یہان خطاب آتیکم اہل بیت موسوی کو
ہی اور ابو علی طبرسی نے مجمع البیان مین لکھاہی کہ امت نے اتفاق کیا باجمعہا کہ مراد
اہل بیت سے گھروالے پیغمبر کے ہین پھر اختلاف کیا تو عکرمہ نے کہا کہ مراد ازواج
نبوی ہین اسلیئے کہ اول آیت متوجہ ہی طرف اونکے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نزول آیت
تطہیر کا حق مین آل عبا کے متعین ہوتا تو امت مین اختلاف نہ پڑتا اور عکرمہ قول فیصل کہتے
اور جب عکرمہ نے کہا تو امت نے سکوت کیا پس اگر کوئی دلیل تخصیص موجود ہوتی تو سکوت
نکرتے مع ہذا مقصود شیعہ کا اس تخصیص سے اثبات عصمت آل عبا ہی سو ثبوت اوسکا
بغایت دشوار ہی اسلیئے کہ جو چیز پاک ہی اوسکے حق مین نہیں کہتے کہ ہم اوسکا پاک کرنا
چاہتے ہین غایت الامر یہہ ہی کہ جب ارادہ الہی متعلق باذہاب رجس ہوا تو اب یہہ مطہر ہوئے
گو پہلے نہوں اور یہہ بھی بطور اہل سنت ہی نہ اصول شیعہ اسواسطے کہ نزدیک شیعہ کے
وقوع مراد الہی لازم ارادہ الہی نہیں بہت امور ہین جنکا ارادہ خدا کرتاہی اور شیطان
و بنی آدم اوسکو واقع ہونے نہیں دیتے کمافی بحث الالہیات من التحفہ اور اگر خدا کو

ف داخل ہونا ازواج کا اہل بیت مین

نزول اس آیۃ سے اناد معنی عصمت مقصود ہوتا تو یون فرماتا اِنَّ اللہَ اَذْہَبَ عَنکُمُ الرِّجْسَ اَہلَ البَیْت
وطَہَّرَکُم تَطہِیرًا تیرہ بات بہی ظاہر ہی کہ جبی بہی اوسکو سمجہتا ہی تو آذکیا شیعہ تجہین اور
بصورت مفید ہونے اس کلمہ کے معنی عصمت کو لازم آتا ہی کہ سب صحابہ علی الخصوص جو حاضر بدر
بدر قاطبۃً معصوم ہون اسلئے کہ انکے حق مین فرمایا ہی وَلٰکِن یُّرِیدُ لِیُطَہِّرَکُم وَلِیُتِمَّ نِعمَتَہٗ عَلَیکُم
لَعَلَّکُم تَشکُرُونَ وقال تعالیٰ وَیُذہِبَ عَنکُم رِجزَ الشَّیطَانِ اور ظاہر ہی کہ اتمام نعمت عنایت
دیگر ہی علاوہ ارادۂ تطہیر کے اور ادل ہی عصمت پر اسلئے کہ اتمام نعمت کا بدون حفظ از
معاصی و شر شیطان بعد تطہیر متصور نہین آور جو وجوہ کہ لفظ تطہیر و رجس مین بطرق احتمال
متطرق ہین وہ سب اب ہباءً منثورًا ہو گئی اور مؤید اسکی ہی روایت طبرسی کی مجمع البیان
مین ابو حمزہ یمانی و محمد بن ابی عمر سے تا زید بن علی و علی بن حسین کہ اونہون نے فرمایا
ہم امیدوار ہین دو اجر کے واسطے محسن اپنے کے اور دو چند عذاب کے واسطے
مسی اپنے کے جیسا وعدہ ہی ساتہ ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی نے
امام زین العابدین سے پوچہا کہ تم اہل بیت مغفور ہو خفا ہو کر فرمایا کہ ہم الخ تم زیادہ
ساتہ اسبات کے کہ جاری ہو تم مین وہ چیز جو جاری کی اللہ نے ازواج نبی مین
ہمارے محسن کو دو اجر اور مسی کو دونا عذاب ہو پہر دونو آیت کو تلاوت فرمایا انتہی اس
تصریح نکلی عدم عصمت اہل بیت کی آور یہ بہی معلوم ہوا کہ امام ممدوح ازواج کو داخل
اہلبیت و شریک غالب حکم تطہیر جانتے تہے چنانچہ بروایت ترمذی و موطا والبوداؤد
وغیرہ جسکو آپنے نقل کیا ہی مؤید اسکی ہی اسلئے کہ اگر آیۂ تطہیر مفید عصمت ہوتی تو
اسکی کیا ضرورت تہی کہ ہر وقت چہ مہینے تک دروازۂ سیدہ پر کھڑے ہو کر فرماتے
الصلوۃ یا اہل البیت پس متحقق ہوا کہ یہ ارادہ بہی تشریعی تہا نہ تکوینی کہ مراد وقوع
اوس سے متخلف نہو قولہ جو مصحف عثمانی مین یہ آیہ آیات مخاطبہ بعضے ازواج مین درج
ہی اسلئے بعضے آدمیونکو مغالطہ پڑا اور ظاہر ہی کہ ترتیب عثمانی خلاف نزول وحی پر ہوا

دمقدم وموخر واقع ہی **جواب** یہہ شبہہ مدفوع ہی بجواب مسبوق جسمین قطع نظر کلام سابق
لاحق سے کرکے پاسخ دیاگیاہی فلیرجع الیہ **قولہ** بعضے سُنّی الزاماً کہتے ہین کہ شیعہ نے
قرآن کانام مصحفِ عثمانی رکہاہی یہہ بات قابل سماعت علما کے نہین اسلئے کہ یہہ حرف سُنّی
بہی کہتے ہین اتقان مین چندجگہہ یہہ لفظ لکہاہی **جواب** آپنے محض دلاوری اور خداعیت سے
لفظ بیاض ومجموعۂ عثمانی کوچہوڑکر صرف بغرض استحاہ طعن اہل سنت پر لفظ مصحف کواختیار
کیا ورنہ ظاہر ہی کہ کوئی سُنّی اس بابت طاعن شیعہ پرنہین اسلئے کہ اضافت مصاحف
کی طرف عثمان کے بسبب اشاعت واذاعت فرقان کے ہی نہ بنابر تصنیف کرنے عثمان
کے اورجس نے ہدایۃ النحو بہی پڑہی ہوگی وہ بہی جانتاہی کہ اضافت ادنی ملابست سے
صحیح ہوتی ہی ہان اگرکوئی دلیل صحتِ تفوہ بیاض عثمانی وغیرہ آپکی دوکان مین موجود ہو
تواوسکو ہمارے ہاتہہ بیچو کہ امتحان سرہ وناسرہ ہو **قولہ** ترمذی وموطا وابوداود
ومسلم وجامع الاصول ومشکوۃ ومسند احمد حنبل ومعجم طبرانی ووسیط واحدی وجمع بین
الصحاح ستہ رزین عبدری وجمع بین الصحیحین حمیدی ونسائی ومفتاح النجا ونزل الابرار
معتمدخان بدخشی ومودات سیدعلی ہمدانی شافعی وغیرہ متواتراً انس وابن عباس و
سعدوقاص وابوسعیدخدری وواثلہ وام المومنین عائشہ وام سلمہ وغیرہ بہت رُوات
معتمدسے مروی ہی کہ بیشک سوائی آل عبا کے اورکوئی مردوزن اس آیت مین مقصود
نہین پس ثابت ہواکہ ازواج مکرمات اہلبیت آنحضرتؐ سے جنکے پیرو اثناعشریہ ہین
علیحدہ ہین الخ **جواب** قال اللہ تعالی وقدخاب من افتری ان کتب مین یہہ مضمون
کہ سوائے آل عبا کے اورکوئی مردوزن مقصود نہین بتخصیص حرف تاکید وحصر مفقود ہی اور
غیرموجود اوراوسیطرح یہہ ہی کہ اس ہذیان کو متواتر کہا جاتاہی یہہ تعریف متواتر کی
کہ فلان وفلان روایت مثلاً مفتاح النجا ونزل الابرار وغیرہ مین مرقوم ہی عجائب
غرائب اجتہاد ہی ع ای وقت توخوش کہ وقت ماخوش کردی لیکن اس تعریف

فائدہ اطلاق مصحف عثمانی بر قرآن عزیز

فائدہ تخصیص نزول آیۂ تطہیر باہل بیت

فائدہ متواتر

نزول اس آیۃ بیا باعث وارد ہوئی ہی کہ جمیع روایاتِ احاد بہی اس صورت مین متواتر ہو جائینگا
ویطہرکم تطہیرا غیر متواتر کا عالم امکان سے مفقود ہوگا اسلئے کہ اب کثرت تالیفات سے
ہزارہا بلکہ لاکہا کتاب مہیا ہی اور غالبا ایک دوسرے سے ماخوذ ہی پس بصورت ہزارہا
احاد کے چند کتب مین تواتر اوسکا ثابت ہو جاویگا حالانکہ نزدیک اہل سنت کے سوائے
کتاب اللہ اور چند احادیث کے کچھہ متواتر نہین متعدد روایات ترمذی و ابو داؤد و مسلم
و موطا وغیرہ کو اگر دلالت ہی تو اسی پر کہ مخاطب بالذات ازواج مطہرات ہین اور آل عبا
بطریق تبع بنا بر دعائے نبوی اونمین شامل داخل ہین کما مضی توضیحہ تخصیص نزول بر بنائے آل
عبا کے حالانکہ لفظ اہل بیت کا ترجمہ یہی ہی کہ گھر کے لوگ نہ اور کچھہ اہل کے معنی لوگ
اور بیت کے معنی گہر اور گہر کے لوگ عبارت ہی بی بی سے نہ داماد و بیٹی و نواسون سے
آخر یہہ ایسی لغت نہین جسکے ہزار بانسی معنی ہون آج تک عرف مین مراد اہل خانہ سے زوجہ ہوتی
ہی نہ اور کوئی آو جس سے پوچھو کہ تمہارے گہر کے لوگ کیسے ہین وہ اس لفظ سے بی بی
کو سمجہے گا اور مثل مشہور ہی کہ گھر بی بی سے ہی اور جب ایک بی بی سے گہر ہوتا ہی تو دو
یا گیارہ یا نو بی بی سے کیونکر گہر نہوگا حالانکہ خود حق تعالی نے پیغمبر کے گہر کو انکا گہر فرمایا
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ پس جس صورت مین کہ خدا انکو اہلبیت پیغمبر مین داخل کرے وہ کون ہی
جو انکو گہر سے نکالے یہہ کچھہ خالا جی کا گہر نہین کہ دہینگا مشتی سے جو چاہو ثابت کر دو
علاوہ اسکے کسی لغت و استعمال مین معنی اہل بیت کے داماد و دختر و احفاد نہین سنے
اور اگر یہہ معنی ہین تو چاہیئے کہ جہان کہین لفظ اہل بیت ہو وہان یہہ معنی مراد ہو سکین
کہ لا یصار الی المجاز الا عند تعذر الحقیقۃ اور یہہ معنی اس لفظ کے حقیقی ہین اور معنی ازواج
مجازی ہین حالانکہ یہہ معنی محاورات قرآنی مین ہرگز نہ بن سکین گے اس صورت مین
تفسیر اہلبیت بداماد و دختر وغیرہ کرنا معنی قرآن کے بگاڑنا ہی علی الخصوص جبکہ
کوئی روایت مخصص صریح بہی موجود نہو اسوقت یہہ تفسیر بالرائی ہی شعر

معنی لفظ اہل بیت

ف ضابطہ تطبیق دو روایت

ومن عدم الالتفات انک لاتدری ۞ وانک لاتدری بانک لاتدری ۞ اور بفرض تسلیم یا تو
کا سدہ مودات وغیرہ حسب فہم سامی حاجت تطبیق کی اوسوقت ہو کہ دونو روایت ایک مرتبہ
مین ہون شہرت وصحت وافادہ وغیرہ مین حالانکہ یہان خلاف اوسکے اخبار صحیحہ مجمع علیہا
وغیرہ موجود ہین جس سے مخاطب بالذات ہونا ازواج کا او شامل داخل ہونا آل عبا کا
بمقتضائے العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یا بنا بر دعائے نبوی ثابت ہی اور اگر دونو روایت کو ہم مرتبہ
بہی رکہین تو بہی حسب ضابطہ مقبولہ مومن جالشی در حسام وغیرہ کہ الحدیث یفسر بعضہ بعضا
ترجیح اسی کو ہوگی اسلیے کہ قرآن پاک مؤید اسیکا ہی اور وہ اکبر ثقلین ہی اور ائمہ ہدی کہ
ثقل اصغر ہین مع القرآن ہین اور بقول آپکے مفسر فرقان وترجمان کتاب رحمن ہین تو ہم
سنی باوجودیکہ اپنی کتابونمین بسبیل تواتر حدیث ثقلین کو لکہتے ہین لیکن اوسپر اعتقاد

ف حسبنا کتاب اللہ کہنا عمر فاروق کا

وعمل نہین کرتے جیسا عمر بن خطاب نے کہا حسبنا کتاب اللہ یہہ ایسی بات ہی جیسے ایک
بیمار کے پاس کتابین طب کی موجود ہون اور وہ علاج مین رجوع طرف طبیب کے نکرے
اور کہے کہ سارے علاج بیماریون کے کتاب مین مفصل لکہے ہین مین اپنے علاج
آپ کر لون گا حاجت حکیم کی کیا ہی وہ ضرور نسخہ مین خطا کرے گا اور غالبا اوسکا
نسخہ مفید نہو جواب حدیث ثقلین اگرچہ کتب اہل سنت مین مروی ہی لیکن کسیکے
نزدیک متواتر نہین آپکے دماغ مین بسبب جق جق بق بق دوکانداری کے اختلال ہوگیا
ہی ہر چیز متواتر نظر پڑتی ہی خدا خیر کرے عمرؓ نے جو حسبنا کتاب اللہ کہا تو اوسوقت
نہین کہا جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث ثقلین فرمائی کہ اوس سے انکا
تمسک باہلبیت مفہوم ہو سعہذا آپکی تقریر سے ثابت ہی کہ سنی قرآن پر تو عمل
کرتے ہین لیکن عترت سے متمسک نہین سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ معنی تمسک بعترتکے
بموجب قرآن کہ باقرار شیعہ اکبر ثقلین ہی مودت وموالات اہلبیت ہی لاغیر چنانچہ ابقا
قرآن کا تا قیام ساعت اسی غرض کے لئے ہی کہ ہمیشہ عقائد واعمال کو اوسپر عرض کرین

جو موافق ہو اوسی قبول اور جو مخالف ہو اوسے ترک کرین اسمین سنتی اور عترت دونو برابر ہین
پس جس صورت مین کہ عمر فاروق نے اوتباع کتاب اللہ کو حسبنا کہا تو اوسمین عترت آگئی
اسلیے کہ قرآن و عترت کا ساتھہ ہی جو قرآن کو مانیگا وہ عترت کو پہلے مانے گا آخر یہہ بھی تو
قرآن ہی مین ہی لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی اور جسنے قرآنکو نہ مانا اور محرف و
بیاض عثمانی جانا وہ عترت کو بھی نہ مانے گا چنانچہ کافر مرتد جانتا روافض کا سوائے
ائمہ اثنا عشریہ کے اکثر عترت کو سابق گذر چکا ہی اور مثال کتاب طب کی اس جگہہ صحیح
نہین بلکہ قیاس مع الفارق ہی خاصۃً بمقدمۂ فاروق اسلئے کہ عمر کا مرتبہ امت مین مرتبہ
حکیم کا ہی نہ درجہ علیل کا اور جسنے حکم تمسک بعترت کا فرمایا ہی اوسی نے یہہ بھی فرمایا اقتدوا
بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پس اگر یہہ لوگ بیمار ہوتے تو آنحضرتؐ انکے اقتدا کا کیون
حکم کرتے کہ رای العلیل علیل اسیطرح فرمایا ہی علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین
پس طعن انکی واقع مین معاذ اللہ منجر ہوتی ہی طرف ختم المرسلین کے وکفی بہ ضلالاً مع ذلک
حدیث ثقلین مین یہہ تصریح بھی نہین کہ عقائد و اعمال کو عترت سے سیکھیں کہ مساغ
تشنیع ہو بلکہ مقابلہ کتاب و اہلبیت صریح دال ہی اسبات پر کہ قرآن معجزہ مستدام نبوی ہی
اوس سے اخذ احکام و اوامر و نواہی و ادراک حق و باطل کرو اور عترت آل نبی ہی
ان سے دوستی و یاری رکھو اور اگر عترت کافی ہوتی تو پھر لقاء قرآن لغو تھا اور نہ
قرآن ایسا مشکل ہی کہ جز عترت کوئی اوسکو نہ سمجھہ سکے لفظ اَنْزَلْنَا آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ وَلٰکِنْ
مُدَّکِر وغیرہ بہت جگہہ وارد ہی آپ کوئی دلیل حصر فہم قرآن در اہل بیت رضوان اگر آپکے
کیسۂ معلومات مین تقیۃً چھپی دھری ہو تو اوسکو نکالو پھر کسدن کام آویگی اور فساد
اس فہم کا ظاہر ہی کہ تمسک ساتھہ قرآن کے ہر زمانے ہر آن مین میسر ہی بخلاف
عترت کے کہ ہر زمانے مین موجود نہین تمسک کس سے کیجیے ایک امام مہدی
ہین کہ صدہا سال سے بخوف اعدا غار مین چھپے بیٹھے ہین اور ہمیشہ فریاد اخرج

امولانا اخرج یامولانا از بان شیعہ مومنین سے سنتے ہین اور زینہار ملتفت نہین ہوتے
اور جو ائمہ گذشتہ ہین اونکے عہد مین بہی تمسک بسبب تقیہ وتوریہ کے میسر نآیا اور
نیز تمسک اوس سے کرتے ہین جو معصوم ہو اور عصمت عترت کی ہنوز محل توقف
مین ہی اور حق تعالی نے قرآنکو شفا فرمایا ہی جب اوس سے بیماری نگئی اور اسکو
طبیب نسمجہا تو اب عترت سے کہ خود محتاج قرآن ہین اور اصغر ثقلین کیا بہبودی ہوگی
وحبذا ما قیل شعر اول و آخر قرآن زچہ با آمد وسین ٭ یعنی اندر رہِ دین رہبر تو قرآن بس ٭
قوله اسیطرح جو کوئی دعوی عمل کتاب اللہ کا کرے اور رجوع طرف ائمہ اہلبیت کے
نکرے کتاب اوسکی ہادی نہین جیسا امیر المومنین نے غزوۂ صفین مین فرمایا ہذا قرآن
صامت وانا قرآن ناطق اور اگر کتاب خدا ہادی ہوتی تو آنحضرت عترت اطہار کو قرین
کتاب نفرماتے کہ دونو سے تمسک کرو اور یہہ نکہتے لا تقدموہما فتہلکوا الخ اس سے
معلوم ہوا کہ فائدہ بدون تمسک اہل بیت کے کتاب اللہ سے ممکن نہین اور نجات
انہین کی اطاعت وفرمان برداری مین منحصر ہی جواب حضرت امیر علیہ السلام نے
جو انا قرآن ناطق فرمایا سو اسلیئے کہ خوارج اوسکی تاویل باطل بمقابلۂ امیر برحق کرتے تھے
اسلیے نہین فرمایا کہ قرآن صامت غیر مفید ہی معہذا ابن ابی الحدید شیعی نے شرح
نہج البلاغۃ مین ناطق فرمانا جناب امیر کا قرآن کو نقل کیا ہی اور عبارت لا تقدموہما الخ
باوجود غلط ساقط ہونے کے روایت شیعہ ہی نہ اہل سنت اور حال تمسک اہل سنت کا
ساتہہ عترت کے غیر محتاج بیان ہی اسلیے کہ سارے سلسلے مجتہدین امت اور اولیاء
ملت کے ظاہر و باطن مین منتہی ہین طرف ائمۂ ہدی کے اور اگر کہنا ہذا قرآن صامت کا
دلیل ہی عدم ہادی ہونے کتاب اللہ پر بدون عترت کے تو کہنا انا قرآن ناطق کا
دلیل ہی استخفاف کتاب اللہ پر اور اس کلمہ سے اور کلمۂ فاروق سے کہ حسبنا کتاب اللہ
ہی فرق زمین وآسمان کا ہی عمر نے اس کہنے مین بہی قرآنکو جسمین ذکر تمسک اہلبیت ہی

کافی سمجھا اور عترت کو اوسمین داخل جانا اور حضرت امیر نے باوجودیکہ قرآن ثقل اکبر ہی اوسکو
عظیم فرمایا اور ثقل اصغر کو کافی ٹھیرایا حالانکہ اس شخص کی مین بڑا ترک ادب ہی اب یہی کلمہ فاروق
اعظم غالب ہا اور کلمۂ اسد اللہ غالب مغلوب انصاف سے گذرنا سنجیا ہیئے کہ مستمسک ثقلین کا
کون ہی طرفہ یہہ ہی کہ خود عترت نے تصریح کی ہی ساتھہ کافی ہونے کتاب اللہ کے بدون
عترت کے جیسا سچے آپ نے صفحۂ پانزدہم مین بعض روایات موئد اس دعوی کے نقل کیے
ہین از انجملہ یہہ ہی کہ ابو جعفر قمی نے اعتقادات مین لکہا ہی کل حدیث لایوافق کتاب اللہ
فہو باطل وان وجد فی کتب علمائنا فہو مدلس اور کتاب کافی مین ہے بسند موثق عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی کل حق حقیقۃ
وعلی کل صواب نورا فما وافق کتاب اللہ فخذوہ وما خالف کتاب اللہ فدعوہ والیضا عن ایوب
بن الحرث قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول کل شی مردود الی الکتاب والسنۃ
کل حدیث لایوافق کتاب اللہ فہو زخرف پس یہہ دلائل ناطقہ ہین اسبات پر کہ اصل الاصول
تمسک قرآن مجید ہی اور جو حدیث اوسکے خلاف ہی وہ باطل و مدلس و مردود
و زخرف ہی اور اسمین ذکر تمسک عترت کا نہین آیا اور قرآن پاک مین خود قرآنکو بدون
مقارنت عترت کے کافی فرمایا ہی قال تعالی اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ
یُتْلٰی عَلَیْهِمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَرَحْمَةً وَّذِکْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ اسجگہہ بنظر اسکے کہ قرآن تنہا
نزدیک شیعہ کے کافی نہین مرجع ضمیر اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اگر امامیہ کو ٹھیرائین توگویا حق بحقدار
رسید بالجملہ اس سے نکلا کہ تمسک بعترت عقائد واعمال مین نہین بلکہ مودت ومحبت
واحترام مین ہی اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف شیعہ کے کہ اونہون نے
قرآن کو تو بیاض عثمان ٹھیرا کر مہجور کیا اور عترت کو غائب قرار دیکر مطمئن ہو بیٹھے
اب جب صاحب الامر والزمان نکلین اور قرآن جدید نکالین تب کہین تمسک بثقلین
روزی ہوا اور جن مجتہدین و اخیار مین سے اب تمسک ہی وہ سب مطرود عترت

مردود ہونا روایات عترت کا مخالف قرآن کو

مردود حضرت ہین کما مر پس متمسک مطلوب کہان **شعر** عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را ✿ **قولہ** ظاہر ہی کہ تمام کتب حدیث و تفسیر و فقہ سنیون مین
ائمہ حق سے اثر و خبر نہین اور اگر احیاناً کسی جگہہ شاذ و نادر لکہا ہی تو او سجگہہ کہ مفید مطلب خود
ہو یا مقام ضعیف کر کرنے نکرتے ہین اور سکے حسب بیان ضرورت نہوا اور محل ضروری مین
کیا ممکن کہ اقوال ائمہ کو زبان پر لاوین **جواب** ظاہر ہی کہ خدا نے آپکو چشم بینا و گوش شنوا
عطا نہین کیا ورنہ کوئی کتاب سنیون کی دیکہتے تو حال خبر و اثر ائمہ ہدی سے کچہہ اثر و خبر
ہے آپ کسی عالم سے مسلم ابن ماجہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی وغیرہ کتب حدیث کو پڑہہ اکر
سنو کہ انمین کوئی روایت ائمہ سے ہی یا نہین اور اگر بسبب قلت فرصت کے بنابر
خرید و فروخت بازاری اور انصرام خدمت مختاری یہہ نہین ہو سکتا تو شوکت عمریہ کو ملاحظہ
فرماؤ کہ اوسمین کیا ثابت کیا ہی مختصر یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت و جماعت کے ہزارون
روایتین حضرت امیر و دیگر ائمہ اطہار سے انکی کتب مین کہ جمعا و فرادی اسیواسطے تالیف
ہوئی ہین موجود ہین چنانچہ لال کائی نے محدثین اہل سنت مین سے ایک کتاب فقہ مرتضوی
کی کتاب الطہارت سے لیکر تا آخر ابواب فقہ جمع کی ہی اور تفسیر شاہی محض واسطے جمع روایات
ائمہ اہل بیت کے بابت تفسیر تالیف ہوئی ہی اسیطرح اور تفاسیر اہل سنت مثل تفسیر کبیر و در
منثور و معالم التنزیل و کتب حدیث و فضائل اہل بیت و صحابہ روایات ائمہ اطہار سے
مملو ہین انتہی پس دعوی تخلف اہل سنت کا روایات ائمہ سے و تفاوت ضروری و عدم ضرور یکا
محض واسطے عیب پوشی مقلدان شیطان الطاق و ہشام احول و کلینی اعور وغیرہم
کے ہی ولیکن ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ✿ **قولہ** مجنون سے پوچہا
الی قولہ کہا حق لیلی تہا **جواب** وجہ ربط اس حکایت مجنونانہ کی کہ مشعر خبط جو اس مستدل ہی
ماقبل و مابعد سے کچہہ واضح نہوئی ورنہ کچہہ گفتگو کیجاتی آرے احادیث السکاری تُطوی ولا تُروی
قولہ بنی امیہ و بنی عباس سے بارہ نام باختلاف اپنی کتابون مین لکہے ہین ازانجملہ ملا علی

قاری نے شرح اکبر مین لکہا ہی کہ بعد چاریار کے معاویہ خلیفہ پنجم و یزید خلیفہ ششم و عبد الملک
بن مروان ہفتم اور فرزندان اوسکے یزید و سلیمان و ہشام و ولید و منہم عمر بن عبد العزیز یہہ بارہ
امیر قریش بموجب حدیث کے ہین جواب یہہ سب بنی امیہ ہین انمین کوئی بنی عباس نہین ہی ایسے
ان بارہ کو دونو سے قرار دیا غالبا منشا اسکا کمال تبحر علم تاریخ ہی کہ ماورائے کمالات دیگر کیا
فن مین بہی آپکو دستگاہ کامل حاصل ہی حالانکہ ذکر یزید زمرۂ خلفاء مین مستلزم اسبات کو نہین
کہ اوسکو مستجمع شرائط امامت جانا ہو خصوصا اوسوقت کہ جب خود انہین علمانے تصریح
کی ہو کہ مراد خلافت عام ہی حق ہو یا باطل آور منجملہ اونکے ایک یزید بہی ہی اسی جگہہ سے
بدلالت مطابقی معلوم ہوا کہ یزید صلاحیت خلافت کی نہین رکہتا تہا چنانچہ اسی لئے سیوطی
وملا علی قاری وغیرہما نے باوجودیکہ یزید کو خلفاء مین ذکر کیا ہی لعن و تکفیر اوسکی سے دریغ
نہین کیا غایۃ ما فی الباب یہ کہ اس تعداد مین مسامحت ہوئی سو یہہ محل نزاع نہین بلکہ نزاع اعتقاد
حسن سیرت و حقیقت خلافت مین ہی اور وہ باطل ہی معہذا ابن طاوس ثانی کیکاؤس
وشیعہ دیگر اخراج اوسکے اور بہت سے غرائب محمود قائل ہین سامہہ حسن سیرت مامون الرشید
کے حالانکہ نصوص قطعیہ پیغمبر اور ائمہ ہدی مرۃ بعد اخری وارد ہین اوسکے لعن مین بخصوص آن
اور شعر اسبات پر کہ وہ قاتل علی بن موسی الرضا علیہ السلام ہی بزہر ہلاہل فافترقا قولہ ابن حجر
آخر صواعق مین لکہتا ہی کہ لا یجوز الطعن فی معاویۃ لانہ من کبار الصحابۃ الخ جواب صحابی ہونا
معاویہ کا عبارت قاضی شوستری سے ظاہر ہی کہ اوائل مجلس سیوم مجالس المومنین مین لکہا
ہی کہ تعریف صحابی بنابر اظہر القوال آنست کہ ملاقات نمودہ باشد باپیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حالتی
کہ ایمان باو آوردہ باشد انتہی آور مومن ہونا معاویہ کا صلح امام حسن سے واضح ہی
اسلئے کہ اگر مومن نہوتی تو امام معصوم اطاعت ایسی ظلوم و جہول کی دیدہ و دانستہ کیون نہنیا
کرتے اور وجہ عدم طعن معاویہ کی آیندہ ذکر معاویہ مین آویگی قولہ ولا یجوز لعن یزید
ولا تکفیرہ فانہ من جملۃ المومنین الخ جواب مومن ہونا یزید کا اس اعتبار سے ہی کہ وہ کلمہ

في مومن ہونا معاویہ

في تعریف الصحابی

في منع لعن یزید و مومن ہونا او

مسلمان کہتا تہا اور اطلاع خاتمہ پر شخص معین کی متعذر ہی جب تک کہ خاتمہ اوسکا کفر پر قرآن
یا متواترات سنت سے ظاہر نہو ستوجب لعن نہین حالانکہ لعن کافر معین پر بہی نا روا ہی
چہ جائیکہ اسکے جواب کو مسلمان کہے نہایت یہہ کہ مسلمان فاسق تہا سو فسق سے ایمان زائل
نہین ہوتا بلکہ ایمان و فسق جمع ہو سکتا ہی کما قال تعالی خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّتُوبَ عَلَيْهِمْ اور جب تک ایمان باقی ہی اگرچہ ضعیف ہو اطلاق کفر کا اوسپر نکرینگے اسلئے
کہ قرآن مین وعدہ جنت کا محض ایمان پر فرمایا ہی وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا یہہ آیت سورہ توبہ مین ہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن کرنا ذی حق
پر اور عذاب چاہنا اوسکے لئے گویا حکم کرنا ہی خدا کو واسطے خلاف وعدگی کی کہ مخالف
نص ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ و مہذا کسی شریعت مین بد کہنا بدون کا موجب اجر و ثواب
نہین حتی کہ رئیس سارے بدون کا ابلیس ہی اوسکو بہی بد کہنا حسنہ نہین اسی جگہہ سے
جناب امیر نے سبّ و دشنام اہل شام سے منع فرمایا کہ اکرہ لکم ان تکونوا سبابین کذا
فی نہج البلاغۃ لیکن امامیہ باوجود دعوی تمسک ثقلین کے قول عترت کے برخلاف گالی
گفتے کو عین عبادت سراپا حسنات جانتے ہین حبذا ما قیل شعر دشنام بمذہبے کہ طاعت
باشد ٭ مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم ٭ بالجملہ قول ابن حجر کا استواری مین کتر صخرہ صماء سے
نہین آپنے اوسکو نقل فرمایا و لیکن ادلہ تردید کو ضبط نکیا فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ قولہ دقاتل الحسین
لا یکفر بذلک اس عبارت سے شمر وغیرہ پر منع لعن کیا ہی جواب بعد وضوح علت منع
لعن کے ما سبق اس عبارت کا مدعا منحل ہو گیا اور تعین شمر وغیرہ محض آپکی خوش فہمی ہی اسلئے
کہ بعد ثبوت رضا و استبشار ابن زیاد و شمر کے اس فعل شنیع پر سبب تعارض ادلہ کے
کسیکو اوسکے لعن مین توقف نہین قولہ مذہب غزالی کا درباب منع لعن یزید حیوۃ الحیوان
مین مرقوم ہی کہانتک کلمات کفریہ کو نقل کیا جاوے فقرہ اخیر سے معلوم کر لو انا الترحم علیہ
فجائز الخ جواب حیوۃ الحیوان مین مذہب غزالی کو اسطرح لکہا ہی کہ یزید صحّ اسلامہ

وما صح قتله الحسين ولا امره ولا رضاه بذلك ومهالم يصح ذلك لم يجز ان يظن ذلك به فان اساءة الظن ايضا بالمسلم حرام انتهى سو اس عبارت کو آپنے خيانةً باتمام نقل کيا بغرض انجاح طعن سکے حالانکہ علت عدم طعن ولعن کی اوس سے ظاہر ہی مع ذلک احقاق وغیرہ کتب معتمدہ شیعہ سے تشیع امام غزالی کا ثابت ہی پس اگر تنزلا اونکو سنی کہیے تو حرف انصاف یہہ ہی کہ جسطرح غزالی قاتل حسین کو فاسق کہتے ہین اسیطرح قاتل ذی النورین کو بھی پس اگر اونکو بنابر تشیع عداوت امام حسین سے تھی تو چاہیے کہ بنابر تسنن ذی النورین سے بھی ہوتی حالانکہ کوئی عاقل اسکا قائل نہین **قوله** بخاری نے بعض خوارج سے اور ایک جماعت مطعون فیہم سے احتجاج کیا اور امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام سے نکیا یہہ ظہور ہی اوسکے تعصب کا سنت مین و ہکذا شان اکابرہم **جواب** یہہ ظہور ہی آپ کی سرقت کا تشیع مین کیونکہ یہہ ساری عبارت بحر النفائس مین لکھی ہی بعینہا اس خیال پر کہ بیٹے کو باپ کے مال مین تصرف جائز ہی علی الخصوص بمقابلہ اہلسنت وقت حاجت ضروری کے اوسکو بے حوالۂ کتاب نقل کیا سو بخاری نے مروان سے روایت کی ہی نکسی اور خارجی سے اور وہ بھی بالانفراد نہین بلکہ ہمراہ اوسکے مسور بن مخرمہ بھی ہی اور وہ ثقہ ہی اور یہہ مقرر ہی کہ جب کوئی منافق متبدع نقل کرنے بعض اخبار مین شریک الحق ہو تو اوس سے اخذ کرنے مین مضائقہ نہین خصوصًا بخاری مین روایت مروان کی باین صفت دو جگہہ سے زیادہ نہین ایک تو قصۂ حدیبیہ مین دوسرے قصۂ سبی طائف وبنی ثقیف مین سوا ان دونو مقام کو کسیطرح کا علاقہ عمل وعقیدہ سے نہین اسیطرح روایت اوسکی بصفت مذکور اور جگہہ بھی ہی اور مدار روایت بخاری کا امام زین العابدین پر ہی اور سند بھی اوسکی منتہی ہوتی ہی طرف انکے پس جس صورت مین کہ خود امام مروان سے روایت کرین تو بچارے بخاری کو اوسکی روایت سے بعیت ثقہ کیا احتراز لائق ہی معہذا بخاری نے ادب مفرد مین امام جعفر صادق سے روایت کی ہی اور نہج البلاغة مین

روایت بخاری از خوارج

روایت بخاری از مروان

روایت بخاری از امام جعفر صادق

کما اخذ مروان اسیرا یوم الجمل فاستشفع الحسن والحسین علیہما السلام الی امیر المومنین فکلماہ فیہ فخلی سبیلہ
قولہ احمد حنبل نے اپنی مسند مین لکھا ہی کہ لوگون نے بسبب عداوت کے اور بعضون نے
بسبب خوف اعدا علی رضؑ کے بہت فضائل علی کو چھپایا اور ظاہر نکیا اور بعضون نے احادیث
خلاف اوسکے وضع کیئے اوس پر بہی فضائل علیؑ اسقدر ہین کہ صحابہ مین سے کسی کے فضائل
برابر پائے نہین جاتے **جواب** مسند احمد مین یہہ روایت کذائی پائی نگئی اور بر تقدیر
ثبوت مراد نواصب ہین نہ اہل سنت والا احادیث مخالف فضائل علی نہین منقول ہوتے
اور تکذیب ابن عوی کے بشہادت اماسیہ ثابت ہی عبدالرزاق لاہجی شیعی نے گوہر مراد
مین لکھا ہی درمیان علمای اہل سنت دور تر از عناد محدثین ایشان را یافتم کہ از فضائل حضرت
امیر المومنین علیہ السلام با آنکہ مخالف معتقد ایشان ہست ہیچ پنہان نکردہ اند ہرچہ بایشان رسیدہ
روایت کردہ اند و این از برکت ممارست فن شریف علم حدیث ہست انتہی **قولہ** حمیدی کہتا ہی
کہ ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ بہت جھوٹ باندہتا ہی **جواب** یہہ روایت مفتری ہی اصل کتاب مین
اوسکا ہرگز پتا نہین ان یقولون الا کذبا صحیح ترمذی مین ابن عمر سے روایت ہی کہ قال لابی ہریرۃ
انت کنت الزمنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحفظنا لحدیثہ اور دوسری حدیث سے
ثابت ہی کہ آنحضرت صلعم نے انکو دعا دی تہی قوت حافظہ کی اسلیئے جو حدیث آنحضرت صلعم سے سنتے
اوسکو یاد ہو لیتے اور یہہ صحابہ صفہ سے تہے رفیق لیل و نہار نبوی اگر انکو احادیث نبوی یاد نہون
تو پہر کسکو یاد رہینگی یہہ جہوٹ تہنے ابو ہریرہ پر باندہا ہی نہ ابن عمر نے صاحب کشف نے
ابو اسحق سے نقل کیا ہی کہ ثبت عندنا فی الاحکام ثلثۃ آلاف من الاحادیث روی ابو ہریرۃ
منہا الفا و خمسمائۃ و قال البخاری روی عنہ سبعمائۃ نفر من اولاد المہاجرین والانصار و قد روی
جماعۃ من الصحابۃ عنہ فلا وجہ الی رد حدیثہ بالقیاس اور کلام قاضی خان علی ما نقل فی الصوارم
بہی اسکی تائید کرتا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** بخاری مسلم مین ہی کہ ابن عمر سے کہا کہ ابو ہریرہ کہتا
ہی کہ رسول خدا نے حکم قتل سگ شکاری و سگ شبان کا نہین دیا اسیطرح حکم قتل

سگ زرعی کا ہی یعنی یا عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ سگ زرعی کہتا ہی **جواب** یہ نقل
تحفۃ الشیعہ سے سرقہ ہی اور اوسنے نزہہ اثنا عشریہ کشمیری سے اخذ کی ہی لیکن اسمین کوئی بہت
طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ مقصود ابن عمر کا یہہ ہی کہ سگ زرعی نزدیک ابو ہریرہ کے ہی
اونہون نے اسکا حکم آنحضرت سے پوچھا ہوگا کیونکہ جو چیز جس شخص کے پاس ہوتی ہی اوسکو فکر
اوسکے مسئلہ کی ہوتی ہی اور جسکے پاس نہین اوسکو چندان طلب اوس مسئلہ کی نہین ہوتی ہی
اسی جہت سے صحیح ترمذی مین بروایت عبد اللہ بن مغفل آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم دیا نگاہ رکہنے کلب صید
وکلب حرث وکلب غنم کا اور یہہ حدیث حسن ہی پس جس صورت مین کہ حکم سگ زرعی کا احادیث دیگر
سے بہی ثابت ہی اوسوقت تحاطعن ابو ہریرہ پر بیجا ہی تمکو کتے نے کاٹا ہی اسلئے انا پ شناپ
بکتے ہو وتفصیلہ فی المنتہی **قولہ** ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابو ہریرہ تہا
سفیان ثوری اعتبار نہین کرتا اخبار ابو ہریرہ پر مگر جو بقدر بہشت و دوزخ ہون ابو جعفر نے کہا
کہ قول ابو ہریرہ کا ہمارے مشایخ مقبول نہین کرتے اسلئے کہ عمر بن خطاب نے اوسکو درہ
سے مارا اور کہا اسنے بہت حدیثین بنائی ہین یہہ حال ہی انکے راویان کلان کا واسطے دوسرون
جواب یہہ سب اقوال مسروق ہین صوارم مجتہد جابلسی سے بخیانت نقل اور اوسنے ان سب کو
ابن ابی الحدید سے نقل کیا ہی اور ابن ابی الحدید نے معارف ابن قتیبہ سے اور ابن قتیبہ شیعی ہی
چنانچہ اصل عبارت صوارم یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از شیخ خود ابو جعفر نقل میکند کہ او گفت ابو ہریرہ
نزد شیوخ ما مدخول وغیر مرضی ست در باب روایت وعمر او را بدرہ زدہ وجرم بکذب او نمودہ
وفرمودہ قد اکثرت الروایۃ واحزبک ان تکون کاذبا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واز سفیان
ثوری مروی است کہ او از منصور بن ابراہیم التیمی روایت نمودہ کہ گفت ما کانوا یاخذون
عن ابی ہریرۃ الا ما کان من ذکر جنۃ او نار وابو اسامہ از اعمش روایت نمودہ کہ گفت بود ابراہیم
صحیح الحدیث وہرگاہ من از کسی حدیث مے شنیدم بر او عرض میکردم پس یکی روز آوردم
پیش او احادیث ابی صالح را کہ او از ابی ہریرہ روایت نمودہ ابراہیم گفت احادیث ابو ہریرہ را

بگذار انهم کانوا یترکون کثیرا من احادیثه و سرہ ی ست کر جناب امیر المومنین علیه السلام فرمود الا ان
اکذب الناس او قال اکذب الاحیاء علی رسول الله صلعم ابوہریرۃ الدوسی الی قوله ابن ابی الحدید بعد
نقل این روایات گفته که ابن قتیبه تمام انچه من ذکر کردم در کتاب معارف در ترجمهٔ ابوہریرہ مذکور
ساخته انتهی بلفظه مختصراً پس جس صورت مین که یہه سب روایات کتب شیعه سے منقول ہوئی
تو کیا ساغ طعن بابت اسکے اہل سنت پر ہی خصوصاً جبکه تشیع انکا باقرار اہل التشیع ثابت ہو
سبحان علی خان نے مکتوبات مطبوع مین لکہا ہی که ابن ابی الحدید معتزلی تفضیلی ست انتہی اور
تشیع اسکا مجلدات بحار الانوار مجلسی خاصة مجلد السماء و العالم سے بقرائن بلکه بدلائل ثابت ہی
اور تصانیف علمائے ایران بہی اسی کی مقتضی ہی اور صوارم و حسام و ذوالفقار حائک جالسنی ہی
گواہ اس مدعا کی ہی که عبد الحمید بن ابی الحدید معروف بفاضل مداینی شیعی ہی اسیطرح تشیع اوسکا باقرار
استرابادی و مازندرانی ثابت ہی اور ابو جعفر نقیب شیخ ابن ابی الحدید ہی اور رکیدت مین شیخ نجدی
سے بہی سابق القدم ہی چنانچه تالیفات و روایات اوسکے دلالت تامه رکہتے ہین اوسکے
غلو رفض پر اور حال تشیع ابن قتیبه صاحب معارف کا آینده آویگا پس جواب اس بیان کا اسیقدر کفایت ہی
که بموجب تصریح پسر صاحب صوارم نقل شیعی سنی پر حجت نہین کما قال طرفه اینکه روایات مذہب
خود سے آرد و اتباع از ما میخواهد کاش از کتب شیعیان این روایت را نقل میکرد باز اگر اتباع آن
میخواست چندان مستبعد نبود کذا فی رسالة الضیغمیة بنا علی ہذا ہم کہتے ہین که طرفه یہه ہی که روایات
اپنے مذہب کے لاتے ہو اور اتباع ہم سے چاہتے ہو کاش ان روایات کو کتب اہل سنت سے
نقل کیا ہوتا اور پہر اتباع چاہا ہوتا که چندان دور نه تہا یہه حال ہی مولانائے شیعه کا واسطے
دوسرون پر حالانکه ابوہریرہ وہ شخص ہین که صاحب کشف الغمه نے لکہا ہی که امام محمد باقر نے
اونسے سند حدیث کی ہی اور صاحب تحفه نے نقل فرمایا که جب معاویه نے ابوہریرہ کو
شام سے طرف مدینه کے واسطے خواستگاری ام خالد کے ساتہه یزید کے بہیجا تو اوسوقت
عبد الله بن زبیر و عبد الله بن جعفر و عبد الله بن مطیع بن الاسود نے بہی اونکی زبانی پیغام

ف مسند نمودن امام باقر حدیث را از ابوہریرہ

امنے امنے خطبہ کا دیا جب ابوہریرہ پہنچے ام خالد نے انسے مشورہ کیا ابوہریرہ نے باواز
بلند کہا کہ مین کسی کو برابر سبطِ رسول و قرۃ عین بتول کے نہین جانتا چنانچہ ام خالد نے انہین کے
کہنے پر اموال و متاع یزید سے دست بردار ہو کر نکاح اپنا ساتھ امام حسین علیہ السلام کے کیا
اور مشرف باین شرف ہوئی یہہ حال ہی الفت ابوہریرہ کا ساتھ اہل بیت نبوی کے علاوہ
اسکے تہذیب مین امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے ہونا ہریرہ کا اہل بیت مین نقل کیا ہی عجب نہی
کہ ہریرہ تو اہل بیت مین ہو اور ابوہریرہ محب اہل بیت بھی نہون لیکن تم کیا کرو تاثیر بغض صحابہ سے
دل سیاہ ہوگیا ہی ہر نور برنگ ظلمت نظر پڑتا ہی شعر اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ * فلا غرو ان
یرتاب والصبح مسفر **قولہ** اسسے ثابت ہی کہ حق مین صحابہ کے واسطے مصلحت کے احادیث
وضع ہوئی ہین خصوصًا شان مین تینون نامور کے **جواب** وجہ تخصیص وضع حدیث
کی شان مین تینون نامور کے معلوم نہوئی اسلئے کہ وضاعین کذابین نے سب کے حق مین
احادیث وضع کی ہین کیا شیخین اور کیا ختنین اور جو ایسی احادیث ہین وہ بقید وضع کتب
موضوعات مین مرقوم ہین اور اس سے موضوع ہونا کل احادیث فضائل خلفاء اربعہ کا لازم نہین آتا
اور یہہ عین انصاف اہل سنت کا ہی کہ باوجود اعتقاد حسن سیرت و سریرت خلفاء ثلثہ کے ہر حدیث
بے سند کو انکے حق مین قبول نہین کرلیتے جب تک صحت اوسکی ثابت نہو قال تعالی فبشر
عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ہداہم اللہ و اولئک ہم اولوا الالباب
قولہ قال الفیروزآبادی ما ورد فی شان ابوبکر فہی من المفتریات التی یشہد بداہۃ العقل بکذبہا
کذا فی سفر السعادۃ **جواب** عبارت سفر السعادۃ فارسی ہی نہ عربی ولفظہ ہکذا در باب
فضائل ابی بکر انچہ مشہور است از موضوعات احادیث ان اللہ یتجلی یوم القیامۃ للناس عامۃ
ولابی بکر خاصۃ الی قولہ امثال این از مفتریات است کہ بطلان آن ببدایت عقل معلوم است
انتہی اس سے ثابت ہی کہ علی الاطلاق احادیث فضیلت ابوبکر موضوع نہین بلکہ جو مثل حدیث
مذکور کے ہین وہ موضوع ہین جسنے واسطے اظہار مہارت علم و مکیدت کے فارسی کو عربی

تشیع ابوہریرہ و اظہار الفت ابوہریرہ با اہل بیت

وضع احادیث در حق خلفاء ثلثہ

موضوع بودن فضائل ابوبکر

بنایا وہ بھی غنیمت کہ مضاف الیہ منسوم بحرف لکھا کر فی شان ابوبکر جالا کہ یہ غلطی مبتدیان علم نحو پر
بھی مخفی نہیں چہ جا صاحب قاموس کے معتمد اگر نقل سفر السعادۃ نزدیک تمہارے سند ہی
توپھر اس قول ثانی نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکو سند نہیں سمجھتے یعنی درباب فضل علی بن ابیطالب
احادیث بیشمار وضع کردہ اند الخ **قولہ** جامع ترمذی مین لکہا ہی من اراد ان ینظر الی ادم فی
علمہ الی آخر الحدیث فلینظر الی علی بن ابیطالب **جواب** ہمکو یہہ حدیث ترمذی مین نہین ملی ایسے
طوفانون سے سب دشنہ اہل سنت لاجواب ہوجاوینگے اشعار سخن چین را توانم چارہ کرد
کہ تا خود من نگویم او چہ چینید ولے از مفتری نتوان برآمد کہ او از خود سخن مے آفرینید
قولہ علی خیر البشر بعدی من ابا فقد کفر فخر رازی نے اسکو ابن مسعود سے روایت کیا ہی
اور ہدایت السعداء مین بروایت حذیفہ مسطور ہی **جواب** یہہ رازی والد طوسی شیعی ہی
اور ہدایت السعداء کتاب مجہول الحال ہی فلا ینہض الحجۃ علی اہل السنۃ اور کتب صحاح اہل سنت
مین اس حدیث کا اتا پتا نہین **قولہ** وایضا من الموضوعات اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم
اہتدیتم الی قولہ نقلہ المولوی عبد العلی فی شرح المسلم عنہ **جواب** جو جرح اس حدیث کی تم نے
نقل کی ہی وہ خاص ہی ساتھ رواۃ مذکورہ کے اور روایت اوسکی اور راویون سے
کہ ثقہ ہین بطرق اخری بوجہ صحیح بھی آئی ہی اسلئے موضوع ہونا اوسکا مسلم نہین کذا فی البصرہ
والازالۃ والسیف اور عمدۃ المحدثین امامیہ حسام الدین محمد صالح بن احمد مازندرانی نے شرح
کافی مین فرمایا ہی کہ الحدیث معتبر وان کان الراوی کذوبا لان الکذوب قد یصدق اور
منتہی الکلام مین واسطے الزام شیعہ کے تصحیح مفصل اس حدیث کی ائمہ معصومین سے بدلالات
روایات معتمدہ کتب امامیہ نقل کی ہی فلیرجع الیہ **قولہ** عینی شرح بخاری وکتاب الترغیب
والترہیب اور امثال اوسکی سے کیفیت وضع حدیث کی معلوم ہوتی ہی صاحب شوق
مطالعہ سے لطف اوٹہا سکتا ہی اس مختصر مین گنجایش نہین کہ زیادہ اس سے
لکہون **جواب** وجہ عدم گنجایش کی یہہ ہی کہ فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام

زمین پر دمن یُّرد ان یُّضلّه یجعل صدره ضیقًا حرجًا کانّما یصّعّد فی السّمآء ورنہ ظاہر ہی کہ جو احادیث
موضوعہ فضائل اصحاب یا مسائل کتاب مین وضاعین کذابین نے بنائی ہین وہ کتب موضوعہ
مین بقید وضع مرقوم ہین اونکو کوئی مستنی صحیح و ثابت نہین جانتا کہ طعن و تشنیع مخالف اونپر
وارد ہو اور کتب اس فن کی بہت ہین جیسے موضوعات ابن جوزی اور درّ ملتقط صغانی
اور موضوعات جوزقانی و قزوینی و مختصر صاحب قاموس و مقاصد سخاوی و تمیز الطیب من الخبیث
و ذیل موضوعات ابن جوزی للسیوطی و کتاب وجیز للسیوطی و للآلی مصنوعہ للسیوطی و تخریج
الاحیاء للعراقی و تذکرہ ابن طاہر فتنی اور یہ قسم خاص ہی ساتھہ احادیث موضوعہ کے
اور جیسے مصنف ابن حبان و عقیلی و ازدی فی الضعفاء و افراد دارقطنی و تاریخ خطیب و
حاکم و کامل ابن عدی و میزان ذہبی اور یہ قسم خاص ہی ساتھہ رجال کذابین و ضعفاء
کے اور انکے مصنفین نے ترجمہ احوال مین حال ضعف و وضاعت حدیث و رجال کا بیان
کر دیا ہی پس جو احادیث سوا انکے ہین اور کتب صحاح مین بقید صحت موجود ہین وہ سب کے
حجت ہین اونکو کسی نے موضوع کہہ کے استدلال نہین کیا کہ محل طعن ہو بخلاف شیعہ کے
کہ ائمہ برحق نے انکے محدثین کے حق مین فرمایا ہی یفتری علینا اہل البیت و یروی عنا
الاکاذیب اور انتحال و تحریف کرنا قدما و خلف امامیہ کا کتب معتمدہ شیعہ مثل کتاب حسن و
افادات شیخ الطائفہ و تفسیر حسن عسکری و احقاق الحق و افادات و ہفوات کنتوری سے
ظاہر ہی کہ اصل قصہ کیا ہوتا ہی اور محدثین محدثین انکے اوسکو کہان تک پہنچاتے ہین
اور کیا چیز بناتے ہین چنانچہ تفصیل اسکی ازالۃ العین مین لکھی ہی اسی جہت سے کوئی
حدیث احادیث امامیہ سے مطابق قرآن نہین ہوتی جسکو ملا ؤوہ مخالف کتاب اللہ ہی
بلکہ انکے راوی جاہل گنوار تھے کلام ائمہ کو مطلق نہ سمجھتے تھے اور احادیث ائمہ کو بسبب بے علمی کے بتغیر
الفاظ و عبارت نقل کرتے تھے چنانچہ صاحب شافی شارح کافی کلینی نے شرح باب فی الغیبۃ مین لکھا ہی
اقول لان الائمۃ علیہم السلام کانوا اکمل ہذہ الامۃ و ہم فصحاء و کلامہم دون کلام اللہ و رسولہ و فوق کلام

ف: تفصیل وضع احادیث
اسامی کتب موضوعات
ف: مفتری و کاذب بودن روات شیعہ
ف: بے علم و جاہل بودن روات شیعہ

الائمۃ والرواۃ یرون کلامہم ویتساہلون فی الفاظہم ولہٰذا یقع فی الفاظہم عدم السلاسۃ انتہی اور
شرح باب ابطال الرویۃ میں لکہا ہی ولما کانت ہٰذہ الاحادیث من تقریرات الرواۃ فان رایت
القصور فی عباراتہا فہو من الرواۃ لانہم کانوا فی الاکثر عامیین رضوان اللہ علیہم والائمۃ علیہم السلام
اعلی واجل من ان یکون عباراتہم قاصرۃ فانہم علیہم السلام فی اعلی مراتب الکمال وفی عرشہا لاحول
ولاقوۃ الا باللہ انتہی پس جب یہہ اشخاص بسبب بے علمی کے مطلب عبارت ائمہ کو نہ سمجھے اور اوسکو
بے طور تغیر دیا تو انکی روایت واحادیث کا کیا اعتبار یہی دلیل موضوع ہونے اخبار امامیہ کی
کافی وشافی ہی اسیطرح مجلسی نے بحار میں اور شیخ الطائفہ نے علل الشرائع میں امام
جعفر صادق سے نقل کیا ہی لاتکذبوا الحدیث اتاکم بہ مرجی ولا قدری ولا خارجی نسبہ الینا فانکم
لاتدرون لعلہ شئی من الحق فتکذبوا اللہ فوق عرشہ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ امامیہ کو احادیث
مخالف ہیں جائے قیل وقال نہیں بے عذر اوسکو قبول کرنا چاہیے پس معہذا طعن کرنا تمہارا کمال
بروقاحت ہی شعر چشم بکشائی بعیب دگران ٭ چون رسی در عیب خود کوری ازان ٭ قولہ
کتب سیر میں ہی کہ معاویہ نے ایک جماعت صحابہ وتابعین سے کہا کہ قبح جناب امیر کو پیغمبر خدا سے
روایت کرو منجملہ اونکے ابوہریرہ وعمرو بن العاص ومغیرہ صحابہ سے اور عروہ بن زبیر کعب احبار
وغیرہم تابعین سے معروف ہیں جواب یہہ روایت جسکو تمنے مصدر بلفظ کتب سیر کیا ہی
ابن ابی الحدید شیعی معتزلی نے لکھی ہی نہ کسی سنی نے اور اوس سے مومن جاتسی نے
رسالہ ضیغمیہ میں نقل کیا ہی اور تمنے ضیغمیہ سے سرقہ کی اصل عبارت یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید از
شیخ خود ابوجعفر اسکافی روایت نمودہ کہ معاویہ قومی از صحابہ وتابعین را معین کردہ بود
کہ اخبار قبیحہ کہ متضمن طعن بر امیر المومنین علی بن ابی طالب باشد وضع نمایند وایضا روایت نمودہ
کہ بسی کس از صحابہ از جانب معاویہ سالانہ میگرفتند تا احادیث خاطر خواہ او وضع نمایند
انتہی اور پوری عبارت صوارم میں ہی سو یہہ بات اگر صحیح ہوتی تو آخر کل یا بعض روایات
مذکور کتب اہل سنت میں مسطور ہوتی حالانکہ ایک حدیث بھی اس قسم کی کسی کتاب ضعیف

ور صحیح مین پائی نہین جاتی بلکہ جو احادیث موضوعہ حق مرتضوی مین کتب موضوعہ اہل سنت مین لکہی ہین وہ بہی بابت فضائل نہین نہ بابت فضائح وقبائح معہذا اصحابہ وتابعین مذکور بشمار مناقب مرتضوی مین پیش قدم جماعت اصحاب وتوابع ہین کما دلت علیہ کتب صحاح اہل السنۃ **قولہ** ابن ابی الحدید کہتا ہی کہ ایک جماعت اہل سیر سے متفق ہی اسبات پر کہ علی نے فرمایا کہ کعب کذاب ہی اور وہ منحرف تہا جناب امیر سے **جواب** روایات بیشمار ملا مجلسی کی دلالت کرتے ہین تشیع واخلاص کعب جابر پر چنانچہ بحار الانوار مین بروایت حسن مجتبی جناب امیر سے مروی ہی کہ مین اکثر احبار پاس عمر بن خطاب کے بزمانہ خلافت فاروقی بیٹہا تہا عمر نے کعب سے پوچہا کہ اعلم امت بعد حضرت موسی کے کون تہا کعب نے کہا کہ یوشع بن نون اسیطرح ہر وصی بعد نبی کے اعلم وافضل امت کا ہوتا ہی عمر نے کہا کہ وصی ہمارے پیغمبر کا ابو بکر ہی کعب نے کہا حاشا کہ ابو بکر وصی ہو بلکہ وصی پیغمبر آخر الزمان کا علی بن ابیطالب ہی اور اس دعوی پر بہت دلائل وبراہین اور قصہ ہا بیشین بیان کئے ہین کہ بجہت محافظت تطویل کے ملخص قدر ضرورت پر اکتفا کیا پس باوجود ایسے روایات کے منحرف ہونا کعب کا جناب مرتضوی سے بغایت بعید ہی فافہم **قولہ** علی بن محمد بن یوسف نے کتاب الاحداث مین لکہا ہی الی قولہ یہہ ہی حال مجمل حریفونکا **جواب** یہہ کتاب مجہول الحال ہی کوئی سنی اسکو نہین پہچانتا اور نقل ایسی کتاب سے جائز نہین خصوصا بمقابلہ خصم کہ جز مسلمات اوسکو مانے گا یہہ احداث تمہارا ہی نہ علی بن محمد کا **قولہ** عہد معاویہ سے اوائل عہد عمر بن العزیز تک نوے سال بر سر منبر سب ولعن جناب امیر ویاران جناب امیر مثل مالک اشتر وغیرہ جاری ہی یہانتک کہ بقول ابو الفداء وصاحب استیعاب سنہ ۹۹ ہجری وبقول صاحب حبیب السیر سال یکصد ہجری مین عمر بن عبد العزیز نے ممانعت کی مین کہتا ہون انکے حق مین کوئی سنی دم نہین مارتا **جواب** سابق گذر چکا کہ باتفاق فریقین روایت کتب تاریخ معتبر نہین علی الخصوص روایت تاریخ شیعی برابر مثل حبیب السیر علاوہ اسکے جس صورت مین جناب امیر سب ولعن سے منع فرمادین تو سنیونکو کیا لائق ہی کہ خلاف اوسکے اقدام کرین مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین لکہا ہی کہ اہل کوفہ شبانہ روز

لعنت کردند و معاویہ را دشنام میدادند منع فرمود آن لعنت کردن و دشنام دادن را
انتہی بلفظہ اور فخر الدین نجفی نے مجمع البحرین مین لکھا ہی کہ السب الشتم والشتم السب بان
تصف الشئی بما ہو ازراء و نقص انتہی بحروفہا اور یہہ عبارت دال ہی عدم تفاوت سب و شتم و لعن پر
وہو المطلوب اور نہج البلاغۃ مین ہی انہ لما سمع اصحابہ یسبون اہل الشام قال انی اکرہ لکم ان تکونوا
سبابین مختصرا سنیونکے دم مارنے کا یہہ حال ہی کہ انکار سعد بن وقاص کا والی شام پر
اور انکار تمامی اہل مدینہ منورہ کا عامتہ اوضاع یزید پر اور انکار رشید زید بن ارقم کا ابن زیاد ملعون پر
بابت بے ادبی کرنے اوسکی کے ساتھہ سر مبارک امام حسین علیہ السلام کے اور انکار معاویہ بن
یزید رحمہ اللہ تعالی کا اپنے جد و پدر پر علی روس الاشہاد بر سر منبر وقت خلع خلافت کے اور انکار
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا بلکہ برہم کرنا ان رسوم بد کا اور جاری کرنا تعزیر کا بعض مرتکبین
سب وغیرہ پر شہرت و ظہور مین کالنور علی شاہق الطور ہی اور کتب صحاح و کتب تواریخ سنیونکے
اوس سے مملو اور احتجاج طبرسی مین رد حضرت امام حسن کا والی شام و عمرو بن العاص و امثالہما پر
بنہایت کثرت و شناعت مذکور پس انکار انکا بطور سلب کلی کہ درحق ابن کسان احدی از سنیان حرف
تمیز ندانتہی بلفظہم قابل تماشائے اہل بازار دکاکین ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار **قولہ** جو دیکہا کہ قتل عثمان
مین کئی ہزار صحابہ و تابعین و اہل اسلام و خدا دید شام متفق ہین اور معاویہ رضی نے جناب امیر سے
لڑائی کرکے حکم دشنام عام دیا اسلئے اپنے عقائد مین لکہا ہی کہ سب شیخین کفر ہی اور سب
ختنین فسق **جواب** شرکت کئی ہزار صحابہ و تابعین کی قتل عثمان مین محتاج بیان سند ہی اور
تفرقہ درمیان سب شیخین و ختنین کے قول قدماء اہل سنت ہے اور متاخرین اب تفرقہ نہین کرتے
وجہ قبول قول کی یہہ ہی کہ بنیاد احکام شرع کی ظاہر پر ہی نہ باطن پر مثلا جو کوئی سجدہ بت کا کرے
یا قرآن کو معاذ اللہ قاذورات مین ڈالے اوسکو حکم کفر کا دیا جاویگا اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات
ممتنع ہی کہ سجدہ بت کا از روئے اعتقاد کے یا ڈالنا مصحف کا قاذورات مین از روئے عناد کے نہو واسطے
جو کوئی سب شیخین کرتا ہی اوسپر حکم کفر کیا جاتا ہی اسلئے کہ بحسب عادت یہہ بات محال ہی کہ ساب

شیخین کا منکر اونکی خلافت کا ہو اسواسطے کہ وجہ لعن کی شیخین مین بعد رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کے سوا امر خلافت کے اور کچھ معلوم و مشہور نہین اور یہہ انکار مفضی ہوتا ہی طرف انکار طبقہ اول
تواتر کے جسپر ثبوت نبوت کا مدار ہی تو سب شیخین بے شبہہ کفر ہی اور وقوع سب کا اہل مصر سے نسبت
حضرت عثمان ذی النورین کے مبتنی ہی اوپر حمایت مروان کے اور وقوع سب کا اہل شام سے نسبت
حضرت امیر علیہ السلام کے جسکی حکایت اہل تاریخ کرتے ہین مبنی ہی اوپر عدم قصاص قتلہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے کہ فی الواقع بوجوہ صحیحہ موجہ ہی تو یہہ سب کرنے والا انکا کافر بھی نہین بلکہ
فاسق ہی اور فاسق لائق لعن کے نہین اسلئے کہ کفر منحصر ہی انکار الوہیت و رسالت مین اور جو
راجع ہو طرف اوسکے دوسری وجہ یہہ ہی کہ حضرت ختنین نے اپنے سابین کو حکم کفر کا نہین فرمایا
چنانچہ مشکوۃ مین ہی کہ جب خوارج نے محاصرہ حضرت عثمان کا کر لیا اور مسجد نبوی مین امام اپنی طرف
سے مقرر کیا اور جناب ممدوح پر سب کی تو اوسوقت لوگون نے اونسے پوچھا کہ تم امام عام ہو
اور جو بلا تمپر اوترے ہی وہ تم دیکھتے ہو اور امام فتنہ ہمکو نماز پڑھاتا ہی اب کیا کہتے ہو حضرت
عثمان نے کہا کہ بہت اچھی چیز نماز ہی جسکو لوگ عمل مین لاتے ہین سو جب لوگ اچھا کام کرین تو
اونکے ساتھہ اچھا کام کرو اور جب برا کام کرین تو اونکی بدی سے بچو الغرض اجازت دی کہ نماز
سات ان مبتدعین کے پڑہو اور حکم کفر کا نہین کیا اور اگر حکم کفر کا کرتے تو کیونکر نماز ادا ہوتی
اسیطرح جناب امیر سے دار قطنی وغیرہ مین مروی ہی کہ جب اون سے حال باغیونکا پوچھا کہ اونکے
حق مین کیا اعتقاد کرین فرمایا اخواننا بغوا علینا یعنی ہنوز مسلمان ہین لیکن بسبب بغاوت کے
مرتکب کبیرہ و بدعت کے ہوئے ہین اسلئے اہل سنت سب ختنین کو فسق و بدعت کہتے ہین لیکن بدعت
و فسق عظیم بخلاف سب شیخین کہ اوسمین اس قسم کے آثار وارد نہین اگر کوئی کہے کہ ختنین نے کسواسطے
حکم کفر کا اپنے سابین پر نکیا حالانکہ قیاس مع ادلہ صحیحہ اوسپر قائم ہین تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ حضرات
ختنین نے سباب مبتدعین کو نظر باحتیاط تکفیر مسلمان معتبر رکہا اور جانا کہ تغیر سب شیخین کا
حضرت عثمان سے اور تہمت قتل عثمان کی حضرت علی پر اسقدر انکے اذہان مین راسخ ہی کہ

کہ ہرگز احادیث مناقب علو درجات ہماری کو خاطر مین نہین لاتے یا اوسمین تعمق نہین کرتے
او بعض آیات قرآنی کے ساتھہ متمسک ہین گویا براہ تعصب بنداری انکار مین افراط کرتے ہین نہ یہہ کہ وا
منکر احکام قرآن وضروریات دین ہین گو یہہ بات لازم سب طعن ہوا اسلیئے کہ لزوم کفر کفر نہین ہوتا
بلکہ التزام کفر کفر ہی اسلیئے شبہہ کی جگہہ انکی تکفیر سے احتراز فرمایا سبحان اللہ یہہ کیا مرتبہ احتیاط کا
ہی جو جناب عثمان اور حضرت امیر سے وقوع مین آیا لیکن متاخرین اہل سنت نے جب دیکھا کہ اب وہ سب
شبہے زائل ہوگئے اور حق باطل سے ممتاز ہوگیا اور تہمتین اون مبتدعین کی بے اصل محض نکلین
اور تتبع احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ منکرین ختنین کے
معاملہ کفار کا سا کیا جسطرح ترمذی مین ہی کہ جنازہ ایک شخص کا آنحضرت کے سامنے لائے
تاکہ اوسپر نماز پڑہین آپنے نماز نہ پڑہی اور نہ اورونکو حکم دیا نماز پڑہنے کا اوسپر جب پوچھا تو فرمایا
کہ یہہ عثمان کو دشمن رکہتا تہا مین بہی اوسکا دشمن ہون اسیطرح حق مین منکرین جناب امیر کے فرمایا
چنانچہ صحاح احادیث مین آیا ہی کہ دوستی علی کی نشانی ایمان ہی اور دشمنی علی کی نشانی نفاق
کی اور آیا ہی کہ دوست نہین رکہتا تجکو مگر مومن اور دشمن نہین رکہتا تجکو مگر منافق اور آیا ہی اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ اسلیئے اب حکم ساتھہ کفر ساب ختنین کے کرتے ہین اور
یہی مذہب منصور ومفتی بہ ہی اور قیاس بہی یہی چاہتا ہی کہ سب ان سبکی کفر ہو اسلیئے کہ بزرگی
وعلو مرتبہ سبکا متواتر وضروریات دین سے ہی قولہ کہتے ہین کہ محاربہ علی ومعاویہ کا بابت
ریاست کے تہا نہ امر دین مین دونو برسر حق تہے معاویہ مجتہد خاطی مستحق ایک ثواب کا ہی اور
قاتل وقتیل دونو جنتی آسجگہہ حدیثین اپنی کتب صحاح کی اور آیات محکمات بہول گئے آنحضرت نے
من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ عز وجل ومن سب اللہ عز وجل اکبہ اللہ علی منخریہ
فی النار اخرجہ الکنجی وغیرہ الی قولہ اخرجہ الحافظ النمری واخرجہ الطبرانی وابن عساکر والخطیب وقال
تعالی الذین یوذون رسول اللہ لہم عذاب الیم تحقیک بموجب حکم خدا ورسول دشمنان نفس رسول
مستحق لعنت خدا والناس وملائکہ اجمعین ہین اور بموجب خبر لایحب علیا منافق ولا یبغضہ

یون اخرجہ الترمذی مفصّلین اسلیے داخل حکم اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ہین الخ انتہی
حاصلہ جواب اگرچہ علماے ماوراء النہر متقشفین فقہا رسارے حرکات وجدال وقتال کو جو معاویہ سے
نسبت جناب امیر کے وقوع مین آئے محمول خطاے اجتہادی پر کرتے ہین لیکن محققین اہل حدیث نے
بعد تتبع روایات صحیحہ کے یون معلوم کیا ہی کہ یہہ حرکات خالی نہین ہی شائبہ نفسانیت و حمیت
اموِیت اور تعصب قرابت سے جو معاویہ کو ساتھہ حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ کے حاصل ہی
معہذا غایۃ مافی الباب اسقدر ہی کہ ارتکاب کبیرہ و بغی و فسق ہی سو فاسق مستحق لعن نہین پس اگر
مراد سبّ سے اتنی ہی کہ اس فعل کو بد جانین اور بد کہین تو بے شبہہ نزدیک محققین کے یہہ
امر واقع ہی اور اگر مراد لعن و شتم ہی تو معاذ اللہ کوئی مسلمان اوسکا قائل نہین اسلیے کہ نزدیک
اہل سنت کے صاحب فسق مرتکب کبیرہ لائق استغفار کے ہی بلکہ استغفار اوسکے حق مین مامور
ہی پس لعن حرام ہوئی خاصۃً جس صورت مین کہ مرد صحابی ہو اور سوقت شفاعت رسول و عفو صاحب
حق مثل جناب مرتضی اوسکے حق مین نسبت اور فساق واہل کبائر کے زیادہ تر متوقع و مامول
ہی اور یہہ بات ہی بالقطع معلوم و متحقق ہی کہ عہد نبوی مین بعضے صحابہ مرتکب کبیرہ ہوئے جیسے ماعز
سلمی وغیرہ اور ان سے زنا و شرب خمر وغیرہ ہو گیا اور جیسے حسّان بن ثابت کہ شریک قذف
عائشہ صدیقہ ہو گئے تھے ولیکن آنحضرت نے انپر حکم کفر کا جاری نہین فرمایا باوجودیکہ ہنوز قذف عائشہ
قرآن مین منصوص التحریم بھی نہوا تھا بخلاف اسوقت کے کہ اب قاذف عائشہ بلا شبہہ کافر ہی بسبب
انکار نص قرآن کے اور مدار محبت دینی کا صرف ایمان پر ہی اور قرآن سے معلوم ہوتا ہی
کہ ولایت اور محبت مومنین کی کسی گناہ صغیرہ و کبیرہ سے زائل نہین ہوتی قال تعالے
اِذْ ہَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْکُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰہُ وَلِیُّہُمَا مراد دو طائفہ سے بنو سلمہ و بنو حارثہ ہین کہ
جنگ احد مین قبل قتال کے باغوائی عبد اللہ بن اُبی منافق قاصد فرار ہوے تھے کہ بالاجماع
کبیرہ ہی خصوصاً ایسے جہاد سے جسمین پیغمبر بنفس نفیس حاضر ہون اور وہان ہلاک پیغمبر مخطور بلکہ مظنون
ہو سو باوصف اسکے حق تعالے نے ولایت ان دونو طائفہ کے ثابت نہ اوٹھایا بلکہ اونکو مومنین

ف بیان لعن و طعن و رد ضحیٰ الف

ف مدار محبت دینی

فرمایا کہ علی اللہ فلیتوکل المومنون پس معلوم ہوا کہ اسقدر محبت باوجود کبائر کے بسبب ایمان کے
لا بد ہونا گزیر ہی اور مدار عداوت مطلقہ دینی کا کفر ہی ہی تو ہر کافر کو دشمن رکھنا چاہیئے کما قال تعالیٰ
لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء اور یہہ بات بالاجماع ثابت ہی کہ صحابہ سے کوئی امر موجب
کفر و حبط اعمال کا صادر نہین ہوا مگر یہی مخالفت یا محاربت حضرت امیر کی بابت خلافت کے
جیسا شیعہ کو وہم ہی سو یہہ دونوں امر موافق تحقیق معتبرین شیعہ کے کفر نہین ہین اور جب کفر نہوی
تو مرتکب انکا دشمن بھی نہوگا کتاب نہج البلاغۃ مین کہ نزدیک شیعہ کے حرف حرف اوسکا متواتر
جناب امیر مرجع سے مروی ہی اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیہ من الزیغ والاعوجاج
والشبہۃ والتاویل یہہ صریح ہی اسبات مین کہ محارب حضرت امیر کا مسلمان ہی نہ کافر اور
محاربہ اوسکا مبنی ہی اشتباہ و تاویل پر جسکو بلفظ خطائے اجتہادی تعبیر کیا جاتا ہی اسیطرح
صلح امام حسن رضی اللہ عنہ کی دلیل اسلام معاویہ ہی اسلئے کہ اطاعت کافر کی درست نہین خصوصا
ایسے امام معصوم سے کہ نمبر ثانی ائمہ ہدی ہین ہو خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقاید مین
لکھا ہی کہ کفر نام ہی عدم ایمان کا خواہ بضد ہو یا بے ضد اور فسق خروج ہی طاعت خدا سے
مع ایمان کے اور نفاق اظہار ایمان ہی باخفاء کفر اور فاسق مومن ہی مطلقا اور عذاب صاحب
کبیرہ کا منقطع ہی اسلئے کہ مستحق ثواب ہی بنابر ایمان انتہی حاصلہ پس ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ
و صاحب فسق ہنوز مومن ہی علی الاطلاق اور لعن و تبرا اوسپر جائز نہین بلکہ مستحق عفو و مغفرت
ہی و لائق شفاعت و دخول جنت گو بعد العذاب ہو کما جاء شفاعتی لاہل الکبائر من امتی
اور ظاہر بھی یہی ہی اسلئے کہ تبرا و لعن اوسوقت روا ہی جب کوئی جہت محبت کی موجود نہو
اور یہہ خاص ہی موت علی الکفر سے کیونکہ بعد کفر کوئی عمل خیر باقی نہین رہتا اور جب تک فسق
و ارتکاب کبیرہ ہی تب تک ایمان و اسلام باقی و برقرار ہی گو فسق و عصیان مکروہ ہی ہو تجرید
طوسی مین لکھا ہی کہ احباط عمل باطل ہی اسلئے کہ مستلزم ہی ظلم کو کقولہ تعالی من یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ پس جبتک کہ کفر متحقق نہین کوئی عمل حبط نہین ہوتا اور مرنا معاویہ کا کفر پر کسیطرح

ثابت نہین نہایت امر فسق یا صدور کبیرہ ہی اور یہہ بموجب نص نہج البلاغہ وعبارت تجرید موجب
نفی اسلام ولعن وتبرا نہین آور ملا عبداللہ مشہدی نے کہ معتبرین شیعہ ہی کما انقل عنہ صاحب
التحفہ قدس اللہ سرہ لکہا ہی کہ محارب حضرت امیر کا کافر نہین بلکہ فاسق وصاحب کبیرہ ہی اسلیے
کہ اوسنے تکذیب نص پیغمبر کی نہین کی بلکہ بسبب تاویل باطل یا انکار نص کے محاربہ حضرت امیر کو
روا کہا تو فسق اعتقادی ہوا نہ کفر انتہی آور خواجہ نصیر نے جو کہدیا کہ مخالفوہ فسقہ ومحاربوہ
کفرہ سو یہہ قول بسبب مخالفت نص نہج البلاغہ اور تصریح ملا مشہدی وصلح امام حسن بلکہ
خود قول خواجہ کے کہ سابق تعریف کفر مین گذرا ساقط از اعتبار وغیر مستند بدلیل بلکہ
تحکم بحت ہی پس امر محقق باتفاق فریقین اسیقدر ہی کہ محاربہ جناب امیر کا بغی ہی اور بغی فسق
ہی نہ کفر اور وہ بہی اگر مبنی شبہہ وتاویل پر ہو تو صرف خطائے اجتہادی ہی آور ہو جانا آزردگی
وناخوشی کا درمیان بزرگون کے باعتبار امور دنیا کے کثیر الوقوع ہی لیکن جانبین سے
کوئی مستحق اہانت وتحقیر کا نہین ہوتا جسطرح درمیان یوسف علیہ السلام اور اونکے اخوان
کے اتفاق ہوا اب ہمکو سوائے اسکے کیا چارہ ہی کہ سب کو بتعظیم یاد کرین اسیطرح نزدیک
شیعہ کے درمیان ائمہ زادون کے بابت امامت کے بڑا اختلاف ومناقشہ ہوا ہی لیکن ایک نے
دوسرے کی تحقیر یا اہانت نہین کی بلکہ تعظیم کو ملحوظ رکہا پس جو وجہ اس تعظیم کی نزدیک شیعہ کے
ہو وہی وجہ اہل سنت کی طرف سے حق مین امیر معصوم ومعاویہ خاطی کے قبول فرماوین
اور صاحب فسق وکبیرہ کو لعن وتبرے سے معذور رکہین اسلیے کہ وہان بہی سوائے ایک شخص کے
دوسرا معصوم نہوا اور جانب مقابل غیر معصوم ہونگے آور اس تقریر سے جو استدلال آپنے
احادیث وآیات مذکورہ سے کیا تہا بالکل ہباءً منثورا ہو گیا سمہذا روایت کنجی شیعی ومحبی
وغیرہ کو حدیث صحیح وکتب صحاح اہل سنت سے قرار دینا دلیل جہل وعناد ہی آور حال ترمذی وابن عساکر
وخطیب وطبرانی وغیرہ کا بتفصیل معلوم ہو چکا ہی کہ تخریجات انکے مخصوص ہین ساتہہ ضعاف
وموضوعات کے باوجود اسکے انہون نے حکم ساتہہ صحت حدیث کے نہین کیا اور نہ ان ماخذ

مین حکم لعن و تبرا کرنے ساب و محارب حضرت امیر کا ہی کہ در حالیکہ منطبق ہون نہایت یہہ ہی کہ
سب مرتضی حکم سب خدا اور رسول مین ہی سو یہہ مضمون نسبت جمیع اصحاب کے عموما وارد ہی عن
عبد اللہ بن معقل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی
من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ اخرجہ الترمذی اور معاویہ بے شبہ صحابی ہین اور انکے
حق مین بعض احادیث بہی وارد ہین اسلئے اہلسنت انکو برا نہین کہتے اور سابق لعن اکرہ لکم
ان تکونوا سبابین کذا فی نہج البلاغۃ و عبارت تذکرۃ الائمہ وغیرہ گذر چکی ہی پس معلوم
نہین کہ کون اپنے نصوص صحیحہ کو بہول گیا تم یا ہم قولہ قطع نظر فضائل صحابہ کے شیخ
شیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ حتی کہ مرزا مظہر جان جانان و مولوی فخر الدین دہلوی وغیرہ
بین زمین و آسمان ایک کیا ہی اور انکی کتب احوال کو بذوق و شوق تمام پڑہتے ہین اور بعض
اوراد و ادعیہ مرویہ فقرا کو باسید ثواب عظیم و نجات از جحیم تلاوت کرتے ہین اور جب
کوئی منقبت جناب مشکل کشا وغیرہ ائمہ ہدی کی بیان کرتا ہی تو دل سے نہین سنتے
اور اگر بعیانہ فصاحت و بلاغت سنتے ہین تو ہرگز اعتقاد اوسکے صدق پر نہین
کرتے بلکہ از روئی استعجاب کے ایک دوسرے کو چشمک مارتے ہین اور قائل کو رافضی
کہتے ہین جواب وجہ فرط اعتقاد اہل سنت کی نسبت حضرات صوفیہ قدس اللہ
اسرارہم کے بطور تحقیق یہی ہی کہ یہہ سب ظاہر و باطن مین مستفیض و مستفید ہین جناب
مشکل کشا و ائمہ ہدی سے اور اونکے وظائف و ملفوظات گویا عین اونکے کلمات
و اوراد ہین بسبب اتحاد فن و وحدت ملت کے بحدیکہ امتیاز و جدائی فیما بین عسیر
بلکہ متعذر ہی شعر این حاز فیض پیر مغان بزم وحدت ہست ٭ در پردہ وار دیدن
کثرت نمائی را ٭ جو کمالات و فضائل کہ حق تعالی نے ائمہ کو بخشے تہے وہ سب
اولیاء امت کو اون سے بالاستحقاق حاصل ہوئے اب اونکی غیبت مین اہل ذکر

ف — طعن بابت تمسک اون الصوفیہ اہل سنت بعدم تمسک باہلبیت

ہین اور اکثر انہین جو سلسلہ ہین وہ اولا د ائمہ ہدی ہین اور جامع ہین درمیان نسبت دینی
اور اتحاد طبنی کے مجبذا الوفاق ونعم الاتفاق جیسے حضرت اعظم کہ حسنی حسینی ہین آور جیسے سید
معین الدین چشتی آور شیخ ابو الحسن شاذلی وغیرہم اور منتہی کل سلاسل ولایت کا نزدیک
اہل سنت کے ائمہ ہدی ہین لا غیر چنانچہ کتب تصوف شاہد اس مدعا کی ہین اور غالبا عبارات اور
مشائخ کے الفاظ وکلمات ائمہ ہدی ہین کہ طبقۃً بعد طبقۃٍ منقول ہوتے رہے اسلئے گنتی
اوسکے پڑہنے مین توقع برکت وقبول رکہتے ہین اور جن ظائف وادعیہ کو شیعہ نے طرف
ائمہ ہدی کے نسبت کیا ہی وہ فی الواقع عبارت اکابر طائفہ ہین نہ حضرات ائمہ ہدی راوی
اوسکے وہ لوگ ہین جنکو ائمہ نے اپنے مجالس سے نکالدیا اور کذاب ومفتری ٹہیرایا معہذا
جب اونکو قرآن سے ملاؤ تو بڑا اختلاف پاؤ اس سے ثابت ہوا کہ وہ ائمہ ہدی سے ماثور نہین
ہین ورنہ جسکا قرآن کا ساتہہ ہوگیا ممکن نہی کہ اوسکی ایسی بات ہو جس صورت مین کہ نزدیک نہین
کے حضرات صوفیہ صافیہ کہ مقتبس انوار اہل بیت نبوی ہین صرف نظر بانتساب مذکور ایسے باقدر
ہون تو کلام ائمہ ہدی کہ شیخ المشائخ صوفیہ اہل سنت ہین اگر بوجہ صحیح ماثور ہون کیا کہہ آو
بہکت ہوگی یہہ امر معقول ہر احمق وغبی ہی چہ جائیکہ ذکی ولیکن شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۞ اور جواب الزامی یہہ ہی کہ جب صاحب نواقض الروافض نے انکار
صوفیہ کو طرف امامیہ کے نسبت کیا تو قاضی نور اللہ شوستری نے رد تشنیع اوسپر کیا اور صاحب
جامع الاسرار سے حصر تصوف حقیقی کا تشیع مین اور حصر تشیع حقیقی کا تصوف مین نقل کیا چنانچہ
عبارت مصائب قاضی کی شوکت عمریہ مین لکہی ہی اور مفاد اوسکا یہہ ہی کہ صوفی حقیقی نہین
ہوتا مگر شیعی امامی اور شیعی حقیقی نہین ہوتا مگر صوفی اور تفصیل اسکی مجالس المومنین سے معلوم
ہوگی کہ کسقدر صوفیہ اہل سنت کو عداد شیعہ مین گنا ہی بنا علیہ جو درمیان تشیع وتصوف
کے فرق کرے وہ مکابر ہی یا جاہل آور اہل سنت نے احوال وفضائل اہل بیت مین کتب
مجلدہ مستقلہ لکہے ہین جیسے فصول مہمہ فی معرفۃ الائمہ وذخائر العقبی فی مودۃ اہل القربی و

وکتاب الخصائص فی منقبت علی بن ابیطالب وشواہد النبوۃ واحیاء المیت وسند السعادات حتی کہ
ابن یونس مجتہد شیعہ نے صراط مستقیم مین لکھا ہی کہ ابن جریر نے کتاب یوم الغدیر وابن شاہین نے کتاب
المناقب وابن ابی شیبہ نے کتاب الاخبار والفضائل المرتضویہ وابو نصیر اصفہانی نے کتاب منقبۃ
المطہرین وابو محاسن رویانی شافعی نے کتاب جعفریات وموفق مکی نے کتاب الاربعین فی
فضائل امیر المومنین وابن مردویہ نے کتاب رد الشمس فی فضائل علی وشیرازی نے کتاب
نزول الفرقان وامام احمد حنبل نے کتاب مناقب اہل البیت ونطیری نے کتاب خصائص علویہ
وابن معازلی شافعی نے کتاب المراتب وبصیری نے کتاب درجات المومنین وخطیب نے کتاب حدائق
تصنیف کی ہی اور مرتضی علم الہدی نے کہا کہ مینے عمرو بن شاہین سے سنا ہی کہ وہ کہتا تھا
کہ مینے ہزار جزو فضائل امیر المومنین مین فراہم کئے ہین کذا فی الترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان لمعین
القزوینی الاثنا عشری اب جائے انصاف ہی کہ اسقدر تصانیف شیعہ کی فضائل اہل بیت مین کسینی
دیکھی یا سنی ہی یا کہین عالم مین مشہور ہی بلکہ استقراء سے معلوم ہوا کہ شیعہ قدیما وحدیثا نقل
فضائل مرتضوی وائمہ ہدی مین خوشہ چین اہل سنت ودریوزہ گر کتب جماعت ہین جہان دیکھو
انہین کی کتابون سے نقل لاتے ہین اگرچہ بدون امتیاز صحیح وسقیم ہو حتی کہ بالفعل بلکہ آج
کل مین ایک سنی نے ایک رسالہ متوسط بنام احیاء المیت بذکر مناقب اہل البیت تالیف کیا ہی
اوس سے بھی یارون نے بے حوالہ نام چند مطالب کو بتغلب بتصرف وتصحیف وتحریف اوڑا کر درج
فوائد حافظیہ جسپر آپکا رسالہ ختم ہی کر دیا والی اللہ المشتکی ثم الی اللہ المشتکی شعر کس نیاموخت علم تیر
از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد چنانچہ عبارت مناقب بیہقی وغیرہ اوسی سے مسروق ہی
اور وہ یہہ ہی کہ بیہقی نے مناقب شافعی مین لکھا ہی کہ کہا گیا شافعی سے کہ لوگ صبر نہین کرتے
سماعت منقبت وفضیلت اہل بیت پر اور جب کسی کو دیکھتے ہین کہ اس طرح کی بات کرتا ہی تو کہتے
ہین کہ الگ رہو اس شخص سے کہ یہہ رافضی ہی امام شافعی نے فرمایا کہ بری ہون مین جل
خدا کے اون لوگون سے جو حب بنی فاطمہ کو رفض جانتے ہین انتہی ملخصا اسیطرح اور بہت اقوال

فائدہ [illegible]

نسائی وغیرہ کے کتب اہل سنت مین مرقوم ہین ابن حجر نے دیباچہ فصول مہمہ مین لکہا ہی کہ سبکی نے طبقات کبری مین نسائی سے نقل کیا ہی کہ جب امام نسائی صاحب صحیح دمشق مین داخل ہوئے تو لوگون کو دیکہا کہ بغض علی مین غلو تمام رکہتے ہین انہون نے کتاب خصائص فضائل علی مرتضی مین بنائی لوگون نے کہا کہ تمنے فضائل شیخین مین کسلئے تصنیف کی نسائی نے کہا کہ مین دمشق مین آیا لوگون کو علی مرتضی سے منحرف پایا اسلیے یہ فضائل لکہے ہین لوگون نے امام نسائی کو خوب مار کوٹا اور مسجد سے نکالدیا اور قلعہ مین قید کیا یہانتک کہ بعد مدت درازکے طرف رملہ کے نکالدیا پھر وہ رملہ مین مرگئے رحمہ اللہ تعالی انتہی پس ظاہر ہی کہ شافعی ائمہ اہل سنت سے ہین اور نسائی محدثین جماعت سے اگر انکو ائمہ ہدی سے بغض ہوتا اور متحمل سماعت مناقب عترت نہوسکتے تو یہہ حال انکا کاہے کو ہوتا آخر دنیا مین کوئی انگوشی نکہے گا اور جن لوگون نے نسائی کو مارا وہ رافضی خارجی تھے یا سنی اور اگر سنی تھے تو شافعی و نسائی کون ہین وہ بناؤ غریب ماجرا ہی کہ ان حکایت کو آپنے محل طعن اہل سنت مین لکہا ہی حالانکہ یہ ہر لفظ امر کا دلیل فدویت قدمائے اہل سنت ہی نسبت اہل بیت کے شعر چشم باز و گوش باز و این ذکا⁂ خیرہ ام در چشم بندی خدا⁂ **قولہ** محی الدین عربی نے متوکل عباسی کو قطب وقت لکہا ہی جواب اسکے ساتھہ اور کہنا تہا کہ قاضی شوستری و بہائی عاملی و تقی مجلسی وغیرہ نے شیخ اکبر کو زمرۂ شیعہ مین معدود کیا ہی اور اونکے کشف و کرامات کے قائل ہوئے ہین اسیطرح تشیع متوکل عباسی کا کلام باقر مجلسی سے تذکرۃ الائمہ مین اور کلام محمد تقی مجلسی سے کہ والد باقر ہی لوامع مین سمجہا جاتا ہی حتی کہ کتب رفضیہ سے بطور نصوص صحیح ہی ثابت ہی کہ خلفاء عباسیہ باطن مین شیعہ تھے اور عداوت اونکی ساتھہ ائمہ اہل بیت کے بطور تقیہ کے تھی اس صورت مین ناصبیت متوکل کی جسکو آپ مابعد مین ثابت کیا چاہتے ہین ثابت نہوگی **قولہ** حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ ان المتوکل کان یغلوا فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ واظہر احیاء السنۃ و نشر الآثار النبویۃ و امات البدعۃ و تکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز اہلہا **جواب** آپنے عبارت حیوۃ الحیوان

قطب وقت ہونا متوکل عباسی کا

دشمن اہل بیت نبوی ہونا متوکل کا

مطابق اپنی مراد کے محذوف ومقدم وموخر کرکے واسطے اثبات خروج متوکل کے نقل کیا
ورنہ اصل عبارت اوسکی سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے ابتدائی جلوس مین توجہ طرف احیائے سنت
وغیرہ کے کی تھی پھر بغض علی مرتضی ہوا اس صورت مین اجتماع سنت ونصب کا لازم نہین آتا
کہ موجب طعن ہو چنانچہ عبارت حیوۃ الحیوان کی بے خیانت نقل سامی یہہ ہی ولما ولی المتوکل
احیی السنۃ واماتت البدعۃ وکتب الی الآفاق برفع المحنۃ واظہار السنۃ وتکلم فی مجلسہ بالسنۃ واعز الولیا
وانحدرت المعتزلۃ وکانوا فی قوۃ ونماء الی ایام المتوکل فخمدوا ولم یکن فی ہذہ الملۃ الاسلامیۃ اہل
بدعۃ شر منہم نعوذ باللہ من شر مقالتہم ونسالہ السلامۃ من الزیغ والزلل وکان المتوکل یبغض
علیا علیہ السلام ویستنقصہ فذکر علی یوما عندہ فنتقض منہ فتمعر وجہ ابنہ المنتصر لذلک فشتمہ المتوکل
وانشد مواجہا لہ غضب الفتی لابن عمہ راس الفتی فی حر امہ فحقد علیہ واغراہ ذلک علی قتلہ لما
کان یغلو فی بغض علی ویکثر الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ انتہی بلفظہ قولہ مین حیران ہون کہ
متوکل نے کیونکر احیائی سنت کیا حالانکہ فاسق فاجر شرابی مبتدع منحرف سنت نبوی
دشمن علی وآل نبی کا تھا جواب آپ پر انہون متوکل نے جسطرح احیاء سنت کیا نمونہ
اوسکا عبارت حیوۃ الحیوان مین گذرا اور مجمل تقریر یہہ ہی کہ مامون عم متوکل ومعتصم پدر
متوکل وواثق برادر متوکل اپنے ایام خلافت مین دعوی خلق اللہ کی طرف مذہب اعتزال
کے کرتے تھے اور علما اہل سنت کو بابت انکار اعتزال کے انواع ایذا واہانت وتکلیف
دیتے تھے چنانچہ احمد بن نصر خزاعی کو سولی دے دیا اور احمد بن حنبل وغیرہ اکابر کو
کوڑے مارے اور حبس کیا اور بانواع ایلام تعذیب دی یہان تک کہ بعض نے حبس
مین وفات پائی اور یہہ ہنگامہ آخر ایام مامون سے تا وفات واثق قائم رہا اور جب واثق
مرگیا اور اوسکی جگہہ متوکل بیٹھا تو اوسنے علما اہل سنت کو چھوڑ دیا اور علمائی حدیث کو
کہ روایت سے ممنوع تھے اجازت نشر روایت کی دی اور علمائے معتزلہ کو بے حقیقت
محض کر دیا اور نظر سے گرایا اور خفگی درجات اہل اعتزال مین کوشش بلیغ کی اسی جہت سے

فی احیای سنت متوکل

متوکل نیکنام ہوگیا شیخ اکبر نے بمجرد اس عمل کے اوسکو نیک سمجھ لیا لیکن شیعہ کو کہ قائل کمال
شیخ اکبر اور معتقد تشیع متوکل ہین اس بابت طعن کرنا اہل سنت پر کسیطرح نہین پہنچتا یہہ تو بات
اہل سنت کے کہنے کی تہی کہ خلفاء عباسیہ کہ بعضے انکے ناصبی تھے جیسے متوکل اور بعض پر
معتزلہ جیسے مامون معتصم واثق مشیعہ اونکو ظل اللہ اور شیعہ آل نبی جانتے ہین تو فی الواقع
شیعہ ناصبی ہین گو تقیہ سے دعوی تشیع کرتے ہین اور شیعہ اولی نفس الامر مین سنی ہین
کہ دشمن معتزلہ و نواصب تھے حتی کہ اکابر اہل سنت نے کیا کچھ ایذا بات سے عباسیہ کے اوٹھائی
ہی پس اپنے عیب چھپانے کو دوسرون پر تہمت لگانا انصاف کے گلے پر چھری چلانا ہی اور
جس صورت مین کہ منحرف ہونا متوکل کا سنت سے نزدیک آپکے ثابت ہی تو اب اہل سنت پر کیا جائے
ملامت ہی کہ یہہ بہی ہر منحرف سنت کو مبتدع جانتے ہین چنانچہ اسی جہت سے متوکل کو نہایت
کہتے ہین و سبحنی بیانہ **قولہ** سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی کہ سنہ تین سو چہ مین
متوکل نے حکم کیا واسطے ہدم قبر امام حسین علیہ السلام کے اور جو اوسکے گرد ہو گہرون تہے
اور ہونے زراعت کے اور روکا لوگونکو اونکی زیارت سے شاید عقیدہ سنیون مین دشمنی
امام حسینؑ کی ثواب ہوگی اسیلیے اس قطب سنیون نے ایسا عمل کیا **جواب** جہان سیوطی نے
یہہ کچھ لکھا وہان یہہ بہی لکھا ہی کہ کان المتوکل ناصبا اس جملہ کو آپنے کیون حذف کر دیا اور طعن
ناحق سنیون پر جڑ دیا اول سنی ہونا متوکل کا ثابت کرو پہر یہہ کہنا ثبت العرش ثم انقش کسی سنی نے
متوکل کو قطب نہین کہا الا شیخ اکبر نے نظر بظاہر حال کہ حدیث مین آیا ہی ان اللہ یؤید ہذا الدین
بالرجل الفاجر اور شیخ اکبر بتصریح اکابر شیعہ بڑے شیعہ تھے اور متوکل بہی شیعہ تہا اور
جو کچھ ساتھ مرقد مبارک سید الشہداء کے کیا اعمال شیعہ سے نہایت ملائم ہی معہذا انہم کلام
شیخ کا بطور شیعہ بغایت عسیر ہی ملا تقی مجلسی نے بعد اثبات تشیع شیخ کے لکھا ہی کہ اگر دانستہ شد
را حالت فہمیدن کلام شیخ محی الدین بودہ باشد سید اند کہ فضیلت وجاہ او درجہ مرتبہ
الی قولہ بلکہ جمیع محققین مدققین خوشہ چین خرمن افضال او یند انتہی اس صورت مین تطبیق متوکل

ناصبی ہونا متوکل کا

کی باد ہو وناصبیت کے نزدیک شیعہ کے ثابت ہی بالسبب قت کلام شیخ اکبر کے ما قول ہی یہ علی ظاہر
اور اہل سنت کو تو ناصبی ہونے اوسکی سے ایک بڑا فائدہ حاصل ہوا کہ علماء اہل سنت ناہی کو
ایسا مردود جانتے ہین کہ متوکل کو باوجود سلطنت و فرمانروائی کے ہمیشہ ہجو کرتے رہے بلکہ در و دیوار
بغداد پر کہ محل دولت عالیہ تھا کما فی لبستان الفقہ الی اللیث قبائح و فضائح اوسکے لکھے اور
داد تشہیر دی اور نصرت ذریت طاہرہ آنحضرت مین جان سے دریغ نکیا بخلاف شیعہ کے کہ انسے بجز
اہل نفاق کے کوئی اور فرقہ مخلص جنکا ظاہر و باطن ایک سا ہو ظاہر نہوا چنانچہ روایات کلینی و شیخ
طوسی و طبرسی سے ظاہر ہی بلکہ اعاظم و اکابر انکے متکلم بکلمات نواصب ہیں اور داد ناصبیت باطنی و
ظاہری دیتے رہے اور نام تقیہ کا کر کے ہمیشہ عداوت آل نبی کو کام فرماتے رہے شاید عقیدہ شیعہ
مین دشمنی امام حسین کی اور دوستی اونکے دشمنون کی ثواب ہو گی جب تو خلفاء عباسیہ کو کہ جنسے
اہل سنت ہمیشہ ایذا پاتے رہے اور لڑتے رہے شیعہ اور متوکل ناصبی کو قطب و ظل اللہ کہتے ہین
اور تفصیل اس اجمال کی ازالۃ الغین مین لکھی ہی اس مطلب کو بھی کہ پنے موسن عباسی کے رسالہ
تشئید سے سرقہ کیا ہی یاد رہے قولہ اسیطرح علی بن جہم شاعر ناصبی دشمن حضرت امیر تھا یہانتک
کہ اپنے باپ پر لعنت کرتا تھا کہ کس لیے اوسکا نام علی رکھا ثقات اہل سنت اوسکی بہت تعریف
کرتے ہین اور متدین متورع لکھتے ہین ابن خلکان نے کہا کہ وہ معذور تھا لبغض علی مین اور
منحرف ہونے مین علی سے اسلیئے کہ محبت اونکی جمع نہین ہوتی ساتھہ تسنن کے جواب
علی بن جہم بن بدر بن جہم قرشی اشرار نواصب سے تھا چنانچہ آپنے بہی اوسکو بلفظ ناصبی لکھا ہی
اور دشمنی اہل سنت کی ساتھہ نواصب کے نہایت وضوح سے محتاج بیان کی نہین جسی سنی نے اوسکو
متدین متورع لکھا ہو اوسکا نام لو صاحب تحفہ نے یون لکھا ہی کہ وہ بنابر مصلحت اظہار تسنن کیا
کیا کرتا تھا اور اپنے نصب کو چھپاتا تھا اور مقصود اوسکا منحرف کرنا لوگونکا تھا جناب امیر سے
اور قول ابن خلکان کا لطور طعن ہی اوسپر بطریق تحسین و الا یہہ کیون لکھتا کہ جمع مع الانحرافہ
عن علی و اظہار التسنن کان مطبوعا علی قول الشعر یہہ کوتاہ فہمی آپکی ہی نہ ابن خلکان کی ع

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست ؛ **قولہ** جوزجانی بھی دشمن نہیں تھا دار قطنی نے اوسکو منجملہ ثقات
وحفاظ معتبر کے لکھا ہی **جواب** جوزجانی کی نسبت ہی تکلم نہیں اور اس نسب کے کئی آدمی ہین معلوم نہین
آپ کس جوزجانی کو دشمن ٹھیراتے ہین اگر مراد جوزجانی سے ابراہیم بن یعقوب بن اسحق جوزجانی
ہی کہ نزیل دمشق تھے اور ترمذی وابوداؤد ونسائی نے اون سے روایت کی ہی تو یہ ہرگز
دشمن نہین نہ تھے اگر دار قطنی نے اونکی توثیق کی تو بیان واقعی ہی آپ دشمنی اونکی ثابت کیجئے
پھر جواب لیجئے **قولہ** ابن عربی مالکی کو سنی اپنا پیشوا وولی کامل جانتے ہین حالانکہ اوسنے لکھا ہی
کہ نہین قتل کیا یزید نے حسین بن علی بن ابیطالب کو مگر اونکی جد کی تلوار سے **جواب** آپ بسبب
کمال تبحر ومہارت فن تاریخ وغیرہ کے بہت امور واضح نہین ہوا کرتے یا دیدہ ودانستہ بحکم اِنَّمَا
یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ارتکاب دروغ کیا جاتا ہی ابن عربی جو ولی کامل وپیشوائے
طریقت تھے اونکا نام محی الدین ہی اور یہ ابن عربی مالکی فقیہ جنکا نام ابوبکر ہی اور شخص ہین
ابن حجر ہیتمی مکی نے کتاب المنح المکیہ فی شرح العقیدۃ الہمزیہ مین انکے قول کا رد لکھا ہی چنانچہ
اصل عبارت طویل عربی اوسکی باجوبہ تفصیلیہ تحقیقا والزاما ازالۃ الغین مین لکھی ہی اور صاحب
تنبیہ السفیہ نے بجواب جالسی غبی غوی لکھا ہی کہ حاصل کلام ابوبکر بن العربی کا یہ نہین ہی کہ امام حسین
فی الحقیقۃ باغی تھے اور یزید فی الواقع خلیفہ برحق تہا بلکہ غرض اونکی یہ ہی کہ یزید نے بسبب
تمسک اس حدیث کے امام حسین کو شہید کیا پس وہ مخطی فی الفہم تھا اور معذور گو یہ شبہہ اوسکا باطل ہی
اور فہم اوسکا خطا لیکن حسب لسان مین اوس سے یہ شبہہ کافی ہی کما ان الحدود تندرء بالشبہات
اور باقی اہل سنت نے اسقدر کو بھی مسلم نہ رکہا اور یزید کو مخطی فی الفہم نسمجھا بلکہ ظالم معاند قرار دیا
اور حق یہی ہی اسلئے کہ یزید بسبب کمال غرور ونخوت وبیباکی وسفاکی کے پروا اسباب کی کرتا
تھا کہ ہر واقعہ مین تمسک سات کسی حجت کے حجج شرعیہ سے کرے اگرچہ اوسکے فہم مین
غلطی ہو دلیل اس مدعا پر یہ ہی کہ ابوبکر بن العربی نے یہ نہین کہا کہ قتل الحسین بسیف جدہ
بلکہ یون کہا کہ لم یقتل یزید الحسین الا بسیف جدہ یعنی یزید نے اس شبہہ سے قتل کیا او

جوزجانی ثقہ تھا

ابن عربی مالکی — ابن عربی صوفی

[illegible]

اور یہہ بات نزدیک اوسکے جو سلیقہ عبارت فہمی رکھتا ہی روشن ہی انتہی اور جنہون نے تالیفات
ابوبکر بن العربی کو دیکہا ہی اور دیار مغرب مین تھے اونکی تقریرات سے یہہ امر بالشرح و بسط تمام
ازالۃ الغین مین منقول ہی فعلیک بالمراجعۃ الیہ حتی ینکشف الامر کما ہو فی نفسہ لدیک **قولہ** ترحم
ابو حنیفہ کو دیکہو کہتے ہین ولم یلعن یزید ابعد موتہ سُنّی ایسے کلمونکو نام ورع و تقوی رکہتے ہین
جواب لعن یزید مین توقف اسلئے ہی کہ دربارۂ شہادت امام حسین علیہ السلام روایات متعارضہ
متخالفہ وارد ہین بعض روایات سے رضا و استبشار و اہانت اہل بیت و خاندان رسول کی مفہوم
ہوتی ہی سو جن علمار کی نظر مین یہہ روایت مرجح ہوگئی اونہون نے حکم لعن کا کیا جیسے احمد بن حنبل
و کیا ہراسی علمائے شافعیہ سے اور جیسے شارح عقائد النسفی وغیرہ کہ یہہ حاکم بلعن یزید ہین اور بعضے
روایات سے کراہت یزید کی اس امر سے اور عتاب کرنا ابن زیاد و اعوان اوسکے پر اور ندامت
سخت قتل حضرت امام حسین علیہ السلام پر کہ نائبون کے ہاتہ سے واقع ہوا معلوم ہوتی ہی
پس جن علما کے نزدیک یہہ روایات مرجح ہوئے اونہون نے لعن سے منع کیا جیسے
غزالی وغیرہ علماء شافعیہ اور بعض نے توقف کیا جیسے امام ابو حنیفہ وغیرہ و اکثر حنفیہ اور وجہ
توقف کی یہہ ہی کہ انکے نزدیک دونون روایات متعارض ہوگئے اور ترجیح احد الجانبین کی علی الاخر
حاصل نہوئی انہون نے نظراً احتیاطاً توقف کیا اور علما کو وقت تعارض ادلہ کے یہی لائق ہی تلک
امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون اور یہہ تقریر متعلق اس
مسئلہ کے سابق مذکور ہوچکی ہی **قولہ** احادیث صحیحہ اہل سنت سے وصی و خلیفہ و جانشین ہونا
حضرت امیر کا ثابت ہی **جواب** لیکن بدون وصایت و اتصال بعد شیخین و ذی النورین
قولہ جب سرور عالم مدینہ سے جاتے جانشین اپنا مقرر کرتے سفر آخرت مین اس امر خطیر کو کیونکر
مہمل چہوڑ جاتے **جواب** مہمل نہین چہوڑا بلکہ ابوبکر کو مقرر کرگئے بخاری و مسلم نے روایت
کی ہی کہ آنحضرت نے مرض الموت مین عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ بلالے اپنے باپ بہائی کو
لکہدون مین ایک کتاب اسلئے کہ محکود رہی کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا یا کہے کوئی کہنے والا

کہ مین امی ہون اور ہمانے خدا و مومنین مگر ابوبکر کو اور فرمایا لائق نہین کسی قوم کو کہ اونمین ابوبکر ہو کہ امامت کرے اونکی کوئی سوا ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور جب ہوا ہے آپ سے فرمایا کہو ابوبکر کو نماز پڑہاوین لوگونکو متفق علیہ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانچ دن تک حیات نبوی مین امامت کی یہہ حدیث درجہ تواتر کو پہنچی ہی راوی اسکے علی بن ابی طالب و ابن عباس و عمر بن خطاب و ابن مسعود ہین اور استدلال کیا جناب امیر و خلیفہ ثانی نے خلافت ابوبکر پر ساتہہ اسی استخلاف نماز کے کما ہو مصرح فی مواضعہ اور مقرر کرجانا آنحضرت صلعم کا کسیکو مدینہ مین وقت سفر کے دلیل استخلاف کبری نہین ہو سکتا ورنہ محمد بن سلمہ جنکو آنحضرت نے صوبدار مدینہ کیا تہا اور سباع بن عرفطہ جنکو کوتوال مدینہ اور ابن مکتوم جنکو پیش نماز آپنے مسجد کا مقرر فرما گئے تہے مستحق خلافت کبری ہونگے پہر وصایت و ولایت جناب مرتضی کہان رہی اور ایک خبطی پیدا ہو گئے قولہ حال غصب خلافت کا قطع نظر کتب امامیہ سے کتب معتبر اکابر سنیون مین مرقوم ہی جواب ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین قولہ معنی حدیث لن تجتمع امتی کے یہہ نہین ہین کہ امت میری خلاف و ضلالت پر جمع نہوگی بلکہ مراد یہہ ہی کہ ساری امت میری ضلالت پر جمع نہوگی جواب ساری امت بحکم للاکثر حکم الکل حسب اقرار و دعائی اہل سنت و جماعت ہین بے شبہہ اجتماع انکا بموجب حدیث مسطور کبہی ضلالت پر نہوا اور نہوگا صفحہ چہارم رسالہ مین جہان آپنے گنتی بلاد اسلام کی رو بمقلد مذاہب ائمہ اربعہ جماعت ہین لکہی ہی اور صفحہ ششم مین جہان تعداد اہل مذہب تشیع کی لکہی ہی اوس سے واضح ہی کہ سنی اکثر امت ہین اور شیعہ بعض امت اور جناب امیر نے نہج البلاغہ مین الزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ و ایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب اور نیز فرمایا الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا و غضب علی من خالفہا کذا فی نہج البلاغۃ اور قرآن پاک مین فرمایا ہی ان الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا لست منہم فی شیء اور فرمایا ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا پس ثقلین سے ثابت ہوا کہ شیعہ فاروق جماعت ہین اور پیغمبر خدا اور خدائی پیغمبر کو انسے کام نہین اور یہہ بہی معلوم ہوا

قولہ ان الذین فرقوا دینہم ... علی الضلالۃ

کہ جماعت جو لقب اہل سنت ہی خاص ملفوظ ابوالائمہ جناب مرتضی علیہ السلام ہی اور جسنے جماعتکو
چھوڑا وہی حصہ شیطان ہی سو اجتماع شیعہ کا ضلالت پر ہمیشہ رہا اور رہیگا حتی کہ طعمۂ تیغ آبدار حضرت
صاحب الامر والزمان ہون **قولہ** بیان اولٰی لی عہد کرنا ہین سرور عالم کے جناب امیر کو غدیر خم مین
پہلے اپنی وفات سے دو مہینے کئی دن **جواب** اگر یہہ وصیت دلیل خلافت مرتضوی ہوتی
تو دو مہینے کئی دن مین سارے مہاجر و انصار جنکے حق مین رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ آیا ہی
آور صحیفہ کاملہ مین یون لکھا ہی کہ انہم احسنوا الصحبۃ وانہم فارقوا الازواج والاولاد فی اظہار کلمتہ
وانہم کانوا منتصرین علی محبتہ انتہی اور سارے عشائر و اقارب رسول ہرگز زوج بتول سے برگشتہ
نہوتے اسلئے کہ مرتد ہوجانا سب اصحاب کا بے وجہ موجہ اور ظاہر ہونا خطا کے مہاجر و انصار کا
بعد صد ہا سال کے ملک فارس مین خالی استعجاب و استبعاد سے نہین **قولہ** قصۂ غدیر بسبیل تفصیل
و اجمال انہی کتابون مین لکھا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ دلیل کی قوت سند دیکھی جاتی ہی
نہ کثرت روایت جو نام کتابونکے آپنے اسجگہہ لکھے ہین حال اکثر کتب کا اونمین سے سابق گذر چکا
ہی آور جو نام جدید لکھے ہین اونمین بھی اکثر نامعتبر غیر مستند مجاہیل ہین جیسے نزل السائرین
وسیلۃ المتعبدین دستور الحقائق ہدایۃ السعداء سفینۂ کاملہ اعلام الوری حلیۃ الاولیا فردوس الاخبار
کفایۃ الطالب کتاب النزول واحدی وغیرہ آور یہہ نام چونکہ فہرست سابق مین جنکو آپنے
مستند و مشہور قرار دیا تھا غیر مندرج ہین اسلئے نظر بعد شہرت غیر متلقی بالقبول ہین اور یہی قاعدہ
فقہا کا ہی کہ نقل کو کتاب غیر مشہور سے جائز نہین رکھتے رد المحتار شرح الدر المختار مین لکھا ہی
لابد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقولہ ولا یکفیہ معرفتہ باسمہ و نسبہ بل لابد من معرفتہ فی الدرایۃ
والروایۃ و درجتہ فی الدرایۃ وطبقتہ من طبقات الفقہا لیکون علی بصیرۃ فی التمییز بین القائلین
المخالفین و فی الترجیح بین القولین المتعارضین انتہی آور تاریخ طبری کے حق مین جسکا نام
آپنے بشمول دیگر کتب لکھدیا ہی مولانا عفیف الدین حسینی نے رسالۂ رد متعہ مین لکھا ہی
قد اجمع المحدثون علی ان محمد بن جریر دوا الغث والسمین والضعیف والسقیم وکثیر الاقبلون واتہ

والخلافت خالیہ عن المعارض فکیف اذا قادہا اشد المنادی والمناقش انتہی آور باقی حال طبری کی
کتب امامیہ سے آینده کہا جاویگا **قولہ** ان روایات عدیدہ سے گذر کے لب لباب باسیجاز تمام
بیان کرتا ہون **جواب** وجہ بیان اس لب لباب کی جس سے لقب لبیب بنان مشتق ہوا یہی ہی کہ
بنا بر لحاظ بحث وحذف وزیادت روایات امر واقعی ثابت نہو اور ناظر رسالہ دہوکا کہاکے طرف
حق سمجہ لے والا شعر دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن ٭ بوقت گفتن وگفتن بوقت خاموشی

ف حال تاریخ طبری

قولہ فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ وادر الحق حیث کان **جواب** یہہ روایت بالفاظ کذائی کتب اہل سنت مین موجود نہین
بلکہ کتب امامیہ مین ہی معہذا تقابل لفظ والاہ کا ساتہہ عاداہ کے دلیل صریح ہی اسپر کہ مراد موالات
ہی نہ خلافت اسلئے کہ ضد دشمنی کی دوستی ہی نہ تصرف فی الامور اور جو عدو کو مقابل متصرف سمجہے
وہ جاہل ہی لغت عرب سے آور موید ہی اسکا قول حضرت امیر کا اپنے عہد خلافت مین بمقابلہ
طلحہ وزبیر کہ واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی الولایۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا
پس اگر یہہ حدیث وصیت ہوتی دربارۂ خلافت تو اس عذر کی کیا گنجایش تہی چنانچہ اسی جہت سے
مفاد احادیث غدیر کا ولایت باطنی ہی نہ خلافت ظاہری صاحب شافی شارح کافی کلینی نے

ف حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه

کتاب الحجۃ فی باب النص من اللہ عز وجل علی الائمۃ واحدا فواحد لکہا ہی کہ خلافت ظاہری خلفاء ثلثہ کو
اور خلافت معنوی علی علیہ السلام کو ہی انتہی اور یہی قول اہل سنت وجماعت کا ہی چنانچہ سارے
سلاسل ولایت اولیاء ومشائخ امت واصفیاء وصوفیہ باصفا کیا چشتی وکیا قادری وکیا
سہروردی وغیرہ منتہی ہوتے ہین طرف جناب مولی علی کے بلکہ یہی واسطہ ہین افاضات
وافادات ولایت کے تاقیام قیامت اور اگر مراد خلافت ہوتی تو بے شبہہ ظہور اس دعاے
نبوی کا ہوتا لااقل جزء خاذل جناب امیر تہے جیسے خلفاء ثلثہ باعتقاد امامیہ معاذ اللہ وہ مخذول
ہوتے حالانکہ قوت وشوکت اونکی اور مدد ومعاون ہونا جناب امیر کا ہمراہ اونکے سمجہکر اور
الحق معہ حیث کان کتب امامیہ سے بہی ثابت ہی اور یہی دلیل حقیقت خلافت شیخین وغیرہ کی ہی

اور یہی معنی مطابق فہم اہل بیت ہین چنانچہ ابو نعیم نے حسن مثنی بن حسن السبط سے روایت کیا ہی
کہ کسینے اون سے پوچھا کہ کیا حدیث من کنت مولاہ نص ہی خلافت علی پر فرمایا اگر آنحضرت ارادہ
خلافت کا اس سے کرتے تو واسطے تفہیم اہل اسلام کے واضح تر فرماتے اسلئے کہ آپ افصح الناس
تھے البتہ یون کہتے کہ ہذا والی امری والقائم علیکم بعدی فاسمعوا واطیعوا اور ظاہر ہی
کہ آنحضرت ادنی واجبات بلکہ سنن کو مثل آداب قعود و قیام و اکل و شرب و استنجا وغیرہ
اسطرح بیان فرما گئے کہ بے تکلف معانی مذکور الفاظ پر نور نبوی سے ہر کسی کے سمجھہ مین
حاضر و غائب سے بعد معرفت لغت عرب کے آجاتے ہین پس ایسے مقدمہ عمدہ مین
کیونکر اکتفا ایسے کلام مجمل پر فرماتے کہ موافق قاعدہ عرب کے حصول معنی کا اوس سے
نہو یہہ بات منافی بلاغت رسالت ہی جو ایسا گمان کرے وہ گویا قائل ہی بقصور و
مساہلت نبوی امر تبلیغ مین والعیاذ باللہ **قولہ** بموجب ارشاد آنحضرت کے طوائف
خلائق نے حضرت امیر کو مبارکباد دی چنانچہ اول عمر بن خطاب آئے اور بیعت
کی اور کہا بخ بخ یا امیر المومنین لقد اصبحت مولای و مولا کل مومن **جواب** مبارکباد دی
طوائف خلائق کی اور بیعت عمر بن خطاب کی غیر ثابت ہی و من ادعی فعلیہ البیان و علینا
ردہ بالبرہان البتہ بعض نے تہنیت دی سو یہہ مبارکباد بابت حصول نص خلافت
نہ تھی بلکہ بنا بر موالات مرتضوی تھی دلیل اسکی یہہ ہی کہ اگر حدیث مذکور نص خلافت ہوتی
تو چاہیے تھا کہ سارے حاضرین بیعت کرتے جسطرح بقول آپکے عمر رض نے کی اور جناب
امیر اس تہنیت و بیعت کو وقت انعقاد خلافت کے موقع احتجاج مین لاتے لا اقل و قت
خلافت عمر ضرور کہتے کہ تم وہی ہو کہ ہم سے بیعت کی تھی اب ہم سے کیا بیعت لیتے ہو
حالانکہ باتفاق فریقین یہہ استدلال واقع نہوا معہذا با وجود جناب نبوی بیعت کرنا
عمر بن خطاب کا عبث محض ہی اسلئے کہ نتیجہ بیعت کا امتثال اوامر و نواہی و فرمان بری
خلیفہ ہی وہ خود حیات مصطفوی مین ممکن نہ تھا اور بعد آنحضرت گو یہہ بیعت سابق ہوتی

بصورت خلافت مرتضوی بعیت لاحق کرنا پڑتا علاوہ اسکے عبارت مولای و مولا کل مومن سے
اولی بالتصرف سمجھنا خلاف نقل و عقل ہی اسلئے کہ مولی بمعنی اولی غیر مستعمل ہی اور اگر ہو تو یہی
بضمیمہ اللهم وال من والاہ دلالت کرتا ہی معنی موالات پر کہ مقصود نبوی و فاروقی ہی نہ تصرف
والا یہہ تصرف حیات نبوی مین حاصل ہونا چاہیے تھا اسلئے کہ حدیث من کنت مولاہ مین قید
بعدیت و اتصال و انفصال کی نہین بلکہ مولائیت بالفعل بملاحظہ صیغہ من کنت سمجھی جاتی ہے
جسطرح لوگ تمکو مولانا کہتے ہین لیکن اولی بالتصرف نہین سمجھتے والا آج ریاست تمکو لائق ہی
نہ اور کسیکو **قولہ** حسان بن ثابت نے اس تہنیت مین ایک قصیدہ کہکے حضور نبوی مین گذرانا
اور مورد تحسینت ہوئے ایک شعر اوسمین کا یہہ ہی **شعر** فقال له قم یا علی فانني + رضیتك من
بعدی اماما و هاديا **جواب** قطع نظر اسکے کہ حسان موید بروح القدس تھے اور سرخیل شعرا
اسلام و افصح عرب اور یہہ شعر بغایت مرتبۂ فصاحت و بلاغت سے نازل ہی اور سبب یہہ ہو
اس شعر کے مجموعہ اشعار ماثورہ حسان مین جسکو بعض اہل علم نے جمع کیا ہی گذرانا قصیدہ
تہنیت کا اور کہنا اس شعر طہیر یوج کا حضور نبوی مین خلاف عقل سلیم و منافی قیاس مستقیم ہی اسلئے
کہ قصائد بسیار کبار دی اوسکے حضور مین گذرانتے ہین جسکو کوئی مرتبہ منصب حاصل ہوتا ہی اور
ترقی منزلت کی ہوتی ہی نہ اوسکے حضور مین جو دوسرے کو انعام اکرام خلعت منصب بخشے
مولائیت تو مولی علی کو ملے اور قصیدہ تہنیت خدمت نبوی مین گذرے سبحان اللہ شاید یہہ قصیدہ
اس راہ سے گذرانا ہوگا کہ موت آنحضرت کے طفیل جناب امیر تھی تو در خور تہنیت نبی ٹھیرے نہ وصی **قولہ**
بیان دوسرا ذکر چند حدیث مین کہ خلافت بلافصل پر دال ہین **جواب** یہہ گیارہ حدیثین واحد المتن
باختلاف بعض کلمات جو اسجگہہ آپنے لکھی ہین کلہم موضوع باطل ہین سوائے ایک حدیث کے من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللهم وال من والاہ و عاد من عاداہ چنانچہ وضعی ہونا انکا کتب اس فن سے
واضح ہی معہذا البعضے روایات انہین کے کتب شیعہ سے ہین جیسے محمد بن یوسف گنجی وغیرہ
باین ہمہ معلوم نہین کہ کونسی لفظ و عبارت سے خلیفہ بلافصل ہونا مولی علی کا آپنے مستنبط کیا ہی کہ

قصیدۂ حسان کا تہنیت نبوی مین

بیان دوسرا حدیث خلافت بلافصل

کہ اوس سے تعرض کیا جاے حالانکہ حدیث مرتضوی موجود ہی کہ بتاکید تمام فرمایا کہ مجھکو خلیفہ چہارم کہو
اور جو کوئی مجھکو خلیفہ اول کہے گا وہ ایسا اور ایسا ہی تصدیق اس مدعا کی کتب امامیہ سے جیسے
مجمع البحرین وغیرہ بروایت امام رضا از امام کاظم از حضرت صادق از حضرت باقر از شہید کربلا از
جناب علی مرتضی حاصل ہی اسلئے کہ فرمایا مین ہمراہ آنحضرتؐ کے راہ مدینہ مین تھا کہ ایک بزرگ کث اللحیہ
بعید ما بین المنکبین نے آنحضرت پر سلام کیا اور مرحبا کہا پھر میری طرف التفات فرمایا اور کہا سلام ہی
تمپر ای خلیفہ چہارم اور رحمت و برکت خدا کی پھر آنحضرت کی طرف التفات کیا اور کہا کیا یہہ خلیفہ
چہارم نہین ہی حضرتؐ نے فرمایا ہان سچ کہتے ہو پھر چلدئے اور پتا نہ لگا چنانچہ صاحب نواقض نے
بھی ساتھہ اصل اس حدیث کے اعتراف کیا ہی کذا فی المنتہی **قولہ** آنحضرت نے فرمایا لکل نبی وصی ووارث
وان علیا وصیی ووارثی اخرجہ البغوی الی قولہ ان علیا منی وانا منہ وہو ولی کل مومن من بعدی
اخرجہ الحاکم الخ **جواب** حدیث بغوی باتفاق اہل حدیث موضوع ہی اور حدیث طبرانی جسکو
ابن حبان نے بہی روایت کیا ہی ذہبی وابن جوزی نے اوسکو موضوع کہا واضع اوسکا مطر
بن میمون اسکاف ہی اور حدیث کنجی شیعی ہی اور جو حدیث کہ بزاز نے ابی ذر سے اور عقیلی نے
ابن عباس سے روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع متہم ہی اور عباد ضعیف
و رافضی ہی اور داہر بن یحیی رازی غالی رافضی ہی اور بیٹا اوسکا عبید اللہ بن داہر راوی حدیث
مذکور کذاب ہی اور اس حدیث کو حاکم نے بہی بطریق دیگر روایت کیا ہی لیکن کہا غیر صحیح ہی اور
اور میزان مین اوسکو ترجمہ اسحق بن بشر الاسدی مین کذاب وضاع کہا ہی اور حدیث ابن ابی شیبہ
مین جملہ علی ولی کل مومن بعدی زائد ہی اصل روایت پر اور حدیث احمد بن حنبل عین کذب
وافترا ہی اسیطرح حدیث ابن السمان اور حدیث النظر الی وجہ علی عبادۃ جسکو طبرانی نے ابن
مسعود سے مرفوعا روایت کیا ہی اوسکی اسناد مین یحیی بن عیسی رملی لیس بشئی ہی بلکہ اکثر
طرق اسکے مجروح و ضعیف ہین کسی طریق مین کوئی کذاب ہی کسی مین کوئی وضاع کسی
مین متروک کسی مین متہم لیکن بعد جمع طرق و جرح و تعدیل اتنا معلوم ہوتا ہی

کہ حدیث مذکور از قسم حسن لغیرہ ہی نہ صحیح ہی نہ موضوع اور حدیث دیلمی مجروح ہی اصطلاح محدثین

یا بنی عبد المطلب الخ اور حدیث مارث منک الخ جسکو آپنے مابعد مین لکہا ہی موضوع ہی پس

باوجود اسکے انکو دلیل خلافت بلافصل ٹہرانا بنا رفاسد علی الفاسد ہی **قولہ** حاصل اسکا یہ ہی کہ

آنحضرت نے جناب امیر کو امیر کسی سریۃ کا کرکے کسی جگہہ بہیجا تہا اونہون نے ایک لونڈی غنیمت

مین سے لیکر اپنے تصرف مین لائی جب فوج پہری لوگ آنحضرت کے سلام کو آئے چار آدمی نے

شکایت جناب امیر کی کی آنحضرت نے اسوقت غضب مین آکر یہہ حدیث فرمائی اس سے صاف

اولی بالتصرف ہونا جناب امیر خلیفہ برحق وبلافصل کا بعد پیغمبر کے ثابت ہی **جواب** یہہ افادہ خلافت

تصریح مورخین واہل سیر ہی اسلئے کہ خطبہ مذکور از اول تا آخر دال ہی اسبات پر کہ منظور افادہ محبت

و دوستی حضرت امیر کا ہی لا غیر اور یہہ الفاظ واسطے ازالہ شکایتہائی بیجا مرتضوی کے فرمائے

نہ واسطے اثبات تصرف کے کیونکہ بصورت اولی بالتصرف ہونیکے اجتماع ولایتین کا زمان واحد مین

لازم آتا ہی زیرا کہ تقیید ملفظ بعد نہین بلکہ سوق کلام واسطے تسویہ ولایتین کے ہی جمیع اوقات

مین بجمیع وجوہ اور ظاہر ہی کہ شرکت جناب امیر کی ساتہہ آنحضرت کے تصرف مین بحین حیات

آنحضرت ممتنع ہی پس معلوم ہوا کہ مفاد اسکا اگرچہ شان ورود حدیث مطابق آپکے بیان کی

اولی بالتصرف ہونا نہین بلکہ ایجاب محبت مرتضوی ہی اور اجتماع محبتین مین کوئی محذور نہین

بلکہ ایک مستلزم دیگر ہی اور اجتماع تصرفین مین بہت محذورات ہین وان قیدناہ بما یدل علی انہ

فی المآل ودون محال فمرحبا بالوفاق لان اہل السنۃ قائلون بذلک فی حین امامتہ علیہ السلام اور

قرینہ مابعد کہ اللہم وال من والاہ الخ ہی صریح دال ہی افادہ معنی موالات ومودت پر والا یوں

فرماتے اللہم وال من کان فی تصرفہ وعاد من لم یکن کذلک **قولہ** عبد العزیز نے کتاب تحفہ مین

بحث حدیث من کنت مولاہ مین خوا بان لفظ بعدی ہو کر کہا ہی کہ اگر در حدیث لفظ بعدی

لفظا بودے البتہ مفید دعوی خلافت بلافصل میشد اسلئے صحاح کتب سنیون سے احادیث صحیحہ جنمین

بعدی کی صاف مذکور ہی لکہی گئی **جواب** کتاب تحفہ کچہہ مصحف فاطمہ وصحیفہ علی نہین کہ خوا

ہی کسیکو دیکھنے کو نہ ملے آج ہزار نسخے تحفہ کے میسر آسکتے ہین اوسمین کہین خواہش لفظ بعد کے
واسطے افادہ دعوی خلافت بلافصل کے بحث مذکور مین مسطور نہین اللہ اکبر جب ایسی کتاب
مشہور پر ایسے افترا ہوتے ہین تو غیر مشہور و میسر کا خدا حافظ ہی ولیکن آپنے یہہ دلاوری
تقلید پیر دلدار بے مروت کی ہوگی کہ اوسنے بہی جواب بصارۃ العین مین اسطرح کے جہوٹ لکہے
ہین مثلاً لکہا ہی کہ صاحب تحفہ نے مسلم بن قتیبہ کو رافضی لکہا ہی حالانکہ تحفہ مین کہین اوسکا
عین و اثر نہین پس ہی وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا معدلک
شافی علم الہدی سے معلوم ہوتا ہی کہ لفظ بعد مجمل ہی اور عام ہی وفات وحیات و اتصال و
انفصال مین اور کلام رازی بہی دال ہی اسپر کہ اتصال و انفصال دونو فرد بعدیت ہین اور
ایک کو دوسرے پر رجحان نہین اور استعمال فصحاء و بلغاء بلکہ محاورات قرآنی سے اتصال و
انفصال قریب ہے یکسر معلوم ہوتا ہی قال تعالی حکایۃ عن الجن إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ
وَقَالَ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ پس اگر لفظ بعد اتصال مین حقیقت اور انفصال مین مجاز ہوگی
تو معنی آیات مذکورہ کے کیا ہونگے پوری بحث اسکی ازالۃ الغین مین ہی اور جن حدیث موضوعہ
سے آپنے لفظ بعد کو نقل کیا حال اونکا ماسبق مین گذر چکا اور بتقدیر صحت بہی جواب انکا ظاہر ہی
کما مر ولیکن حق تعالی نے فرمایا ہی وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن وَلِيٍّ مِّن بَعْدِهِ **قولہ** در منثور مین
حدیث مواخات لکہی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نزدیک میرے بمنزلہ ہارون کے ہی موسی سے
اور وارث میرا ہی **جواب** حدیث مذکور مین یہ لفظ کہ تو وارث میرا ہی اجتہاد و ایجاد سامی ہی
اصل روایت مین موجود نہین سعہذا مواخات کو دلیل خلافت بلافصل ٹہیرانا مخالف عقل و نقل ہی
جس صورت مین کہ اخوت عینی موجب استخلاف نہین ہوتی تو مواخات کس شمار مین ہی سعہذا
یہہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تہی جسوقت کہ مولی علی کو واسطے خبرداری اہل و عیال و
امور خانگی کے مدینہ مین چہوڑ گئے تہے پس یہہ خلافت برہان استخلاف کبری نہین ہو سکتی
اور جواب تفصیلی اسکا تحفہ مین دو تین طرح پر لکہا ہی فلینظر ثمہ **قولہ** ان گیارہ حدیثون سے خطاب

بارہ لقب مرتضوی

امیرالمومنین کا خلیفہ و وصی و وارث و موضع سر و قاضی دین و فاروق امت و یعسوب المومنین و
صدیق اکبر و صاحب ایمان گران و ولی و مولی ثابت ہوا سلیم الذہن جانتا ہی کہ معنی ہر لفظ کو
دلالت ہی خلافت بلافصل پر حاجت تاویل و تفسیر کی نہین **جواب** ثبت العرش ثم النقش سابق مین
یہ گیارہ حدیث جن سے خطاب مرتضوی بزور خشتک آپ نکالتے ہین تین تیرہ ہو چکی ہین جنمین
خطاب کہان اور دلالت کسکی حالانکہ یعسوب کہنا حضرت امیر کا اور صدیق کہنا امام محمد باقر کا بطریق
اول کو کتب امامیہ سے گذر چکا ہی پس وہ دلالت یہان بھی موجود ہی بلا ترجیح علاوہ اسکے کچھ
سمجھہ مین نہین آتا کہ آنحضرت باوجود اسکے کہ افصح الخلائق تھے اور کلام آپکا نہایت مفصل و مبین
ہوتا تھا مضمون خلافت مرتضوی کو بطور پہیلی و چیستان فرماتے اور گیارہ لفظ بولتے اور ایک
لفظ صریح غیر مشترک صاف صاف ایسی نہ کہتے جسکو دلالت خلافت بلافصل پر ہوتی خصوصا جس
حال مین معلوم ہوا کہ اعدا منازعت بلکہ مغاصبت کرینگے اوسوقت اوجب تھا کہ تبلیغ رسالت
باتم وجہ واوضح کلام کرتے معہذا اگر ان الفاظ کو دلالت مدعا پر ہوتی تو ضرور حضرت امیر وقت
انعقاد خلافت اولی کے ساتھہ اونکے احتجاج کرتے حالانکہ باتفاق فریقین نہین کیا معاذ اللہ
آپکا فہم واجتہاد ابلغ ہوا فہم واجتہاد مرتضوی سے **قولہ** لفظ ولی کے عربی مین چند معنی ہین

تحقیق معنی لفظ ولی

ازانجملہ ناصر و محب و صاحب اختیار و اولی بالتصرف سو دونو معنی اول یہان مراد نہین اسلیے
کہ سارے مومنین ایک دوسرے کے ناصر و محب ہین کما قال تعالی وَالْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بلکہ
فرشتے بھی ناصر و محب مومنین ہین نَحْنُ اَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ بلکہ کفار بھی ناصر و محب
مسلمین ہوتے ہین پس معلوم ہوا کہ مراد دونو معنی آخر ہین **جواب** دونو معنی آخر جب مسلّم ہوتے
کہ محاورہ قرآن مساعد ہو حالانکہ قرآن سے جس جگہہ دیکھو معنی ناصر و محب کے نکلتے ہین نہ صاحب اختیار
و اولی بالتصرف کے قرآن کو چھوڑکر ہر طرف جانا بے وجہ موجہ کے ثقلین مین جدائی ڈالنا ہی
حالانکہ ان معنی اخیر کو اہل لغت نے بھی ضبط نہین کیا اگر کیا ہو تو حوالہ دو باوجودیکہ اگر یہ
معنی بشہادت لغت ثابت بھی ہون تو اوس سے خلافت بلافصل کہ مقصود بالذات اس سارے

فائدہ وجہ تخصیص حضرت مرتضیٰ

بکہیڑے سے اثبات اوسکا ہی ثابت نہین ہوسکتی نہایت یہہ کہ فی وقت من الاوقات متصرف ہون
اور یہہ عین مذہب اہلسنت کا ہی آور باوجود ناصر و محب ہونے مومنین کافرین و ملائکہ کے یکدیگر کو
وجہ تخصیص حضرت مرتضیٰ کی یہہ ہی کہ آنحضرت صلعم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا کہ انکے زمان امامت مین
بغی و فساد ہوگا اور بعضے آدمی انکار امامت کا کرینگے علاوہ اسکے افادہ دوستی ایک شخص کا ضمن
عموم مین جسطرح آیہ کریمہ بعض ہین ہی اور چیز ہی اور ایجاب دوستی اوس شخص کی بالخصوص امر آخر ہی
اگر کوئی سب انبیا و رسل پر ایمان لائے اور بالخصوص نام نامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ لے
اوسکا اسلام معتبر نہین یہان دوستی ذات حضرت امیر کی بالخصوص منظور ہوئی اور آیات مین دوستی عموم
ایمان کہ عام ہی حاصل ہوئی اور بر تقدیر اتحاد مضمون آیت و حدیث کیا قباحت ہوئی پیغمبر کا کام ہی
کہ تاکید و تذکیر مضامین قرآنی کیا کرے خصوصًا اوس امر کہ کسی طرحکا وہن وسستی مکلفین بالفعل سے جسکے
قرآن کے باب مین کوئی مضمون قرآن مین نہین آیا لیکن تاکید اوسکی چند احادیث مین آئی ہی تا الزام حجت
واتمام نعمت ہوجاے جسنے قرآنکو پڑہا ہی بلکہ دیکہا ہی وہ ایسی لچر پوچ بات کبہی نکہیگا و الا تاکیدات
و تقریرات پیغمبر بابت نماز و روزہ و زکوۃ و تلاوت قرآن وغیرہ سب لغو ہون اور نزدیک شیعہ کے
نص امامت جناب امیر کو بار بار کہنا اور تاکید فرمانا سب بیہودہ و عبث ہوگا نعوذ باللہ منہ معہذا جس
صورتمین کہ معنی ولی کے اولی بالتصرف ٹہیرے تو چاہئیے کہ جہان خود لفظ اولی موجود ہو وہان
یہہ معنی بالاولی مراد ہون حالانکہ آیہ کریمہ اِنَّ اَولَی النَّاسِ بِاِبرَاہِیمَ اور آیہ اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالمُؤمِنِینَ مِن اَنفُسِہِم
مین معنی التصرف کے صحیح نہین اسلئے کہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اولی بالتصرف حضرت ممدوح
مین نہ تہے اسیطرح آیہ ثانی مین نسبت تبنی کے نفی کی ہی تبنی سے نہ اثبات معنی تصرف تو جس
صورتمین خود اولی سے معنی اولی بالتصرف نہ نکلے تو ولی سے اولی سمجہنا محض تصرف مولوی

فائدہ لفظ مولیٰ کے معنی

تعالی کا ہی **قولہ** لغت عربیہ مین اکثر ایک لفظ کے بہت معنی ہوتے ہین اور محل مناسب مین اپنے
جدا جدا معنی بخشتے ہین از انجملہ لفظ مولی قاموس مین زیادہ بیس معنی پر آئی ہی منہا المالک
والعبد والصاحب والمعتِق والمعتَق والقریب وابن العم والجار والحلیف والابن والعم

والنزیل والشریک وابن الاخت والولی والرب والناصر والتابع والمنعم والمنعم علیہ والصہر پس
حدیث مین معنی مولا کے مالک درست آتے ہین اور اسپر بڑا مناظرہ فریقین کا ہی **جواب**
تعدد معانی لفظ واحد کا مسلم ہی لیکن محل مناسب ہر معنی جداگانہ بخشنا موقوف ہی قراین پر
حالیہ ومقالیہ ماقبل ومابعد پر نہ علی الاطلاق پس ما نحن فیہ مین جو معنی مولا کے اپنے قرار دیے اسکا
قرینہ کیا ہی حالانکہ صدر وعجز حدیث صریح قرینہ ہی اسبات پر کہ مراد مولی سے محبوب ہی نہ مالک
عادت شریف نبوی یون واقع ہوئی تہی کہ کلام آپکا غالبا مشابہ وتابع کلام الہی ہوتا تہا چنانچہ
جسطرح قرآن مین فرمایا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اسیطرح آنحضرت نے غدیر خم مین فرمایا
الست اولی بالمومنین من انفسہم اور جسطرح حق تعالی نے ارشاد کیا کہ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ
بَعْضٍ اسیطرح آنحضرت نے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ پس تبعے مو
استعمال قرآن کے حاجت تاویل کی نہین اور بدون قرینہ جلیہ کے تعین مولا کا بمعنی مالک صحیح نہین
الغرض یہہ بات ٹہیری کہ لفظ ولی واولی ومولی وغیرہ کلام نبوی مین اوس معنی مین مستعمل ہی
جس معنی مین قرآن وارد ہی اور قرآن مین یہہ الفاظ زینہار کسی جگہہ بمعنی مالک یا اولی بالتصرف نہین
تو حدیث مین بہی یہہ معنی مراد نہونگے بے وجہ صرف ظاہر سے انجاد مخبعہ ہی **قولہ** ابن حجر نے
صواعق مین کہا ہی کہ اگر فرض کیا جاوے کہ مولی بمعنی اولی ہی تو یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ جو اولی
ہو وہ لائق ومستحق خلافت **جواب** دسکا یہہ ہی کہ اگر ادنی لائق خلافت کے نہین تو یہہ کہان سے
ثابت ہوا کہ ادنی لائق خلافت کے ہی **جواب** قرآن سے ثابت ہوا اسطرح جیسے کہ طالوت باوجود
مفضول ہونے کے نص آلہی عہد حضرت شمویل مین باوجودیکہ طالوت سے اولی وافضل تہے صاحب
ریاست عامہ ہوے اس سے ثابت ہوا کہ خلافت ادنی کی باوجود اولی کے جائز ہوتی ہی اگرچہ تقابل
لفظ ادنی کا ساتہہ اعلی کے ہی نہ ساتہہ اولی کے لیکن جو اکو نبا بر لقب مولانا کہ نام مردیاز
مرد مطلق التفات طرف علوم کے خاصتہ لغت وصرف ونحو کے نہین اسلیے مورد استعمال ادنی
واعلی معلوم نہوا حالانکہ یہہ ادنی جہل نہین بلکہ اعلی ہی جو بالاولی ثابت ہوا **قولہ** کبار سنیون نے

خلافت ادنی باوجود اعلی

واسطے حفاظت اصول مذہب اپنی کے احادیث صحیحہ کو کہ شان حضرت امیر مین وارد ہین مشکوک کہکے سلک ضعیف وشاذ و موضوع مین درج کیا ہی اور راویونکو رافضی یا کذاب ظاہر کیا
جواب اہل سنت کے نزدیک جسطرح تمسک حدیث موضوع سے حرام اور ضعیف سے ضعیف اور شاذ سے شاذ و ممنوع ہی اسیطرح موضوع کہدینا یا متروک و منکر ٹہیرا دینا حدیث ثابت کا حرام بلکہ قریب بکفر ہی اسلیے کہ انکار نص کا لازم آتا ہی اگر سنیونکو ایسی ہی دشمنی جناب امیر سے ہوتی تو احادیث صحیحہ او نکے فضائل مین اب کتب حدیث اہل سنت مین موجود ہین اور کثر فضائل شیخین سے نہین انکو کیون نہ سلک صحیح ضعیف و شذوذ مین درج کیا اور امام نسائی نے کتاب خصائص مناقب مرتضوی مین بنا کر دمشقیون کے ہاتھ سے کیون مار کہا کے انتقال فرمایا اور صاحب گوہر مراد نے کہ شیعی ہی کسلیے اقرار کیا کہ از روے انصاف ہمنے محدثین اہلسنت کو پایا کہ مناقب مرتضوی کو اونہون نے نہ چہپایا کما سبق سیف مسلول مین دیکھو کہ مآثر جمیلہ جناب امیر کسقدر کتب اہل سنت سے نقل کیے ہین آخر تقیہ سنیون کے نزدیک حرام ہی پھر کسکی دوستی یا دشمنی سے اوسکو لکہا ہی شعر وعین الرضا عن کل عیب کلیلة ؁ ولکن عین السخط تبدی المساویا قولہ کسی جگہہ مفید اپنے مطلب کا سمجھکر احادیث رواۃ متشیعین سے تمسک کیا ہی اور اوسکے عدم صحت مین کچھہ نہین کہا
جواب یہہ وہی مثل ہی دروغ گویم برروی تو وان الکذوب لا حافظة لہ ابہی ابتدا رسالہ مین بصفحہ چہارم حدیث انا من علی وانا علیا منی مین گذر چکا کہ اوسکو صاحب تحفہ نے نعلت شیعی ہونے اجلح کہندی راوی کے باطل غیر صحیح بہ کہا ہی جسپر آپ نے بڑی دوڑ دہوپ کی تہی اب یہان پھر وہی صدا آئی سب بے معنی کی معہذا جو لیسے موضع ہون اونکا نشان دو انکنتم صادقین
قولہ حدیث دوم وسوم کو کہ بطریق متعدد کتب سنت وجماعت مین وارد ہین محمد شوکانی قاضی صنعا مین نے کہ دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ کے کرتا تہا فوائد مجموعہ مین اون روایات سے لکہا ہی اور بعد تحریر عبارت طویل کے کہتا ہی کہ راوی ضعیف اور ممن یغلو فی الرفض ہین جوابا قاضی ممدوح رحمہ اللہ تعالی نے اجتہادًا کسی راوی یا حدیث کو رافضی یا ضعیف نہین کہا

بلکہ کلام متقدمین کو بابت جرح و تعدیل کے نقل کیا چنانچہ حدیث دوم و سوم بلکہ بقیہ احادیث بھی
اسی قسم کی ہین اور جسکی جرح کو راجح پایا اوسکو ترجیح دی حالانکہ تقدیم جرح تعدیل پر نزدیک شیعہ
بھی ثابت ہی اور یہہ امر عداوۃً نہین و الا جن احادیث کی تصحیح کی ہی اونکے وضع کہدینے مین
کون مانع تھا اور اجتہاد نام استخراج و استنباط جزئیات مسائل کا ہی کلیات و ادلہ
شرعیہ سے نہ اسکا کہ جس راوی کو چاہا کذاب وضاع شیعی رافضی کہدیا یہہ افادہ آپکے اجتہاد کا
ہی نہ قاضی صاحب کے ہمسر قاضی صنعا نے دعوی اجتہاد کا مثل ائمہ اربعہ نہین کیا تالیفات متعددہ
اونکے موجود ہین جہان یہہ دعوی لکھا ہو یا جہان سے نکل سکتا ہو اوسکا نشان دو قولہ یہہ
مقدمہ بعینہ اسکا ہی کہ تحفہ مین احادیث مدح حضرت امیر کو موضوع و متروک کہا ہی اور علمای
امامیہ نے صحت اوسکی نہایت شرح و بسط سے کتب مشاہیر اہل سنت سے ثابت کردی ہی چنانچہ پہلے
تھوڑا سا لکھا گیا جواب شیخ نے اپنی خودی سے اون احادیث کو ایسا نہین کہا بلکہ
جرح و تعدیل اوسکی وہین اقوال سلف محققین سے نقل کردی کما مر اور جن کتب سے امامیہ
مدعی اثبات ہین وہ سب مجاہیل الاحوال غیر معتبر یا مشتہر ہین چنانچہ جواب بجواب سے واضح ہی
کما سبق لیکن بحکم خوی بد را بہانہ بسیار آپکو ہر طرح الحاق طعن صاحب تحفہ پر مقصود ہی لگ گیا نہ
لگے قولہ بیان سوم در احادیث ثقلین جواب جو تطویل لا طائل آپنی اس جگہہ کتابت
طرق ثابتہ و روایۃ حدیث مذکور مین کی ہی اہل سنت پر حجت نہین اسلیے کہ مبحوث عنہ مدلولات
حدیث علی المدعا ہی نہ نفی و اثبات حدیث اگر حدیث ثابت ہوئی اور اوسکو مدعا سے مساس
ہوتا تو کیا حاصل کوئی سنی منکر حدیث کا نہین لیکن یہہ کہتے ہین کہ غیر متواتر ہی اور مدعا پر
نص نہین حاصل اوسکا حرف مودت اہل بیت و احترام و عظمت عترت ہی و بس چنانچہ مقابلہ قرآن
کہ اکبر ثقلین ہی نیز اسی بات کو چاہتا ہی و قد مر بیانہ فیاضی قولہ عقل و انصاف والے ذرا
تامل کریں کہ اس حدیث کو تیر ہین کہ حضرت نے بابت تمسک قرآن و اہل بیت کے کیا تاکید
شدید فرمائی اور عدم ضلالت کو متعلق ساتہہ اقتدا و تمسک انکی کے کیا لیکن جواب مذہب

مصنف مجتہد

موضوع کہنا صاحب تحفہ کا احادیث مدح مرتضوی کو

ذکر حدیث ثقلین

اہل سنت کا یہی ہی اور اسی پر عمل کرتے ہین دلیل اسکی یہہ ہی کہ سارے عقائد و اعمال و احکام
فقہی اہل سنت کے ماخوذ ہین کتاب اللہ سے جسکو شبہہ ہو وہ کتب عقائد و اصول فقہ کو
قرآن سے ملا دیکھے اور جتنے طریقے سلوک و سیر و احوال و مقامات ارباب باطن مین وہ سب
مستفاض و مستفاد ہین ائمہ ہدی سے چنانچہ نمونہ اسکا آنے والا ہی فانتظروا انی معکم من المنتظرین بخلاف
شیعہ کے کہ انہون نے قرآن کو محرف عثمانی ٹھیرا کر ایکطرف چھوڑ دیا اور عترت کو غائب عن الابصار بنا کر
ایکطرف نکالدیا اور جو ائمہ ماضی تھے اونکے اقوال حقہ کو تقیہ و توریہ پر محمول کر کے الگ پھینکدیا اور ثقلین
مین کتاب اور حوض کوثر جدا ہونگے جدائی ڈالدی معلوم نہین کل پیغمبر خدا کو کیا مونہہ دکھلائینگے اور
اس گناہ کا کیا عذر بدتر از گناہ لائینگے قولہ وائے اون لوگون پر جنہون نے حکم آنحضرت کو طاق نسیان
مین رکھکر طوق تقلید ائمہ مصنوعی امویہ و عباسیہ وغیرہ کا گلے مین ڈالا و یکدست متابعت ائمہ معصومین
سے دست بردار ہو کر کتب فقہ اپنی مین اقوال نعمان و حنبل و مالک و شافعی و ابو یوسف وغیرہ کو لکھ کر
ائمہ ہدی سے مونہہ پھیرا اور اعتماد فرمان اہل بیت پر کہ وارث دین نبی و عالم کتاب اللہ ہین نکیا جواب
ہنوز مصداق اوسکے شیعہ شنیعہ ہین نہ اہل سنت سنیہ و من ادعی فعلیہ البیان اور وجہ عدم اخذ جزئیات
مسائل کی ائمہ ہدی سے اور وجہ اخذ کی ائمہ اربعہ سے یہہ ہی کہ امام نائب نبی کا ہی اور نبی صاحب شریعت
ہی نہ صاحب مذہب اسلئے کہ مذہب نام اوس راہ کا ہی جو بعض امتیون کو فہم شریعت مین کشادہ ہو
اور اپنی عقل سے چند قاعدہ مقرر کرین کہ موافق اوسکے مسائل شرعیہ کو اوسکے ماخذ سے استنباط
کرین اسلئے اوسمین احتمال خطا و صواب کا ہوتا ہی اور جب امام خطا سے معصوم ہوا اور حکم نبی کا کہتا ہو
تو انتساب مذہب کا طرف اوسکے معقول نہین اسی سبب سے نسبت مذہب کی طرف حقتعالے و جبرئیل وغیرہ
ملائکہ و انبیا کے کرنا نادانی سخت ہی بلکہ فقہائی صحابہ کو کہ بالیقین ابو حنیفہ و شافعی سے افضل ہین صاحب
مذہب نہین جانتے بلکہ اونکے اقوال و افعال کو ماخذ فقہ کا اور دلائل احکام کا سمجھتے ہین اور وسائط
وصول علم شرعی کا غیب سے جانتے ہین اور نیز اتباع فقہائی مذکور کا عین اتباع ائمہ ہدی ہی
اسلئے کہ انہون نے فقہ و مذہب و قواعد استنباط کو حضرات ائمہ سے حاصل کیا ہی اور سلسلہ تلمذ کا

ان صاحبون تک پہنچا ہی پس رتبہ ائمہ کا نزدیک اہل سنت کے رتبہ پیغمبر و اصحاب کبار کا ہی کہ اتباع انکا
مقصود ہی لیکن انتساب مذہب کا اونکیطرف نہین کرتے شیعہ بہی اگر ذرا انصاف پر آئین تو معلوم کرین
کہ یہہ بہی اتباع اون لوگون کا کرتے ہین جو اپکو منسوب طرف ائمہ کے کرتے ہین اور دعوی اخذ علم کا
اونسے رکہتے ہین نہ اتباع ائمہ کا بلا واسطہ چنانچہ صفحہ ششم رسالہ سے جہان آپنے فرق اصولی
واختیاری لکہا ہی ثابت ہی صرف اتنا فرق ہی کہ متبوع اہل سنت کے اصول عقائد مین مخالف ائمہ ہدی
نہ تہے اور ائمہ نے اونکے حقمین بشارات دئے ہین کذا فی کتب الامامیہ کالاحقاق و نہج الحق و
نہج الکرامہ بخلاف متبوعان شیعہ کے جیسے ہشامین و احول طاق و ابن اعین وغیرہم کہ اصول
عقائد مین صریح مخالف ائمہ ہدی ہین اور ائمہ نے اونسی بیزاری کی ہی اور اونکے بطلان عقائد پر
گواہی دی اور کذاب اور مفتری لقب بخشا بلکہ محافل سے نکالدیا کما مر موضحہ فیما سبق قولہ
اس حدیث قطعی سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے مقدمات دینی و احکام شرعی مین ہمکو حوالہ ان دونو
کیا ہی پس جو کوئی تمسک کرے وہ مہدی و ہادی ہی اور جو کوئی مخالف ثقلین کرے گمراہ و
بے دین ہی جواب حقیقت الامر یہہ ہی کہ منصب امام کا اصلاح کرنا عالم کا اور دور کرنا فساد کا ہی
پس جس فن مین تصور پاوے اوسکی تکمیل کرے اور جو روش صلاح پر ہو اوسکو بحالہ چہوڑے
تا تحصیل حاصل و اہمال ضروریات لازم آوے سو حضرات ائمہ نے اپنے زمانے مین اہم مہمات
مقدمہ سلوک و طریقت کو قرار دیا اور مقدمہ شریعت کو ذمہ اصحاب راشدین پر حوالہ کیا اور خود
متوجہ طرف عبادات و ریاضات و تہذیب باطن کے ہوئے اور ہمت کو تعین اذکار و اوراد و تعلیم ادعیہ و صلوات
و تہذیب اخلاق اور القائے فوائد سلوک بر طلبہ و ارشاد طریق اخذ حقائق و معارف از کلام خدا و رسول
وغیرہ مین مصروف کیا اور بسبب قلت و حب خلوت کے التفات طرف استنباط مسائل اجتہادیہ کے
نفرمایا اسی جہت سے دقائق علم طریقت و غوامض حقیقت و معرفت اون سے بکثرت منقول ہین
اور سارے سلسلے ولایت اہل سنت کے انہین کی ذوات عالیات مین منحصر ہین حدیث ثقلین بہی اسطرف
مشیر ہی اسلئے کہ کتاب اللہ واسطے ظاہر شریعت کے کافی ہی اور علم لغت و اصول جسکا تعلق صحیح

منصب امام [illegible]

وعقل سے ہی اعانت فہم شریعت مین کافی ہی اوسمین حاجت ارشاد کسی امام کی نہین جو چیز کہ محتاج تعلیم
امام ہی وہ دقائق سلوک طریقت ہین کہ کتاب اللہ سے صراحۃً مفہوم نہین ہوتے اسلیئے ائمہ ہدی
نے اوس سے قطع نظر فرماکر ساری ہمت مصروف بسلوک کی اور امر اول کو بطریق اجمال القاکرکے عقل
وعلم مجتہدین کے چھوڑا لہذا باجماع شیعہ وسنی کوئی کتاب کسی امام نے تصنیف نہین کی اور نہ کسی علم
اصول وفروع کو مدون کیا کہ بسبب اوس تدوین وکتاب کے استغنا حاصل ہو بلکہ روایات واحکام صحاح
ائمہ منتشر تھے اور قواعد استنباط مخفی ومستور لہذا ناگزیر ہی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اون سب روایاتکو
جمع کرے اور قواعد کو تتبع کرکے علیحدہ علیحدہ لکھے اور بنیاد رسم آئین اجتہاد ڈالے بنا برعلی ہذا
ثابت ہی کہ جسطرح نسبت مذہب کی طرف کسی امام کے بے معنی ہی اسیطرح اتباع امام کا بے واسطہ
غیر مجتہد کو ناممکن لہذا مقلد کو اتباع شریعت مین بے توسط اہل اجتہاد کے چارہ نہین اور شیعہ اگرچہ
اول وہلہ مین دعوی اتباع ائمہ ہدی کا کرتے ہین لیکن مسائل غیر منصوص مین متبوع حقیقی اپنا
مجتہدین طائفہ کو مثل ابن عقیل وغضائری ومرتضی وشیخ شہید وغیرہ کو ٹھیراتے ہین اور انکے
اقوال پر فتوی دیتے ہین اگرچہ مخالف روایات صحیحہ اخبار یہ ہون اور جب تقلید مجتہد کی باوجود مخالفت
بعض روایات ائمہ کے انکے نزدیک بھی جائز ہی اور مانع اتباع ائمہ سے نہین پس اہل سنت کو اتباع
ابوحنیفہ وشافعی مین کیا گناہ لازم آتا ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض اقوال انکے بھی مثل اقوال مجتہدین
شیعہ کے مخالف بعض روایات ائمہ ہدی ہون حالانکہ فی الواقع یہہ روایات ومخالفت باوجود اتفاق
واتحاد اصول وعقائد کے ضار نہین اور حیز اتباع سے باہر نہین لاتے جسطرح محمد بن حسن شیبانی
وقاضی ابویوسف شاگرد ابوحنیفہ ہین اور بعض جگہہ اونکی مخالفت کرتے ہین اسیطرح جمیع مذاہب مین
مخالفت جزئی موجب ضرر نہین ہوتی اور نہ سبب لعن وطعن جب یہہ مقدمہ تحفہ ممہد ہوگیا تو اب یہہ
بات ٹھیری کہ اتباع شافعی وابوحنیفہ وغیرہ عین اتباع ائمہ ہدی ہی اور تمسک ثقلین یہی ہی
جو اہل سنت سے بن پڑا جسنے اسکے خلاف سمجھا قصور فہم سے سمجھا **قولہ** بیان چہارم در
حدیث سفینہ **جواب** اس بیان مین آپنے حدیث مذکور کو روایت حاکم واحمد وسیوطی وابن مغازلی

ومسند فردوس و مودات سید علی ہمدانی سے لکہا ہی سو روایت حاکم مین لفظ و مثل باب
حطہ یعنی اسمٰعیل سا قط ہی اصل روایت پر اور ابن مغازلی شیعی ہی یا سنی کذا فی رسالۃ المکاتیب اور
روایت فردوس و مودات موضوع مفتری غیر ثابت ہی اہل شافعیہ کے کتب مین کہین آتا پتا اسکا
مودات کا نہین اور روایت ابو ذر اگر ثابت ہو تو بہی اوسکو مدعا شیعہ سے مساس نہین اسلئے
حاصل اس حدیث کا اسیقدر ہی کہ فلاح و نجات دوستی اہل بیت مین ہی اور ہلاک انسے تخلف
مین سو یہہ بات بحمدہ و تعالی خاص نصیب اہل سنت ہی کہ یہہ سب اہل بیت کو محبوب و مقتدا جانتے ہین اور
لا نفرق بین احد منہم کہتے ہین بخلاف شیعہ کے کہ بحکم نؤمن ببعض و نکفر ببعض سوائے ائمہ اثنا عشر
کے سبکو کافر و مرتد خارج ایمان سے جانتے ہین کما اثبتناہ فیما مضی اور اہل سنت بتقدیر تسلیم کہتے ہین
جسطرح آنحضرت نے یہہ فرمایا ہی اہل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی و من تخلف عنہا غرق آخر
یہہ بہی فرمایا ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور یہہ حدیث نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی
کما مر بیانہ فیما سبق اس سے ثابت ہوا کہ جسطرح سفر ظاہر دریا کا بدون ناو کے محال ہی اسیطرح پہنچنا
مقصد تک بدون مراعات نجوم کے محال ہی اور جسطرح فقط رعایت تارونکی بدون ناو کے
بے سود ہی اسیطرح ناو بے تارونکے معرض تلف مین ہی قال تعالی وعلامات وبالنجم ہم یہتدون
پس تشبیہ دینے آنحضرت مین اہلبیت کو سفینہ سے اور اصحاب کو نجوم سے یہہ اشارت ہی کہ طریقت کو
اہل بیت سے حاصل کرو اور شریعت کو صحابہ سے تہہ نکتہ نہایت عمیق اور افادات مولانا محمد یعقوب بنانی
رحمہ اللہ تعالی سے ہی اسمین ادنی تامل سے معنی حدیث کے بخوبی منحل ہو جاتے ہین قولہ بیان پنجم
حدیث دوازدہ خلیفہ جواب یہہ حدیث نزدیک اہل سنت کے ثابت ہی بطرق متعددہ بالفاظ مختلفہ
ازانجملہ روایت صحیحین معول علیہ ہی اور روایات سیوطی و ابن عدی ضعیف اور روایات مودات موضوع
و مفتری معذلک نزدیک اہل سنت کے مراد خلفا اثنا عشر سے موافق مختار تورپشتی و قاضی عیاض و
شیخ عبدالحق دہلوی و امام نووی شارح مسلم وغیرہم قدس اللہ سرہم خلفا مقسطین مقیم دین ہین
کہ صاحب تسلط عام و منفذ احکام شرع ہون روی زمین پر اور والی خلافت نبوت ہون استحقاق

حدیث دوازدہ خلیفہ

والاتفاق نہ تغلب متصرف بالشقاق اور ہونا انکا علی سبیل الاتصال لازم نہین بلکہ اتمام اس عدد کا
وقت ظہور خلافت راشدہ سے قرب قیام ساعت تک چاہیے چنانچہ منجملہ انکے بعضے ظاہر ہوئے جیسے خلفاء
اربعہ وحضرت امام حسن مجتبی وعمر بن عبدالعزیز اور باقی ہوینگے اکثر طرق حدیث موید اس ارادہ
کے ہین جسطرح صحیح مسلم وفتح الباری وغیرہ سے معلوم وثابت ہوتا ہی صاحب ازالۃ الغین نے لکھا ہی
کہ باتفاق روایات فریقین زمانہ ان بارہ خلیفہ کا قیامت تک کھچیگا پس ترتیب وجوہ وبیان اسامی
اونکے ذمہ اہل سنت پر غیر لازم ہی کہ ہنوز قیامت کو مہلت دراز ہی انتہی اور صدر حدیث
قرینہ جلی ہی اس امر پر کہ مراد خلفاء سے صاحب الامر والاحکام ہین لا غیر چنانچہ لفظ لایزال
ہذا الدین عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش سے ظاہر ہی اور یہی حق ہی اسلئے
کہ دین محمدی عہد خلفاء راشدین مین ہمیشہ عزیز ومنیع رہا بخلاف ائمہ ہدی کے کہ انکے عہد
مین ایسا ضعیف وذلیل ہوا کہ خود ائمہ کو ضرورت تقیہ کی درپیش ہوئی حتی کہ جو انمین ملقب بحجت
وقائم وصاحب الامر ہین وہ ہنوز غار سامرا مین مستور ہین اس اثنا مین اگرچہ بسال ہزارم ہجری
عہد دولت صفویہ مین غبار تشیع حضیض خاک سے اوج فلک الافلاک تک پہنچا اور سرزمین ایران
کلاب علی وخنازیر ائمہ سے پر ہو گئی لیکن جناب مہدی ہادی نے حال زار اہل رفض پر رحم نفرمایا
اور اہل اسلام سے انتقام نہ لیا اور راضی بخروج نہوئے پس زمانہ انکا مصداق ان احادیث کا
نہوا علاوہ اسکے طرق حدیث مذکور مین ہر جگہ لفظ خلیفہ وامیر ورجل وکلہم من قریش ہی
نہ لفظ امام ومن بنی ہاشم اور ائمہ باتفاق فریقین بلفظ امراء ورجال وخلفاء یاد نہین کیے جاتے
اور کلہم من قریش بھی عام ہی بنی ہاشم وغیرہ سے تو چاہیے کہ مصداق ان حدیثون کے
وہ لوگ ہون جو خلیفہ کہلاتے تھے اور قریش تھے گو بنی ہاشم نہون نہ وہ جو امام کہلاتے
ہین اور اونکے ہاتھ سے کوئی کام تنفیذ احکام شرع کا وجود مین نہ آیا اور یہہ نہین مگر خلفاء
راشدین یا بعض امراء بنی امیہ وبنی عباس حتی کہ امامیہ بھی اونکو بلفظ خلفاء تعبیر کرتے ہین
چنانچہ آپنے بھی اسی رسالہ مین کئی جگہہ بلفظ خلفاء بنی امیہ وخلفاء عباسیہ تعبیر کیا ہی معہذا

اہل سنت وجماعت تعین خلفاء اثنا عشر مین مختلف ومتوقف ہین سو یہہ اختلاف مضر مقصود نہین اسلیے کہ اختلاف فرق شیعہ کا تعین امام مین بعد جناب مرتضی کے بدتر ہی توقف اہل سنت سے کہ بعضے پانچ اور بعضے سات اور بعضے آٹھہ اور بعضے بارہ اور بعضے تیرہ کہتے ہین اور جو بارہ پر قانع ہین وہ بھی اخوان ائمہ سے انکار امامت نقل کرتے ہین جسطرح انکار زید شہید کا امامت محمد باقر سے اور تنازع کرنا محمد بن حنیفہ کا امام زین العابدین سے بابت امامت کے یہان تک کہ حجر اسود نے فیصلہ کیا بنا بر علی ہذا اہل سنت موقع طعن نہین اور امامت ائمہ کی خلافت مذکور نہین بلکہ یہہ امامت بمعنی پیشوائی ہی **قولہ** بیان ششم در منصب خلافت **جواب** ثبوت غصب کا موقوف ہی دو امر پر ایک یہہ کہ وصیت ونص نبوی خلیفہ بلا فصل ہونے مرتضی علی پر کتب صحیحہ اہل سنت سے ثابت ہو وو نہ خرط القتاد دوسرے رغبت کرنا ابوبکر وعمر وغیرہ کا خلافت مین اور یہ بھی غیر ثابت ہی اسلیے کہ کتب امامیہ سے بے رغبتی بلکہ کنارہ جوئی ابوبکر کی تقلد خلافت سے ثابت ہی خواجہ نصیر طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی کہ ابوبکر نے کہا لست بخیرکم وعلی فیکم اسیطرح ملا عبد اللہ مشہدی قائل ہی ساتھہ کمال زہد شیخین کے زخارف دنیا مین اور جواب امر اول کا سابق گذر چکا ہی **قولہ** یہہ قصہ بر غصب کتب شیعہ مین بشرح وبسط مسطور ہی یہان لب لباب اوسکا مختصر ذکر کیا ہی **جواب** یہہ لب لباب کتب شیعہ سے منقول ہی اہل سنت پر حجت نہین سعہذا اس سے ثابت ہی کہ خلافت ابوبکر کی باجماع مہاجرین وانصار ہوئی اگرچہ بعد رد وبدل بسیار ہوا اور یہی دلیل عدم غصب کے ہی ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست **قولہ** شیخین لشکر اسامہ سے جدا ہو کر سقیفہ بنی ساعدہ مین مجلس آرا ہوئے **جواب** جس صورت مین کہ روایت حق الیقین ملا باقر مجلسی سے رجوع کرنا خود اسامہ کا شدت مرض نبوی کو سنکر ثابت ہوا تو مراجعت شیخین کی کیونکر تخلف ٹھیری اسلیے کسی فرقہ اسلام نے عتاب نبوی کو ابوبکر وغیرہ پر بابت اس رجوع کے نقل نہین کیا اور نکلنا شیخین کا ہمراہ لشکر اسامہ کے اور رجوع کرنا اونکے

طعن خلافت

ذکر تخلف جیش اسامہ

ساتھ مسلم فریقین ہی خصوصًا اوس وقت کہ اسامہ نے خود بیعت ابوبکر سے کی اور اس بیعت مین امامیہ نے
جبر و اکراہ بیان نہین کیا ہی **قولہ** الا سعد بن عبادہ نے بیعت نہین کی اور تا شہادت ملتفت نہوے
جواب صواعق محرقہ و منتہی الکلام مین دیکھ لو کہ بیعت کرنا سعد کا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے ثابت
ہی وقد سبق الکلام فیہ **قولہ** بخاری و مسلم وغیرہ مین ذکر توقف بیعت جناب امیر کا صاف لکھا ہی
جواب جہان یہہ لکھا ہی وہان عذر توقف بہی لکھا ہی اوسکو کیون آپنے ذکر نکیا اور لا تقربوا
الصلوٰۃ پر عمل کیا حالانکہ توقف بیعت اگر ثابت ہو تو بہی قادح صحت خلافت مین نہین کہ للاکثر حکم الکل
قولہ روایات ائمہ سے ثابت ہی کہ جناب امیر نے سوے آنحضرت کے کسی سے بیعت نہین کی اگر
جناب امیر بیعت کرتے تو منازعت نہوتی امر دین مین جناب امیر سے تساہل و توقف بے معنی ہی
اور سنی جو کہتے ہین کہ دوسرے دن اکیلے اکر ابوبکر سے بیعت کی محض دروغ ہی **جواب**
اگر یہہ بات ثابت ہو تو شیعہ کو بڑی مشکل پڑیگی اسلیئے کہ ابن میثم بحرانی نے شرح نہج البلاغۃ مین
بذیل فقرہ خطبہ شقشقیہ لکھا ہی کہ اکثر امامیہ اسطرف گئے ہین کہ جناب امیر نے ہرگز خلیفہ اول سے بیعت
نہین کی طوعًا نہ کرہًا پس یہان سے اسبات پر حکم کر سکتے ہین کہ جناب امیر مثل امام حسین کے زنہار
معتقد تقیہ کے نہ تھے یا قائل ہون اسبات کے کہ اہل بیت پر اوس وقت کچہہ ظلم و ستم واقع نہین ہوا ورنہ مظنون
حضرت امیر تہا اور یہان سے اکثر مطاعن برہم ہو گئے انتہی حالانکہ تارک تقیہ مثل تارک الصلوٰۃ ہی بلکہ
بد دین حتی کہ بتصریح بعضے امامیہ جناب امیر اپنے عہد خلافت مین بہی تقیہ کرتے رہے اور قدرت ملا و مصحف
مرتضوی کی شائع نکی اسصورت مین دیکھیئے کہ وجہ دفع اس تعارض کی کیا ہو گی **قولہ** متواتر انکار بیعت سے
اور اظہار تلف حق خود حسنین نے لکھا ہی **جواب** پاسخ اسکا بجز تلاوت کریمہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین
اور کچہہ نہین ہو سکتا اور نیز معلوم نہین ہوتا کہ متواتر آپکے اصطلاح جدید مین کسکو کہتے ہین کہ
ہر جگہہ آپ متواتر لکہتے ہین **قولہ** خطبہ شقشقیہ جناب امیر سے حال ثلثہ و غصب خلافت کا ظاہر ہی
کہ آیندہ مفصل کہا جاویگا **جواب** اگر یہہ خطبہ کلام مرتضوی سے بطور شیعہ ثابت بہی ہو جاوے
تو کیا اہل سنت پر حجت ہی کہ کچہہ انکے مسلمات سے نہین و الزام خصم بدون مسلمات خصم ممکن نہین

فائدہ بیعت اسامہ

فائدہ توقف امیر در بیعت

فائدہ بیعت امیر

فائدہ خطبہ شقشقیہ

تاریخ ولادت و وفات نبوی

ذکر وصیت نامہ خلافت عمر

حالانکہ امامیہ کے پاس نفس الامر مین کوئی دلیل واسطے صحت اس خطبہ کے موجود نہین خود شارحین
نہج البلاغۃ نے رُوات خطبہ مذکورہ کو ضعیف کہا ہی اور خطبہ کو احاد مین شمار کیا ہی چنانچہ یہ موضوع
و مفتری ہونا اسکا جناب امیر پر باد لہ عقلیہ و نقلیہ کلام قدمائے شیعہ ناظر ازالۃ الخفا پر مانند مہر نیمروز کے
روشن ہی معذلک بمحو اشعر کاش وہ دعا تو کرنا سیکھے ❊ ای رہ سچا نہین جہوٹا ہی ہہی ❊ ہمکو ہنوز
شوق خطبہ شقشقیہ روز افزون رہا اور یہہ وعدہ بہی شل اور مواعید عرقوب کے قرین الیفا ہوا اور وجہ
مزید اشتیاق کی یہہ تہی کہ عبارت معجز بلاغت اوسکی سُنا ہی کہ بہتر نظم قرآنی سے ہی چنانچہ کتاب طراز
عبد الجید و اثنا عشریہ سے واضح ہوتا ہی وہی ہذا و من اعجب خصائصہ ان القرآن اختلف الناس فی
فصاحتہ و بلغت فصاحۃ علی بن ابیطالب الی انہا تتفق علیہا عند جاحدی فصاحۃ القرآن و غیرہم
من سائر الناس انتہی مقام الضرورۃ **قولہ** بقول اکثر ۲۸ صفر وفات شریف ہوئی اور اہل سنن مین
مشتہر ہی غرہ سے لغایت بارہوین ربیع الاول مختلف کہا ہی **جواب** کلینی نے کافی مین باب مولد
النبی و وفات مین لکہا ہی کہ تولد آنحضرت کا بارہوین ربیع الاول کو ہوا ہی اور وفات بہی بارہوین کو روز
دوشنبہ ہوئی ہی اور صاحب جامع عباسی نے وفات اٹھائیسوین صفر اور بہی اٹھارہوین ربیع
الاول کو لکہی ہی تو یہہ اشتباہ شیعہ مین بہی ہوا نہ تنہا سنیون مین حالانکہ روایت اصح نزدیک اہل سنت
کے واسطے ولادت و وفات کے دوازدہم ربیع الاول یوم الاثنین ہی فقط **قولہ** اول وقت کوچ
کے واسطے ثانی کے ثالث کے ہاتہہ سے وصیت نامہ مشعر ولیعہدی کا لکہوایا ثانی نے دم نزع الخ
جواب یہہ تمام روایات موضوع مفتری ہین ہرگز کتب اہلسنت مین اوسکا نشان نہین و من ادعی
فعلیہ البیان لیکن صرف اسقدر ثابت ہی کہ اول نے ثانی کو واسطے خلافت کے متعین کیا اور اسمین
کوئی وجہ طعن کی ظاہر نہین اگر بیان کرو تو جواب دیا جاوے اور لکہوانا وصیت نامہ کا اور وصیت
کرنا عمر کا وقت انتقال کے ابوطلحہ انصاری کو واسطے قتل جہہ شخص کے اور کیفیت بیعت عثمان کے
الی غیر ذلک مجموعہ لیس لشئی منہا اصل لہی لا بارک اللہ فی واضعہا اور اسی وجہ سے آپنے اس جگہ نام
کتب کے اگرچہ حسب عادت بطریق فرض ہون نلیئے ہرچند بفضلہ تعالیٰ بنا بر صدق معاملہ و راستی

گفتار سامی آج تک کبھی کوئی روایت مطابق منقول عنہا باوجود اسم نویسی کتب ہی نہین ہوئی ہیچ ہی
شقشقہ خلافت پیمبر کسے رہ گزیدہ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید قولہ حال ثلثہ وکیفیت غصب خلافت رسالہ
سّر من رآ مین صاف ومفصل ہمنے لکھی ہی جواب یہہ رسالہ ابھی تک دیکھنے مین نہین آیا مثل صاحب
سّر من رآ کے غیبت کبری مین ہی معہذا جو کیفیت وہمین لکھی ہوگی وہ بھی اسی قبیل سے ہوگی کہ البعرۃ
تدل علی البعیر ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا قولہ بیان ساتوان بیعت نکرنے مین جناب امیر
علیہ السلام کے اور طلب کرنے مین اپنے حق کے واسطے اتمام حجت کے جواب جو بیان آپنے اسجگہہ کیا ہی
مجموع تواریخ شیعہ سے منقول ہی اور روایات شیعی سنی پر حجت نہین علی الخصوص جو روایت وچند
اخبار وقصص مین مخالف نصوص ثابتہ ہو وہ موضوع ہوتی ہی کما ہو المقرر عند المحدثین اور سابق گذر
چکا کہ اخراجات تواریخ پر فریقین اعتماد نہین کرتے پھر ہر جگہہ تمسک بالباطل سے کرکے الزام اہلسنت
چاہنا نہایت بے شرمی ہی قولہ عمار بن یاسر وابوذر غفاری وسلمان فارسی ومقداد وصہیب
عباس وجابر بن عبداللہ وابی بن کعب وحذیفہ وابوایوب وسہیل بن حنیف وابوالہیثم وخزیمہ بن ثابت
وابوالطفیل وسعد بن عبادہ وابوسعید خدری وبریدہ اسلمی وغیرہ کہ ہمراہ حضرت امیر کے تھے علانیہ
کہتے تھے کہ ای فلان تم فلان کتنے جلدی تم حکم خدا ورسول سے پھر گئے الخ جواب یہہ چند
صحابی قریب پندرہ سولہ نام کے جو آپنے لکھے ہین اظہار کرنا انکا نص غدیر وغیرہ کو اصل مین
طبرسی نے احتجاج مین ذکر کیا ہی سو روایت تشیعی صالح احتجاج سنی پر باقرار مومن جالسی وغیرہ
نہین معہذا اس احتجاج مین بطور شیعہ دو خدشے ہین ایک یہہ کہ مومن ہونا اسقدر صحابہ کا بموجب
تصریح اکابر امامیہ غیر صحیح ہی اسلیئے کہ مجالس المومنین مین امام محمد باقر سے نقل کیا ہی کہ سب مشاہیر
صحابہ مرتد ہوگئے مگر تین نفر کہ سلمان وابوذر ومقداد ہین اور عمار بن یاسر سے کچھہ انحراف عن
الحق اور تردد ظاہر ہوا تھا لیکن پھر رجوع طرف حق کے کیا انتہی اور کلینی نے روضہ مین ابی جعفر سے
روایت کی ہی کہ مرتد ہوئے لوگ بعد نبی علیہ السلام کے مگر تین آدمی مقداد وابوذر وسلمان
اور ابن مطہر مجتہد نے خلاصۃ الاقوال مین لکھا ہی کہ ابو جعفر نے کہا الخ اور اوسنے پوچھا کہ عمار کیسے ہین

فرمایا عدول کیا پھر رجوع کیا پھر فرمایا کہ اگر تو چاہے ایسے شخص کو جسمین شک نے راہ نہیں پائی
اور داخل نہین ہوئی اوسمین کوئی چیز تو وہ مقداد ہی طبرسی نے خود احتجاج مین لکھا ہی کہ مرتد ہوئے
لوگ بعد آنحضرت کے بنزلہ گوسالہ پرستونکے انتہی اور سبب اس ارتداد کا اخفاء نص ہی نہ ترک عمل تو
یہہ ہی کہ بعد التحقیق یہ دو چار بھی مومن نہین ٹھیرتے چنانکہ ضعیف الایمان ہونا ابوذر غفاری کا
بحار مجلسی وحیات القلوب سے ثابت ہی اور سلمان فارسی ناکث عہد نبوی تھے اور عمار اور کیا
برس تک مرتد رہے پس اگر فرض کیا جاوے کہ مطابق تحقیق سید مرتضی در تبصرۃ العوام کہ اوسمین لکھا ہی
کہ چودہ صحابی رافضی تھے اونہون نے ہرگز بطیب خاطر ابوبکر سے بیعت نہین کی جب نوبت ضرب شدید
وشلاق کی پہنچی اور عنف وخشونت حد سے گذری اوسوقت متوجہ طرف ابوبکر کے ہوئے الخ یہہ لوگ
مظہر نص تھے تو انہین لوگون سے کتب اہل سنت مین بہی احادیث واخبار کثیرہ صحیحہ مروی ہین پھر
جسطرح انکے قول پر اسجگہہ اعتماد ہی اوسیطرح ہر جگہہ چاہیے والا ترجیح بلا مرجح ہوگی لیکن یہہ اعتماد
کیونکر کرین اسلیے کہ غرض انکی شیعی ٹھیرانے مین صرف اثبات قدامت تشیع مستحدث ہی نہ اور کچھ نہ
ہوگا اتری دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ آپکے بیان سے بلکہ جمیع شیعہ کی تحریر سے واضح ہی کہ ان دنون مین
وقت انعقاد خلافت کے استدلال واحتجاج کل حضرات صرف نص غدیر سے کیا اور کوئی دلیل بیان نکی کتاب اللہ
سے اور نہ سنت رسول اللہ سے اور اس سے ثابت ہوا کہ بہت عمدہ حجت خلافت بلافصل مرتضوی کی ہی
قصہ غدیر ہی اور باقی ادلہ ساختہ وپرداختہ مقلدان شیاطین الانس والجن بمثل شیطان الطاق وہشام المکلوف
ہین چنانچہ اسی جگہہ سے سبحان علی نے اپنے مکتوبات مین لکھا ہی کہ ہرگاہ درجواب حدیث من کنت مولاہ
کرد لا شک انہ احلائی بہیات بہت سکوت نکردند بر دیگر روایات کہ ہم سلک اینہا گجا کی سکوت مے ورزند
انتہی ملخصا اور حال اس دلیل کا سابق میں بہ تکرار مذکور ہو چکا ہی کہ یہہ حجت اوہن من بیت العنکبوت
واخف من ورق التوت ہی فتم الدست وحصل المطلوب علاوہ اسکے کلینی ومرتضی وطبرسی وغیرہ
قائل ہین ساتھ اخفاء نص کے بنا بر تقیہ کما مر حالانکہ اور نیز تکذیب کرنا صحابہ کا نص کو اور کو باوجود
اظہار رسول کے ستر ہ آدمی کے مخالف ہدایت عقل ہی اسلیے کہ انصار کو توقع خلافت کی اپنے گروہ

اخفاء النص [illegible]

مین قوی تہی اور یہہ لوگ بڑے شجاع تہے چاہتے تہے کہ سعد بن عبادہ انہین امیر ہون چنانچہ بیان
ششم مین آپنے لکہا ہی کہ انصار اونکو باوجودیکہ بیمار پڑے تہے سقیفہ مین اوٹہا لائے الی قولکم الانصار
نے کہا منا امیر ومنکم امیر انتہی لیکن جب ابوبکر نے یہہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ وسنی کذافی عماد الاسلام
للمرین المجالسی وغیرہ من کتب الحدیث الائمۃ من قریش سنائی سبکے سب چپ ہوگئے اور صدیق
بیعت کی پس اگر حضرت امیر بہی مع ہفتدہ صحابہ کے مثلاً اظہار نص غدیر کا کرتے اور وصیت
نبوی یاد دلاتے ممکن تہا کہ یہہ لوگ انکار صریح کرتے اور دو مہینے کئی دن مین اوسکو بہول
جاتے اور باوجود تذکیر یاد نکرتے اور دیدہ و دانستہ بیعت مرتضوی سے متقاعد ہوتے خصوصاً اصحاب
سعد بن عبادہ کہ رشتہ داری باہم تہے اور کسیطرح کی عداوت حضرت امیر سے نرکہتے تہے
بعد ثبوت النص والزام وہی بنی ہاشم اور حاصل یاس کے ملنے ریاست سے ضرور دعوی ابوبکر کو فاسد کرتے حالانکہ
سوا عمر وابو عبیدہ کے کوئی اعوان ابوبکر مین نہ تہا کذافی کشف الغمۃ وغیرہا عقل سلیم ہرگز اسکو
قبول نکریگی کہ یہہ سب لوگ وقت ایسی مخاصمت عظیمہ اور مقدمۂ عمدہ کے ایک مرد ضعیف بے
اعوان کے بات قبول کرلین اور قول بنی ہاشم واعوان مرتضی کو باوجود یاد دہی نص قاطع
جلی وکثرت عدد وعُدد ہاشمیہ وعدم مبالات حیدریہ کے پذیرا نکرین اور جناب امیر جن سے امر
دین مین بقول آپکے مساہلہ وتوقف کچہہ معنی نہین رکہتا انتہی متوقف ومتساہل ہون خصوصاً اوسوقت
کہ عثمان وعبدالرحمن وغیرہ کہ مع بنی امیہ وبنی زہرہ کے خلیفہ ہونے ابوبکر کے حصول ریاست سے
ناامید ہوگئے تہے چاہیے تہا کہ اعانت مرتضوی کرتے حالانکہ اونہون نے بہی دم نمارا
اس سے ثابت ہوا کہ وجود نص واظہار نص دونو غیر واقع ہین والا جناب امیر وقت بیعت معاویہ کے پہر
اس نص ناطق سے الزام دیتے حالانکہ اوسوقت موقع احتجاج مین صرف یہی لکہا کہ بایعنی الذین
بایعوا ابابکر وعمر الخ کذافی نہج البلاغۃ اور فرمایا انما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا
علی رجل وسموہ اماما کان للہ رضیا الخ کذافی نہج البلاغۃ اس سے معلوم ہوا کہ مشورہ
اہل سقیفہ کا حجت ہی جسکو وہ امام بنادین وہی اللہ کے نزدیک بہی امام ہی جیسے ابوبکر صدیق

جنازۂ حضرت نبوی

رضی اللہ عنہ **قولہ** ضعیف ہی کہ جنازۂ خیر البشر پر حاضر نہوئے **جواب** اگرچہ مجموع یہہ روایت
باطل موضوع ہی لیکن خاصۃً یہہ جملہ مخالف تصریح اہل سنت ہی اسلیئے کہ حضور صحابہ مہاجرین
و انصار کا جنازہ حضرت خاتم المرسلین پر بلاخلاف بالاتفاق ثابت ہی خاصۃً شیخین کا چنانچہ منا قب
سیف و تبصرہ و منتہی وغیرہ سے بروایت شیعہ ظاہر ہی پس انکار اسکا مکابرہ بحت و عناد محض
ہی **قولہ** واللہ اگر عہد ساتہہ رسول خدا کے نہوتا دیعتے کہ ساتہہ اس جمع قلیل کے کیا و کہلاتا
جواب یہی جملہ مرتضوی باوجود عدم ثبوت عہد دلیل صحت خلافت ابوبکر ہی کیونکہ مشعر ہی اسکی
کہ وصیت و عہد نبوی مخبر تہا انکی خلافت اور اونکے صبر پر علمائے امامیہ نے لکہا ہی کہ عباس عم نبوی
نے مرتضی علی کو ترغیب دی خلافت پر لیکن انہونے رغبت نکی کذا فی علل الشرائع اسیطرح ابو
سفیان فوج کشی اپنے ذمہ پر لیتے تہے حضرت امیر نے نمانا اسیطرح جناب امیر بعد شہادت
عثمان خلافت کو قبول نکرتے تہے چنانچہ نہج البلاغۃ مین ہی انا لکم وزیر خیر لکم منی امیرا
پس اگر دربارۂ خلافت کوئی وصیت نبوی ہوتی تو وجہ انکار کی خلافت سے کیا تہی کہ امیری چہوڑکر
وزیری چاہتے اس سے معلوم ہوا کہ خلافت ابوبکر حق ہی اور عہد نبوی اور دعوی نص واسطے
جناب امیر کے ناحق **قولہ** دلائل النبوۃ و خلاصۃ المقال مین لکہا ہی کہ محمد بن ابی بکر و عبد اللہ بن

قصہ محمد بن ابی بکر و ابن عمر

عمر آپسمین دوست تہے الی آخر القصہ **جواب** حاصل اس قصہ کا یہہ ہی کہ ان دونو صاحبون نے
اپنے اپنے والد ماجد کو نص غدیر وغیرہ یاد دلاکر قائل کیا اور حقیت مرتضوی ثابت کی اور
اور ابوبکر و عمر نادم لاجواب ہوئے سو یہہ قصہ اگرچہ بتحریف عبائر آپنے تحفۃ الشیعہ مین تحریر کیا
ہی لیکن نسبت اوسکی طرف دلائل النبوۃ کے اگر تالیف بیہقی مراد ہی تو صریح افترا ہی ہرگز اوسمین
اسکا اتا پتا نہین والبیان علی المدعی اور کتاب خلاصۃ المقال مجہول الحال ہی اور روایت کرنی
ایسی کتاب سے جائز نہین کما مر فیما سبق اور یہہ قصہ بعینہ ایسا ہی جسطرح شیعہ کہتے ہین کہ ایک
کالی لونڈی نے ہارون رشید کے سامنے دلیل قطعی سے حقیت تشیع کی ثابت کردی
اور کسی کو جواب نآیا یا حلیمہ سعدیہ مرضعۂ آنحضرت نے سامنے حجاج بن یوسف کے تفضیل مرتضی

علی الشیخین واضح کردی اگرچہ زمانہ ان دونوکا واحد نہین یعنی حلیمہ وحجاج کا چنانچہ یہہ دونو باتین بابکار تحفہ اثناعشریہ مین
مرقوم مین اسیطرح یہہ کہانی بہی ہی اگر جواب وسوال مذکور مین کوئی ادنی تامل کرے معلوم کرلے کہ

قرینہ بلا مریۃ ہی خصوصا یہہ فقرہ حجت نافرمانی من نہیت وَاِن جاہداک علی اَن تشرک بی ما لیس لک
بہ علم فلا تطعہما انتہی عجائب استدلالات سے ہی اسلئے کہ شیخین نے محمد وعبداللہ پر کب بابت اپنے
بیعت کے اکراہ وجبر کیا جسپر یہہ حجت نافرمانی ہیش کی اسبا تکو کتب اہل سنت سے ضرور ثابت کرنا
چاہیے اور ترک بیعت مرتضوی اور قبول بیعت شیخین مین کونسا شرک لازم آتا تہا جسپر یہہ دعوی
دہام مجازی معنی شرک کو بوجہنا اور دلیل کو نظم کرنا کام روافض کا ہی وبس ع اندرین مانع چہ کار است مگس
شخ اسیطرح معنی اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الآخر منہما خوب اپنے بوجہے کہ سعد سے بیعت
کرکے توڑی پہر دوسری بیعت ابوبکر سے جوڑی حالانکہ ہنوز اثبات بیعت سعد مین آپکو بہت
دردسر لاحق ہوگا اور مطلب بنانہ سکینگے چہ جائے معانی حدیث کے فقد بر کتب امامیہ شاہد ہین کہ
کہ خلافت ابوبکر کی بصلاح وتجویز اصحاب ہوئی تہی قریش وانصار سقیفہ بنی سعد مین فراہم ہوئے اور
تنازع کیا ہر قوم چاہتی تہی کہ خلیفہ ہم مین سے ہو بعضے خلافت حضرت امیر کی اور بعضے
عباس کی اور بعض صدیق اکبر کی تجویز کرتے تہے آخرکار قریش غالب آئی اور خلافت
ابوبکر مقرر ہوئی اوسوقت کسی نے نہ آیۂ اِنّما ولیکم اللہ کو تلاوت کیا اور نہ نص غدیر یاد دلائی
اور نہ خصوصیت جناب امیر کو واسطے خلافت کے بیان کیا پس بفحوائے لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
تجویز اصحاب منافی شان مرتضوی نہین ہوسکتی لیکن کہ ادنا اطلاع نکی ہو اور صدیق اکبر کو
متصف بفضائل پاکر خلیفہ کیا باب چہارم فصل اول منہج الفاضلین مین لکہا ہی کہ بعض اخیار

صحابہ نے ابوبکر کو نصیحت کی جسوقت وہ منبر پر تہی ابوبکر پشیمان ہوئے اور منبر سے اوترے

اور تین دن تک باہر نہ نکلے تیسرے دن گہر گہر پہرے اور سابقین سے اقالۂ بیعت چاہا انتہی
پس اس سے بے خلاف فریقین ثابت ہی کہ ابوبکر واسطے سمجہانے جماعت کے سقیفہ مین گئے
تہے نہ واسطے لینے خلافت کے والا بعد حصول مطلوب ندامت واقالہ کیسا بلکہ حاضرین

کہ ہزارہا مہاجر و انصار و اہل بدر تھے ابوبکر کو کہ بسابقیت ایمان و حقوق خدمت نبوی حسن
سیرت عتق تھے اور ہمیشہ حضور آنحضرت مین محترم و معزز رہے چنانچہ اقرار اسکا آپنے بہی
صفحہ شصتم مین اس عبارت سے کیا ہی کہ ہر تہ در زمان جاہلیت ہم از معارف مکہ بودند و عزت
و حرمت داشتند ہرگاہ اسلام ظاہر کردند و شریک حال حضرت گردیدند در چشم حضرت موقر
گشتند انتہی بلفظہم لائق خلافت پاکر تجویز کیا اور سب کے سب راضی ہوگئے اور اہل اسلام سے
منازعت جاتی رہی ابوبکر نہ بنی ہاشم تھے نہ بنی اسیہ قریش تھے اور الائمۃ من قریش
مجمع علیہ فریقین ہی خصوصا رضا ازواج مطہرات بہی مدنظر تہی تو یہہ تدبیر بغایت مستحسن واقع
ہوئی اور اسوقت مین قبول کرنا ابوبکر کا خلافت کو عین شفقت تہی مسلمانون پر کہ ارحم امتی
بامتی ابوبکر اسلئے کہ اگر ابوبکر خلافت قبول نکرتے تو مفسدۂ عظیم امت مین ہوتا اور آخر وقت
خلافت عمر فاروق کو سپرد کی والا وہی ہوتا جو بعد اسکے ہوا آور شکایت حضرت امیر کی کتب امامیہ مین
اسیقدر ہی کہ آپکو شریک مشورہ نہین کیا نہ یہہ کہ ابوبکر کو لائق خلافت کے نجانا کشف الغمہ
مین بذکر قتل عثمان لکہا ہی کہ جب لوگ واسطے بیعت کے حجرۂ امیر المؤمنین مین جمع ہوئے آپنے فرمایا
کہ جب اہل بدر راضی ہونگے اوسوقت قبول کرونگا کہ جو انکی رضامندی کے ساتہہ ہی وہی خلیفہ ہی
سبحان اللہ شان انصاف مرتضوی کو دیکھو اور اپنے اعتساف و ظلم ناہمواری کو دیکھو کہ فرق
زمین و آسمان ہی با اینہمہ دعوی غصب خلافت و اظہار بغض عین جہل ہی قولہ بخاری و مسلم مین
لکہا ہی کہ عمر نے عباس و علی سے کہا الی قولہ غور کرو کہ عمر نے سچ کہا یا جہوٹ اگر سچ کہا
تو لازم آتا ہی کہ عباس و علی کو حقمین شیخین کے یہہ اعتقاد تہا کہ یہہ کاذب آثم غادر خائن ہین
اور یہہ دونو بزرگ بالاجماع کبار صحابہ سے تھے جس کسی کے حقمین گواہی دین شک نہین
کہ سچ ہوگی اور حدیث مین ہی کہ حق ساتہہ علی کے ہی اور علی ساتہہ حق کے اور اگر جہوٹ کہا
تو دونو لائق خلافت کے کہان ہین اور بالفرض اگر عمر نے جہوٹ کہا تو علی و عباس کو لازم
تہا کہ عذر کرسکتے حالانکہ کچہہ نہ کہا بس سکوت دونو کا بمقابلہ کلام عمر دلیل التسلیم قول عمر ہی مسلم نے

کاذب آثم غادر خائن ہونا شیخین کا بزعم علی و عباس

اس حدیث مین الفاظ کاذب وآثم وغادر وخائن لکھے ہین اور بخاری نے مضطرب ہوکر بجاے الفاظ مذکورہ کذا وکذا لکھکر ابہام کیا اپنی دانست مین عیب پوشی کی ہی جواب یہہ روایت آپنے تحفۃ الشیعہ دجال ہرا یونی سے سرقہ کی ہی لیکن عبارت الٹ پلٹ کرتا شبہ دزدی نہو خود اس حدیث کو صحیحین مین ملاحظہ نہین فرمایا والا ین حدیث غلط سلط نہ لکھتے اب ہم پورا قصہ اسکا موافق کتب صحیحہ اہل سنت کے لکھتے ہین اوس سے اعتراض بہی دفع ہوجاویگا اور تصرف بہی آپکا ثابت وہ یہہ ہی کہ متروکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس ابوبکر صدیق کے تہا وہ اسمین سے اول حضرت خاتون وازواج مطہرات کو خرچ خوراک پوشاک وحوائج ضروریہ کا دیتے تہے باقی محتاجان بنی ہاشم کو جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو حضرت علی وعباس انکے پاس آئے اور متفق اللفظ ہوکر کہا کہ متروکہ آنحضرت کا ہمارے حوالہ کرو کہ ہم خود موافق عمل آنحضرت کے اور عمل ابوبکر و تمہارے عمل کے عمل کرینگے حضرت عمر نے اس شرط پر اونکو دیا اور کہا کہ اسکو تقسیم نکرنا اور اسمین میراث جاری نکرنا بعد چند روز کے حضرت عباس نے چاہا کہ اوسکو تقسیم کرین حضرت علی نے نمانا اوسپر بڑا جہگڑا ہوا یہان تک کہ حضرت علی نے عباس کو بے دخل کر دیا اوسوقت حضرت عباس جناب امیر کو واسطے قطع منازعت کے اور نالش بے دخلی اپنی کی پاس حضرت عمر فاروق کے لائے اور کہا ارحنی من ہذا الآثم الکاذب الغادر الخائن یعنی مجکو ہاتہہ سے اسکے چہڑاو سو یہی لفظ بعینہ صدر حدیث مسلم مین وارد ہی اور پہلے ان لفظونکو حضرت عباس نے حق مین جناب امیر کے ارشاد فرمایا اور بے شبہہ گواہی عباس کی حق مین جناب امیر کے مقبول ہی اسلئے کہ عباس بقول آپکے کبار صحابہ سے ہین اور اگر عباس نے یہہ جہوٹ کہا تہا تو علی کو چاہیے تہا کہ عذر کرتے اور جب عذر نکیا اور سکوت کیا تو معلوم ہوا کہ انہون نے قول عباس کا مسلم رکہا اسلئے کہ عباس مقبولین شیعہ سے ہین حلی نے خلاصۃ الاقوال مین ترجمۂ عباس لکہا ہی من سادات الصحابۃ وہو من اصحاب علی علیہ السلام انتہی اس صورت مین یہہ مثل ٹہیک آئی کہ من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیہ بہرحال جب عمر فاروق نے یہہ نقشا دیکہا تو واسطے حمایت حضرت علی کے حضرت عباس سے کلمۂ مذکور کو کہا پس چند ظاہر ہین یہہ خطاب طرف دونو کے ہی لیکن

مقصود بیان صرف سفزا حضرت عباس کا ہی کہ اگر حضرت علی مشدد منع تقسیم میں کر موہم اجرائے
میراث ہی ظالم غادر خائن کاذب ہیں تو حضرت ابوبکر بہی باعتقاد تمہارے ایسے ہی ہونگے حالانکہ خدا
جانتا ہی کہ وہ صادق نیکوکار رشد تابع حق تھے اسیطرح مین بہی تمہارے اعتقاد مین آثم غادر
کاذب خائن ہونگا اسلئے کہ ہم سب یعنی مین اور علی اور ابوبکر منع تقسیم و اجرائے میراث مین شریک ہین
اور جس حدیث سے کہ متمسک ہین اوسکو تم نہی جانتے ہو اور وہ حدیث قابل تاویل و تحریف نہین والا
جناب خاتون علیہا السلام کیون اوسکی تاویل نکرتین الغرض یہہ کلام عمر فاروق کا واسطے سمجھانے
عباس کے تھا تاکہ نالش نہ کیا کرین اور جھگڑا نہ اوٹھاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پھر وہ ترکہ
پاس حضرت علی کے رہا اور حضرت عباس کو اوسمین دخل نہوا یہانتک کہ مروانی نے اوسکو اپنے لئے
الگ کر لیا اور لغت عرب مین اکثر اوقات خطاب مین دو آدمی کو شریک کر لیتے ہین اور منظور ایک
ہی ہوتا ہی چنانچہ قرآن مجید مین آیا ہی یا معشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم حالانکہ نوع جنات مین
سے کوئی رسول نہین آیا اسیطرح فرمایا یخرج منہما اللؤلؤ و المرجان حالانکہ مروارید و مرجان دریا
شور سے نکلتا ہی نہ دریا شیرین سے اور یہہ محاورہ نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی چنانچہ طبرسی نے
مجمع البیان مین تفسیر آیہ مذکورہ مین لکھا ہی عن الزجاج قال الکلبی و ہو مثل قولہ و جعل القمر فیہن نورا
و انما ہو فی واحدۃ منہن و قولہ یا معشر الجن الخ و الرسل من الانس دون الجن انتہی اور ثعالبی نے
فقہ اللغۃ مین لکھا ہی فصل فی الاثنین ینسب الیہما الفعل ہو لاحدہما و قد نقلت فی بعض القرآن
ما یقارب قال تعالی یخرج منہما الخ فانما یخرجان من الملح لا من العذب انتہی اور مثل اسکے بیضاوی و تفسیر جامع
البیان و معالم التنزیل وغیرہ مین ہی اور صاحب تبیان نے کہا الاثنان قد یراد بذکرہما الواحد قال
تعالی و یخرج منہما الخ و المراد احدہما و قال علیہ السلام لمالک بن الحویرث و ابن عمر رضی اللہ عنہما
اذا سافرتما فاذنا و اقیما و المراد احدہما انتہی الی غیر ذلک من الشواہد الکثیرۃ الموجودۃ فی الکتب
الشہیرۃ الحاصل اگر معاذ اللہ علی و عباس کو جناب ابوبکر و عمر مین ایسا اعتقاد ہوتا تو وہ پاس
حضرت فاروق کے واسطے فیصلہ مقدمہ مذکور کے کیون گئے کہ انصاف عادل سے چاہتے ہین

خطاب دو اور مراد ایک

نہ ظالم کاذب خائن غادر سے اور اگر لگے اور فیصلہ ہوا تو اوس فیصلہ کو جسمین ایسا ظلم صریح واقع ہوا
کیون منظور رکہا بلکہ اس صورت مین کہنا ان الفاظ کا حق شیخین مین عباس و علی کو چاہیئے تہا کہ تم ایسے
ہو ۔ راشد تابع حق پس ثابت ہوا کہ یہہ سکوت بجائے تسلیم صادق بار راشد تابع حق ہونے کے تہا نہ بجائے
مین آثم کاذب غادر خائن کے اور اس قسم کے تکلم و سکوت کو دنیا مین کوئی گواہی و شہادت نہین کہتا مثلاً
جو کوئی اپنے حق مین ایسی بات تواضعاً کہے وہ امر مشہود ہو جایا کرے اب اگر کوئی لفافہ خط مین المرام
الآثم فلان لکہے تو اوسکو بہی آپ گواہی ثبوت اثم قرار دیکر نظر اعتبار سے ساقط کرنا حالانکہ ایسے
کلمات و امثال اوسکے ائمہ ہدیٰ سے بہی نسبت اپنے منقول ہین نہج البلاغت مین حضرت امیر سے مروی
ہی کہ فرمایا اللهم اغفر لی ما تقربت الیک بلسانی ثم خالفه قلبی حالانکہ مخالف ہونا دل و زبان کا علامت
نفاق ہی اور صحیفہ کاملہ مین کہ انجیل و زبور اہل بیت ہی زبان امام زین العابدین سے منقول ہی
انا الذی افنت الذنوب عمری معلوم ہوا کہ عاصی تہے نہ معصوم اسیطرح دعا مین یہہ کلمات کہتے
تہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین وانی اشکو اسوء مجاورته لی وطاعة نفسی له
یہہ صریح ہی آثم و عاصی و مطیع شیطان ہونے مین اسیطرح طریق امامیہ مین بہت احادیث ہین
کہ دال ہی عدم عصمت ائمہ اطہار پر چنانچہ شیخ بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین بذیل
شرح حدیث ثانی والعشرین لکہا ہی ما تضمن هذا الحدیث من قوله وابکِ علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ
علی قواعد الامامیة القائلین بعصمته وقد ورد مثله کثیراً فی الادعیة المرویة عن ائمتنا علیهم السلام کما
روی عن الامام موسی الکاظم علیه السلام انه کان یقول فی سجدة الشکر رب عصیتک بلسانی ولو
شئت وعزتک لاخرستنی وعصیتک ببصری ولو شئت وعزتک لاکمهتنی الی آخر الدعاء وفی الصحیفة
الکاملة المنسوبة الی الامام زین العابدین علیه السلام اشیاء کثیرة من هذا القبیل الی آخر ما قال پس
جس صورت مین کہ یہہ سب احادیث شیعہ کہ ظاہر الدلالة ہین عدم عصمت ائمہ پر باعتراف علمائے شیعہ
تاویل پذیر ہین تو حدیث مسلم نے کیا گناہ کیا ہی کہ اوسکی تاویل مقبول نہو ورنہ پہر اپنی حدیثون کو
بہی ظاہر پر رکہو اور کہو کہ اگر یہہ سب ائمہ قول مذکور مین سچے ہین تو معاذ اللہ منافق عاصی آثم ہین

اور اگر جھوٹے ہین تو کاذب ہین اور ہر تقدیر پر لائق امامت کے نہین حالانکہ تاویل حدیث مسلم کی
بلکہ احادیث ائمہ کی ظاہر ہی کہ صدور ایسے کلمات کا اکابر دین سے بمقتضائے نفس معجا تاہی اوسکو دلالت
وقوع پر نہین ہوتی بلکہ وہ صدور بمصداق الا تری کہ وانفسکم ہوتا ہی لیکن اوسکو کوئی کذب وشہادت نہین
کہتا اور نفس الامر پر حمل نہین کرتا اسی جگہ سے کہا ہی شعر تواضع ز گردن فرازان نکوست ؛
گدا اگر تواضع کند خوی اوست ؛ تتمہ قرآن شریف مین بھی آدم ابو البشر آیا ہی عصی آدم ربہ فغوی
اور فرمایا فلما آتاہما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما کہ تاویل اس آیت کی خالی صعوبت سے نہین اسیطرح
یوسف صدیق نے فرمایا وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء علی ہذا القیاس حق مین اور انبیا کے
اور آیات دالہ صدور ذنوب پر وارد ہین کافی کلینی مین بھی حضرت یونس ابی یعفور سے اوسنے ابی عبد اللہ
سے روایت کیا ہی ان یونس بن متی وکلہ اللہ الی نفسہ اقل من طرفۃ عین فاحدث ذلک قلت فبلغ
کفرا اصلحک اللہ فقال لا ولکن الموت علی تلک الحال کان ہلاکا پس جس صورت مین ایسے احادیث نا معقول
قابل تاویل ہون اور کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ واسطے اونکی تاویلات کے تالیف کی گئی ہو تو حدیث مسلم
کیونکر تاویل پذیر نہوگی خصوصاً اوس صورت مین کہ طریق شیعہ مین بھی بعضے احادیث قریب المعنی بحدیث
صحیح مسلم مروی ہون چنانکہ ثقۃ الاسلام طبرسی نے کتاب احتجاج مین ابی رافع سے روایت کی ہی
قال کنا عند ابی بکر فطلع علی وعباس یتدافعان ویختصمان فی میراث النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال
ابو بکر یکفیکم القصیر الطویل یعنی بالقصیر علیا وبالطویل العباس فقال العباس انا عم النبی ووارثہ
وقد حال علی بینی وبین ترکتہ الی آخر الحدیث اس صورت مین شیعہ نے ضرور کوئی فکر تاویل کی حضرت عباس
کے طرف سے واسطے حدیث مرویہ احتجاج وغیرہ کے کی ہوگی تو اہل سنت تاویل حدیث مسلم سے
کیون ممنوع ہونگے لیکن رافضی کی عادت ہی کہ اپنے شہتیر کو نہین دیکھتا اور کی تنکے کو دیکھتا ہی
اور تاویل الفاظ مذکورہ کی اندروئی لغت وغیرہ کے قول عباس عمر دونو مین صاحب شوکت
عمریہ نے کتاب صفدریہ مین تفصیل لائق لکھی ہی اگر جی چاہے اوسکو بھی ملاحظہ فرمایئے والا در خانہ
اگر کس است یکحرف بس است قولہ قصہ طلب میراث مین صاحب جامع الاصول نے صحیحین سے کلام

طویل النقل کیا ہی آخر اوسکا یہہ ہی فہجرتہ فاطمۃ فلم تکلم حتی ماتت الخ **جواب** احادیث شیعہ سے کہ
صحاح کتب مین بواسطہ معصومین کے ماثور مین مروی ہی کہ جناب سیدہ زمرۂ اہل بیت مین مندرج
نہین چنانچہ تفصیل اسکی کافی و شرح شافی و تصانیف مرتضی علم الہدی و قزوینی سے بہر سہ طریق
مطابقت و تضمن و التزام ثابت و معلوم ہی اسصورت مین ذکر قصۂ فدک بے سود ہی علی الخصوص وجہ
ربط اس قصہ کی اس بیان سے کہ موضوع واسطے اثبات عدم بیعت جناب امیر کے ہی ابوبکر صدیق سے
ہنوز واضح نہین معہذا اسکو آپنے صفحہ پنجاہ ہم بیان نہم مین مفصل لکہا ہی چنانچہ جواب اوسکا
وہین ملیگا پھر تکرار کی کیا ضرورت تہی **قولہ** کلام اکابر سنیون سے چہ مہینے تک بیعت نکرنا بلاشک
و شبہ عیان ہی اور بعد مجبوری و اکراہ مصالحہ معلوم ہوتا ہی قال البخاری الخ **جواب**
جو عبارت بخاری کی آپنے اسجگہہ لکہی ہی اوسمین ذکر چہ مہینے کا اور مصالحہ باکراہ کا نہین معلوم نہین
کہ ایسی جگہہ عقل آپکی کہان رہتی ہی جو دلیل ہی مدعا پر غیر منطبق ہی معہذا اگر بیعت مذکور
بعد چہ مہینے کے ہوئی تو کہا ضرور ہی کہ یہہ توقف اسلیے تہا کہ ابوبکر کو نالائق سمجہکر بیعت نکی لیکن
کہ جناب امیر نے بسبب رنج وفات نبوی اور ملال عدم شرکت خود مشورہ تعیین امام توقف کیا اسمین
ابوبکر پر کیا جاے طعن ہی چنانچہ عبارت بخاری منقولۂ سامی سے بہی یہی سمجہا جاتا ہی کہ انہ لم یحملہ علی
الذی صنع علی ابی بکر ولا انکار الذی فضلہ اللہ بہ ولکنا کنا نری فی ہذا الامر نصیبا فاستبد علینا
فوجدنا فی انفسنا **قولہ** حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت نکی اور ابوبکر نے مصالحہ کو غنیمت جانکر
زیادہ اصرار نکیا **جواب** اگر یہہ دعوی بطور شیعہ ہی تو اہلسنت پر حجت نہین اور اگر بطریق اہل
سنت ہی تو دیکہا چاہیے کہ کون سی کتاب سے سند اوسکی آپ پیش کرینگے معہذا طبرسی نے احتجاج
مین بعد بیان قصۂ بیعت مہاجرین و انصار کے لکہا ہی کہ جب ابو عبیدہ پاس علی مرتضی کے گئے
اور اونکو سمجہایا تو اوسوقت علی نے ہاتہہ ابوبکر کا پکڑا اور بیعت کی انتہی اور نیز احتجاج مین
سلمان سے مروی ہی کہ اونہون نے کہا کہ کسینے امت مین سے بیعت باکراہ نہین کی مگر میٔنے
و علی و ابوذر و مقداد نے اور کلینی لیکہتا ہی کتم علی امرہ و بایع مکرہا اور شیخ نجم حلی نے

لکھا ہی کہ لیس التقیۃ فی تزویج ام کلثوم اعظم من التقیۃ فی امر الخلافۃ اور تقیہ امر خلافت مین بہی بیعت
کرنا تہا اور صاحب احقاق نے لکہا ہی کہ امیر المومنین سے بیعت بہ جبر لی اور منہج الفاضلین مین
ہی کہ زبیر و سلمان و ابوذر و مقداد سے بجبر بیعت لی بالجملہ حق یہہ ہی کہ جناب امیر نے بیعت کی اگرچہ
باکراہ ہو کما اتفقت بہ کتب الامامیہ اور اگر بیعت کا انکار کروگے تو تقیہ باطل ٹہیریگا اور بطلان تقیہ
مین ثبوت خلافت شیخین کا ہی اور نیز ترک بیعت بے وجہ موجہ مستبعد عقل ہی او وجہ ترک اگر استحقاق
مرتضوی ہی تو پہر اوسکو نص سے ثابت کیون نکیا اور اظہار النص کا بالاتفاق جناب امیر سے ثابت
نہین فاین ہذا من ذاک قولہ بیان ہشتم ذکر صبر اسد اللہ غالب ہین باقتدائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم و دیگر پیغمبران اولی العزم جواب جو صبر آنحضرت نے اور دیگر انبیاء اولوالعزم نے کیا
وہ بابت تبلیغ احکام الٰہی تہا نہ بنا بر تقیہ و اخفاء حق اور حضرت امیر نے جو صبر کیا وہ تقیہ تہا
معہذا یہہ صبر بہی وہان ہوگا جہان کسینے قصد ایذا دہی مرتضوی کیا ہوگا نہ وہان جنہون نے
صرف مخالفت بے محاربت کی وفیہ المطلوب اور جواب تفصیلی امثلہ صبر انبیاء کا ازالۃ العین مین
مرقوم ہی حاجت نقل طویل کی اسجگہہ نہین من شاء فلیرجع الیہ قولہ حدیث مین ہی علی منی
بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اس حدیث مین آنحضرت نے تشبیہہ علی کی ساتہہ ہارون کے دی یعنی
جسطرح کہ ہارون سے تابعین موسیٰ کے پہر گئے اور رجوع طرف سامری کے کرکے گوسالہ پرستی شروع کی
اسیطرح علی مرتضیٰ سے منحرف ہوگئے جواب اس استدلال مین چند غلط ہین اول یہہ کہ واقعہ پہر جانے
بنی اسرائیل کا زندگی حضرت موسیٰ مین ہوا تہا نہ بعد وفات موسیٰ کے اور یہہ پہر جانا گویا فی الواقع حضرت
موسیٰ سے پہر جانا تہا نہ ہارون سے اسلئے کہ ہارون بطور وزیر تہے اگرچہ نبوت بہی حاصل تہی اسی جہت سے
موید شرع موسوی تہے نہ خود صاحب شرع بعث دوسرے حضرت ہارون خلیفہ مفترض الطاعت تہے
اور پہرنا مفترض الطاعت سے کفر ہی بخلاف جناب امیر کے کہ یہہ عہد آنحضرت مین خلیفہ مفترض الطاعت
نتہے کہ پہرنا انسے موجب ردت ہو تیسرے بنی اسرائیل ہارون علیہ السلام سے پہر کر گوسالہ
پرست ہوگئے تہے یعنی کافر اور باغیان حضرت علی کو کسینے کافر نہین کہا اسلئے کہ اسلام معاذ

صبر مرتضوی باعث نقص نہی

حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون

بن ابی سفیان کا نہج البلاغة وغیرہ کتب امامیہ سے واضح ہی کما مر جو تھے یہہ حدیث آنحضرت نے واسطے تسلی مرتضوی کے اوسوقت فرمائی تہی جبکہ جناب امیر کو اپنے اہل وعیال مین واسطے خبر کے چہوڑ گئے تھے اور اونہون نے اس خلافت کو ناپسند کیا تہا تو چاہیئے کہ تقریت انحراف کی اونپر لگے جنپر خلیفہ تھے نہ اونپر جو بعد ستائیس سال کے منحرف ہوئے کہ مناسب شان ورود حدیث یہی گو عبرت عام ہو تعہذا یہہ خلافت خانگی بہی موقت تہی تا معاودت جناب نبوی نہ دائمی جسطرح حضرت ہارون مدت غیبت موسی تک خلیفہ تھے نہ واسطے ہمیشہ کے اسلیئے کہ وفات حضرت ہارون کی قبل از وفات موسی ہوئی ہی اسصورتمین جو معنی آپنے حدیث مذکور کے لکہے ہین مخالف شان ورود حدیث ہین محل استدلال مین مقبول نہین ہوسکتی پانچوین اگر تنزل کرین اور تشبیہ عام لین تو بہی صحیح نہین اسلیئے کہ حضرت ہارون بڑے تھے عمر مین موسی سے اور افصح تھے زبان مین نسبت اونکے اور شریک نبوت تھے اور برادر عینی تھے اور یہہ سب اسباب حضرت امیر مین مفقود ہین پس حدیث مذکور کو مدعا شیعہ سے ادنی مساس نہین **قوله** مدارج النبوة مین لکہا ہی الخ **جواب** موضع استدلال اسجگہہ صرف دو امر ہین ایک یہہ کہ علی سے آنحضرت نے فرمایا کہ فلانے یہودیکا مجہپر قرض ہی تم ادا کرنا دوسرے یہہ کہ بعد میرے گروہ باغی پیش آوینگے صبر کرنا اور آخرت کو اختیار کرنا سو امر اول مبنی اسبات پر ہی کہ قرض ووام اعزہ کا اقارب ادا کیا کرتے ہین خصوصا جو زیادہ عزیز ہو پہہ اوا دلیل خلافت ستوفی نہین ہو لی آور امر ثانی سے محاربہ معاویہ ہوسکتا ہی لیکن اوسمین صبر مرتضوی اور اختیار کرنا آخرت کا بموجب وصیت نبوی کے بطور شیعہ ثابت نہین اسلیئے کہ جنگ صفین وغیرہ مشہور ہی اور جو حدیث بزار وابویعلی وحاکم وغیرہ کی آپنے بعد اسکے لکہی ہی سو قطع نظر ضعیف بلکہ غیر ثابت ہونیکے مؤید اسی قول کے ہی نہ اثبات خلافت کے وکذا البواقی فلا عبرة لها ولا التعويل عليها **قوله** جو پیغمبر پر پہلے ہجرت کے گذرا باوجودیکہ مامور بہ پیغمبری تہی وہی وصی پر بہی گذرا الی **قوله** تین سال تک دعوت نہایت کتمان سے کی اور نہوسنے انصاری سے اعلان نکیا بعدہ

دس برس بطورِ وعظ و نصیحت دعوت اسلام کی لیکن جدال و قتال نکیا جب ہجرت کی اور
تا مرتے کر جہاد پر باندہی اسیطرح حضرت امیر بیس برس تک خلیفہ برحق تھے لیکن بنا بر انفس
وجوہ جو بیس برس کہی ما ا تصرف احکام سے ممنوع تھے انتہی حاصلہ جواب اصل مین یہ گوز
شتر قاضی رطل بوق ذہب اللہ بنورہ کا ہی جسکو آپنے بحسب عادت مستمرہ الٹ پلٹ کر اور
طرح پر لکھا ہی معہذا خدام قاضی جونپوری اور بہ تبعیت اونکے حضور کو غفلت عظیم لفظ ہجرت کے کہ زبان
زد سامی بلکہ جمیع رفضہ نامی ہی واقع ہوئی اسلئے کہ اگر حال جناب امیر کا مماثل حال نبوی قبل
از ہجرت ہو تو چاہیئے کہ حال انکا مثل حال نبوی بعد از ہجرت بہی ہو بلکہ عین ہجرت مین حالانکہ
حضرت امیر سے داعیہ ہجرت کا واقع نہین ہوا اور یہ بات باجماع فریقین ثابت ہی اور جو حال
آنحضرت کا قبل از ہجرت کیا تہا ابوجہل و امیہ بن خلف سے ہم کاسہ و ہم نوالہ تہے اور تابع احکام
کفار یا ہمیشہ باہم مقابلہ و گفت و شنود تہے و بوجود قدح اصنام و عبدہ اوثان و دعوت
خلق الی اللہ علی رؤس الاشہاد جاری تہی جسطرح جناب امیر ہم نوالہ و ہم کاسہ شیخین تہے تواریخ
طرفین شاہد ہین کہ عہد خلفاء ثلثہ مین جو مال غنائم سے آتا اوسمین حضرت امیر کو حصہ ملتا چنانچہ
عہد خلافت ابوبکر مین خولہ بنت جعفر بطریق غنیمت مین آئی وہ خدمت مرتضوی مین رہی اوس سے محمد
بن حنفیہ پیدا ہوئے پس اگر خلافت صدیق بغصب ہوتی تو جہاد و غنائم اونکے عہد کے کسطرح صحیح و
لائق تصرف کے ہوتے اسیطرح ایران عہد عمر مین مفتوح ہوا اور تین دختر یزدجرد ہاتھ آگئین از انجملہ
شہربانو خدمت امام حسین مین رہین و قس علی ہذا اور موید اسکے ہی وہ جو خواجہ نصیر نے تجرید
العقائد مین بزعم خود مطاعن عمر مین لکھا ہی کہ عمر نے حکم رجم زن حاملہ و مجنونہ کا دیا علی نے
منع کیا اور نہج البلاغہ مین ہی کہ جب عمر نے قصد غزوہ روم کا بذات خود کیا جناب امیر نے

مشورہ دیا کہ تم نجاؤ لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث علیہم رجلا محربا اور جب عمر نے مشورہ
جنگ فارس کا کیا علی نے کمال خیر خواہی و دلجوئی سے مطمئن فرمایا پس معلوم ہوا کہ امیر المومنین
ہمیشہ ممد معاون و مشیر و وزیر خلفا تہے نہ مخالف و مناقض و مشاق اس صورت مین قیاس

حال مرتضوی کا حال آنحضرت پر قبل و بعد ہجرت قیاس مع الفارق ہی ع ببین تفاوت رہ
از کجا ست تا بکجا کیونکہ وہان ترقی مراتب اظہار مین تہی نہ تقیہ و استتار مین اور کون کہتا ہی
کہ پیغمبر نے تین سال تک دعوت بکتمان کی پیغمبر تو اسی دعوت کی بابت شعب ابی طالب مین تین
برس تک رہے اور کبہی اظہار حق سے باز نہ آئے اور سکوت نہین کیا رہا ترک جہاد سو وجہ اسکی یہہ
ہی کہ اوس وقت تک آیت جہاد نازل نہین ہوئی تہی اوسکا انتظار کرتے تہے حضرت امیر کو
کس بات کا انتظار تہا حالانکہ قرآن مین وجوب جہاد کا احاد امت پر ہی چہ جا اولی الامر و اولی
بالتصرف کے کہ قائم مقام پیغمبر ہو اور پیغمبر جب سے مامور بجہاد ہوئے کبہی ترک قتال نہین کیا
جو کوئی سنت انبیا کو بابت ترک جہاد سابق کے لازم پکڑے اوسکے ایمان مین گفتگو ہی
اور ظاہر ہی کہ جناب امیر زمانہ خلفا مین متقی نہ تہے اور قدرت اظہار دین مرضی اپنے کے
رکہتے تہے چنانچہ اسبات کا اقرار آپکو بہی ہی کہ چنانکہ حضرت قدرت انتقام از جانب ملک علام
داشت حضرت علی را نیز حاصل بود ولیکن مامور بصبر بودند انتہی پس تقاعد نبوی اگر ثابت ہو تو بسبب
عدم نزول امر جہاد کے تہا حضرت امیر مامور بتقاعد نہ تہے اور مامور بصبر ہونیسے بہی حکم
تقاعد نہین نکلتا اسلیئے کہ باوجود محاربات معاویہ اب بہی آپ اونکو صابر کہتے ہین اور ظاہر بہی
یہی ہی کہ صبر بعد مصیبت ہوتا ہی نہ قبل بلا اور اگر مراد صبر سے ترک جہاد ہی تو ظاہر ہی
کہ قرآن حکم جہاد پر واسطے عامہ امت کے شامل ہی اور آنحضرت خلاف حکم قرآن کبہی امر نفرماتے
تہے یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ حقتعالی تو کہے کہ تم جہاد کرو اور رسول خدا فرماوین تم ہرگز جہاد نکرنا
صبر کرنا ایسا فہم سلیم سوائے رفضہ کے دوسرے کو میسر نہین اور حاجت صبر کی کیا تہی اسلیئے
کہ حضرت امیر کو خوف کسی کا دین دنیا مین نہ تہا دین مین اسلیئے کہ ہجرت نہین کی اگر خائف
ہوتے ہجرت واجب ہوتی بدلیل نص إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ الآیہ اور
دنیا مین اسلیئے کہ اونکو کسی سے کسیطرحکا جہگڑا بابت جان و مال کے نہ تہا سب صحابہ
آپکے قدر شناس تہے اور آپ اونکے حفظ مراتب کو ملحوظ رکہتے تہے کما یلوح من کتب

فائدہ ضروری

الفریقین قولہ بعد پانچ برس کئی مہینے کے متحمل بہ جہاد ناکثین و قاسطین و مارقین ہوئے
جسطرح آنحضرت بعد بعثت کے چند سال تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور رہتے پھر مشغول
باتمام رسالت و نبوت ہوئے ہر **جواب** یہہ دعوی خلاصہ ہی قول اول کا اور مخالف ہی تصریح امامیہ کے
اسلیے کہ شیخ چلپی نے تذکرہ مین لکھا ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل نہیہم
اللہ تعالے وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار والاحتمال منہم علی ما قال تعالے لتبلون فی اموالکم وانفسکم
الی قولہ وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ثم لما قویت شوکۃ الاسلام اذن اللہ تعالے
فی قتل من یقاتل فقال وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ثم اباح ابتداء القتال فی غیر
اشہر الحرم ثم امر بہ من غیر شرط فی حق من لا یری حرمۃ الحرم والاشہر الحرم لقولہ تعالی
واقتلوہم حیث وجدتموہم وکان فرض الجہاد بالمدینۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم چند بعد بعثت کے
تصرف واجبی احکام نبوت سے معذور رہتے وجہ اوسکی ممنوع ہونا تہا جہاد سے من جانب اللہ تعالے علیحدہ
نبوی بجودی خود مثل جناب امیر کے چنانچہ اسی جہت سے سوائے جہاد سیفی و سنانی کے کبہی ترک دعوت
اسلام منقول نہین حضرت امیر نے تو دعوت لسانی بہی طرف دین مرضی اپنے کے نکی آور اگر فرض کیا جائے
کہ صبر مرتضوی مثل صبر نبوی بمقابلہ کفار تہا تو بہی مفید مدعا نہین اسلیے کہ وہان جہہ عدم نزول
آیہ جہاد حجت ہی اور یہان عدم ہجرت محمد بن مرتضے حسنا افی نے اپنے تفسیر مسمی بالصافی مین لکہا ہی
وفی الآیۃ دلالۃ علی وجوب الہجرۃ من موضع لا یتمکن الرجل فیہ من اقامۃ دینہ وعن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم من فر بدینہ من ارض الی ارض وان کان شبرا من الارض استوجب الجنۃ وکان رفیق ابراہیم
علیہ السلام ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم وہکذا فی تفاسیر آخر اور ظاہر ہی کہ اگر حال خلفاء کا معاذ اللہ مثل
حال کفار کے ہوتا تو جناب امیر ضرور ہجرت کرتے واذ لیس فلیس قولہ اب کچہہ مصائب خاتم المرسلین
سنو اور مطابق اوسکے حال وصی کا سمجہو الخ **جواب** جو حال گستاخی و بے ادبی عقبہ بن
ابی معیط کا کہ اوسنے اپنی چادر گلوئی مبارک آنحضرت مین ڈالکر کہینچی اور اوجہڑی اونٹ کی شانہ
مبارک پر حالت سجدہ مین رکہدی اور اہل طائف نے یہان تک پتہر مارے کہ پائی مبارک مجروح

ہوگئے وغیرہ قصص صحیح وغیر صحیح آپنے اسجگہہ لکھی ہین وہ سب کی سب تقریر یاس سبق سے
مدفوع ہوگئی تمہذا حال وصی کا مطابق اوسکے نہین ہوا جس کسی نے ایسی کش مکش جناب امیر کے
ساتھہ خلفاء راشدین مین سے بلکہ عامہ اصحاب مین سے کی ہوا وسکا نشان دو الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین تلاوت

کرو **قولہ** بخاری وابو داؤد مین ہی کہ جعل یکلم النبی فلما کلمہ اخذ لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
عروہ بن مسعود نے ریش آنحضرت کو پکڑا **جواب** یہہ واقعہ قضیہ حدیبیہ کا ہی اسوقت عروہ مشرف باسلام
نہوئے تھے بلکہ اپنی قوم کیطرفسے واسطے بات چیت مناظرہ کے آئے تھے اور آداب نبوت سے
واقف نتھے یہہ بیش دستی اون سے حالت اسلام مین نہین ہوئی کہ طعن متوجہ ہوسکے کیونکہ مسلمان
ہونا انکا سنہ نہم مین بعد معاودت آنحضرت کے طائف سے اتفاق ہوا اور باتفاق محدثین مراد
اخذ لحیہ سے چہونا داڑہی کا ہی بطریق ملاطفت وعادت اہل عرب کے کذا فی شرح البخاری نہ بطریق
اسا ئت ادب کے چنانچہ یہہ خصلت آج تک عرب مین باقی ہی کہ بعضے وقت ملاقات کے داڑہی ہاتھ مین
چہوتے ہین سو یہہ حرکت اگر براہ بے ادبی ہوتی تو اوسوقت آنحضرت ایسے دبے ڈرے نتھے کہ اس
جفا پر خواہی نخواہی صبر کرتے صبر بمقام جبر ممکن ہوتا ہی نہ محل اختیار مین چنانچہ مغیرہ بن شعبہ نے اسی
خیال سے کہ مبادا اوسکو کوئی حمل کرے سبے ادبی عروہ اور بیچارگی رسول خدا پر عروہ کو تہال
تلوار سے مارا اور دہکایا علاوہ اسکے جاسئی نے ذو الفقار مین لکہا ہی کہ علاوہ برین قول حق تعالی

حکایۃ عن ہارون علیہ السلام لا تاخذ بلحیتی ولا برأسی اصلا دلالت نمیکند بر اینکہ اخذ محاسن ہارون

بتقریب عتاب بودہ باشد چہ اخذ محاسن چنانچہ در حالت غضب متعارف است در حالت رافت واستفسار

ہم متداول انتہی بحروفہ اور ظاہر ہی کہ اخذ لحیہ عروہ سے حالت استفسار مین واقع ہوا ہی نہ حالت
غضب مین **قولہ** ظاہر ہی کہ مومنین مخلصین شیعہ خاص تہوڑے تھے اور مسلمان بہت اگر
دشمنون سے لڑتے تو تزلزل عظیم اسلام مین ظاہر ہوتا اور جان ومال مومنونکا تلف ہوتا اور اکثر آدمی
دین آبائی کیطرف پھر جاتے اور کفار کہتے کہ بنیاد دین محمدی کی واسطے حصول امارت کی تہی کہ
حکومت کے لئے باہم لڑے **جواب** یہہ دعوی خلاف نص امیر المومنین ہی کہ لولا عہد الی

فائدہ ادب نبوی

فائدہ قلت شیعیان مخلصان

صبیی لا اخونه لعلمت انیا اضعف ناصرا واقل عددا اور مخالف قول سابق سامی ہی کہ قدرت انتقام
کی حاصل تہی لیکن مامور بصبر تہے انتہی پس معلوم نہین کہ وجہ اس تخالف کی کیا ہی کہ ایک جگہہ تمنے عدم
محاربہ مرتضوی کو معلل بصبر کیا اور دوسری جگہہ صبر چہوڑکر قلت انصار و شیعہ پر حمل فرمایا اب یون کہئے
اذا تعارضا تساقطا یعنے نہ صبر موجب تقیہ عدم ہوا اور نہ قلت انصار بلکہ ظہور حقیت خلافت خلفا ثلثہ موجب
مصالحت ہوئی کیونکہ متابعین جناب امیر اتباع و اولاد ایسے بہت سے تہے کچہہ کم نہ تہے بلکہ خود جناب امیر لاکہہ
آدمی پر بہاری سے تہے بقول سامی قاتل دس ہزار صنادید کفار تہے اسی لئے فرمایا ہی انی واللہ لو
لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت یعنی اگر مین اکیلا ہون اور وہ زمین
بہر کے ہون تو بہی کچہہ پروا نکرون اور نہ گہبراؤن سو ہذا اتقاعد مذکور مخالف غرض لطف و فائدہ
نصب امام ہی انبیا علیہ السلام کو دیکہو کیا انہون نے باوجود عدم عدد و عُدد کے کیا کچہہ جد و جہد اعلاء
کلمۃ اللہ مین نکیا حتی کہ آنحضرت نے تکالیف شدید دست کفار سے اوٹہائی چنانچہ بعض قصص
متعلق اس امر کے تمنے بہی اسی جگہہ لکہے ہین کہ مؤید ہمارے مدعا کے ہین اگر اونکو بہی ایسے معاملہ
مثل تمہارے نصب العین ہوتے تو دین حق کبہی ظاہر نہوتا اور وجود شرک کا پایا جاتا اور خوف طعنہ کفار
کو ساتہہ محاربہ شیخین و ذی النورین کے کیا خصوصیت ہی وقت محاربہ معاویہ کے بہی یہ طعن موجود
کیونکہ مقابلہ بابت خلافت ہی نہ دعوت اسلام اور اسوقت بہی بنا بر قول سامی قلت مومنین مخلصین
شیعہ خاص تہے نہ کثرت پس یہ تفرقہ ترجیح بلا مرجح ہی معہذا دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ حضرت امیر
مخالفت کرنیمین ساتہہ صحابہ کے تزلزل عظیم سمجہا اور جانتا کہ ایسے کرنیمین بربادی ایمان کی ہی
اور یہ مشعر ہی باسلام صحابہ جسکو تم نفی کیا چاہتے ہو چنانچہ عدم محاربہ سے دین قائم رکہا اور تزلزل
عظیم اسلام مین واقع نہوا اور اکثر لوگ طرف دین آبائی کے نہ پہرے اور یہی حق ہی کیونکہ اگر
دین خلفا ناحق ہوتا تو امیر برحق کبہی ترک قتال نکرتے خصوصًا با اینہمہ تہور و مردانگی و کثرت
اولاد و اتباع بلکہ شرکت بنی ہاشم و انصار اور ہر گز رواداری بطلان دین محمدی و زوال دولت
سرمدی نہوتے نہایت عجیب ہی کہ ابوبکر صدیق شیخ ضعیف النحاد تہے جب خلیفہ ہوگئے تو سوائے

جزیرۂ عرب کے اور کچھہ انکے تصرف مین نہ تہا اور مثل مسیلمہ کذاب و بنو حنیفہ و سجاج متنبیہ بنی تمیم
مقابلہ مین تہے اور یہہ سب معاند مفسد سپاہی وضع کارزار دیدہ تہے خصوصا بنی تمیم کہ کوئی
قبیلہ عرب مین انسے زیادہ نہ تہا اور مانعین زکوۃ الگ شورش و فساد پر تہے اور بنو غسان شام
مین بابت اسامہ بن زید کے الگ پر خاش و عناد پر اور سارے قبائل عرب حوالی مدینہ مرتد ہو گئے تہے
اور سوائے سکنہ حرمین کوئی ناصر نہ تہا اوسوقت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ادنی مداہنت امر شرعی مین روا
نہ رکہی اور ایک کی مصلحت نہ سنی اور پکار کر کہا واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقاتلتہم علیہ بخلاف جناب اسد اللہ غالب کل غالب مطلوب کل طالب کے کہ باوجود عدد و عدد و تہور
و دلیری و دلاوری سب کچھہ سامنے اپنی آنکھون کے دیکھا کئے اور دم نہ مارا اور سانس تک نہ لی اور تیوری
پر بل تک نہ ڈالا بلکہ اونکے شریک حال اشرار ہو گئے اور ہم نوالہ اور ہم پیالہ اصحاب مرتدین علی الاعقاب
بنگئے شعر در دین محمدی روا داشت خلل ٭ شیر یزدان باحرش گوئی کہ او وصی حق است ٭
چشمت بہ مال ٭ اسباتمین نہیار پیروی نبوی معلوم نہین ہوتی کیونکہ یہہ کیفیت پیغمبر کی کبہی نہین ہوئی
ورنہ دین مصطفوی رکے زمین پر کبہی پہیلتا ملنا نہ ملنا خلافت کا خدا کے ہاتہہ تہا اور ذلت و قلت شیعہ کی
موقوف مشیت الٰہی پر تہی لیکن اپنی طرف سے تو در گذر نکرنا تہا جسطرح وقت سلطنت معاویہ کے کوتاہی
جنگ و جدال مین نکی اور طعنہ کفار سے نڈر رہے کہ کافر کہین گے کہ بنیاد دین محمدی واسطے حصول امارت
کے تہی کہ حکومت کے لئے باہم لڑے حالانکہ یہان بہی ہدایت جانب امیر بر حق کے تہی نہ طرف معاویہ کے
شعر شکست و فتح نصیبون سے ہی ولے اے میر ٭ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا قولہ ظاہر ہے کہ حضرت
علی خاص لوجہ اللہ کفار سے لڑتے تہے مولوی روم نے مثنوی مین لکہا ہے کہ جب کافر نے
روئے مبارک مرتضوی پر تہوک دیا تو آپنے اوسکو نظر بشائبہ نفسانیت چہوڑ دیا انتہی محصلہ جواب
مولوی روم نے مثنوی مین یہہ نہین لکہا ہے کہ جسسے جناب امیر لڑتے وہ کافر ہی ہوتا یا کبہی مسلمانونسے
نہین لڑے جب لڑے تب کافر ہی سے لڑے کہ یہہ حکایت دلیل کفر محارب جناب امیر ہو سکے
شعر طربنا بتعریض العذول بذکرکم ٭ فنحن لواو والعذول لواو ٭ حالانکہ جسطرح جنگ جناب امیر کے

ساتھہ کفار کے خاص لوجہ اللہ تھی اسیطرح خلفاء ثلثہ و معاویہ رضی اللہ عنہم نے بھی مرتدین خاص لوجہ اللہ
جہاد ساتھہ کفار کے کیا سوائے جنگ وجہاد مین کسیکو گفتگو نہین کہ مقابلہ اسلام وکفر کا تھی بابت دعوت
دین محمدی کے یہہ سب شہید لوجہ اللہ ہی بخلاف اوس جنگ کے جو فیمابین مسلمین ہو جیسے جنگ معاویہ
وجناب امیر کی کہ بابت خلافت وریاست کے تھی نہ واسطے دعوت اسلام کے یہان حکم کفر کا جاری
نہین ہوسکتا اسی لیئے حدیث مین آیاہی لعل اللہ یصلح بہ بین الفئتین العظیمتین من المسلمین قولہ امر
مسلم ہی کہ ثلثہ بظاہر تابع احکام ظاہر شرع تھے امیر نے واسطے طلب حق اپنی کے حرب نکی اور
دعوتکو فرداپہ چھوڑا شرع کو حکم ظاہر کا ہی گو باطن مین کوئی اور طرح ہو ظاہر مین تابع شرع
داخل حکم اسلام ہی ایسے امور مین انبیاء اوصیاء عالم باطن پہ کام نہین کرتے جواب جس صورت مین
انبیاء اوصیاء باطن پر کام نہین کرتے اور شرع انکو حکم ظاہر کا ہی اور خلفاء ثلثہ ظاہر مین مسلمان
تھے تو منشاء ملاء وصیاء تم بھی بعد بارہ سو برس کے باطن پر کام نکرو اور رجما بالغیب انکو منافق وکافر
اور لعنت وتبرے کو فرداپر چھوڑو اور موافق ظاہر حال اوصیاء کے انکو مسلمان بنائے رہنے دو حالانکہ
آخرت عالم جزا ہی نہ عالم دعوت وہان دیکھیئے کس بات کی دعوت کرینگے اور کونسا حق طلب فرمائینگے
کیونکہ اگر حق مذکور حصول خلافت تھا تو اوپر تم لکھہ چکے ہو کہ مامور بصبر تھے اور محکوم باختیار آخرت
بر دنیا اب اسکو طلب کرنا خلاف صبر و طلب منہی عنہ ہی اور اگر دعوت اسلام تھی تو سر انجام اوسکا
ہاتھہ سے خلفاء ثلثہ کے بابلغ وجوہ ہوگیا اب طلب اوسکی تحصیل حاصل تھی اور اگر طلب تصدیق امامت
ائمہ اثنا عشر تھی تو محتاج بیان سند ہی واین ذلک اور قید احکام ظاہر شرع سے ثابت ہی کہ آدمی
مامور و مکلف ساتھہ اسی ظاہر شرع کے ہی نہ باطن کے سو حسب اسکے ظاہر مین جناب امیر و خلفاء ثلثہ یکسان
ہوئے اور یہہ ظاہر مانع جدال وقاطع نزاع ٹہیرا تو بناء علی الباطل جسکے ساتھہ آدمی مکلف نہین کیسے
لعن وتبرا کرنا یا کافر منافق سمجھنا خلاف حکم شرع ہی اور ما نحن فیہ سے خارج کیونکہ شعر ہر کرا جامہ پارسا
بینی پارسا دان و نیکمرد انگار قولہ یہان اگر کوئی ناصبی کہے کہ حب علی نے تمہارے عقیدہ مین
عوض اپنے حق طلبی کا قیامت پر چھوڑا تو تم پھر کسلیئے خلافت ثلثہ مین کوشش کرتے ہو جواب اسکا یہہ ہی

کہ ہم لوگ اثنا عشری المذہب ہین پیروی ثقلین مین اپنی نجات جانتے ہین ہمارے ائمہ برحق نے اگرچہ
بمقتضاے وقت حکام وقت سے تعرض نکیا لیکن تابع و مقلد بھی کسیکے نتھے **جواب** یہہ جواب اوسوقت
قابل قبول ہو کہ ائمہ اثنا عشریہ نے اسکا حکم کیا ہو ورنہ یہہ اقتدا عین ارتداد ہی کیونکہ پیروی اتحاد و
واتفاق عمل مین ہوتی ہی نہ مخالفت و شقاق مین ائمہ ہدیٰ نے ساری عمر تقیہ کیا اور حکم تقیہ کا دیا اور فرمایا
لاایمان لمن لاتقیۃ لہ وتارک التقیۃ کتارک الصلوۃ اور تمنے پیروی ثقلین نام ترک تقیہ و شقاق صریح کا
رکھا اور قول و فعل دونو مین خلاف ثقلین کیا اسلئے کہ اول ثقلین کتاب اللہ اوسمین کہین یہہ حکم نہین بلکہ
مخالف اسکے مناقب مہاجرین و انصار وارد ہین اگرچہ بطریق تقیہ ہون اور ثانی ثقلین ائمہ ہدیٰ ہین
انہون نے بھی کبھی کسی مہاجر و ناصر کو کافر مرتد نہین کہا بلکہ ہمیشہ حفظ مراتب کہا خصوصًا جناب امیر نے
وہ تقیہ شدید کیا کہ بقول مرتضی بعد الولایت بھی متقی رہے اور قرآنکو علی ما انزل نہ پڑھ سکے اور خاتم
الائمہ تو ہنوز غار سامرا مین مخفی ہین اس سے زیادہ اور کیا تقیہ ہوگا پس پیروی اسکا نام ہی کہ جو
اونہون نے کیا وہ تم بھی کرو ورنہ نام پیروی کا ناحق نلو شعر تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ۞ ہذا لعمری فی
القیاس بدیع ۞ لوکان حبک صادقا لاطعتہ ۞ ان المحب لمن یحب مطیع ۞ اور حال شرکت ائمہ ہدیٰ کا
احکام ظاہر شرع مین ساتھہ خلفاء ثلثہ و بنی امیہ و عباسیہ کے ظاہر ہی کہ ہمیشہ اداے صلوات و جمعہ
جماعات وغیرہ مین متفق العمل رہے اور اسیکا نام اتباع و تقلید ہی ورنہ تم بتاؤ پھر وہ کیا چیز ہی اور
اگر کوئی دوسرا دین باطن مین برتتے تھے تو وہ بسبب مخالفت ظاہر شرع کے باطل ٹھیریگا کیونکہ شرع حکم
حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا معہذا امر باطنی مین کسیکا اتباع بھی نہین ہو سکتا فافہم **قولہ** جو تم ہمسے مقابلہ
مجادلہ کرتے ہو ہم تمکو جواب دیتے ہین **جواب** ابتدا مقابلہ مجادلہ کی تمہی سے ہی نہ ہمسے سبحان
علینجان نے مکتوب مطبوع مین لکھاہی بزمان سلف اہل سنت کتب امامیہ اکثر مید یدند و حرید رائی از جانب
فرقہ شیعہ بود آنہا عجیب انتہی اور کافی کلینی مین حدیث امام جعفر صادق موجود ہی کہ لاتخاصموا الناس
لدینکم فان المخاصمۃ ممرضۃ للقلب معہذا جو تم جواب دیتے ہو وہ مصداق اسکا ہوتا ہی کہ سوال از آسمان
جواب از ریسمان **قولہ** تولا تبرا ہمارا عقیدہ ہی **جواب** پانچ اس عقیدہ کا تحفہ اثنا عشریہ مین

مطعن پنجم فدک

مفصل لکہاہی اوسکو کسی سے پڑہکر سمجہ لو یہہ نام اوسکا لینا **جواب** تمہاری بخاری میں مروی
ہی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من الایمان **جواب** حب دلیل تبرا تولا ہو سکی کہ کفر اہل بغض کا ثابت
ہو بلکہ بعد الکفر ہی مراد بغض سے تبرا نہیں ہو سکتا کہ خلاف عرف لغت و شرع ہی پس یہہ
تولا تبرا ہی کذائی بفحوائی لاحب علی بل لبغض معاویہ الحب للنفس الامارۃ بالسوء والبغض لما ہی فی اللہ
قولہ بیان بہم ذکر تعدی ثلاثہ مین اہل بیت و محبان آل امجاد پر **جواب** بیان ستم مین کہ صبر مر تقویٰ کا
تہا سو یہ مصیبت بعد از صبر اور رد صبر قبل از بلا عجائب لیل و نہار سے ہی کہ ع ہم طرز جنون اور
ہی ایجاد کرینگی **قولہ** سب سے زیادہ مشہور غصب کرنا فدک کا ہی جسے آنحضرت نے اپنی حیات مین جناب سیدہ
کو بخشا تہا اور سند اوسکے لکہا اپنی مہر اور بنی ہاشم کی گواہی سے مسجل فرماکر حوالہ کیا تہا ابوبکر نے
گواہی علی و عباس و حسنین و ام ایمن وغیرہ کی قبول نکی اور عمر نے اوس سند کو پہاڑ ڈالا اور حدیث
بنائی کہ نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ کہ محض خلاف قرآن ہی اور اگر بفرض
محال قول شیخین کی تصدیق کیجاوی تو بہی مفید مطلب نہین اس لیے کہ جب رسول خدا کوئی چیز اپنی حیات
مین بخشی تو ملک سے خارج ہو گئی **جواب** یہ ساری کہانی ساختہ و پرداختہ شیعہ ہی کتب
اہل سنت میں اوسکا اتا پتا نہین و من ادعی فعلیہ البیان سہند اتمنی اوس مین خلط بحث کیا ہی
کہ ہبہ و وراثت دونوکو بے تمیزانہ ایک عبارت مین لکہا ہی کہ جس سے تصریح دعوی کی نہین
ہوتی سو قطع نظر ثابت نہونی اس مدعا کی کتب اہل سنت مین اگرچہ بطریق ضعیف بلکہ وضع
ہو لبطلان اس ہذیان کا بداہت عقل ثابت ہی اس لیے کہ عہد نبوی مین یہ دستور نہ تہا کہ ہبہ نامہ و
تمسک و بیعنامہ و فارغخطی و رسید و قبالہ وغیرہ لکہا جاوی یا محکمہ ثبوت بطور دیوانی و فوجداری مقرر ہو اور ساری
کتب تواریخ کذب اس دعوی کی ہین ہنوز فدک ایسا کیا بڑا ملک محاصل رکہتا تہا کہ اوسکے لیے اتنا اہتمام ہو
اور شیخین وغیرہ کو ایسی کیا حرص و طمع لاحق تہی کہ ایسی بے حقیقت چیز کو لیکر رسوائی دارین حاصل کریں
حالانکہ زہد شیخین کا باقرار امامیہ ثابت ہی با این ہمہ ملک عرب و عجم اگر فدک غصب کر لیتے تو مجمع تمام
اسلام ضرور اوسکو بتواتر نقل کرتے اور مواقع مطاعن مین لاتی حالانکہ سوای روافض کے کوئی

اسکا نافی نہین اور اگر غصب نکرتی اور تقسیم ترکۂ نبوی کرتے تو بہی حصہ جناب سیدہ کا کتنا ہوتا اور
ابوبکر نے اگر فاطمہ سے فدک لیلیا تو عایشہ وغیرہ ازواج کو کیون حصہ ندیا معہذا دعوی فاطمہ کا
فدک مین بطور ہبہ ہرگز ثابت نہین بلکہ بطریق میراث جاتا تہا چنانچہ جواب خلیفہ اول اوسپر دال ہے
معلوم نہین کہ ایسی جگہہ عقل آپکی کہان رہتی ہی یا دعوی کو بطور ہبہ کہو یا بطور میراث لیکن
جس صورت مین کہ ہبہ قرار دیا جاویگا تو جواب وسکا یہ ہی کہ باتفاق شیعہ و سنی ہبہ بدون قبض
کی ملک موہوب لہ نہین ہوتا اور فدک بالاجماع حیات نبوی مین قبضہ و تصرف مین جناب سیدہ کے
نہ تہا بلکہ آنحضرت اوسمین تصرف مالکانہ کرتے تہے تو ابوبکر سے تکذیب دعوی فاطمہ کے واقع نہین
ہوئی بلکہ اونہون نے مسئلہ شرعی بیان کیا کہ مجرد ہبہ بدون تملیک نزدیک شیعہ کے ملک نہین ہوتا
اسمین ضرورت رد و قبول شہادت کی نہین اور نہ اس جواب سے تکذیب فاطمہ و شہود وغیرہ
لازم آتی ہی اس لیے کہ عدم ثبوت دعوی کا اور چیز ہی اور کذب دعوی اور چیز اگر مدعی اپنا دعوی
ثابت نکر سکے اوسکو کاذب نہین کہتے سبحان اللہ خلیفہ باوجود پاسداری حکم خدا و رسول کی کہ ہبہ
بصورت ثبوت بہی بدون قبضہ کے نافذ نہین مطعون ہوئی اگر خلاف حکم شرع کرتے تو یقین ہی کہ زبان
خاص و عام سے نجات نپاتے کشف الغمہ مین لکہا ہی کہ حضرت امیر نے اپنی زرہ عہد خلافت مین ایک
یہودی کے پاس دیکہی شریح قاضی مدینہ کی طرف رجوع کیا اونہون نے گواہ طلب کیے جناب
امیر امام حسن و قنبر کو لیگئے قاضی نے اونکی گواہی قبول نکی اس لیے کہ ایک پسر دوسرا عبد تہا

اور اسی طرح من لا یحضرہ الفقیہ کی کتاب القضا باب ما یقبل من الدعاوی بغیر بینۃ مین
لکہا ہی لیکن بعد اسکے سنی کہتے ہین کہ حضرت امیر نے شریح کو دعا دی اور شیعہ کہتے ہین کہ بددعا
دی بہرکیف اگر رد شہادت معصوم تکذیب و مستلزم کفر ہوتا تو ضرور حضرت امیر قاضی
شریح کو معزول کرتے جس طرح معاویہ کو معزول کیا اسلیئے کہ ظالم کو مامور کرنا اوسکے ظلم کو اپنی
اپنے اعمال مین محسوب کروانا ہے اسی بات کو قضیۂ فدک مین جاری کرو اور
اگر واقع مین ہبہ ہوتا تو جناب امیر ضرور اوسکو اپنے عہد خلافت مین مسترد کرلیتے

اسلیے کہ اوسمین حق حسنین تھا ثابت ہی کہ اپنا حق تولین اور حسنین کا حق غلاوین
لاانقل امام حسن اوسکو اپنی خلافت پنجروزہ مین سے لیتے جب یہہ بہی نہوا تو معلوم ہوا کہ یہہ
ہبہ صحیح نہین اور اگر کہین کہ شئی مغصوب کو نہ پہیرا تو خلافت بہی مغصوب تہی اوسکو کیون
لے لیا آمدہ بہار ثالث الناعشر کا سند ہبہ کو موضوع و باطل ہی آپنے یہہ طعن حق الیقین مجلسی سے
اوڑای ہی کتب اہل سنت مین اسکا کہین نام و نشان نہین آور اگر دعوی فدک کا بطور میراث
قرار دیا جاوے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ کسیکو شک تھا کہ جناب سیدہ بنت رسول خدا مین اور
اسوقت حاجت شہادت کی کیا تہی صاحب شافی شارح کلینی نے لکہا ہی کہ انبیا سے جو کچھ باقی
رہ جاوے اگرچہ ترکہ ہی لیکن اوسمین حکم ترکہ کا نہین اور من لا یحضرہ الفقیہ مین اسی مضمون کو
حضرت امیر سے وصیت محمد بن حنیفہ مین نقل کیا ہی آور قرآن مجید مین جسجگہہ ذکر وراثت آیا
ہی مراد اوس سے وراثت علم و عمل ہی نہ ملک و دولت چنانچہ اساس الاصول مجتہد کو نہ ہندو
شرح نہج البلاغۃ ابن میثم بحرانی سے ظاہر ہی کہ آیات کریمہ مین مراد ارث سے علم
نبوت ہی اور استدلال سیدۃ النساء کا بمقابلہ ابوبکر بآیہ یرثنی وغیرہ ناتمام ہی دیکھو تفصیل
فی ازالۃ الغین آور کلینی صاحب کافی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہی
کہ ان الانبیاء لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثہم فمن اخذ بشئی
منہا فقد اخذ حظا وافرا انتہی اور اسیطرح ہی روایت دعوات الراوندی مین آور بحار الانوار
مجلسی مین آور محمد بن حسن عاملی نے فصول مہمہ مین دعوی تواتر اس قسم روایات کا
کیا ہی آور اس حدیثکو صاحب کتاب منیۃ المرید نے بہی روایت کیا ہی پس جب حدیث
مین کہ ائمہ ہدی سے اس طور پر ثابت ہو تو نسبت وضع حدیث کی طرف ابوبکر کے بقول اہل
تشیع اور بقول آپکے طرف عمر فاروق کے کما ہو الظاہر باطل محض ہی علی الخصوص
جسوقت ابوبکر منفرد بہی نہون اسلیے کہ اس حدیث کو جناب امیر و عباس و عثمان وغیرہ
عشرہ مبشرہ نے بہی سنا تھا معہذا اگر یہہ اصحاب نہ سنتے تو بہی حق ابوبکر مین نص قطعی تہی

اسلیے کہ اونہوں نے بلاواسطہ بگوش خود رسول خدا سے اوسکو سنا تہا معہذا لک ایک جماعت کثیرہ اسکی راوی ہی کہ از انجملہ حذیفہ بن الیمان مقبول روافض و صادق القول ہین اگر یاد احتمال وضع ہوگا تو باینہمہ نزدیک امامیہ کے عورتونکو عموماً زمین مین حصہ نہین چنانچہ من لایحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی فالارض و العقار فلا میراث لہن فیہما اسیطرح انکے نزدیک عصبہ کا بہی حصہ نہین بلکہ باقی کو بہی ذوی القربی پر تقسیم کرنا چاہیے اس تقدیر پر تر کہ رسول کریم سے عباس وغیرہ بنی ہاشم کا کچہہ حق نہیر یگا ع عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت است قولہ اسمعتہ مین نواصب نے بہت گاؤزوری کی ہی امامیہ اثناعشریہ نے جوابات مسکت دیے ہین جواب اگر مراد نواصب سے اگر وہ لوگ ہین جو باتفاق فریقین دشمن نبی و آل نبی ہین تو انکی بحث سے خارج ہی اور اگر سنی ہین تو تمنے خرفشار روافض سے کیون قطع نظر فرمائے گاؤزوری خصم پر تو رکیا ہمکو ہنوز شوق مطالعہ جوابات مسکتہ امامیہ اثناعشریہ موجزن خاطر ہی لیکن عیسر آتا اونکا کہان کہ ہمراہ صاحب ساسمرا غیبت کبری مین ہین خیر الیاس احد الراحتین قولہ اخرج البزار وابو یعلی وابن ابی حاتم لما نزلت ہذہ الآیۃ وآت ذی القربی حقہ دعا رسول اللہ فاطمہ فاعطاہا فدک کذا فی الدر المنثور اسیطرح کتاب صلۃ الاقارب ابن حجر مین ہی جواب یہہ روایت موضوع ہی الحاقات روافض سے اور ہونا اوسکا در منثور وغیرہ مین دلیل ثبوت نہین ہوسکتا اسلیے کہ تالیف در منثور واسطے جمع موضوعات وغیرہ کے ہی اگر صاحب در منثور نے اوسکو صحیح ثابت کہا ہو یا ابن حجر نے تو بیان کرو حالانکہ یہہ آیہ مکی ہی اور مکہ مین فدک نہ تہا بیچارے واضع کو یاد نہ رہا کہ باینہمہ اسکو دلالت تملیک ہبہ پر نہین چاہیے تہا کہ بجاے اعطاہا فدک لفظ وہبہا لہا وضع کی ہوتی معہذا استدلال بیجا تہہ اوسکے ناتمام ہی کہ لفظ ذی القربی عام ہی فاطمہ وغیرہ سے اور مقرر کرنا آنحضرت کا معاش واسطے ذی القربی کے ثابت نہین عجب نہین کہ تقرر فدک کا واسطے مصارف جمیع عیال کے ہو اور بصورت عطا کرنے فدک کے خاص فاطمہ کو عمل آیہ پر ناقص ہوتا ہی چاہیے کہ کچہہ اونہین سے

مساکین و ابن السبیل پر بھی وقف فرماتے کہ تمام آیت پر عمل میسر آوے **قولہ** ملا عصام نے شرح شمائل مین لکھا ہی فی ہذہ القضیۃ اشکالات للعلماء من قبل فاطمۃ وعلی وعباس و ابی بکر وعمر قد سعوا فی وضعہا وصارت تلک القضیۃ منشاء ضلال المنافقین وخروج الرفضۃ عن طریق الیقین اور فتح الباری مین شارح بخاری لکھتا ہی ولم یتعرض احد من الشراح لبیان ذلک وفی ذلک اشکال شدید وہو عن اصل القضیۃ صریح فی ان العباس وعلیا علما بان النبی قال لا نورث فان کانا سمعاہ من النبی فکیف یطلباہ من ابی بکر وان کانا انما سمعاہ من ابی بکر فی زمانہ بحیث افاد العلم عندہما فکیف لطلبانہ بعد ذلک من عمر جواب آپنے ان دونو عبارت کو بحذف سباق وسباق نقل کیا ہی والا شبہ اشکال کا لائق استدلال کے نہ تہا اسلئے کہ ملا عصام نے بعد اعلام اشکال کے یہہ بھی کہہ دیا ہی کہ قد سعوا فی دفعہا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اشکال مذکور مدفوع ہو چکا ہی باقی نہین معہذا وہ اشکال اگر موجب ضلال ہی تو رفضہ منافقین کے لئے ہی نہ اہلسنت کے واسطے کہ انکے نزدیک ذمہ ابو بکر صدیق کا ہر طرح بری ہی کیونکہ از روی دلائل ثابت ہی کہ ترکہ نبوی میراث نہین اور رنجش جناب سیدہ بے محل ہی کما مر اور جو تقریر اشکال کی صاحب فتح الباری کی ہی دفع اوسکا خود بتفصیل تمام فتح الباری مین لکھا ہی اوسکو تمنے محض واسطے اتجاہ طعن کے حذف کر دیا مختصر یہہ ہی کہ طلب کرنا علی وعباس کا بطور ہبہ و میراث نہ تہا کہ خلاف نص ہو بلکہ ہر بار بطریق تبرع تہا تاکہ ہو عمل حاصل ہو حاجت طلب نفقہ کی ہر بار نہوا کرے معاذ اللہ اس طلب مین نہ انکار وجہل تہا نص سے اور نہ طلب تہی بطریق استدلال کے کہ اشکال بظاہر موجب طعن ہو سکے **قولہ** قال البخاری جاءت فاطمۃ عند ابی بکر تطلب منہ میراثہا من ابیہا فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمۃ شیئا فغضبت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذلک فہجرتہ ولم تکلمہ حتی ماتت الخ **جواب** ندینا ابو بکر کا فدک کو از روی نص صریح ہی تہا نہ بہوائے نفسانی کما مر اور آزردگی جناب سیدہ کی براہ بشریت تہی لطریق حجت نا فرقا اور مراد عدم تکلم سے تکلم مقدمہ فدک ہی نہ مطلق تکلم اسلئے کہ رضامندی جناب سیدہ کی ابو بکر سے بروایت کتب امامیہ ثابت ہی اور اصول کا قاعدہ ہی کہ الاثبات مقدم علی النفی کما سیجی **قولہ** ابو بکر جوہری اسی باب مین کہتا ہی **جواب** یہہ روایت

بتغییر عبارت مسروق ہی حق الیقین مجلسی سے اہل سنت پر اخراج شیعہ حجت نہین کما مر مراراً قولہ
ابن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاسۃ مین لکہتا ہے الخ جواب یہ ابن قتیبہ شیعی غالی ہی سنی نہین چنانچہ
رسالۃ المکاتیب فی رویۃ الثعالب والغرابیب سے کما حقہ واضح ہی بلکہ رسالہ مذکور گویا واسطے ثبوت اسی بات
کے بنا ہی کیونکہ مناظرہ طرفین کا اس باب مین اقصی غایت کو پہنچیگا اور ثبوت سنیت ابن قتیبہ صاحب کتاب
الامامۃ کا اولین و آخرین رفضہ سے نہو سکا وللہ الحمد معہذا التقریر ابوبکر و فاطمہ سے ظاہر ہی کہ ابوبکر
عارف علو شان جناب سیدہ تہے ناصب نہ تہے لیکن ہمینا فدک کا مبنی دلیل پر تہا اور جس حدیث سے
فاطمہ نے استدلال کیا اوسکو مدعا سے کچہ مساس نہین اسلیے کہ غصب کرنا اور ہی اور غصاب اور اور
محارم الہی غضب کرنیسے کسی کے حلال نہین ہو سکتی از اسباب نہین بشریت جناب سیدہ عذر خواہ
کافی ہی قولہ خطبہ طولانی جناب فاطمہ سے منقول ہی ابن اثیر نے نہایہ مین مسعودی نے مروج الذہب
مین ابوبکر جوہری نے کتاب سقیفہ و فدک مین ابن ابی الحدید وغیرہ بہت علمای اہلسنت نے متواتر خطبہ مذکور
کو اپنی کتب مین باسانید صحیحہ نقل کیا ہی اور اعتراف بصحت پس کیونکر رضا و عفو اونکا متوہم ہو جواب
ایسی بالاخوانی و لن ترانی سے الزام اہل سنت کا ممکن نہین سوای ابن اثیر کے بقیہ اسامی شیعہ ہین وہ
خواہ اعتراف صحت کرین یا اقرار غلط اونکی بات ہمپر حجت نہین چنانچہ بیان اونکے حالات کا سابق گذر
چکا اور لکہنا اہل لغت کا معنی کسی لفظ کے جو کتب مخالف مین وارد ہو دلیل صحت روایت نہین ہو
سکتی اسلیے کہ موضوع ہر علم کا جدا ہی لغوی کو اس سے غرض نہین کہ یہہ لغت جس شعر یا عبارتمین آئی ہی
وہ فی نفسہ بھی صحیح ہی یا نہین اوسکو غرض صرف بیان معنی یا محاورہ سے ہی وبس نقد صحت و سقم
وظیفہ ارباب علم دین ہی چنانچہ اسی جہت سے بعض شروح و حواشی شیعہ کے متون اہل سنت پر ہی ہین
وبالعکس اسلیے کہ وہان بحث دین کی نہین بنا بر علی ہذا اگر ابن اثیر نے نہایت مین یا صاحب قاموس نے
قاموس مین مثلاً کسی ایسے لغت کو لکہا کہ وہ حدیث یا اخبار امامیہ مین وارد ہوئی اور حل اوسکے معنی محاورہ
کا کیا تو اس سے صحت حدیث مذکور کی لازم نہین آتی معہذا جواب طولانی اس خطبہ طوفانی کا صاحب
ازالۃ الغین نے مفصل مدلل لکہا ہی اور حال رضا و عفو جناب سیدہ کا اسطرح پر ہی کہ ریاض نضرہ

ومدارج النبوۃ وکتاب الوفا وبیہقی وشروح مشکوۃ سے ثابت ہی کہ حضرت ابوبکر بعد اس قصہ کے جناب
سیدہ کے گھر گئے اور عذر خواہی کی وہ خوش ہوگئین اور فصل الخطاب مین ہی کہ ابوبکر دروازہ فاطمہ پر
دہوپ مین کھڑے رہے اور کہا کہ مین نہین جاونگا یہانتک کہ راضی ہون مجھسے بنت رسول خدا
پس آئی علی اور قسم دی فاطمہ کو کہ راضی ہو وہ راضی ہوگئین اور طبری نے منہاج السالکین مین لکھا
ہی کہ جب ابوبکر عذر کرنیکو آئے خاتون جنت نے فرمایا اقول افعل فیہا کما کان ابی رسول اللہ
یفعل فیہا معہذا وہ کب ایسی کیا قابلیت رکھتا تھا کہ جناب سیدہ بسبب اوسکے کدورت وکینہ سے درگذر
نکرتین اسجگہ استدلال حسن سیرت جناب سیدہ بنت رحمۃ للعلمین سے کافی ہی دوسری روایت بجنسہا
تحفہ مین ہی اسیطرح مصالحہ ابوبکر وجناب سیدہ کا علل الشرائع وحق الیقین سے ثابت ہی قولہ
غضب حضرت فاطمہ کا مثل غضب وغصہ اور ونکے براہ نفسانیت نہین متواتر احادیث نبوی اسپر
گواہ ہین آنحضرت نے فرمایا من اغضبہا فقد اغضبنی ویوذینی ما اذاہا وان اللہ یغضب لغضب فاطمۃ
انتہی حاصلہ جواب اغضاب وایذا مصادر متعدی ہین لازمی نہین معنی یہہ ہین کہ غضب مین لانے
ایذا دینا چاہے نہ یہہ کہ غضب مین آوے متاذی ہوجاوے اور غضب الہی لغضب فاطمہ اوسجاہی جہان
اغضاب ہو سو ابوبکر فاطمہ کو غصہ مین نہین لائے اور نہ ایذا دینا چاہا وہ خود براہ بشریت آزردہ
ہوگئین پھر درگذرین اور خوش ہوئین جو اندونو مفہوم مین فرق نکرے وہ احمق ہی اور اگر اغضاب
فرض کرین تو مثل اسکے بلکہ مع شئی زائد جناب امیر سے بھی نسبت جناب سیدہ کے وقوع مین آیا ہی
علل الشرائع شیخ الطائفہ محمد بن بابویہ قمی مین لکھا ہی کہ جب حضرت امیر نے نسبت اپنی ساتھ
دختر ابوجہل کے چاہی جناب سیدہ آزردہ ہوکر روتی ہوئی باپ پاس گئین اور شکایت کی آنحضرت
نے ابوبکر وعمر وطلحہ کو بلا کر حضرت امیر سے فرمایا یا علی اما علمت ان فاطمۃ بضعۃ منی وانا منہا فمن
اذاہا فقد اذانی اور اسمقدمہ مین امامیہ نے حق طرف حضرت امیر کے بیان کیا ہی اسیطرح ایکبار
خفا ہوکر خاک مسجد پر جا پڑے جب آنحضرت نے سبب اوسکا پوچھا فاطمہ نے کہا غاضبنی فخرج اسیطرح
آزردگی جناب سیدہ کی اور کنارہ کشی بابت عدم دخل ہبہ بمقدمہ فدک نسبت جناب امیر کے

رضامندی فاطمہ از ابوبکر صدیق

غضب فاطمہ براہ نفسانیت نہین

کتب امامیہ سے ثابت ہی اسیطرح بابت التفات کنیز حبشیہ کے پس جو طعن اس بابت ابوبکر کو وارد ہی
مضاعف اضعاف اوسکے جناب امیر پر وارد ہوتی ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا علاوہ اسکے قرآن شریف
سے ثابت ہی کہ حضرت موسیٰؑ حضرت ہارون پر غضب کیا یہانتک کہ اونکی داڑہی پکڑی باوجودیکہ
نبی و پیامبر عینی کلان تہے اور یقین ہی کہ حضرت ہارونؑ قصداً اونکے غصہ کرانیکا نکیا ہوگا اسلیے کہ
نبی کا غضب مین لانا کفر ہی لیکن موسیٰ کے غصہ کرنیمین شبہہ نہین پس اگر غضب میں جب کفر ہو تو چاہیے
کہ حضرت ہارون اوسوقت متصف بوصف کفر ہوئے ہون نعوذ باللہ ولیکن آپ اسکا یہہ جواب
دینگے کہ قرآن کتب اہل سنت سے ہی اور روایت سنی شیعی پر حجت نہین کما فی عکسہ تو ہم ذاہبان غضب
بین المعصومین تہا اور یہان دو تو معصوم نہین اور نہ قصد اغضاب و ایذا تہا اور جسصورتمین کہ فاطمہ زہرا
نزدیک شیعہ داخل اہلبیت نہون کما حققناہ فیما مضی تو یہہ اغضاب بہی انشاء اللہ تعالیٰ مضر نہوگا
کہ الشی اذا انتفی انتفی بلوازمہ **قولہ** شیخ عبدالحق دہلوی شرح مشکوٰۃ مین لکہتا ہی الخ **جواب**
یہہ بہی اشکال ہی جسکو آپنے ملا عصام وغیرہ سے نقل کیا تہا اور جواب اوسکا گذر چکا اور شیخ نے بعد اسکے
کلام طویل باب یہہ کے حل سارے اشکالات کا کیا ہی اوسکو آپنے کیون قلم کر دیا اشکال کو لینا اور انحلال
چہوڑنا کام جہال نا ہنجار کا ہی تو ہم ذا یہہ اشکال اس قسم کا ہی جسطرح تعارض روایات واخبارات
واحادیث ہوتا ہی اور اوسکی تطبیق وتاویل کرتے ہین نہ ایسا تناقض کہ موجب کفر واسلام بلکہ کو
اسکو کوئی اسباب مطاعن ومثالب مین نہین جانتا اور بنیاد عقیدہ وعمل کی نہین کرتا جو ایسا سمجہے وہ
جاہل ہی طریقہ علم وفہم سے **قولہ** در تقریر تحفہ اثنا عشریہ کا باب غلط کہ مین تفصیل تمام علمائے اثنا عشریہ نے
اجوبہ تحفہ مین لکہا ہی من شاء فلیرجع الیہ **جواب** وہ بہی ادلہ ہین جنکو آپنے زیب قلم فرمایا یا اور کچہہ
اگر یہی ہین تو جواب ونکا ہو چکا اور اگر اور ہین تو انکو بیان فرماسیے حالانکہ اجوبہ جواب الجوابات
تحفہ جس مین کوئی دقیقہ رد وقدح امامیہ کا باقی نرہا اور بطلان تشیع عین الیقین سے مرتبہ حق الیقین
کو پہنچا حاضر ہین ذرا اونکو بہی مطالعہ فرماسیے اور حظ وافی اوٹہائیے نرمی تقیہ توریہ کی نکالیے جا
ہر دم تحفہ کا نام لینا چہوڑ دیا منہہ بڑی بات ہی **قولہ** بڑی دلیل عبدالعزیز کی یہہ ہی کہ اگر ابوبکر

فدک کو ضبط کیا تہا تو علی مرتضی نے کسلئے اپنے عہد خلافت مین اوسکو بحال نکردیا جواب ایسکا یہ ہی
کہ فدک جاگیر جناب فاطمہ مین تہا اور وہ بعد چہ مہینے کے انتقال فرما گئین پس واپس کسکو کرتے اور نہ
جناب موصوفہ نے مطالبہ نکیا **جواب** عبد العزیز نے اس دلیل کو معظم ادلہ نہین کہا ہی محض ایکا
افترا ہی مہذا جواباً صواب ایکا جسکے لئے ارتکاب اس فقرہ کا کیا ہی کہ معظم ادلہ اون ہست یاد ہوا
ہی اسلئے کہ جب فدک جاگیر فاطمہ مین ہوا اور بطور ہبہ یا میراث یا ہر دو اونکو پہنچا تو بعد فاطمہ کے حق
اونکے ورثہ کا ہوا وہ مطالبہ کرین یا نکرین عدم مطالبہ سے استحقاق باطل نہین ہوتا حضرت
امیر نے بہی ایک عمر دراز تک کہ بقول آپکے چوبیس برس کئی مہینے تہے مطالبہ اپنے حق کا کیا تہا
بلکہ بقول سامی قیامت پر چہوڑ بیٹہے تہے لیکن جسوقت موقع پایا جہٹ اپنا حق لے بیٹہے تو کیا تعجب ہی
کہ اپنا حق تو لین اور حسنین کا حق بعد زلنگ یعنی عدم مطالبہ ندلاوین اونکو حاجت مطالبہ کی کیا
تہی کہ خلافت گہر مین آئی لیکن حضرت امیر کو لائق تہا کہ واسطے اثبات استحقاق و صحت دعوی جناب
سیدہ کے علی رؤس الاشہاد اوسکو حوالہ ورثۂ فاطمہ کر دیتے کہ دشمن جلتے اور مومنین خوش ہوتے
ولیکن جب نہ دیا اور نہ لیا تو معلوم ہوا کہ اونکو حقدار نہ سمجہا اور ہبہ کو صحیح نجانا پہر خلفاء امویہ و عباسیہ نے
جب فدک کو حوالہ ائمہ متاخرین کیا تو اونہون نے بے تکلف لے لیا شوستری نے مجالس مین لکہا ہی کہ عمر
بن عبد العزیز نے فدک کو حوالہ امام محمد باقر کیا اونہون نے لے لیا اور اونکے پاس رہا یہانتک کہ خلفاء
عباسیہ نے پہر چہین لیا پہر سال دو صد و بست مین بحکم مامون عباسی قثم بن جعفر نے حوالہ امام علی رضا
کر دیا اسیطرح پہر متوکل نے لے لیا اور معتضد نے پہیر دیا پہر مکتفی نے لے لیا پہر مقتدر نے پہیر دیا
علی ہذا القیاس جناب امیر کو بہی دینا تہا لینے نہ لینے کے وہ مختار تہے حالانکہ کسی چیز کے ملنے کی بڑی
خوشی ہوتی ہی **قولہ** غزالی نے مقالہ رابع کتاب سر العلمین مین لکہا ہی الخ **جواب** یہہ کتاب
غزالی کی نہین ثبت العرش ثم النقش اور امامیہ کو بہی اسکا اعتراف ہی چنانچہ مومن جالسی نے
شہاب ثاقب مین لکہا ہی وقد انکر بعض المحققین کون ای الرسالۃ منہ و لو ثبت فلعلہ کتبہا فی اول عمرہ و رجع
تفصیل اس تحقیق کی ازالۃ الغین مین لکہی ہی معہذا شوستری مفتری نے مجالس مین غزالی کو شیعہ کہا ہی

[illegible]

کتاب سر العالمین از غزالی نیست

حالانکہ عبارت منقول کو دلالت غصب خلافت پر نہین نہایۃ مافی الباب یہہ کہ بعض نے حب ریاست و
جاہ سے خلاف کیا سو مصداق اسکے معاویہ ہین نہ خلفاء ثلثہ اور بغاوت معاویہ کی معہ شائبہ نفسانیت
و حب ریاست و امارت نزدیک اہل سنت کے بہی ثابت ہی فلم ینطبق الدلیل علی الدعوی **قولہ** عبد العزیز نے
تحفہ مین واسطے سبقت مناظرہ کے جودت طبع سے کہا ہی کہ رسالہ سر العلمین تصنیف غزالی نہین حالانکہ
اس انکار سے کچہہ منفعت نہین ہوتی اور سنیون نے بہی مانند غزالی کے گفتگو کی ہی اوسکا کیا جواب
ہی جواب اوسکا یہہ جواب ہی کہ ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینست ٭ عبارت شرح مقاصد جسکو
تمنے جودت طبع سے مانند کلام غزالی سمجہا ہی اوسکو کچہہ مناسبت اوس سے نہین چہ جائی مماثلت کی
معہذا نہایت خیانت و تحریف کے ساتہہ نقل کی ہی چنانچہ نقل صحیح ازالۃ الغین مین لکہی ہی اوسکے
مقابلہ سے معلوم ہوگا اور جس صورت مین کہ ہونا سر العلمین کا تالیف غزالی اوسکی عبارت سے ہی حاصل ہی
تو پہر تعریض جودت طبع بابت اوسکے انکار کیطرف صاحب تحفہ کے معلوم نہین کس واسطے دی ہی
قولہ تفتازانی شرح مقاصد مین لکہتا ہی الی قولہ نکتہ فہمان دقیقہ رس پر جو کچہہ کہ اس فاضل کے کلام
پایا جاتا ہی پوشیدہ نہین کہ راہ تقلید سے اپنی عبارت مین عمداً خبط کیا ہی خود معترف ہی کہ
بعض اصحاب نے حق سے تجاوز کیا اور حد ظلم و فسق کو پہنچے اور باعث اوسکا حقد و عناد و حسد اور
طلب ملک و ریاست تہی اسلئے کہ ہر صحابی معصوم و بہ خیر موسوم نہین مگر علماء نے از راہ حسن ظن کے
تاویلات کیئے ہین اور اسطرف گئے ہین کہ صحابہ ضلالت سے محفوظ ہین اور یہہ تاویل محض واسطے صیانت
عقائد مسلمین کے حق کبار صحابہ مین ہی یہہ کہکر دامن چہنا اور آیۂ لا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرٰی پر یزید کو
ہدف سہام کلام بنایا الخ جواب عبارت تفتازانی اگرچہ اسجگہہ بحذف ماقبل و مابعد جس سے مآلہ
وما علیہ دریافت ہو سکے منقول ہی اور وہ بہی غلط سلط بہ تبدیل و تغییر الفاظ سو با اینہمہ دست برد
بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی ہنوز مخالف مذہب اہلسنت نہین اسلئے کہ حاصل اوسکا جو آپنے
اسجگہہ لکہا ہی صرف معاویہ بن ابی سفیان پر صادق آتا ہی نہ اور صحابہ پر سو معاویہ کی خطا و
بغاوت کا کوئی منکر نہین ولیکن شارح نے صاحب کبیرہ پر اطلاق کفر کا نہین کیا اور نہ جناب امیر

کما معنی فیما مضی اور نہ تفتازانی نے اس عبارتین آور دلیل اسبات پر کہ مراد اسجگہہ معاویہ ہین
نہ اور کوئی عبارت مذکور ہی اسلیے کہ مصدر این الفاظ ہی ما وقع بین الصحابۃ من المجادلات والتشاجرات
الخ آور حجابکر و مشاجرہ سوائے معاویہ کے اور کسی نے ساتھہ جناب امیر کے نہین کیا پہر جو آپنے ما بعد مین اس
ساری عبارت کو خلفاء ثلثہ پر ڈہالکر مطاعن شیخین وغیرہ پر تحریر کیا یہہ خبط کہتا ویل القول بما لا یرضی
القائل ہی کسکا ہی آپکو یہہ منظور تہا کہ تفتازانی باوجود دشمنی بہ نیکے نام خلفاء راشدین کا بالخصوص
لیکر مثل معاویہ کے نسبت ظلم و فسق کی کہ خلاف نقل و عقل و واقع و خارج ہی طرف اونکے کر دیتے اور
آپکے نزدیک اونکی عبارتین عمداً خبط نہوتا سبحان اللہ جو عبارت غایت سہولت سے محتاج ترجمہ نہین ہی اوسکا
آپنے ترجمہ ناقص کرکے نکتہ فہمون دقیقہ رس کو شاہ خبط عمداً ٹہیرایا اس خبط کا کچہ ٹہکانا ہی صریح جہوٹ
باندہ کر عوام کو بہکانا ہی علی الخصوص جس وقت کہ آخر عبارت مذکور مین صریح نام یزید کا لیا ہو تو قرینہ جلی بر وجود ہی
مقصود ہونے معاویہ پر عبارت اول سے قولہ شیطان نے جبتک طاعت حضرت سبحانی کی بکرم مقرب تہا
اور جب عدول حکمی کی ملعون ہوا سامری بلعم باعور جبتک مطیع حضرت موسی تہے سرخیل اصحاب کلیم تہے
تہے جب پہر گئے عمل اونکا حبط ہو گیا اسیطرح جو لوگ ارشاد خیر العباد سے منحرف ہوگئے اور حکم نبویہ مین تغیر و تبدیل
کیا خائب و خاسر ہوے جواب تحقق ان مثالونکا منحصر ہی اثبات انحراف و تبدیل حکم نبوی پر نسبت جماعۃ
و اذ لیس فلیس ہرگز کوئی حکم نبوی بابت وصی ہونے مرتضوی کے ثابت نہین جسپر تفریع کفر اہل اسلام
کیجاے با اینہمہ مراد اہل انحراف سے کون لوگ ہین صحابہ کبار یا خاص معاویہ اگر سب مراد ہین عموماً تو ہم فوراً الزام
پیالہ ہونا جناب امیر کا ساتہہ خلفاء ثلثہ کے ولو تقیۃ اجلی البدیہیات سے ہی اسیطرح اقتدا کرنا ساتہہ اونکے اور
احکام و صلوات و زکوٰۃ وغیرہ مین حالانکہ اطاعت کفار کی امام معصوم پر حرام ہی فاین ہذا من ذاک
آور اگر معاویہ مراد ہین تو جناب امیر نے اونکو برادر مسلمان فرمایا ہی اور لعن طعن سے منع کیا ہو یہی
دلیل اسلام کافی ہی حالانکہ مخالفت امام نزدیک اہل اسلام کے جب تک منکر ضروریات دین کا نہو کفر نہین
معاذ اللہ جو حال صحابہ کو حال شیطان و سامری و بلعم باعور پر قیاس کرے وہ نا حق ہی الحق یہہ نہین انکا
قیاس سات سے شیطان ملعون ہوا اور ایسے ہی فن فریب سے سامری وغیرہ منصوص الضلالت ہوے

مثال شیطان با صحابہ بعدول از حکم فی زمان

شعر چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنۂ پاکان برد ٭ **قولہ** طلب کرنا آنحضرت کا قلم و
قرطاس کو اور مانع آنا عمر کا اور چھیننا تینوں کا خلافت بزور غلبہ و قہر اور غصب کرنا حق سیدہ کا اور طلب
کرنا بیعت کا بجبر علی مرتضیٰ سے اور لانا عمر کا لکڑیاں واسطے جلانے دروازہ اہلبیت کے کتب معتمدہ مثل ملل
و نحل و تاریخ واقدی و طبری و ابن قتیبہ وغیرہ سے صاف واضح ہے انتہی ملخصاً جواب پاسخ ان
سب کا ماسبق میں مسبوق ہو چکا ہے حاجت تکرار کی نہیں صرف جواب اتنا ہر گز کسی کا باقی ہے سو معلوم
نہیں کہ کتب مذکورہ میں سے اسکو کونسی کتاب سے آپ ثابت کرینگے کہ اوسکا جواب دیا جاوے اسلئے
کہ طبری و ابن قتیبہ شیعی ہیں اور ملل نحل وغیرہ میں یہ مطلب موجود نہیں سو ہمارا جواب اوسکا تحفہ میں
مفصل لکھا ہے اگر آپ نقل عبارت کرتے تو ہم بھی تفصیل سے روایت کرتے اسجگہہ جواب حوالہ بحوالہ بس ہے
قولہ طبری و ابن قتیبہ **جواب** یہ دو دو شخص ہیں ایک ایک سنی ایک ایک رافضی چنانچہ
صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ ابن قتیبہ دو ہیں ایک ابراہیم بن قتیبہ کہ رافضی غالی ہے دوسرے
عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کہ سنی ہے کتاب المعارف اصل میں تالیف اسی کی ہے لیکن اوس رافضی نے
بھی اپنی کتاب کا نام معارف رکھا ہے تا اشتباہ حاصل ہو اسیطرح محمد بن جریر طبری دو ہیں ایک محمد
بن جریر بن رستم آملی شیعی صاحب کتاب الایضاح للمسترشد در امامت دوسرے محمد بن جریر بن غالب
طبری ابو جعفر صاحب تفسیر و تاریخ کبیر اہل سنت میں ہے انتہی اور نیز کید پنجاہ و پنجم میں لکھا ہے کہ یہ
کتاب یعنی تاریخ طبری بہت عزیز الوجود ہے کم کسی کو اوسکا نسخہ میسر ہوا ہے اور جو نزدیک لوگوں کے
مشہور ہے مختصر اوسکا ہے محرفات سماطی شیعی سے اور کید ہشتاد و سوم میں لکھا ہے کہ بعضے روایتوں کو
موافق مذہب اپنے کے تاریخ علی بن محمد عدوی ابو الحسن سماطی شیعی سے جسنے تاریخ طبری کو مختصر کیا
اور اوسمیں بعضی چیزیں بڑہائیں اور بسبب لتشابہ عبارتکے مشہور و رائج ہوئی نقل کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ روایتیں تاریخ طبری میں ہیں حالانکہ اصل تاریخ میں اون روایتوں کا نام و نشان بھی پیدا نہیں اور
اس مختصر سے جسکا حال مذکور ہوا اراہ الٹیسے مورخین اہل سنت کی ماری ہے اسلئے کہ جو کچھ اسمیں
دیکھتے ہیں اوسکو نسبت طرف اصل کے کرتے ہیں انتہی علاوہ اسکے قاضی نور اللہ نے قسمیں غلیظ کہا کی

ہین اسباب پر کہ تاریخ طبری شافعی کہ نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی بلاد عجم مین نہین آئی اور ترجمہ اسکا
جو بھی مختصر ہی اوسکو مواضع عدیدہ احقاق مین بے اعتبار قرار دیا ہی ازانجملہ مطاعن عمر مین لکھا ہی
انا احلف بالایمان المغلظة انہ لم یر التاریخ الطبری الشافعی المعتبر بین علماء اہل السنة الذی وصفوہ بانہ
عشرین مجلد او لعلہ اراد التاریخ الفارسی المتداول المشہور بین الناس بانہ تاریخ الطبری ولا اعتداد بہ اور
مطاعن عثمان مین لکھا ہی ثم احلف بالایمان المغلظة انہ لم یر ہذا الکذاب تاریخ الطبری ولم یجی الی ارض
العجم من نسخة شئی وما اشتہر بین الناس من المجلدة الفارسیة الموسومة بتاریخ الطبری غیر ذلک
التاریخ فان ذلک علی ما صرحوا بہ یبلغ عشرین مجلدا انتہی اسیطرح اور جگہ لکھا ہی ومع ہو لم یر اصل التاریخ
ای الطبری لندرتہ فی بلاد العجم خصوصا فی زماننا انتہی پس جس وقت کہ بیان تحفہ واعتراف قاضی سے
ثابت ہوا کہ تاریخ طبری شافعی جو نزدیک اہل سنت کے معتبر ہی نسخے اوسکے بلاد عجم مین نہین آئے
اور نہایت نادر الوجود ہی اور جو مختصر کہ تاریخ طبری مشہور ہی غیر معتد بہ ہی پس معلوم نہین کہ آپنے
اس طبری شافعیکو کہان دیکھا جس سے مطاعن عمر کو نقل کیے حالانکہ ہم قسم کہا کر کہہ سکتے ہین کہ
آپنے مختصر فارسی طبری کو بھی آج تک خواب مین نہین دیکھا اگرچہ جامع اوسکا آپکا ہم مذہب ہی چہ جائے
اصل طبری کے اور قاضی شوستری نے مدعی رویت کو کذاب کہا ہی کما مر اور آپنے اسطرح اوسکا حوالہ
کیا ہی گویا خود اوسکو بچشم سر دیکھا ہی اسصورت مین دیکھئے بقول قاضی صاحب احقاق کون مستحق لقب کذاب
ہی قولہ حرام کرنا متعہ حج ومتعہ النسا کا اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کا اذان سے بقول عمر ثلث کن علی ۹ مطاعن عمر فاروق
عہد رسول اللہ انا احرمہن وانہی عنہن متعة الحج ومتعة النساء وحی علی خیر العمل تحریر تفتازانی سے حاشیہ
شرح عضدیہ وغیرہم مین اور سفر کرنا نماز تراویح کا ساتھ جماعت کے رمضان مین الخ جواب تحفے
اس قول عمر کو کتب اہل سنت مین نہین دیکھا اور نہ حاشیہ شرح عضدیہ مین بلکہ رسالہ متعہ مجتہد کو فرمانے
بخیانت سرقہ کیا ہی اصل عبارۃ مومی الیہ یہ ہی وجہ سوم روایتی ہست کہ شارح اصبہانی وعلامہ قوشجی
در شرح تجرید وعلامہ تفتازانی در شرح مقاصد در باب مطاعن نوشتہ ان عمر صعد المنبر وقال ایہا الناس
ثلث کن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن متعة النساء

وتستدابحج وحی علی خیر العمل این کلام چنانکه مبنی ظاہر ست دیگر ناسخ این احکام ہمان خلیفہ ثانی بود
انتہی بلفظہ مجتہد جائسی نے بہی اسکو اصل کتاب سے نقل نہین کیا بلکہ باعتماد بیاض اوسمین انتساب طرف
کتب مذکورہ کے کردیا چنانچہ اسی جہت سے عین عبارت اوسکا شرح طوالع اصفہانی مین نہین اور قوشجی نے جو لکہا ہی
سو بطریق شرح کلام طوسی لکہا ہی نہ اسطرح پر کہ حجت ہونا اوسکا اہلسنت پر لازم آوے اور تفتازانی نے
شرح مقاصد مین جانب قادحین خلافت عمر سے کہ شیعہ ہین نقل کیا ہی پہر اوسکا جواب شافی دیا پس نسبت
اس روایت کی طرف علامہ مذکور کے بدون اشعار اس امر کے کہ یہہ نقل اپنے علماء کی ہی یا مخالفین سے
واسطے جواب ہی کے دلیل وقاحت عناد صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے روایت مذکور بالفاظہا کسی کتاب
حدیث مین موجود نہین اور جواب تفتازانی بما لہا وعلیہا شوکت عمریہ مین منقول ہی اور دلیل ناطق اوسکی پر قریب
رسالہ متعہ مجتہد جائسی سے یہہ ہی کہ آپنے نام حاشیہ شرح عضدیہ کا لیکر بلفظ وغیرہم اشارہ طرف
شرح اصفہانی وکلام قوشجی کی کہ مندرج کلام جائسی ہی کردیا کاش ہمہ سر قدر بعد ملاحظہ شوکت عمریہ
کیا ہوتا غلط گفتم بعد دیکہنے اجوبہ جواب الجوابات اہل سنت کے ہٹ دہرمی بے شرمی سے ہر جگہہ یہی کیا
ہی کہ کتب امامیہ سے روایت اہلسنت کو لیکر مقابلہ مین لکہا ہی اور جو اسکے جواب لاجواب سنیون نے دئے ہین
اون سے کچہہ کام نرکہا اوسپر یہہ قیامت ہی کہ وہ عبارت ماخوذہ بہی پوری نہین لکہی اوسمین بہی تصرف
دوکانداری تغلب مختاری کیا چنانچہ اوپر گذرا اور آویگا اذا لم تغلب فاخلب **قولہ** عداوت رکہنا شیعہ اہلبیت
سے جیسے اخراج کرنا عثمان کا ابوذر کو مدینہ سے طرف زبدہ کے بسبب محبت جناب امیر کے اور مارنا عمار یاسر کو
یہانتک کہ اونکو فتق ہوگیا اسیطرح اور محبون اہلبیت کو ذلت دنیا اور علوفہ اور روزینہ کا بند کرنا اور مارنا ابن
مسعود کا یہانتک کہ پہلو اونکا ٹوٹ گیا اور حکم بن العاص طرید رسول خدا کو مدینہ مین بلانا اور مروان کو خلافت
مین دخیل کرنا اور ولید عنید کو صاحب اختیار بنانا اظہر من الشمس ہی اسیطرح قصہ قتل مالک بن نویرہ کا
ہاتہہ سے خالد بن الولید کے اور تصرف مین لانا خالد کا زن مالک مذکور کو اور مواخذہ نکرنا ابوبکر کا ان
شنیعہ سے دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ ہین خلاف ثلثہ پر **جواب** ان سب مفتریات وکذبات
وہفوات واباطیل کا تحفۂ اثنا عشریہ مین تفصیل تمام موجود ہی معہذا موجب استعجاب یہہ امر ہی کہ آپنے

بیان نہم کرو واسطے ذکر تعدی خلفاے ثلثہ کے اہل بیت وغیرہ پر منعقد کیا تھا منجملہ اسباب تعدی مذکور کے
آخر بیان مین اسجگہہ حرام کرنا عمر کا متعہ حج ومتعہ نساء کو اور موقوف کرنا حی علی خیر العمل کو اذان سے اور ایجاد
کرنا تراویح بجماعت کا بھی ذکر کیا ہی معلوم نہین کہ مع ان امور مین اگر بپایہ ثبوت کو پہنچین اہلبیت پر کیا تعدی
ہوئی اور کون سا حق اونکا منصوب ہوا واللہ ولی التوفیق تفصیل اسکی جلد عنایت ہو کہ محبان اہلبیت چشم براہ
وگوش بر آواز ہین اسیطرح وجہ اس ترتیب کی کہ پہلے آپنے مطاعن عمر لکھے پھر عثمان پھر ابوبکر اب تک
ظاہر نہین ہوئی کہ اس ترتیب مین کیا نکتہ دقیق ہی علاوہ اسکے جو آپنے ان مطاعن کو بطور تعداد مطاوی
کلام مین ادا کیا اور توجہ طرف ذکر دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ کے جنسے آپ انکا ثبوت کرتے نہین مطلق
نفرمائے اسلئے ہمنے بھی ماشاء اللہ کچھ کلام اجوبہ تفصیلی ہر یک طعن سے نہ کہا بلکہ حوالہ کتب پر قناعت
کی جسکا جی چاہے وہ تالیفات صاحب منتہی الکلام وشوکت عمریہ وغیرہ مین مطالعہ فرمائے اور عجائب
قدرت الٰہی مشاہدہ کرے **شعر** گل شدے بلبلم وسرو شدے فاختہ ام ٭ من بہر رنگی کہ اندازی بتو ساختہ ام
قولہ اور مثل عبد العزیز وغیرہ نے کہ اپنے زعم مین جواب ان امور کے لکھے ہین رد ہر ایک تقریر کے
اونکی کتابونکی جوابین علماے اثنا عشریہ نے بوجہ وجیہ لکھے ہین جسکا جی چاہے مطالعہ کرے **جواب** بلفظ مثل
عبد العزیز وغیرہ سے باقرار سائل ثابت ہوا کہ اور علماء اہلسنت نے بھی مثل صاحب تحفہ کے جوابات ان
امور کے دیے ہین لیکن اگر ان جوابون سے کام نہین اپنے اعتراضون سے غرض ہی گو ہزار جواب الجواب
اوسکے موجود ہون اور علماے اثنا عشریہ نے جو رد اونکی تقریرون کا لکھا ہی آپنے کچھ تو اوسمین سے بطور
مشتے نمونہ از خروارے اسمقام مین بطور ہبہ یا عاریۃ یا اجارہ لطف فرمایا ہوتا کہ اوس سے عجز اہلسنت کا
ثابت ہوتا خیر اب عنایت کیجیے کہ اہل نظر منتظر ہین **قولہ** جور وتعدی وخلاف وستم بنی امیہ وبنی عباس
پایان نہین بعونہ تعالی کچہہ بسبیل حکایت کے مذکور ہوگا **جواب** یہہ وعدہ چہارم بھی ہرگز وفا نہوا اور
موعود لہ منتظر ہے **شعر** تیغ ہندی وخنجر رومی ٭ نکند آنچہ انتظار کند ٭ اب انتظار تا کجا کہ یک خطا
دو خطا سہ خطا آخر بار در بخطا **قولہ** بیان دہم در ذکر مجمل سبب قبول ملعون جم غفیر حکومت دیگران
وقائل نشدن بعلی ابن ابیطالب علیہ السلام **جواب** جہہ سبب عدم قبول حکومت مرتضوی کے آپنے

مالعبد مین لکھے ہین دلالت اونکے دعوی پر عجائب غرائب عالم کون وفساد سے ہی وہ اسباب بیدا ہین
کہ از روئے علم تاریخ کے پایا جاتا ہی کہ امیر المومنین سے بہت لوگ دلگیر اور باطمین ناراض تہے اور عداوت
رکہتے تہے صواعق مین ہی کہ دشمنان علی بہت تہے ہر چند تفتیش کیا کوئی قبح نپایا غنیہ مین لکھا ہی
کہ آنحضرت نے بمخاطبہ بریدہ صحابی کہ امیر المومنین سے دشمنی رکہتا تہا فرمایا یا بریدۃ لاتقع فی علی فانہ اولی
الناس بکم بعدی اور مسند احمد بن حنبل مین ہی کہ قال النبی لاتقع فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم
بعدی محب طبری نے کہا کہ عائشہ علی سے عداوت رکہتے تہے اور نچاہتی تہی کہ ذکر خیر علی کرے عینی مین
ہی کہ ذہبی نے کہا ہی لاتقدر علی ان تذکرہ بخیر انتہی بالفاظہم وبہذا البواقی معلوم نہین کہ وجہ ربط ان مضامین
کی ساتہہ بیان کیا ہی اسکا پہر بیان کیجیے معہذا روایات مذکورہ موضوع مفتری باطل ہین اور مجرد موجود
ہونا کسی روایت کا کسی کتاب مین دلیل صحت روایت کی نہین ہوسکتی والا قرآن شریف مین آیا ہی
لَاتَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ وَلَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ وَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَہَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْہَا وغیر ذلک من الآیات
الکثیرہ یہہ بہی بحذف سابق ولاحق دلیل ترک صلوۃ وعدم مغفرت وعدم نیل بر وعموم دخول جہنم ہی
اب اسکا کیا جواب ہوگا شعر از کرامات مجتہد چہ عجب ؛ گر بہ شاشد گفت باران ست ؛ انکو واسطے
الزام اہل سنت کے بلکہ جمیع اولین وآخرین شیعہ کو یہہ نسخہ خوب ہاتہہ لگ گیا ہی کہ جس روایت موضوع مردود
کو چاہا پیش کردیا اور کہدیا کہ فلانی کتاب مین لکہی ہی اگرچہ بقید وضع اوسی کتاب مین یا اوسکے غیر مین
مرقوم ہو نعوذ باللہ من غضب اللہ قولہ اخبار موثقہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ہاتہہ سے سیف اللہ المسلول
کے غزوات ومعارک مین قریب دس ہزار صنادید کفار کے دار البوار مین گئے اور ظاہر ہی کہ وہ اکثر
عشائر واقارب صحابہ کے تہے ہر چند لوگون نے کفر وشرک چہوڑکر دین اسلام قبول کیا تہا مگر
جس وقت کہ نظر صمصام دین پر کرتے تہے خون اونکا جوش مین آتا تہا اس سبب سے برادر رسول سے
دلمین کینہ رکہتے تہے **جواب** اصل طعن مخترع قاضی صاحب حقاق وابن قتیبہ کی ہی سو وہ
دس ہزار صنادید کفار جنکو جناب امیر نے دار البوار کو بہیجا تہا اگر اقارب وعشائر صحابہ تہے تو وہ پہر
کون لوگ تہے جنکو ہزارون صحابہ نے غزوات وسرایائے نبویہ مین واصل جہنم کیا معلوم ہوا کہ بعد نزول

آیۂجہاد کے سوا سیف اللہ مسلول کے کسینے قیام ساتھہ اس عبادت عالیمقام کے نہین کیا
وہو خلاف النص و الاجماع بالاجماع اور یہہ قتل کرنا کفار کا اگر واسطے خدا کے اور اظہار دین کے تہا
تو بعد قبول اسلام کے اب کیا اوسکا سبب تہا آخر تہنا اقارب صحابہ کے مقتول نہین ہوئے
بلکہ قریش بہی کہ اقارب عشائر مرتضوی تھے اونہین ہلاک ہوئے پھر وجہ بغض علی کی کیا ہوگی
کہ سب کا ایک سا حال تہا علاوہ اسکے جوش خون کا وہ وقت تہا کہ جہان اپنے ہاتہہ سے اقارب کو
قتل کرنا پڑتا نہ وہ وقت کہ دوسرے کے ہاتہہ سے مارے جاتے حالانکہ جمع کثیر نے صحابہ نے قصد قتل اقارب کا
اپنے ہاتہہ سے کیا اور یہہ عمل بجا لائے ہون تو اوسوقت قتل علی سے بنیاد عداوت قائم کرنا مستبعد
عقل و نقل ہی حلی نے فصل سادس تذکرۃ الفقہاء مین لکھا ہی لان ابا بکر اراد قتل ابیہ یوم بدر
فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک وقال دعہ لیلی قتلہ غیرک انتہی بحروفہ اور تفسیر مجمع البیان طبرسی
و منہج الصادقین و تفسیر ابو المحاسن جرجانی و تفسیر نعمت خان عالی وغیرہ کتب معتبرہ طائفہ
ثابت ہی کہ عمر فاروق نے آنحضرت سے کہا کہ عقیل کو حوالہ علی اور نوافل کو حوالہ میرے اور فلان
کو حوالہ فلان کیجیے کہ سر اونکے کاٹین اسیطرح قتل کرنا عمر فاروق کا منافق کو جسنے حکم نبوی سے
عدول کیا تہا اور دوسرا حکم انسے چاہتا تہا تفاسیر مذکورہ سے ثابت ہی بنا بر علی مذاہب قتل کرنا
صحابہ کا عشائر اقارب کو بدست خود بفحوائے الا تاخذکم رافۃ فی دین اللہ ثابت ہوا اور معلوم ہوا
کہ اونکو امضائے امر الہی مین کسیطرح جوش خون کا نہ تہا بلکہ بحکم والذین آمنوا اشد حبا للہ جوش
محبت الہی تہا تو اب قتل کرنے حضرت امیر سے کہ براہ خلوص الہی تہا نہ براہ نفسانیت ورنج
داری کیونکر بغض و عداوت بے وجہ حاصل کرتے اور اگر فرض کیا جاوے کہ خواہی نخواہی انکی
بابت دشمنی تہی تو حق ساتہہ اس دشمنی کے رسول خدا تھے نہ جناب امیر اسلئے کہ منشا محاربات
و مقاتلات و تفضیح کفار کی فی الواقع آنحضرت تھے نہ جناب امیر کہ شعر گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد
از کماندار بیند اہل نظر ÷ بلکہ عداوت مذکور ساتہہ بارتیال کے لائق تہی نہ ساتہہ آنحضرت وجناب
امیر کے اسلئے کہ حسب روایات صاحب صراط المستقیم و مجلسی صاحب بحار وغیرہ بارتیالی نے

ایک سو بیس بار پیغمبر خدا کو آسمان پر بولا کر ہر بار امر خلافت و ولایت امیر المومنین و ائمہ طاہرین مین تاکید
زائد الوصف فرمائی اور آنحضرت نے موافق اصول امامیہ کیا کچھ لیت و لعل اسباب مین نکیا یہانتک کہ حجۃ الوداع
مین جب جبرئیل علیہ السلام کئی بار آئے گئے اور قدغن شدید و تاکید سخت لائے اوسوقت بہی آنحضرت نے
خوف اصحاب بیان کرنے ڈرتے رہے آخر کو بمجبوری تمام خطبۂ خم غدیر فرمایا پس اگر مہاجرین وغیرہ
کو جناب امیر سے عداوت ہوتی تو بعد شہادت ذی النورین کے کسلئے ساتھ اونکے موافقت کرتے
اور خود متصدی امر خلافت نہوتے اور جناب امیر کیون اپنی خلافت کو صولہ بدیہ پر منحصر کرتے اور فاروق
اعظم بعد نکاح امام حسین کے کیون غاشیہ اپ سید الشہدار کو بازار مدینہ مین اپنے دوش پر لادے پہرتے
اور عثمان بعد خریدنے زرہ مرتضوی کے اور دینے قیمت کے کسلئے اوسکو پہیر دیتے اور سعد وقاص بعد
سننے خبر قتل ذو الثدیہ کے حسرت عدم معیت حضرت امیر کسلئے نادم ہوتے چنانچہ یہہ قصص نہج البلاغۃ
و جلاء العیون و بحار الانوار و کامل بہائی وغیرہ مین مفصل مرقوم ہین اور یہہ سب اگر کسیوہی اگر حداثہ
قتل دس ہزار خداوند ثابت ہی تو پہر بیٹہہ رہنا ایسے ضرغام و سیف اللہ مسلول کا قتال مہاجرین
انصار سے معلوم نہین کس حالت تہور و شجاعت پر محمول ہوگا علی الخصوص جسوقت جناب سیدہ فرمائین کہ
مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان در خانہ گریختہ نعوذ باللہ ایسے حسن عقیدت سوائے
امامیہ کے اور کسی کو نسبت جناب ضرغام کے نہین ع دوستی بخرد خود دشمنی ست قولہ یہہ امر مقتضائے
بشریت ہی جناب رسالت پناہ کہ افضل المرسلین ہین بخاری وغیرہ مین لکہا ہی کہ جب وحشی قاتل سید
الشہدا حمزہ کا اسلام لایا اور حضرتکو معلوم ہوا کہ یہہ قاتل ہمارے چچا کا ہی حضرت نے فرمایا میرے
سامنے سے چلا جاؤ اور روبرو میرے مت آؤ پس جب حال خیر البشر کا یہہ ہو تو دوسرونکے نفی اس
خصلت کی ممکن نہین **جواب** یہہ تعلیل آپکی بمقتضائے بشریت ہی و الا معلول سے اوسکو کچہہ علاقہ
نہین اسلئے کہ قطع نظر اسکے کہ ترجمہ سامی موافق الفاظ بخاری نہین ناخوشی نبوی وحشی سے
بنا بر قتل حمزہ نتہی بلکہ بنا بر عدم مناسبت طبعی تہی اسلئے کہ اگر مجرد یہہ کراہت طبعی قتل حمزہ سے
ناشی ہوتی تو ضرور جانب باریتعالی سے منع وارد ہوتا جسطرح عبس و تولی ان جاءہ الاعمی وارد

ولیس لک من الامر شئ مین واقع ہوا ہی کیونکہ حدیث صحیح مین موجود ہی الاسلام یجب ما قبلہ اور فرمایا ہی
التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ اور عار و شنار کرنا اور اظہار نفرت و وحشت کرنا تائب سے بتقریر
گناہ سابق شان اَحاد اُمت نہین چہ جا حضرت افضل المرسلین رحمۃ للعالمین کہ جنکی ذات مقدس شائبہ نفسانیت
و کینہ پروری بلکہ او صاف ردیہ بشریہ سے پاک و منزہ ہی نسبت کرہ طبعی کے طرف اونکے کرنا بغایت ناقدر
شناسی و بعید و نازیبا ہی بلکہ وجہ اس کراہت کی یہی ہی کہ وحشی قاتل حمزہ کو کوئی مناسبت فطری ساتھ
ذات مقدس آنحضرت کے حاصل تہی چنانچہ اسی جہت سے زمانہ حضرت عمر فاروق مین اوس سے ارتکاب شرب
خمر مکرر ہوا اور کئی بار حد ماری گئی اور جب کسیطرح باز آیا تو اوسکو مدینہ سے نکالدیا معاذ اللہ تعالیٰ اس
امر کو حال ہو ٹہرانا اور جاننا اس خصلت کا اوروں سے نا ممکن بتلانا خلق کو اپنے او پر ہنسوانا بلکہ رُلانا ہی و لنعم
ما قیل شعر بے لطفی بحال تو دیدم کہ سوختم ؛ وحشی بگو کہ از تو چہ تقصیر آمدہ است **قولہ** ہاتہہ سے سیف اللہ
المسلول کے قریب بیس ہزار مضادید کفار کے دار البوار کو گئے **جواب** اگرچہ جواب اسکا ہو چکا لیکن جو یہہ
فقرہ موہم فضیلت مرتضوی ہی امر جہاد برشیخین ہی اسلئے بوجہ دیگر تقریر اس مدعا کی کیجاتی ہی وہ
یہہ ہی کہ جہاد کی تین قسمین ہین ایک جہاد زبانی کہ دعوت اسلام کی ہی اور تفہیم شرائع اور وعظ و
نصیحت و ترغیب و ترہیب کرنا دوسرے جہاد وقت لڑائی کے ساتہہ تدابیر و رائے اور القائے رعب کے قلوب مخالفین مین
اور جمع کرنا لوگونکا واسطے قتال کے اور متفرق کرنا جماعت اعداء کا تیسرے قسم جہاد کی طعن و ضرب ہی
ساتہہ جوارح کے اور آنحضرت بے شبہہ اکثر مشغول تہے ساتہہ دونو قسم اول جہاد کے نہ ساتہہ قسم ثالث کے
اور قسم ثالث کمترین مراتب جہاد ہی اور دونو قسم اول مین شیخین پیش قدم جمیع صحابہ ہین اسلئے کہ اوائل
اسلام مین دعوت ابوبکر سے عمدہ عمدہ صحابہ مسلمان ہوئے اور ابوبکر ہمیشہ اس حیثیت مین مشغول رہے
اور جسوقت سے عمر اسلام لائے عزت اسلام کی بڑہ گئی اور دین محمدی غالب ہو گیا اور عبادات اسلام علانیہ
و بجہر مکہ معظمہ مین مروج ہو گئی اور ہمیشہ یہہ دونو شریک و مشیر و وزیر نبوی ہر رائے و مشورہ مین رہے
حتی کہ کوئی غزوہ بے انکے مشورہ کے واقع نہین ہوا اور پیوستہ حضور نبوی مین مساعی جمیلہ زیادہ
سب سے جمع مردم و تفریق اعدا مین بجا لایا کئے و بالقطع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس تہے

افضلیت شیخین بر جناب امیر در امر جہاد

اور ہمیشہ انہین دو قسم کے جہاد کو آپنے اختیار کیا تو یہہ دونو قسم افضل ہین قسم ثالث سے اور شیخین نے
اس جہاد مین کبھی مفارقت آنحضرت کی نہین کی پس جہاد اونکا افضل ہی جہاد مرتضوی و جہاد زبیر و حمزہ
و مصعب و ابو طلحہ و سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ و سماک بن خرشہ سے معہذا اکثر سرایا آپکے بسرداری ابوبکر
صدیق سر انجام ہوئے اور عمر بھی ہمین شریک تھے کما دلت علیہ التواریخ پس بشرط ثبوت روایت قتل من زائد
کفار بھی اس بابت افضلیت ثابت نہوگی والا مفضول ہونا آنحضرت کا لازم آتا ہی نہایت یہہ کہ ایک
فضیلت ہی کمال ہی وہو لا یوجب المراد آرے شعر در آزند دلیران روئین زرہا جوانان شمشیر دیران
برآئے قولہ دوسرے برابر کمالات ظاہری و باطنی امام کے کمال کسیکا صحابہ مین نہ تہا اور قاعدہ
کلی ہی کہ ہر کوئی اپنا فروغ چاہتا ہی اس سبب سے بہی اکثر لوگ آپکو یکسو کہیچتے تھے جواب ثبوت
کمالات صوری و معنوی کے دو طریق ہین ایک نص شارع دوسرے تتبع احوال و اعمال سو نص شارع کو
امامیہ نے مخدوش کہا ہی اسلئے کہ نصوص متعارض ہین حالانکہ تعارض اوسوقت ہوتا ہی کہ جب ایک ہی
لفظ حق مین دو شخص کے وارد ہوا اور دونو کی افضلیت پر دلالت کرے اور جبکہ ایسا نہو بلکہ الفاظ
و عبارات جداگانہ وارد ہون تو اوسوقت کچہہ تعارض نہین سو لفظ افضل و خیر کی کہ نص ہی مدعا پر
حق شیخین مین وارد ہی اور لفظ سیادت و احبیت و شرف کی حق مرتضی و فاطمہ و عائشہ صدیقہ
مین آئی ہی اور معلوم ہی کہ یہہ الفاظ دلالت نہین کرتے فضل جزائے و کمالات ظاہر و باطن
تو حقیقت مین کچہہ تعارض نہین دوسرا طریق کہ تتبع احوال و اعمال ہی منجملہ اوسکے ایک جہاد ہی
جسکا حال گذر چکا دوسرے حلم ہی اوسکا حال آویگا تیسرے تقوی ہی اور اتباع شریعت سو معلوم ہی
کہ ابوبکر نے کبھی خلاف مرضی نبوی کوئی کلمہ نکہا اور حرکت نہین کی چنانچہ صلح حدیبیہ و اخذ فداء
اہل بدر شاہد عدل ہی اسیطرح کبھی ارادہ اونکا مخالف ارشاد نبوی نہین ہوا اور نکبھی امتثال امر نبوی
مین تہاون و تقاعد روا رکہا بخلاف مرتضی علی کے کہ بقصد عزم نکاح بنت ابوجہل و تقیید نماز
تہجد مورد عتاب نبوی کے ہوچکے تھے تصدق و انفاق ہی اور اسمین عدم مشارکت مرتضوی با شیخین
اظہر ہی اگر کوئی اسجگہہ کچہہ کہے ہی تو عثمان بن عفان کو کہے کہ وہ البتہ اس امر مین سابق تھے

فائدہ کمالات شیخین و افضلیت شان بر جناب امیر در علم و تقوی و شجاعت وغیرہ

لیکن ہنوز شیخین کو اونپر براہ علم و زہد فضیلت ثابت ہی پانچوین عدم بت پرستی ہی کہتے ہین کہ مرتضیٰ
کبھی بت نہین پوجے بخلاف دیگران سو یہ جنابت کا بنا بر صغر سن کچھ فضیلت نہین کہتا کیونکہ
بالاجماع ثابت ہی کہ عمر مرتضوی تریسٹھ سال کی تھی سال چہلم ہجری مین وفات پائی اور بعثت نبوی
تیرہ برس قبل از ہجرت تھی اس حساب سے عمر مرتضوی اوسوقت دس برس کی تھی اور اس عمر مین ہمیشہ
خانہ نبوی مین پرورش پاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشغول بت پرستی نہ تھے اور اطفال کا
قاعدہ ہی کہ جو کام اپنے بزرگونکو کرتے دیکھتے ہین وہی کام آپ بھی کرتے ہین پس اگر عدم بت پرستی
موجب افضلیت مطلقہ ہو تو لازم ہی کہ جو مولود اسلام مین ہو وہ حضرت حمزہ و جعفر و مقداد و عمار
سے افضل ہو ششم خلافت و حسن سیاست و کفایت حوائج ہی کہ فی الحقیقہ جامع جمیع اعمال خیر
اسلام ہی سو اس امر مین فضیلت شیخین کی نہایت وضوح سے محتاج بیان و برہان نہین اسلئے
کہ اول فتنہ جو بعد وفات نبوی کے ہوا مرتدین یا مانعین زکوٰۃ کا تھا اس واقعہ صعب مین کوئی شخص ثابت
قدم زیادہ ابوبکر سے نتھا انہین کے حسن سیاست سے یہہ فتنہ بالکل منتفی ہوا پہر بعد اوسکے جب قیصر و کسریٰ
مناقشہ منازعہ ہوا تو وہ بھی بحسن سیاست فاروقی ایسا مٹا کہ ہر طرف سے اسلام غالب آیا اور چار دور
فارس عراق دار الاسلام ہوگئی اور فقراء اسلام اغنیاء بنگئے اور اذلہ اونکے اعزہ ہوگئے اور
سب آپس کا نزاع و اختلاف جاتا رہا اور سب لوگ مشغول بقرارت قرآن و تفقہ فی الدین ہوگئے مگر
جناب امیر کہ انکے وقت مین ایک قریہ تک مفتوح نہوا اور سوائے خانہ جنگی و قتال و جدال کے مسلمانون
کو کوئی کام نہ تھا قرأت قرآنی اور سارے عبادات نسیاً منسیاً ہو گئے جتنے طاعات و قربات تھے سب
بمنزلہ عنقا و کیمیا بنگئے کسیکو سوائے طعن کبراء اسلام کے اور تجسس عیوب و بدگوئی یکدیگر کے کچھ کام نہتھا
ساتوین ہی بیان اوسکا آنیوالا ہی اس سے معلوم ہوا کہ شیخین کو فضیلت حاصل ہی جناب امیر پر
اکثر کمالات مین مثل جہاد و تفقہ و صدقہ و زہد و تقوی و علم و اطاعت خدا و رسول و حسن سیاست
و خلافت وغیرہ مین اور انہین امور کو شارع نے موقع فضل و خیریت ٹھیرایا ہی بنا بر علی ہذا
یہہ دعوی انکا کہ کسی کا کمال برابر کمالات مرتضوی صاحبمین نہ تھا باطل بے اصل ٹھیرا **قولہ** تیسرے

مثل قدر و منزلت امام کے چشم رسول انام مین کسی کی قدر نہتی اس وجہ سے بہی مسود عامہ صحابہ تہے **جواب**
اگر وجوہ مزیت قدر و زیادت منزلت معلوم ہون تو اوسمین گفتگو کیجاے ورنہ رجما بالغیب ناگفتہ کیا کہا جاے اگر وجوہ
اسباب مسبوق الذکر ہین تو جواب اونکا گذر چکا اور قدر شیخین اس سے زیادہ اور کیا ہوگی کہ انکے حق مین فرمایا
اما وزیرای من اہل الارض فابوبکر و عمر اخرجہ الترمذی اور فرمایا ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین و
الآخرین الا النبیین والمرسلین و فی روایۃ سیدا کہول الجنۃ وشبابہا اخرجہ الترمذی اس حدیث کو جناب امیر
اور انس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہی اور بحد تواتر پہنچی ہی اور حدیث سعید بن مسیب مین ہی کہ تہے ابوبکر
بجاے وزیر آنحضرت مشورہ دیتے تہے رسول خدا کو سب امور مین اور تہے ثانی پیغمبر اسلام مین اور غار مین
اور دن بدر کے عریش مین اور قبر مین اور مقدم نکرتے تہے آنحضرت کسیکو ابوبکر پر یہانتک کہ جب
وفات شریف قریب ہوئی تو اونکو امام نماز کہ عماد اسلام و افضل اعمال ہی مقرر فرمایا باوجودیکہ
علی مرتضی موجود تہے اور فرمایا لائق نہین کسیکو کہ ہون وہ جنمین ابوبکر کہ امامت کرے اونکی کوئی سواے
ابوبکر کے اخرجہ الترمذی اور حال فاقت و فدویت شیخین کا یہہ ہی کہ حیات و مماتمین جدا نہوے
اور سواے جہاد و حج کے کبہی باہر مدینہ منورہ سے نگئے اور جب انتقال کیا تو پہلوی نبو مین سوئے
اور یہہ ایسی فضیلت و سعادت ہی کہ کوئی اسمین انکا شریک نہین اور یہہ عاہی حق مین کافہ اہل اسلام کے
چنانچہ نزدیک اسکے دعای ماثور مین آیا ہی اجعل لی عند قبر نبیک مستقرا وقرارا علی ہذا القیاس صدہا
اخبار صحیحہ شاہد مزید قدر و منزلت شیخین موجود ہین حتی کہ ذہبی نے کہا کہ ہشتاد و چند شخص نے
بالترتیب افضلیت شیخین کو جناب امیر سے روایت کیا ہی انتہی اور فی الواقع تقریر اس مسئلہ کی بہتر
جناب امیر خاتم الخلفا رسے کسینے نہین کی اور نہ کوئی کرسکیگا کہ ع انما یعرف ذا الفضل من الناس
ذووہ بنا اعتماد کلی اہل سنت کا اس مقدمہ مین تصریحات مرتضوی پہ ہی و بس ہرچند یہہ روایات
اہلسنت ہین لیکن دلیل قدر و منزلت شیخین ہین معہذا دلائل اس مدعا کے کتب امامیہ سے بہی نکل سکتے
ہین شراح نہج البلاغۃ نے لکہا ہی کہ جناب امیر نے معاویہ کو لکہا لعمری ان مکانہما فی
الاسلام عظیم وان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما باحسن ما عملا اور

اور صاحب احقاق الحق نے لکھا ہی کہ ایک شخص مخالف نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ آپ حق
شیخین مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیہما
رحمۃ اللہ یوم القیامۃ اور یوسف علی استرآبادی نے رسالۂ مناظرہ مین اور قاضی شوستری نے رقعۂ شتمیہ
کہ منقول ہی عیون اخبار الرضا سے لکھا ہی کہ حضرت نے سامنے امام حسین و صحابے فرمایا کہ ابوبکر گزر گیا
من سبت و عمر حشیم من و عثمان دل من سبت انتہی لیکن شیعہ نے اسکو تقیہ پر حمل کرکے تاویلات باردہ
کئے ہین اور نزدیک اہل سنت کے تقیہ ائمہ ہی کا ثابت و مقبول نہین حکیم سلامت علی خان مرحوم نے
تبصرۃ الایمان مین دلائل فضیلت شیخین و صحت خلافت و اسلام ابوبکر و عمر کو کتب امامیہ سے نہایت تنقیح سے
کیا ہی **قولہ** چونکہ تھے جناب امیر امر و نہی دین مین بلا رو رعایت سرگرم رہتے تھے یہ امر بھی باعث
برگران تھا الی قولہ مغیرہ بن شعبہ نے عرض کیا الخ **جواب** یہ دعوی خلاف تصریح امامیہ کی اسلئے
کہ انکے نزدیک حضرت امیر اپنے عہد خلافت مین بھی تقیہ کرتے تھے اور عمل بسیرت شیخین اسیطرح
سارے ائمہ طاہرین نے ہمیشہ تقیہ کیا یہانتک کہ ایک عالم نے مغالطہ مین گرفتار ہوکر سیرت شیخین کو
پسندیدہ سمجھا اگر جناب امیر سرگرم امر و نہی ہوتے تو نوبت اشاعت کفر و ضلال کی سدرہ تحقیق
اس دعوی مین مسئلہ تقیہ باطل ہوا جاتا ہی منہج الفاضلین مین لکھا ہی کہ حضرت امیر اپنے ایام حکومت
مین بھی قادر نہ تھے کہ افعال غیر مشروع و افعال و اعمال مرضیہ شیخین کو تغیر کرین خوف اعداء سے
تقیہ کرتے تھے اور استطاعت نرکھتے تھے کہ تبدیل کرین انتہی اسیطرح سید مرتضی نے کہا ہی اور
مغیرہ بن شعبہ نے جسوقت صلاح دی تھی اوسوقت جناب امیر خلیفہ ہوئے تھے اور یہ صلاح نیک
تھی اسکے نماننے مین جو فتنہ ہوا وہ ظاہر ہی اور معلوم ہوا کہ اسوقت تک مغیرہ محب جناب امیر تھے
پھر جب معاویہ سے جا ملے اوسوقت ناصبی ہو گئے وفیہ المطلوب **قولہ** پانچوین فوائد دنیا و حصول
زخارف دنیا کے کچھ خواہش نفسانی امام برحق سے مقصود نہ تھی چنانچہ طلحہ و زبیر اسی سبب سے
رو گردان ہوکر پاس عائشہ صدیقہ کے چلے گئے اور لڑائی شروع کی الخ **جواب** جانا طلحہ و زبیر کا
پاس عائشہ کے اس سبب سے نہ تھا کہ رفاقت و اطاعت حضرت امیر مین دنیا نہین ملتی تھی مجمع البیان

ہی کہ آنحضرت نے زبیر کو اپنا حواری و ناصر فرمایا اور کشف الغمہ مین بذکر جنگ جمل لکہا ہی کہ جناب امیر نے
طلحہ کو شیخ المہاجرین اور زبیر کو فارس قریش فرمایا اور حال عدم خواہش فوائد دنیا و زخارف سپنجی
سرا کا یہ ہی کہ جناب امیر نے ضیاع و عقار وغیرہ بہت پیدا کیے اور مزارع و باغات بہت بنائے
بخلاف ابی بکر کے کہ جب مسلمان ہوئے تو اونکے پاس مال وافر تہا اوسکو خدا اور رسول کی مرضی مین
صرف کر دیا اور ضعفاء مسلمین کو خرید کر کے حسبۃً للہ آزاد فرمایا یہانتک کہ کوڑی کفن کے لیے نچہوڑی
اور کوئی کشت و زمین اپنے لئے مول نلی اور بیت المال سے اگر بقدر ضرورت لیا تو وقت مرنے کے اوس سے
ملا اور سیوقت اوسکو داخل بیت المال کر دیا حتی کہ شافی مرتضی و تصنیفات ابو جعفر اسکافی و فاضل
مدائنی و جیلانی امامیہ سے ظاہر ہی کہ مہاجرین و انصار صحابہ زہد مین ابو بکر کو مقدم جانتے ہین سب پر
اور حال زہد اولی و علو ہمت و سیر چشمی ابو بکر صدیق کا کتاب فتح السبل جیلانی سے بہی ظاہر ہی اسیطرح
حال عمر فاروق کا تہا حتی کہ جمیع صحابہ نے اسبات پر گواہی دی کہ عمر ازہد الناس ہین بخلاف جناب
امیر کے کہ جب انتقال فرمایا تو چار عورتین چہوڑین اور اونیس لونڈیان اور غلام و خادم بہت اور اولاد
قریب تیس نفر کے اور اونکے لئے اسقدر اسباب دنیا مین چہوڑ گئے کہ بسبب اوسکے غنی تہے قصبہ
ینبع جس سے ہزار وسق تمر آتے تہے سوا غلہ و زراعت کے وہ بہی ترکہ حضرت امیر تہا بخلاف عمر کے
کہ کچہہ خاک نچہوڑا اور نیز زہد حقیقی اسکا نام ہی کہ نہ آپ لذت دنیا کی اوٹہاوے اور نہ اولاد و اقارب
اپنے کو اوس سے منتفع ہونے دے سو حال ابو بکر کا یہی تہا کہ طلحہ بن عبد اللہ سا بہتیجا اور
عبد الرحمن بن ابی بکر سا بیٹا اور عائشہ سی بیٹی انمین سے کسیکو عامل نکیا اسیطرح عمر نے بہی
کسیکو بنی عدی مین سے صاحب عمل نہین بنایا مگر نعمان بن عدی کو سو جلد معزول کر دیا حالانکہ بنی
عدی مین سعید بن زید و ابو جہم بن حذیفہ و خارجہ بن حذیفہ و معمر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن
عمر سے لوگ موجود تہے بخلاف مرتضی علی کے کہ انہون نے عبد اللہ بن عباس کو بصرہ کا
عامل اور عبید اللہ بن عباس کو یمن کا اور قثم و معبد بن عباس کو مدینہ کا اور جعدہ بن ہبیرہ
کو کہ خواہرزادہ حضرت امیر تہا کوفہ کا اور محمد بن ابی بکر کو کہ آپکا ربیب تہا مصر کا عامل مقرر

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

کیا اور امام حسن کو خلیفہ سو ہر چند یہہ سب مستحقونکو پہنچا لیکن اقارب ابوبکر و عمر مین بہی تحق
ان مناصب کے موجود تہے بناء علیہ بد شیخین کا اوفروا تم تہا نہ مرتضوی کہ محض اپنی جان پر
تہا نہ اقارب پر **قولہ** بیان یازدہم در ذکر منافقین صحابہ و خبر دادن آنحضرت کہ بعد من بعض صحابہ
خواہند برگشت **جواب** قید بعض صحابہ سے معلوم ہوا کہ سوائے چند نفر کے باقی سب مومنین تہے
ع اینہم غنیمت ہست کہ عمرت دراز باد ؛ اور مراد آپکی بعض سے اسجگہہ نعوذ باللہ خلفاء ثلثہ ہین اگرچہ
صریح آپنے اونکا نام نہین لیا سو یہہ بات خلاف ثقلین ہی اسلیئے کہ قریب نصف قرآن کے مدح
مہاجرین و انصار مین وارد ہی اور شیخین بے شبہہ اونمین داخل ہین بلکہ افضل اونکے ہین
اور آنحضرت نے ایمان ابوبکر و عمر کو جابجا ہمراہ اپنے ایمان کے مقرون کیا ہی اور کلینی نے
کافی مین تصریح کی ہی برجحان ایمان مہاجرین و انصار بر ایمان سائر امت اور نیز نصوص
ایمان شیخین کے نہج البلاغہ وغیرہ مین سے لکہے ہین بلکہ کتب صحیحہ امامیہ مین کوئی قول و حدیث
ائمہ کا مخبر بہ نفاق و ردت صحابہ و مذمت مہاجرین و انصار پایا نہین جاتا آپس صورتمین
انعقاد اس بیان کا محض واسطے ثبوت اپنے نفاق کے ہی و بس خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ
وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ **قولہ** روبروے سید البشر کے اکثر منافقین صحابہ مستور اور بعضے معروف
تہے جیسے ابن ابی سلول کہ خود حضرت نے اوسکے جنازہ پر نماز پڑہی **جواب** عبد اللہ بن ابی
بن سلول کہ منافق معلوم النفاق تہا اوسکو کوئی سنی اچہا نہین کہتا اور قیاس کرنا اخیار
صحابہ کا اوسپر بدون حجت سند نہین و انی لہم ذلک چنانچہ بابت اسی نفاق کے جناب عمر
فاروق نے نماز جنازہ سے آنحضرت کو منع فرمایا اور مطابق اوسکے وحی نازل ہوئی اس
صحت و قوت ایمان و نفی نفاق فاروق عیان ہی **قولہ** صواعق مین ہی کہ منافقین بغض و
حسد علی سے پہچانے جاتے تہے کما فی الحدیث لایحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق
جواب بے شبہہ اب بہی منافقین اسیطرح پہچانے جاتے ہین جسکا جی چاہے وہ سیرت
و صورت امامیہ کو سیرت و صورت مرتضویہ سے ملا لیجیے اور کتب شیعہ کو مطالعہ فرمائے حال

نفاق کا کھل جائے گا آنکو قول صواعق کا یاد رہا اور کلام مرتضوی بمقابلہ خوارج کہ نہج البلاغہ مین
لکھا ہی بھول گیا ورنہ تعریض نفاق کی طرف صحابہ کے نکرتے وہ یہہ ہی سیھلک فی صنفان محب
مفرط یذہب الحب الی غیر الحق و مبغض مفرط یذہب البغض الی غیر الحق و خیر الناس فی حال النمط
الاوسط انتہی سو مراد نمط اوسط سے اہلسنت و جماعت ہین اسلیئے کہ خوارج و روافض انکے
حاشیتین ہین ایک محب مفرط دوسرے مبغض مفرط ابو جعفر بن بابویہ طوسی نے جامع الاخبار
مین یہہ حدیث لکھی ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ
قولہ لیلۃ العقبہ مین بارہ یا چودہ صحابی منافق واسطے دیکھنے آنحضرت کے آئے تھے آنحضرت نے
حذیفہ بن الیمان کو دکھلا کر فرمایا کہ انکے نام ظاہر نکرنا روضۃ الاحباب کے دفتر اول مین ہی کہ حضرت نے
فرمایا بارہ صحابی منافق مونہہ بہشت کا نہ دیکھینگے مسلم مین اسی مضمون کی حدیث موجود ہی اسی جہت سے
حذیفہ کو صاحب السر الذی لا یعلمہ غیرہ کہتے تھے حضرت جب کہ منافقین فرماتے ارشاد کرتے علیھم
بشان المنافقین حذیفہ جواب شیخین وغیرہ کو منجملہ انکے سمجھنا مخالف درایۃ ہی اسلیئے کہ اگر انکو داعیہ
قتل پیغمبر ہوتا تو سر انجام اوسکا بسہولت بوجہ احسن ممکن تہا کہ دونو کی بیٹیان آنحضرت کے گہر مین
تہین اور ہر دم کا آنا جانا خلوت جلوت مین لگا رہتا تہا ایسے محارم کو کیا حاجت فرصت طلبی کی تہی
تنہائی غار کی اور رفاقت عریش بدر کی واسطے امضای اس داعیہ کے کیا کم تہی معہذا تفاسیر شیعہ مین
لکھا ہی کہ نزول آیہ یَحْلِفُونَ بِاللّٰہِ الآیۃ کا حق اصحاب العقبہ مین ہی سو حال اونکا بموجب اس آیت کے
دو حال سے خالی نہین یا توبہ کرکے عذاب نفاق سے خلاصی ہون یا اصرار کرین تو دنیا و آخرت
مین معذب ہون پس شیخین سے نے باجماع شیعہ توبہ نفاق سے نہین کی تو چاہیئے تہا کہ دنیا مین
بعذاب الیم گرفتار ہوتے حالانکہ علی الرغم انکے تسلط و غلبہ انکا با کثرت انصار و اعوان مشہور
اعیان ہی چنانچہ آپنے ہی جا بجا لکھا ہی کہ شیعہ خاص کم تہے اور مسلمان بہت پس اگر صورتیکہ
شیخین وغیرہ داخل اصحاب عقبہ ہون تو کذب کلام الٰہی مین اور خلف فی الوعدہ لازم آتا ہی
قولہ پھر جانا اصحاب کا بعد رحلت نبوی کے احادیث کثیرہ سے ثابت ہی از انجملہ حدیث بخاری کہ

جرحی صحابہ منافقین در لیلۃ العقبہ

بگوش ہوش سنو شیخا ہو رجال من امتی فیوخذ بہم ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری
ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب
علیہم وانت علی کل شیء شہید **جواب** مراد ان رجال سے مرتدین ہین جنکی موت کفر پر ہوئی چنانچہ جملہ
ما احدثوا بعدک حدیث فیقال انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم جسکو آپنے مفرمقصر سمجھکر واسطے
خدع عوام کے حذف کر دیا ہی نص صریح ہی تخصیص اشخاص دون اشخاص مین سوا اس جماعت کو کوئی سنی صحابہ
نہین کہتا اکثر بنی حنیفہ و بنی تمیم کہ بطریق وفادت واسطے زیارت نبویکے آئے تھے اس بلا مین مبتلا
ہوئے کلام اہلسنت کا اون صحابہ مین ہی جو دنیا سے با ایمان و عمل صالح اوٹھ گئے اور ہر چند باہم
بجہت اختلاف آراء کے مشاجرات و مناقشات واقع ہوئے لیکن ایکنے دوسرے کی تکفیر و تبدیع نکی بلکہ
شہادت ایمان پردی اسطرح کے اشخاص کے حق مین اگر کوئی روایت موجود ہو لاو تبلاو قصہ مرتدین کا
مجمع علیہ فریقین ہی کلام کلام قائلین مرتدین مین ہی جنہون نے بے شبہہ علام دین کو بلند کیا اور کاسرہ
قیاصرہ فارس و روم کو راہ خدا مین ذلیل بنایا اور لاکہون آدمی کو مسلمان کیا اور انکے حق مین ہوا
وبشارات عدیدہ کتاب اللہ مین نازل ہوئی ہین یہہ بات حافظ قرآن پر ظاہر ہی اگرچہ اوسنے حدیث
و روایت کو نہ دیکہا ہو **قولہ** وروی عن ابی النضر فی الموطا قال ہو النبی لشہدا احد الی قولہ وانا لا تدری ما تحدثون
بعدک **جواب** اگرچہ یہان خطاب حضرت ابوبکر کو ہی لیکن مقصود امت آیندہ ہی یا مرتدین مذکور کیونکہ
عادت شریف نبوی یہہ تہی کہ خطاب بظاہر صحابہ کو فرماتے اور مقصود تعلیم عامہ امت ہوتی جسطرح
قرآن شریف مین جابجا مخاطب آنحضرت ہین اور مقصود امت ہی یہہ بات اوسپر جو اسلوب کلام عربی
واقف اور قاری قرآن ہی ظاہر ہی گو اسکو بسبب کمال تجاہل اور ناحق علم صرف و نحو کے معلوم نہو
قولہ فی جامع الاصول فی حرف النون عن الاسود قال کنا فی حلقۃ عبد اللہ بن عمر فجاء حذیفۃ حتی
قام علینا فسلم ثم قال لقد نزل النفاق علی قوم خیر منکم فقلنا سبحان اللہ ان اللہ عز وجل یقول
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فتبسم عبد اللہ وجلس حذیفۃ فی ناحیۃ المسجد فلما قام
عبد اللہ وتفرق اصحابہ رمانی بالحصا فاتیتہ فقال عجبت من ضحکہ وقد عرفت ما قلت الخ مکذا را

ذکر مرتدین علی الاعقاب

حدیث انا لا تدری ما احدثوا بعدک

فطنت غور کرین کہ حذیفہ نے کیا کہا اور خلف الرشید عمر نے کیون زہر خند کیا پھر حذیفہ نے اسکیطرف
کیا اشارہ کیا **جواب** ارباب فطنت نے غور کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اول تو آپنے اس حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر
نہ لکھا اسلئے کہ معنی اوسکے سمجھ مین نہ آئے دوسرے حرف الخ لکھکر جملہ مابعد کو کہ عبارت مختصر تھی مضر دعوی
ومخالف مقصود پاکر ساقط کر دیا وہ یہہ ہی لقد انزل النفاق علی قوم خیر منکم ثم تابوا فتاب اللہ علیہم اخرجہ
البخاری انتہی اس سے قبول توبہ اہل نفاق بلا تعیین معلوم ہوتا ہی والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ
تیسرے صاحب جامع الاصول نے بعد اس حدیث کے خود معنی اوسکے لکھدئے ہین اوسکو آپنے واقع
وہم مذکور سمجھکر بالکل چھوڑ دیا حالانکہ لازم یہہ تھا کہ اوسکو لکھکر رد کیا ہوتا وہ معنی یہہ ہین ومقصود
حذیفہ بہذا ان جماعۃ من المنافقین صلحوا واستقاموا وکانوا خیرا من اولئک التابعین الذی خاطبہم
لمکان الصحبۃ والصلاح کیزید ومجمع ابنی حارثۃ بن عامر رضی اللہ عنہما وکانہ اشار بالحدیث الی
تقلب القلوب انتہی آپ فرمائے کہ یہہ نکتہ بے صرفہ انکا موجب تشخند وکالائی بدریش خاوندی
یا نہین چوتھی صحت نقل کا یہہ حال ہی کہ بجائی لفظ فسلم لفظ فعلم اور بجائے لفظ وجلس لفظ وحسبہ
اور بجائے حصباء بباء موحدہ حصاء لکھا ہی اس استعداد پر استنباط بمقابلہ اہل سنت ہی **قولہ** حدیث
حذیفہ قال انما النفاق علی عہد رسول اللہ الخ کتاب الایمان مشکوٰۃ مین نکالکے ملاحظہ کرو اور چشم
دانش کو منور فرماؤ اور جان لو کہ زمانہ حضرت مین منافقین برابر حکم مسلمین مین تھے **جواب**
اس حدیث کو مشکوٰۃ مین نکالکر دیکھا معلوم ہوا کہ حرف الخ جو آپنے لکھا ہی اسواسطے ہی کہ نقل
حدیث کامل مین بنیاد دعوی مستاصل ہوئی جاتی تہی والا مشکوٰۃ مین اسطرح ہی کہ عن حذیفۃ
انما النفاق کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ہو الکفر او الایمان رواہ
البخاری سو وجود نفاق منافقین بلکہ کفر کافرین کا کوئی سنی منکر نہین علی الخصوص جسوقت قرآن
پاک مین آیات عدیدہ حق اہل نفاق وکفر مین نازل ہوئی ہون گفتگو منافق ہونے اصحاب
اظہار رسالت مآب مین عموماً ہی اوسکو ثابت کرو یا خصوصاً حق خلفاء ثلثہ مین کہ مقصود
اصلی ان تمہیدات غیر صائبہ سے دربردہ الزام دینا اونکا ہی اوسوقت دلیل دعوی پر منطبق ہو

ووہ خرط القتاد واگر لاکہون صحابی ہون چندلوگ یا ایک جماعت منافق تہے جو اوس وقت مستتر
الحال تہے بسبب تعاقب وقت وتوالی نزول آیات کے اور اب متعین الحال ہین اور معلوم النفاق ہین
عبداللہ بن ابی بن سلول وامثالہ تو اسمین کیا اہل سنت کا نقصان ہے ہان اگر وجود منافق بعہد نبوی
علی الاطلاق مستلزم نفاق شیخین خصوصا وجمیع اصحاب عموما ہی تو وجہ استلزام بیان فرمایئے
عقلا ونقلا حالانکہ یہہ دعوی خلاف تصریح امامیہ ہی شیخ صدوق نے کتاب الخصال مین لکہا ہی امام
جعفر صادق سے ہے کہ کان اصحاب رسول اللہ اثنی عشر الفا ثمانیۃ الاف من المدینۃ والفین من غیر المدینۃ
والفین من الطلقاء لم یر فیہم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب رأی وکانوا یبکون اللیل
اللیل والنہار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر انتہی اور ترجمہ فارسی اسکا بلفظہا فرنگی
منتہی الکلام مین لکہا ہی اب فرمایئے کہ یہہ شعر جو آپنے لکہا تہا کسکے حق مین صادق ہی بیت
مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ، ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست قولہ
مشارق مین بخاری ومسلم سے منقول ہی کہ آنحضرت نے بمخاطبہ اصحاب فرمایا عن ابی سعید لتتبعن
سنن من کان قبلکم اور ترمذی مین ہی ابن عمر سے قال رسول اللہ لیاتین علی امتی کما اتی علی
بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک
اسی مضمون کی صحاح کتب سنیہ مین کتنی حدیثین موجود ہین کہ نقل سب کی باعث طول ہی جواب
قطع نظر اسکے کہ یہہ نقول ہی مطابق منقول عنہا بالفاظ کذائی نہین اور بحکم العبرۃ لعموم الالفاظ
لا لخصوص السبب مراد امت مستقبلہ ہی نہ صحابہ حاضرین یہہ دلیل طرفہ تماشا ہی کہ ساری امت کو
اصحاب مین منحصر کردیا ہی یا ساری امت کو اصحاب ٹہیرادیا حالانکہ حدیث مین صریح لفظ امت
وارد ہی نہ صحابہ گو صحابہ بہی داخل امت ہین اور مخلصین ومنافقین انکے ممتاز ومتعین ہین مقصود
اسکے امت مین وہ لوگ ہین جنہون نے عقائد واعمال مین مشابہت پیدا کی ہی ساتہہ کفار کے
جیسے امامیہ کہ مشابہ ہین ساتہہ پنج فرقہ ضالہ یہود ونصاری ومجوس وصابئین وہنود کے
اور کفار فارس وروم کے چنانچہ تفصیل اسکی کتاب تحفہ مین لکہی ہی حتی کہ بحکم من اتی منہم امہ

علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک کہ قول مخبر صادق ہی شیعہ مین یہہ وصف بہی حاصل ہی خاصۃ مسئلہ متعہ مین انصاف سے کہو کہ مصداق اخبار مذکور کا کون ہی ہم یا تم **قولہ** اگر سنّی اپنی کتابونکو صحیح جانتے ہین ورنہ اوسکی صحت سے انکار کرین یا مثل عبد العزیز وغیرہ کے کہین کہ علماے اثنا عشریہ نے الحاق کیا ہی **جواب** سنّی اپنی کتابونکو جو صحیح ہین مثل صحیحین وغیرہ بے شبہہ صحیح جانتے ہین اور آپکی نقل کو غلط سمجہتے ہین کما مرّ اور آپکی استدلال کو جہل مرکب بوجہتے ہین کما سبق اور عبد العزیز نے جس روایت کو الحاق شیعہ کہا ہو اور وہ بقید صحت کتب اہل سنت مین موجود ہو اوسکا نشان دو اوسوقت صدق وکذب ظاہر ہو لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حیّ عن بینۃ **قولہ** ان تستخلفوا علیًا ولا اراکم فاعلین تجدوہ ہادیا ومہدیا **جواب** اس حدیث کے چار معنی ہین ایک یہہ کہ امیر کرنا جناب امیر کا باوجود شیخین کے تم سے نہو سکے گا اسلئے کہ خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے اگرچہ نزدیک بعض کے جائز ہی لیکن اوسمین ترک اولی لازم آتا ہی اسلئے تم ایسا نکروگے پس یہہ حدیث مثل حدیث یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر کی ہی دوسرے معنی یہہ ہین کہ یہہ تین بزرگ یعنی ابوبکر وعمر وعلی مستحق خلافت ہین سو استخلاف مین اول انتقال نہنی طرف ابوبکر کے ہوتا ہی پہر طرف عمر کے پہر طرف علی کے اسمین یہہ اشارہ ہی کہ خلافت شیخین مین کسیکو جگہہ دم مارنیکی نہین ہی اور جب علی خلیفہ ہونگے تو لوگ نزاع کرینگے لیکن حق اوسوقت طرف علی کے ہوگا پس اگر امیر کرینگے تو ہادی ومہدی پاوینگے تیسرے یہہ کہ تم علی کو خلیفہ نکروگے بسبب صغر سن وحداثت عمر کے اسلئے کہ ترجیح اکبر کی اصغر پر امامت صغری مین یعنی نماز مین باوجود تساوی علم قرارت وہجرت کے تمکو معلوم ہی تو امامت کبری یعنی خلافت کو اوسپر قیاس کروگے چوتہے یہ کہ کلمہ لا اراکم فاعلین اشارہ ہی طرف عدم اجتماع امت کے باوجود استحقاق کامل کے اسلئے کہ اہل شام قاطبۃً طلحہ وزبیر واصحاب جمل اتباع مرتضوی پر مجتمع نہوئے **قولہ** انکم ستحرصون علی الامارۃ وانہا ستکون ندامۃ یوم القیامۃ **جواب** مخاطب اس حدیث کے امت آیندہ ہی نہ صحابہ اسلئے کہ باتفاق فریقین شیخین وغیرہ سے حرص خلافت پر ثابت نہین بلکہ

خلیفہ ہوتا باجماع مہاجرین وانصار کہ افضل اونمین جناب امیر تھے وقرح مین آیا قال القبلوی الست بخیر کم جسکو شاعن ابوبکر مین لکھتے مین دلیل صریح ہی کنارہ جوئی پر **قولہ** عن حذیفہ الی قولہ ہمارا واطلع سخن پروری چہوڑکر غور کرو کہ یہ کون لوگ ہین کہ بعد پیغمبر کے خلاف ہونگے دل انکے شیطان کے دل ہین **جواب** مراد ائمہ سے اسجگہ ملوک جابرہ ہین نہ اصحاب پیغمبر والا حضرت امیر بہی داخل اصحاب ہین فحالہ کحالہم معہذا حدیثمین لفظ ائمہ آیا ہی جمع لفظ امام نلفظ صحابہ و خلفاء اور خلفاء ثلثہ خلیفہ کہلاتے تھے نہ امیر وامام جسطرح جناب امیر وائمہ خلیفہ نہین کہلاتے تھے بلکہ امام یا امیر کہلاتے ہین اس صورتمین کیا ساغ طعن ہی اور اہلسنت نے ان احادیث کو کتاب الفتن مین منجملہ اشراط ساعت کے لکہا ہی نہ کتاب الامامتہ مین معہذا اجوبہ تفصیلی ان احادیث کے منتہی الکلام وتحفہ اثنا عشریہ مین مرقوم ہین **قولہ** اگر ان سکہتا ویل بنی امیہ وبنی عباس کرین تو ٹہیک نہین اسلئے کہ حذیفہ نے ۳۵ یا ۳۶ ہجری مین انتقال کیا **جواب** وقوع اخبار غیر متعین الازمان کا روبرو راوی اخبار کے نہ عقلاً لازم آتا ہی اور نہ نقلاً اس قسم کے احادیث متعلق باشراط ساعت بسیار ہین کہ بعد صدہا سال کے انتقال راوی سے واقع ہوئے ہین وکذا ہذا اگر کوئی دلیل اس لزوم کی آپ کے استدواقمہٗ دوکان مین ہو تولاؤ **قولہ** بیان بارہوان جواب مین اس سوال کے کہ اگر اصحاب ثلثہ برخلاف تھے توکسلئے انہون نے اپنی جان ومال کو فدا کیا اور حضرت سائر صحابہ سے اونکی قدر ومنزلت کیون زیادہ کی **جواب** پاسخ اس سوال کا آپنے یون زیب قرطاس فرمایا کہ ظاہر ہی کہ ابوبکر بصلاح عمر متقلد قلادہ خلافت ہوا اور بسبب حُب ریاست وجاہ کے جسطرح کہ ساتھ دودمان رسالت کے سلوک کیا مشہور ہی اور جو کچہ عمر نے کیا وہ بہی چہپا نہین اور گفتگو عمر کی وقت صلح حدیبیہ کے اور پوچہنا اوسکا بار بار نفاق اپنے کو حذیفہ سے اور حرکات وتصرفات اوسکے شرع محمدی مین جسکا نام اہل سنت نے اجتہاد عمر رکہا ہی معروف ہی اور وقائع دور عثمانی بہی مخفی نہین اور شک نہین کہ حال انسان کا ایک تیرہ پر نہین ہوتا شیطان دشمن انسان ہی حال برصیصا وشیخ صنعا وغیرہ کا شہرت تمام رکہتا ہی انتہی بلفظکم بشد وللرسول اس تقریر نجیبانہ

پر فضول مین غور کرو کہ سوال کیا تہا اور جواب کیا ہی سبحان اللہ کیا خوب وجوہ قدر و منزلت خلفاء
ثلثہ بیان کی گئی کہ بنا بران اسباب عداوت و نفاق کے آنحضرت انکی توقیر زیادہ کرتے تھے ع
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت ۞ یہہ کیون نہین کہتے کہ نسخہ سلیم بن قیس ہلالی کہ افضل کتب
امامیہ ہی کما فی البحار مجلسی دال ہی اس بات پر کہ اصحاب ثلثہ و اعوان و انصار انکے سب مقرب پیغمبر خدا
تھے اور شیخین کو اسبات مین سابقہ اولی و مرتبہ قصوی حاصل تہا چنانچہ احادیث جامع الاخبار
ظاہر ہی کہ یہہ دونو بزرگ بارگاہ رسالت مین احاطہ نامہ رکہتے تھے اور تحریجات دیلمی و مجلسی سے نداے
بلند منادی ہین کہ یہہ دونو اس حد مستولی تھے کہ حضرت پیغمبر نے رتق و فتق بہت امور کا انکی صلاح اندیشہ
پر چھوڑ رکھا تہا اور اصحاب آنحضرت کے میل کلی طرف انکے رکہتے تھے اور انکے احسانات کے شکر گذار تھے
جلال الدین صاحب فتح السبل نے تنبیہ ششم کتاب مذکور مین لکھا ہی کہ آنحضرت نے عمر فاروق کو مقدمہ
مشورات مہمات امور کہ متعلق بانتظام ممالک تھے اور سیاست مدن اوس سے تعلق رکھتی تہی
جمیع اصحاب پر تفوق و سرگروہی بخشی تہی اور عمر کو انکار و عدول مین جسارت و جرأت تمام حاصل
ہو گئی تہی اور اوسکی گفتگو کو آنحضرت تقبیح و تشنیع نہین فرماتے تھے بلکہ مہمات بسیار مین رجوع
طرف اوسکے کرتے تھے اور اوسکی صلاح کو بہت مشورہ نین پسند فرماتے تھے اور قرآن بہی موافق
قول اوسکے کے نازل ہوتا تہا از انجملہ منع کرنا اوسکا آنحضرت کو نماز پڑہنے سے جنازہ عبد اللہ بن
ابی منافق پر اور انکار کرنا فدیہ اسارے بدر پر اور انکار کرنا تبرج زنان پیغمبر کا اور انکار قصہ حدیبیہ کا
اور انکار امان عباس کا واسطے ابوسفیان کے اور انکار واقعہ ابو حذیفہ بن عتبہ کا اور انکار امر پیغمبر کا منادی سے
من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور انکار امر آنحضرت کا فسخ کو اضح ہین اور بہت امور کہ کتب حدیث اوسپر
مشتمل ہین اور واقعہ قرطاس مین بہی جو اوسکی صلاح دیتی تہی اوسکو عرض کیا بعضون نے کہا کہ قول
قول رسول خدا ہی اور بعض نے کہا قول قول عمر کا ہی جب فریاد بلند ہوئی اور گفتگو و شورش انتہا کو
پہنچی حضرت نے فرمایا قوموا عنی فما ینبغی لنبی ان یکون عندہ ہذا التنازع اسوقت بہی کسی نے عمر پر
طعن و انکار نہین کیا نہ پیغمبر نے اور نہ کسی اور اصحاب نے انتہی منضع الحاجۃ بلفظہ و تحت قولہ پہ تینون

زمانہ جاہلیت مین بہی معارف مکہ سے تھے اور عزت وحرمت و اعتبار رکھتے تھے جب مسلمان ہوے
اور شریک حال ہوے تو چشم آنحضرت مین موقر ہو گئے جواب سبحان علی ستو خلالق نے اپنے رسالہ مین
لکھا ہی کہ فاروق اعظم عمر مین کچہہ عزت نہ رکھتا تہا پس یہہ احادیث سنیون کی اپنی طرف سے بنائی ہوئی
اور جاننا کہ جناب پیغمبر نے یہہ دعا کہ مخالف عقل ونقل ہی اوسکے حق مین زبان مبارک پر گزرانی ہو انتہی
قولہ لیکن شعر بسا نام نیکو کہ پنجاہ سال ❊ بیک نام زشتش شود پایمال ❊ اسلئے کہ خبر مین ہی کہ الاعمال
بالخواتیم چنانکہ بمجرد کلمہ پڑہنے واسلام لانیکے کفر وعصیان اوسکا تمام زائل ہوجاتا ہی اسیطرح اگر
مسلم خلاف امر اللہ کام کرے عمل نیک بہی اوسکا حبط ہوجاتا ہی قولہ تعالی وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ
حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ جواب صداقت ورفاقت وایمان ابوبکر کا کتب اہلسنت سے
ثابت ہی خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
شب پنجشنبہ کو شہر مکہ مین علی کو اپنے بستر پر سولایا اور خود ابوبکر کے گھر سے اونکی رفاقت مین
اوسی رات باہر نکلے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے گوسفندان ابوبکر کا دودہ پیتے تھے اور عبداللہ
بن ابی بکر کہانا کہلاتے تھے انتہی اور مجمع البیان مین آیہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اول کسی کا ایمان آوردہ خدیجہ بود وبعد ازان ابوبکر اور یہی مذہب
اہلسنت کا ہی اسیطرح مشیر ودبیر ہونا ابوبکر کا اور مخاطب بکلمہ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ اور نزول آیہ الطعام
یتیم کا حسب مدعائی ابوبکر اور اختیار کرنا اونکا تقوی زہد بمفرطا کو خلاصۃ المنہج ومنہج الصادقین وغیرہ
سے ظاہر ہی اسیطرح جائز ہونا اکل وشرب وجماع کا رمضان مین بعد عشا اور حرام ہونا شراب کا
حسب مدعائی عمر تفاسیر مذکورہ سے اور وفور زہد وتقوی عمر کا مجمع البیان سے ثابت ہی اور جو تاویلات
مردودہ قاضی جونپور وہبۃ اللہ بورزہ نے مخالف تصریح مفسرین امامیہ کے کئے ہین حکم کلام بیہودہ
خداوند طرد ونقض اوسکا کلام صاحب منتہی الکلام وغیرہ مین موجود ہی اسیطرح ذکر بیعت الرضوان
مین شجاع ودلیر ہونا عثمان کا اور بیعت لینا آنحضرت کا جانب عثمان سے اور قرار دینا
دست چپ کو دست راست عثمان اور ہونا خواہران خاتون جنت کا زوجیت عثمان مین

عزت عمر زمانۂ جاہلیت کا جواب ...

رفاقت ابوبکر با آنحضرت و ایمان آوردن از کتب سنیہ

خلاصۃ المنہج وحق الیقین وغیرہ سے ثابت ہی اور روایات اسکے تبصرہ ہین لکھے ہین ایکطرح قرب مرقد
شیخین با جوار عالیجاہ نبی الثقلین دلیل ایمان کامل ہی اور ایسی فضیلت ہے کہ کوئی دنیا مین اوسکا
شریک نہین حتی کہ امام بحق ناطق جعفر صادق نے گواہی دی اونکے ایمان پر کہ کانا علی الحق وماتا
علیہ کذا فی احقاق الحق الغرض اگر روایات امامیہ بابت ثبوت ایمان و فضیلت شیخین و موت علی
الایمان فراہم کیے جاوین تو بہت ہین اور قرآن شریف کو اگر دیکھو تو مملو ہی شہادت فضیلت خلفاء
راشدین سے لیکن اوسکی دلیل حجت نہوسکے گی اسلیے کہ مجتہد کوفہ ہند نے رسالہ متعہ مین لکھا ہی علاوہ
آنکہ چون ناظم نظم قرآنی خلیفہ ثالث آمد احتجاج آن بر شیعیان راست نمیتواند شد انتہی بلفظہ
المشوم لہذا اسجگہہ کتب شیعہ سے نقل کیا گیا اور طوسی نے تجرید العقائد مین لکھا ہی الاحباط باطل
لاستلزامہ الباطل لقولہ تعالے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ وللطوسی برہان عقلی علی ابطال القول
بالاحباط والموازنۃ ذکرہ فی الفصول وغیرہ من کتب الکلامیۃ پس جس صورتمین کہ ایمان خلفاء
ثلثہ کا حیات ومماتمین ثابت ہی بشہادت امامیہ اور حبط باطل تو اب جو کوئی اونکے خاتمہ کو کفر
کہے وہ مصداق حدیث کافی کلینی کا ہی کہ جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہی انتہی **قولہ**
جب داخل دین مصطفوی ہوئے دیکھا کہ تائید غیبی دمبدم عروج و ترقی مین ہی زیادہ اوسمین سعی
کی اور دستور ہی کہ اکثر طرفدار اقبال مند کے ہوتے ہین اور جانب بار سے کنارہ کرتے ہین
اس کام کے طفیل چار بالش فرماندہی پر بیٹھے اور جان اپنی سے ظاہر مین براہ دین سوائے
فرار کے مغازی مین اور پشت دینی سے وقت سخت کے اور کوئی کام نہین کیا جواب تائید غیبی
اوسوقت ہوئی جب عمر فاروق ایمان لائے پہلے دین سست وضعیف تھا اور کوئی ناصر ومددگار
قوی نتھا آخر کو آنحضرت نے دعا کی اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام چنانچہ یہ
دعا جسطرح کتب اہل حق مین مروی ہی اسیطرح کتب اصول معتبرہ امامیہ مین بھی موجود ہی
روبالاختصار طریق اس حدیث کو رسائل فضل بن شاذان و تصانیف شیخ طبرسی و طوسی
و علم الہدی و شیخ مفید سے تتبع نکرکے بروایت مسعود عیاشی و نقل ملا مجلسی در بحار الانوار

فائدہ اسلام عمر

یعنی مجلد چہاردہم کہ اطول مجلدات ہی اور موسوم بہ کتاب السماء والعالم اکتفا کیجاتی ہی ملاحظہ
مذکور کہتا ہی کہ روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام انتہی اس صورتمین اسلام عمر کا بسبب
بسبب دعائے نبوی کے حسن عقیدت وخلوص نیت سے تہا نہ مثل اہل ایران کے کہ بزور شمشیر فاروق ہوا
اور نہ مثل جناب امیر کے کہ بوا سطۂ اقبال عمری از رہ تقیہ شریک نیک و بد عمر تھے جسطرح
امامیہ کہتے ہین بالجملہ جسکی بدولت اقبال حاصل ہوا اور ذلت مین مبدل بعزت مسلمین ہوگئی او
طرفدار بشاہدۂ اقبال معدوم الوجود کہنا تعامی وتجاہل یا وقاحت ہی وبس اور دعوی فرار کا
مغازی سے بے سند وحوالہ ماخذ کے عناد ولداد ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور فرار روز احد
بنص قرآنی معفو ہی لاستقیم بہ الحجۃ قولہ علم خدا مین تہا کہ شیطان ایکدن مردود ہوگا مگر جبتک
کہ مطیع رہا معلم ملائکہ ومقرب درگاہ الٰہی تہا جب نا فرمانی کی ملعون ہوگیا اسیطرح جو دین محمدی
مین آئے بقدر اپنے قدر ومنزلت کی اونہون نے احترام حاصل کیا جب طریق صواب سے منہ
پہیرا حسنات اونکے مبدل بسیئات ہوگئے جواب سیر مرتضوی قادح اس تقریر کی ہی
اسلیے کہ بصورت پہر جانے خلفاء ثلثہ کے ہرگز ممکن نہ تہا کہ جناب امیر شریک نیک وبد خلفاء رہتے
اور امنکے پیچہے نماز پڑہتے اور غنائم محاربات اونکے سے حصص لیتے اور اپنی اولاد کا
نام ابوبکر وعمر وعثمان رکہتے اسیطرح ابوذر وعمار بن یاسر ومقداد وسلمان شیعۂ علی
بہی عقب خلفاء ادائے صلوات نکرتے بلکہ خود جناب رسالت مآب ابوبکر کو آخر حیات نبی مین
پیش نماز مقرر نفرماتے اسلئے کہ امام کرنا کا فر یا منافق کا باوجود علم کے بالاجماع جائز نہین
اور آپنے بعد اس عبارت کے لکہا ہی کہ حضرت منافقین سے واقف تھے مگر نام ونشان انکا
بیان نفرمایا انتہی اور قرآن پاک کہ بتصریح صدوق الکواذب مرتضی برائے امام حجت ہی
ناطق ہی اسبات پر کہ آخر حیات نبوی مین مومن منافق سے تمیز ہوگئے تھے قال تعالیٰ
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ بلکہ بعد وفات نبوی

کوئی منافق زندہ بھی نرہا چنانچہ حدیث الا ان المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید سے معلوم
ہوتا ہی اور اگر کوئی بطریق ندرت باقی بھی ہوگا تو بھی بسبب شوکت صحابہ کرام وصولت اسلام خائف
وہراسان ہوگا کیا امکان تہا کہ خلاف دین یا مخالف واقع کچھہ کہے یا کرے اور مثال شیعہ انکے
اسجگہہ محض افادات شیطان الطاق بلکہ معلم الملکوت شہرۂ آفاق سے ہی اسلیے کہ رد و قبول
اوسکا منصوص ہی اور نفاق و ارتداد عمرو و دو و الالف کفر مسلمات اہل سنت سے ورنہ ایسی کیجیے حذر
یہہ ہی کہ جب بقول آپکے سامنے آنحضرت کے سفارتی فرار کرتے رہے اور وقت تخت پر بیٹھیہ
گئے اونہون نے تو بعد ممات نبوی وہ کام کیا جو خاص الخاص پیغمبر اولو العزم کا تہا یعنی قتال
مرتدین کہ ابو بکر صدیق نے کیا اور نزع ملک قیاصرہ و اکاسرہ و فتح روم و ایران وغیرہ کو عمر
نے کیا حتی کہ چار ہزار شہر کلان انکے عہد مین فتح ہوئے اور چار ہزار کنشت و بتخانے شکست ہوئے
اور چار ہزار مساجد بنائے گئے اور شہر بصرہ آباد کیا کذا فی تفسیر تنقیح الشعرا اور اشاعت و ادائے
کلام ربانی کہ عثمان نے کی جسپر جناب امیر کو رشک ہوا اور فرمایا کہ اگر یہہ کام عثمان نکرتا تو مین
کرتا اور جو قاتل دس ہزار صنادید کفار تھے اور صاحب ذو الفقار و ملقب بحیدر کرار اور سرگرم
امر دینی اور ولی و وصی نبی اونہون نے وہ کام کیا جو کسی احاد امت سے نہو سکے گا یعنی بعد وفات
نبی ایکبارگی جہاد و ہجرت سے قطع نظر کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ کفار اشرار ہوگئے اور دین محمدی
کو تقیہ و توریہ کرکے ایسا نیست و نابود کر دیا کہ آج تک انظار اہل عالم مین سیر شیخین محمود تہا
اور خصال مرتضوی کہ جبن و رضا بالکفر ہی مذموم و علی ہذا القیاس اس صورت مین انصاف ہی
سے قطع نظر کرکے فرمائیے کہ تقریر سامی کس پر چسپان ہی شیخین پر یا مرتضی علی پر اور کسکا
حال حیات و وفات نبوی مین ایک سا رہا اگرچہ باطن مین کچھہ اور ہو کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہی
اور کسکا حال ظاہر مین بدل گیا اگرچہ باطن مین کچھہ اور ہو حالانکہ بقول آپکے شیعہ کو حکم
ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور علم غیب اسرار خدا سے ہی انتہی حالانکہ بیچارے ابو بکر و عمر کو نہ خوف
دنیا کون حاصل تہا اور نہ موت اختیاری تہی اور یہان سب کچھہ تہا ع ببین تفاوت رہ

از کجاست تا بکجا **قولہ** مطابق مذہب سنیونکے یہی یہہ جواب ہی کہ حضرت ابوطالب عم رسول
سرور عالم تھے اور حال شفقت و محبت و مواسات اونکی کا نسبت آنحضرتکے تمام کتب سیر و تواریخ
مین لکھا ہی اور جمہور سنی باتفاق قائل ہین کہ ابوطالب کافر مری اور اونکی خدمت و جانفشانی
نسبت پیغمبر کے کچھہ فائدہ نکیا اسصورتمین درباره بعضے صحابہ فکر کرنا اور اونکی مخالفت کو باوجود
صحبت نبوی کے مستبعد جاننا جنس اوہام مالیخولیا سے ہی جواب یہہ گذشتہ زمین مین یہ لکھا
مین تفسیر ابوالحجارود اعمی جسکو کلینی اعور علو تفسیر جانتا ہی اوسمین بنصوص قطعی عدم ایمان حضرت
ابوطالب کو ملاحظہ فرماؤ اور چشم جہل کو منور کرو منتهی الکلام مین کافر کہنا شیعہ کا ابوطالب کو ثابت
کیا ہی بس یہہ جواب ناصواب کہ بناء فاسد علی الفاسد ہی مجیب پر مقلوب ہی اور کسی سنی نے رفاقت
نبوی کو بدون مقارنت ایمان موجب غفران و رضوان نہین کیا کہ نقل ناقل ناکل وارد ہو علاوہ اسکے
ایمان خلفاء ثلثہ کا تفاسیر مسبوق الذکر امامیہ سے ثابت ہی علاوہ اسکے قاضی شوستری نے مجالس
مین لکھا ہی کہ شیخین کو کافر جاننا امامیہ پر افترا ہی اسلئے کہ شیعہ محاربان حضرت امیر کو کافر
کہتے ہین اور شیخین اونسے نہین لڑے انتہی اور ملا عبد اللہ مشہدی شیعی مقر ہی ساتھہ ایمان
شیخین کے بلکہ اسبات کے کہ سارے صحابہ مسلمان تھے نہ مرتد چنانچہ تفسیر آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک مین لکھا ہی کہ مجرد اقرار بشہادتین و تصدیق اجمالی بما جاء بہ النبی مرتبہ اسلام
ست و بعد از رحلت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امت اجابت این مرتبہ اسلام داشتند
و بحفظ و صیانت ایزدی کہ وعدہ شدہ بود ازین مرتبہ بدر نرفتند این مقدار ازین عقیدہ اسلام
کافی بود از برای انقیاد و امر حضرت رسالت پناہی کہ درباب اخراج مشرکین از جزیرہ عرب
و درباب قتال با اہل ردت و با مانعین زکوۃ و با مدعیان کاذب نبوت و درباب جہاد با کفار فارس
و روم و غیر آن واقع شدہ بود و جمعے کہ متصدی خلافت و ریاست شدند درین امور کد
و کوشش بجد سے نمودند تا در نظر خلائق از استحقاق امر خلافت دور نیفتند و بسیاری ازین مردم
در مالیات دور اجتناب از محرمات ظاہرہ بلکہ در ترک بعض لذائذ مباحہ نیز مبرکت دریافت

عدم ایمان ابوطالب

صحبت شریف نبوی وبقاے اکن برکات در نفوس ایشان از جہت قرب مان از اہل ورع وزہد
وتقوی بودند ومساہلہ ومداہنہ کہ واقع شد در امر خلافت ودر حق اہل بیت بود وبس انتہی کلامہ
اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ وشیخین کو زیادہ اصل ایمان پر ورع وزہد وتقوی بہی برکت صحبت نبوی
اور بسبب باقی رہنے اون برکات کے انکے نفوس مین حاصل تہا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ صحبت انکی
ساتہہ پیغمبر کے براہِ خلوص قلبی تہی نہ براہِ نفاق وظاہرداری ورنہ فیض وبرکت صحبت کیونکر
حاصل کرتے اور ظاہر ہی کہ جب ایمان وورع وتقوی وزہد انکا باعتراف امامیہ ثابت ہی بالیقین
تو دعوی امامیہ کا کہ امر خلافت وحق اہل بیت مین انسے معصیت ظاہر ہوئی دعوی ادعا خلاف
ماثبت بالیقین ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ بات بہی صحابہ سے بنا بر تمسک کے ساتہہ کسی دلیل کے یا بسبب فہم
اس امر کے کسی نص سے واقع ہوئی ہوگی نہ بنا بر قصد معصیت اسلئے کہ اگر صحبت پیغمبر نے اپنی
تاثیر کی ہوگی تو اس امر عظیم مین کسطرح ایسی حرکت بے برکت انسے دیدہ ودانستہ بنابر
طمع دنیا وحب جاہ ومال صادر ہوتی والا زہد وتقوی واجتناب از محرمات انمین ہرگز موجود نہوتا
اور یہہ جو کہا ہی کہ یہہ سب اسلئے تہا کہ نظر خلائق مین استحقاق خلافت سے دور نگرین رجم بالغیب
وادعاے علم قلوب ہی ہم لوگ مکلف بظاہر حال ہین جسکو ظاہر مین نیک دیکہین گے نیک
کہین گے معہذا باعتراف شہدی علت انکے حسن احوال کی برکت صحبت شریف نبوی تہی پس البتہ
باطن مین بہی اس برکت صحبت نے اثر کیا ہوگا بالجملہ ایمان صحابہ کا خصوصا شیخین کا باورع وزہد
وتقوی وپرہیز محرمات بلکہ بعضے مباحات اور اخراج مشرکین کا جزیرہ عرب سے ومقابلہ ساتہہ
کفار روم وفارس وایران وغیرہ وفضائل وخصائص کے ثابت ہی وللہ الحمد اور مثال ابوطالب کہ
معین نبوی بنا بر قرابت ووصیت پرورش عبدالمطلب تہا قیاس مع الفارق بلکہ جنون بحت
وخبط صرف ہی کہ یتخبطہ الشیطان من المس تنبیہ مخفی نرہے کہ یہہ سوال وجواب سوم ہی کہ
مشتمل ہی بارہ بیان پر ہذیان پر مثل اسولہ واجوبہ سابقہ محتوی تہا خرافات بے اصل پر
جسکا جواب الجواب ختم ہوا والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات قولہ اول کہنا شیخ کا کہ عبداللہ

ابن سبا یہودی بانی فرقہ اہل تشیع ہوا محض سخن سازی ہی عبداللہ بن سبا کہ یہودیت مین
یوشع بن نون وصی حضرت موسی کو خدا جانتا تھا جب مسلمان ہوا حضرت علی کو براہ کجروی خدا کہنے
لگا الی تمرہ ایمان او بنام فرقہ سبائیہ معروف ہین اور یہہ اک فرقہ غلات سے ہی جواب تنبیہ
محض مباحثہ سخن شیخ کو سخن سازی پر محمول کیا اور جو اوسکے جواب مین لکھا اوسکو قل کہا ہم
شیخ نے اس قول مین دعوی تفرد کا نہین کیا بلکہ تواریخ شاہد اسکے حاکی ہین خصوصاً رجال
کشی وغیرہ سے ظاہر ہی کہ مدار علیہ تشیع محمدیکا کہ قول بخلافت بلافصل مرتضوی ہی ابن سبا ہی نے
رسم تبرے کی اسنے بنیاد ڈالی ہی ازالۃ الغین مین ہی کہ ابوبکر عمرو کشی نے اسماء الرجال مین
عبداللہ بن سبا یہودی کو بانی التشیع کہا ہی وہکذا ذکر صاحب مجمع البحرین فی تحقیق لفظ زندیق
اور مترجم تاریخ سمساطی عدوی شیعی کہ اوسنے تاریخ طبری کو بطور جدید دہایا ہی اور مجمع البحرین
ومطلع النیرین فخرالدین نجفی ورجال کشی اور فہرست شیخ ابوجعفر طوسی سے ظاہر ہی کہ ابن
سبا محدث تشیع خاص ہی اور اتباع اوسکے شیعہ تھے اور اس مذہب مین غلو تمام رکھتے
تھے اور یہی شخص بانی مبانی فتنہ قتل عثمان تھا الی آخر ما قال بالجملہ ابتدا مین فرقہ اسکا سبب
بغلات تھا پھر جسقدر زمانہ گذرتا گیا اور تلامیذ مختلف العقائد متفرق ہوتے گئے اوسیقدر
تفرق تشیع ہوتا گیا یہانتک کہ غلات بیس فرقہ ہوگئے پھر انسے اور لوگ نکلے مثل امامیہ
اثنا عشریہ وغیرہ کے وہم جرا جسطرح ملت موسوی مین بانی التشیع بنی اسرائیل فرعون تھا قال
تعالی اِنَّ فِرعَونَ عَلَا فِی الاَرضِ وَجَعَلَ اَہلَہَا شِیَعًا اسیطرح اس ملت مین ابن سبا پیدا ہوا فرق اتنا
ہی کہ وہ بادشاہ تھا یہہ بے سامان آپکے پاس اگر کوئی دلیل صحت دعوی کی مخالف تصریح علماء
امامیہ کے موجود ہو پیش کرو **قولہ** دوسرے یہہ کہ شیخ نے بشد و مد تمام کہ ذکر فرق موسوم
بشیعہ کا لکہا ہی سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کے سب گمراہ ہین اثنا عشریہ کو اونسے کچھ واسطہ
نہین پس انکو شامل مخالفین کے لکھنا اور ایک اونہین سے گننا از تعصب ہے جو بسبب
عداوت قلبی کے کوئی امر متصور نہین ہوتا **جواب** لشکری حضرت امیر کے سبب قول

وسوسہ ابن سبا یہودی کے اول چار فرق ہو گئے تھے ایک شیعہ مخلصین کہ ملقب باہل سنت وجماعت ہین دوسرے تفضیلیہ تیسرے سبیہ چوتھے غلات پھر جب غلات پہلے تو اونمین سے امامیہ نکلے پھر سال دو صد و پنجاہ ہجری مین امامیہ سے اثنا عشریہ ظاہر ہوئے اس حساب سے داخل ہونا اثنا عشریہ کا سلسلہ دین ابن سبا یہودی مین طبقہ بعد طبقہ ثابت ہی اور انکار اوسکا مکابرہ و حذا ماقیل شعر زہیر فاجران مذہب چہ پرسی ٭ سگ و سگ زادہ کرسی بکرسی ٭ **قولہ** تیسرے شیخ کہتا ہے کہ مذہب شیعہ نے ہر وقت مین ہر رنگ تازہ جلوہ کیا یہہ بات محض واسطے تنفر و وحشت عوام کے اوسکی تصنیف ہی سنت وجماعت مین وہ چند شیعے مذاہب عجیبہ ہین کہ جلوہ ہائے بوقلمون رکھتے ہین فضائح فرق باطلہ کہ شمار و قطار سنیون مین ہین رد کتب شیخ دہلی و ابن حجر و روزبہان و خواجہ معصوم مجددی وغیرہ مین جواب ترکی بترکی مسطور ہین دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی پس حنفیہ وغیرہ نے جو جواب کہ واسطے برئیت اپنی کے فرق متنوعہ سنت وجماعت سے تجویز کیا ہو وہی جواب فرق مختلفہ موسوم بشیعہ سے اثنا عشریہ کیطرف سے تصور کرین جواب باینح اسکا یہہ ہی کہ جو فرق امامیہ ہین وہ سب آپکو شیعہ کہتے ہین اگرچہ بضمیمہ فصول ان اجناس سے بینہم ممتاز ہوں ولیکن تشیع سے کسیکو انکار نہین بخلاف اون فرق کے جنکو شیعہ بزور و ظلم دامن اہل سنت سے باندھتے ہین کہ اونمین کوئی اپنے کو سنی نہین کہتا مثل معتزلہ وغیرہ کہ انہون نے اپنا لقب اہل العدل والتوحید رکھا ہی نہ سنی وعلی ہذا القیاس اس صورت مین جواب سنیون کا شیعہ کیطرف سے متمشی نہین ہوسکتا دوسرے تفرق شیعہ کا بالخصوص اثنا عشریہ قرآن سے ثابت ہی کہ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ اسطرح کی نص اگر کوئی واسطے تفرق اہل سنت کے قرآن سے موجود ہو لاؤ بتلاؤ حالانکہ شیعہ ہونا جمیع فرق امامیہ کا اور کثرت تفرق شیعہ کی گو ایک دوسرے کی تکفیر کرین باعتراف علمائے امامیہ ثابت ہی حسین علی خان برادر بزرگ سبحان علی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ این مذہب معتقد ہیچ عاقلے از امامیہ نیست کہ جمیع فرق شیعہ ناجی باشند چہ اینہا بعضے فرق شیعہ را کلاب ممطورہ گویند و نصیری و دیگر غلات را کافر دانند باوجودیکہ اطلاق شیعہ بر ہمہ

مى نمايند انتهى ملكہ آپ كو بہى اقرار كثرت تفرق تشنيع كا ہى گراوسكو بمعارضہ ناقص آپ دفع كيا چاہتے
ہين پس ثابت ہوا كہ در كتب مذكورہ مين جس كسى رافضى نے معتزلہ و خوارج وغيرہ كو سنى ٹھيرا كر
صاحب تحفہ قصد كيا ہى مخالف بداہت عقل نقل ہى كيونكہ اگر يہ فرق سنى ہوتے تو كتب اہل سنت
مين رد انكے مذاہب كا كيون لكہا جاتا آپنے تو كتب كلاميہ اہلسنت كو نہين ديكہا اور ديكہتے تو كيا ہوتا
ليكن كسى سنى سے دريافت كر ليا ہوتا اور اگر سنى كى بات قابل وثوق نہ تہى تو كسى عالم شيعہ سے معلوم
كر ليا ہوتا كہ كتب اہل سنت مملو ہين رد خوارج و معتزلہ و قدريہ و جبريہ و سوفسطائيہ
و شيعہ وغيرہ سے كوئى دنيا مين ايسا نہو گا كہ اپنے دين كا رد اپنى كتابون مين آپ لكہے ہان مقلد ائمہ
اربعہ اہلسنت سنى ہين اور مذہب اہلسنت انہين مين منحصر ہى چنانچہ آپنے بہى اقرار اسكا صفحہ
مين كيا ہى و لفظہ ہكذا الحق كلام سنت و جماعت مراد از پيروان اين چہار كس است انتہى اسمعو تمہين
تشنيع تمہارى محض بے اصل ہى اسليے كہ انكا اختلاف فروع مين ہى نہ اصول عقايد مين كہ ان
مرا نسا اور انہين كسى نے جلوہ بوقلمون مثل شيعہ گوناگون نہين كيے اور نہ تضليل و تكفير ايكديگر
كى چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مين لكہا ہى كہ باوصف اين خلاف چون در اصل فطرت يكيا ند تصديق
يكديگر ميكنند انتهى اور اگر مقصود اختلاف اصول مذاہب ہى چنانچہ لفظ اشاعرہ سے كہ ہر جگہ لكہتے
كلام زبان عداوت ترجمان پر جارى ہوتى ہى مفہوم ہوتا ہى تو جواب اوسكا يہ ہى كہ علمائے اہل سنت
كو اصول دين مين اختلاف نہين الا البعض متفرعات مين شبہہ باختلاف لفظى وہ بہى منجر بتكفير يكديگر
جسطرح اثنا عشريہ سب شيعہ كو كافر كہتے ہين اور سب شيعہ انكو مرتد جانتے ہين سو بنا بر اس اختلاف كے
تين فرقے ہو گئے ہين اشعريہ و ماتريديہ و حنابلہ اور اصل اوسكى يہ ہى كہ حق تعالى نے علماء اہل سنت كو
دو چيزين عنايت كى ہين ايك فہم رسا جسكے سبب سے خوب سخن كو سمجہتے ہين اور صرف الفاظ پہ
نہين ہو ليتے دوسرے انصاف و قلت حسد جسكے سبب كلام ہر قائل كو محمل نيك پر حمل كرتے ہين اور تا
امكان تكفير و تضليل سے بچتے ہين مثلا ماتريديہ قائل ہين بصفت ہشتم بارى تعالى جسكو تكوين كہتے
ہين اور اس صفت كو قديم جانتے ہين اور اشعريہ صفت تكوين كو اعتبارى جانتے ہين اور

اختلاف اشاعرہ و ماتريديہ و حنابلہ

صفت تكوين

ہین کہ تعلقات قدرت وارادہ صفت مذکور کے حادث ہوا کرتے ہین سو جسطرح تعلقات جمیع
صفات کے حادث ہین اوسیطرح اس صفت کے بھی حادث ہین پس کلام ماتریدیہ کو کہ قائل بقدم صفت تکوین
ہین حمل کر سکتے ہین قدم مسبب صفت مذکور پر کہ قدرت وارادہ ہی اور تضلیل وتکفیر اونکی نہین کرتے
اسیطرح حال ہی اختلاف کا ہی جو فیما بین ان تینون فرقون کے واقع ہی مثلاً اشاعرہ وماتریدیہ کہتے ہین
کہ کلام خدا غیر مخلوق ہی اور مراد اوس سے کلام نفسی رکھتے ہین نہ الفاظ اسلیے کہ حدوث الفاظ کا کہ
کیفیات اصوات غیر قارہ ہین بدیہی ہی اور بدیہی کا انکار نہین ہو سکتا اور حنابلہ کہتے ہین کہ ہر چند الفاظ
کیفیات مذکورہ ہین لیکن عدم قرار اونکا وجود تلفظی مین ہی اور بیان الفاظ کو ایک وجود دوسرا
ہی متخیلہ سامعین مین کہ بطریق تجدد امثال کے قرار دراز رکھتا ہی مثلاً گلستان شیخ سعدی کو اوسی
وجود کے ساتھ کہیے جو شش صد سال قبل اسکے موجود تھی یعنی یہی الفاظ کہ منت مر خدای را عز وجل
الی آخرہ اول متخیلہ شیخ سعدی مین موجود ہوئے پھر متخیلہ سامعین مین وہلم جرا آجکے دن تک پس کلام
لفظی الٰہی کو علم الٰہی مین مانند کلام نفسی قدیم کے کہتے ہین اسمین کچھ انکار بدیہی کا لازم نہین آتا
بلکہ عموم نص کلام اللہ غیر مخلوق کو ظاہر سے پھیرنا اور کلام نفسی پر محمول کرنا بعید از فہم ہی اشعریہ
وماتریدیہ سمجھ جاناکہ سخن حنابلہ کا بدیہی ہی انکی تکفیر وتضلیل کرنا چاہیے اسیطرح اشعریہ
کہتے ہین کہ حسن وقبح افعال مین بمعنی ایجاب ثواب وعقاب ذاتی افعال کا نہین ورنہ الاشرعیین لنسخ
جائز نہوتا اسلیے کہ جو چیز بالذات ہی وہ مختلف ومتخلف نہین ہوتی ماتریدیہ کہتے ہین کہ واسطے
افعال کے پہلے وجود شرع سے کچھ حکم نہین نہ وجوب کا نہ حرمت کا جسطرح معتزلہ کہتے ہین لیکن نفس فعل
مین کچھ ہی جو اقتضا کرتے وجوب کرتا ہی جیسے نماز کہ مشتمل ہی مناجات پر اور شارع حکیم ہی حکم اوسکا
بیہودہ نہین پس جو قابل وجوب ہی اوسکو واجب کیا ہی اور جو لائق حرمت ہی اوسکو حرام کیا ہی
ہان حسن وقبح بعض افعال کا ہمارے عقول ناقصہ سے مدرک نہین ہوتا اس جہت سے اشعریہ نے انکار حسن
قبح ذاتی افعال کا کیا ہی کہ عوام اپنے عقول ناقصہ سے اس میدان پر خطر مین جولان نکرین
اور جادۂ ایمان سے باہر نجاوین چنانچہ اشارہ مرتضوی اسی طرف ہی کہ لو کان الدین بالرای لکان

ف کلام النفسی کا بیان

ف حسن وقبح افعال

باطن ایسا اولی بالسبع من ظاہرہ تیس اشعریہ قائل تکفیر و تضلیل نہیں اسیطرح سارے متکلمین صفات
باریتعالی کو زائد ذات بحث پر کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اثبات قدمار مستقلہ یعنی ذوات متعددہ کا
کفر ہی اور اثبات قدم اکیذات کا اور تبعیت اسکے قدم صفات او نکا ہرگز کفر نہیں اور علمار ماوراء
النہر نے اثبات قدمار متعددہ و توصیفات متعددہ سے احتراز کر کے صفات باریتعالی کو لاعین ولاغیر
سمجھا ہے اسلئے کہ اگر عین کہیں تو نفی اونکی لازم آوے اور مذہب معتزلہ و فلاسفہ ہو جاوے اور اگر لاعین کہیں
یعنی غیر تو طعن و تشنیع مخالفین کے بابت اثبات قدمار متعددہ کے متوجہ ہوویں اسلئے عینیت و غیریت
دونوں کی نفی کی اور جمہور متکلمین سمجھے کہ مراد انکی نفی غیریت سے نفی غیریت مستقلہ ہی جسطرح سے کہ
ہم کہتے ہیں نہ انکار صفات مذکورہ کا و لہذا نفی عینیت حقیقیہ و نفی غیریت حقیقیہ ایک ہی چیز کی
ایک چیز سے صریح سفسطہ ہی اسیطرح علمار ماتریدیہ کہتے ہیں کہ السعید قد یشقی والشقی قد یسعد
اشعریہ کہتے ہیں السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن امہ سو ہر ایک نے دوسرے کی
غرض سمجھ لی اسلئے تکفیر و تضلیل نہیں کی کیونکہ ایک فریق نے نظر انجام پر کی دوسرے نے
اعتبار و سنا ہی کیا اور تبدیل سعادت بشقاوت و شقاوت بسعادت کو جائز رکھا اسیطرح حال
اختلاف ایمان کا ہی کہ الایمان ہو التصدیق فقط والاقرار کاشف عن التصدیق او ہو التصدیق
والاقرار والعمل یعنی ان العمل من مکملاتہ جمہور متکلمین شافعیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل ہیں ساتھ قول اخیر
اور حنفیہ قائل ہیں ساتھ قول اول کے فلہذا یہ جزم نہیں کرتے ساتھ اپنے ایمان کے اور کہتے ہیں
انا مومن انشاء اللہ تعالے اور حنفیہ کہتے ہیں انا مومن حقاً اسلئے کہ کمال ایمان میں کہ عمل ہی شبہ
ہی کہ ہی یا نہیں اور نفس ایمان میں کہ تصدیق ہی کچھ شبہ نہیں وعلی ہذا القیاس آپس او علمار اثنا عشریہ
کا بابت بو قلمونی مذاہب اہلسنت و تفرق اصول غیر صحیح ہی اپنے اصول میں قطع نظر فروع
کے دیکھیں کیا کچھ اختلاف موجود ہی جیسے قول بالبداء والرجعہ کہ بعضنے اوسکا انکار کیا اور
جیسے قول بحذف آیات بسیار کلام الہی سے کہ جمہور اثنا عشریہ اوسکے قائل ہیں اور بعضنے
ہی اوسکو سا بق ثابت کیا ہی اور کتاب معتقدات صدوق الکاذب قمی میں بڑا انکار اوسپر کیا ہی

صفات باریتعالی زائد بر ذات ہیں

تبدیل سعادت و شقاوت

اختلاف ایمان

اور بشدت نفی کے اور مانند قول بحجیت قیاس کہ بحمد اللہ اثنا عشری اوسکا قائل ہی اور باقی منکر چنانچہ
اسی جہت سے اونکو ثلث عشری کہتے ہین معہذا ایکدوسریکی تکفیر و تضلیل نہین کرتے اسلئے کہ ابن
بابویہ قمی کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اوسکو ملقب بصدوق کیا ہی گو بہت امور مین کذوب ہی
پس جو اسکا جواب شیعہ دین وہی ہمارا جواب ہی آور ان امثال تقاریر سے کہ بطور مشتے نمونہ از خروارے
ہین بخوبی ثابت ہو گیا کہ اہلسنت مین تفرق کثیر نہین اور تشعب مذاہب جس سے تکفیر و تضلیل یکدیگر
لازم آوے غیر موجود ہی بخلاف شیعے کے کہ ہر زمانے مین اصولاً و فروعاً و کثرۃً و قلۃً جلوہ ہائے بوقلمون
کرتے رہے اور نیرنگ پردازی و شعبدہ سازی سے ہمیشہ دہوکا دیا کیے اب عیب پوشی اپنی کو تہمت
تفرق و اختلاف فرق و مذاہب دامن اہلسنت و جماعت پر باندہتے ہین قاتلھم اللہ انی یؤفکون
قولہ چوتہے شیخ نے باب اول مین لکہا ہی کہ یہہ گروہ بارہ اماموں کو خلیفہ جانتے ہین اور امام مہدی کو
زندہ و پنہان سمجہتے ہین الی قولہ طرفہ روباہ بازی و ابلہ فریبی کی ہی الحمد للہ کہ علمائے اثنا عشریہ نے
جواب معقول لکہے ہین کوئی بات نہین چہوڑی کہ ہم لوگوں کو فکر جواب ہو اس زمانہ مین بسبب شیوع صنعت
چہاپے کے یہہ سب کتابین میسر ہین **جواب** ہمکو آرزو رہی کہ کسی جگہہ تو تمنے سوائے حیرت زبانی و تحکم بحت
کے کوئی حرف باب تحقیق سے لکہا ہوتا یہہ نیا طریقہ رد کا اس زمانے مین نکل گیا ہی کہ قول خصم کو
نقل کیا اور کہدیا کہ یہہ محض سخن سازی ابلہ فریبی روباہ بازی ہی اور رد مقدمات دلیل خصم سے
قطع نظر کی اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین **قولہ** پانچوین برعکس نہند نام زنگی کافور آپکو شیعہ
اولی کرکے اور ایک خلق کو جاہل سمجہکر عالم کو گمراہ کیا شیعہ اولی تابعان ثقلین ہین کہ ظاہراً و باطناً
تولا ساتھہ اہلبیت کے رکہتے ہین اور اونکے دشمنون سے تبرا کرتے ہین بارہ امام ایکے بعد دوسرے کو
جانشین خیر الانام جانتے ہین بقا دنیا کا بقول سرور دو جہان انکی بقا تک ہی حاکم نے
مستدرک مین روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا النجوم امان لاہل السماء فاذا ذہبت اتاہا یوعدون

واہل بیتی امان لامتی فاذا ذہبت اتاہا یوعدون وایضا اخرجہ ابن ابی شیبہ و مسدد فی مسندیہما
والترمذی فی نوادر الاصول وابو یعلی والطبرانی وجماعۃ اخری **جواب** یہہ طعن تشنیع بہی

شیعہ اولیٰ اہلسنت تھے

جمع وخرج زبانی ہی ہی زبردانی حالانکہ شیعہ اولی ہونا اہلسنت کا کتب امامیہ سے ثابت ہی اسطرح
کہ عبارت وثیقہ حسن مجتبی کہ متفق علیہ فریقین ہی اوسمین منجملہ امور مصالحہ کے یہہ بھی تہا کہ شیعہ
امیر المومنین اور اونکی انصار واولاد واموال مامون رہین اور معاویہ اونپر ظلم نکرے چنانچہ یہ
مضمون کو آپنے بھی صفحہ ہشتادم مین بعین ادا کیا ہی کہ اول معاویہ از اہل عراق وتابعان وشیعیان
کہ کینہ وبغض در دل میدارد انتقام نکشد تمام اسود واحمر از وی در امان باشند ہیچکس مواخذہ نکند لہذا کلام
تبر فرما کہ مراد شیعہ سے اسجگہہ کون ہین مہاجرین وانصار وتابعین اخیار یا وہ لوگ جنہوں نے وادیہا
دی اور مسالک فرق سبئیہ تھے جو ثانی باطل ہی اول متعین مہاد ہو المطلوب آور وجہ بطلان ثانی
کہ جناب امیر اپنے عہد خلافتمین قدرت اظہار عداوت اصحاب کبار نرکھتے تھے بلکہ باعتراف امامیہ تقیہ
اہلسنت پر بسر کرتے تھے چنانچہ اسی جہت سے حسن مجتبی کتاب مختوم وسر مکتوم مین ماموربدارا
وتقیہ ہوئے شنائے علیہ کیونکر تصور ہوسکتا ہی کہ حسن مجتبی اہل تبرا کے لئے ایسی سرپرستی علی رؤس
الاشہاد کرین اور معاویہ کو حکم فرماوین کہ تم سبئیہ پر ظلم نکرنا معہذا معاویہ کب اسکو قبول کرتے اور مہاجرین
وانصار وتابعین باالاحسان کہ معتقدین خلفاء راشدین تھے کیونکر اوس وثیقہ پر صبر اپنی کرتے اور گوارا
ہوتے پس متعین ہوا کہ مراد شیعہ اولی سے مقتدایان اہل سنت ہین حتی کہ ابن بابویہ قمی وشیخ مفید
وقطب راوندی وابن شہر آشوب مازندرانی بھی اتنی بات پر ساتھہ اہل حق کے متفق ہین وتقدمتہم تمام
اور ظاہر ہی کہ انکے وقت مین خبر دوازدہ امام کی مطلق نتہی اور نہ اس عقیدہ کا مذکور تہا اور نہ وہ
تبرا کرتے تھے اور حدیث ثقلین مین کہ ہر جگہہ زبان زد سامی ہی ذکر تبرے وائمہ اثنا عشر کا بہی اور
کیونکر ہو کہ ابتدا لقب شیعہ سنہ سی وہفت ہجری سے ہی اور اثنا عشریہ تبرائیہ سنہ دو صد وہفتاد مین
حادث ہوئے اور بعد و تین سال کے شیعہ اولی سے شیعہ تفضیلیہ پیدا ہوئے کہ از انجملہ ابو الاسود
دئلی واضع علم نحو ہی اور ابو سعید یحیی بن یعمر عدوانی اور سالم بن حفص اور عبد الرزاق صاحب
مصنف محدث مشہور اہل سنت اور ابن السکیت صاحب اصلاح المنطق انکے بعد شیعہ سبئیہ کہ
اعاظم اصحاب وامہات المومنین کو طعن کرتے تھے اصل تبرا انہنے نکالا ہی پھر فرق کثیرہ متفرق ہوئے

جیسے کیسانیہ و مختاریہ و ہشامیہ و زیدیہ و شیطانیہ و زراریہ و اسماعیلیہ و مبارکیہ و اثنا عشریہ و ممطوریہ وغیرہ اور جو حدیث مستدرک وغیرہ سے لکھی ہی اگرچہ مسترق ہی احیاء المیت سے لیکن مضر اہل سنت نہین کیونکہ اوسمین تخصیص ائمہ اثنا عشریہ کی اور ذکر تبرّے تولّے کا نہین اور لفظ نجوم کہ یادگار حدیث اصحابی کالنجوم ہی موجود ہی اگرچہ ضعیف ہو اور نہ اوسمین ذکر غیبت امام مہدی کا ہی فلیعلم قولہ مین کہتا ہون کہ گیارہ امام جوار رحمت الٰہی مین آسودہ ہوئے امام بارہوین کہ فرزند امام یازدہم حسن عسکری ہین طفلی مین امام مفترض الطاعت ہوئے اور سرداب سرّمن رای مین غائب ہوگئے مثل حضرت عیسیٰ و حضرت خضر و الیاس کے زندہ ہین اور یہہ بات قدرت خدا سے کچہہ عجیب نہین زندہ ہونا بدترین خلائق دجال ملعون کا قصہ تمیم انصاری وغیرہ سے اخبار سے ثابت ہی پس جبکہ بد نیک ہوتا ہی زندہ ہونے مین قائم آل محمد کے کہ بہترین خلائق ہی کیا جگہہ استعجاب کی ہی یہہ بات یقینی ہی کیونکہ ہمارے ائمہ برحق نے ہمکو خبر دی ہی نواصب ناحق پیچ و تاب کہاتے ہین اور قبیل ممتنعات سے گنتے ہین جواب یہہ عقیدہ مخالف نص صریح و عقل صحیح ہی اور ہمپر حجت نہین اسلئے کہ خصم پر اوسکے مسلمات سے احتجاج کرتے ہین نہ اپنے عقائد سے کما مر مرارًا اور وجہ خلاف یہہ ہی کہ احادیث صحیحہ اہل سنت ناطق ہین اسبات کی کہ عمر مہدی موعود کی وقت ظہور کے چالیس سال یا کچہہ کم زیادہ علی اختلاف الروایات ہوگی نہ صدہا سال کی اور عوملی امامت کا عمر چہل سالہ مین کرینگے نہ طفولیت و شیخوخیت مین اور مخرج اونکا حرم شریف کعبہ معظمہ ہوگا نہ غار سامرّا اور وہ بیٹے عبد اللہ نام سید کے ہونگے نہ فرزند بلا واسطہ حسن عسکری کے اور ظاہر ہونگے نہ مخفی اسواسطے کہ اختفاء صدہا سال مین قباحات شرعی و عقلی بہت ہین کیونکہ نصب کرنا امام کا نزدیک شیعہ کے لطف ہی اور ذمہ خدا پر واجب پھر جب امام مخفی ہوئے تو اوسمین کیا لطف ہی لطف جب تہا کہ امام ہون اور اونسے کام امامت کا کہ تائید دین اور سرکوبی مخالفین شرع مبین و اظہار اسلام و تذلیل معاندین ہی علی رؤس الاشہاد سر انجام ہو والا غرض نصب امام فوت ہی اور وجود اونکا عبث اسلئے کہ سارا کارخانہ دین کا جسکے لئے امام ہین بسبب غیبت کبریٰ کے درہم برہم ہوا جاتا ہی ولنعم ما قیل بیت بازی خود روزگار بود م عمر شد

غیبت امام مہدی

از بخت امیدوار بودم ہمہ عمر شب بے مایہ بشکر سود ماندم ہمہ جا بہ سبب بے وعدہ در انتظار بودم ہمہ عمر
اور نیز ضرورت اختفا کی کیا ہی اسلیئے کہ بطور شیعہ امام اپنے اختیار سے مرتے ہین بس ہرگز وہ مرینگا
ہی نہین اگر اندیشہ ایذائے خلق ہی تو وہ بہی ممکن نہین کہ ہنوز عالم مین شیعہ بہت ہین کہان تک
نصرت نکریںگے مہذا اعتراض امام حسین پہ عائد ہوتا ہی کہ اونہون نے کیون فرار عبادت مجاہدہ
اجر جزیل صبر و مشقت سے اختیار نکیا بخلاف صاحب الزمان کے کہ اونکو بالقطع معلوم ہی کہ مین نزول
عیسی تک زندہ ہون اور مالک شرق و غرب ہونگا اب چاہیے کہ دعوت بر ملا کرین خصوصا اس
حال مین کہ شیعہ مخلصین اونکے منتظر قدوم غیبت لزوم ہون اور بلاد عراق و خراسان و
ہند و سند خاصۃً بلاد پورب و بنگالہ و لکھنو و دکن علی الخصوص بعض محلات لودیانہ و کلکتہ و حیدرآباد
بہوپال و غیرہ مین لیل و نہار نگرانی ہو اور ہزار طرح کی یادگاری و مرثیہ خوانی تجہر ہوی محض اس توہم
کہ مبادا کوئی تورانی یا اسلام بولی یا وہابی دہوکا دیکر مثل مرزا مظہر مرحوم کے قصد قتل کریگا
گو موت اپنے اختیار سی ہی خروج نکرنا بقول ابن مطہر منحصر علی الجبان لا یستحق الامامۃ بنا ہی اور
منصب امامۃ مین جسکی بنا شجاعت و دلاوری پر ہی بٹا لگاتا ہی حالانکہ نہ خوف جانکا ہی نہ دہر کسی
انسانکا اور نہ کسی سنی بادشاہ نے ڈرایا ہی اور نہ اشتہار گرفتاری جاری فرمایا ہی معلوم نہین
بموجب موجب عقلی و نقلی کیون اسقدر غیبت ٹہانی ہی اور شیعہ اتنا حشر کو لطف و اصلح سے محروم
رکہا ہی حالانکہ صد ہا سال سے لاسیما عہد صفویہ سے آج تک سب چہوٹے بڑے دل و جان سے
مشتاق دیدار شریف ہین اور مال و جانکو نثار مقدم ہمایون کیا چاہتے ہین اور ہمیشہ غار سامرا پر
کہڑے رہکر چیختے چلاتے ہین کہ یا حضرت ہماری فریاد کو پہنچو اور سنیونکے ہاتہ سے چہڑا چہوڑو
دیکہو سب ایرانی چہری بند بہائی کاریگر اُٹہ وہ بلکہ روس بہی بپاس بعض قرابت تمہاری مدد
ہین اب کیا جاگہ توقف و محل تخلف و موقع اختفا و مقام احتجاب مثل خدا ہی لیکن یہہ فریاد اصلا
مسموع نہین ہوتی بلکہ بعضو کے آمر یاد شتغال و بال شتغال بست انکے حلق بیٹہتے ہین این امامت نشد
قیامت شد سنت انبیا و اوصیا کی یہہ تہی کہ مخالفین کے ہاتہ سے ایذا اوٹہاتے اور صبر

کرتے بلکہ راہ حق مین باتلاف نفس و مال راضی ہوتے جسطرح حضرت یحیی و زکریا وامام حسین

و زید شہید وغیرہ نے کیا قال تعالی وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل

اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین باآنکہ انکی موت انکے اختیار مین نہ تھی

اور نہ عالم ماکان و مایکون تھے اور نہ جانتے تھے کہ ہم طویل العمر ہین لیکن اختفا و استتار

نکیا اور جفاء اہل جفا پر تحمل کرکے جان عزیز کو راہ حق مین دیدیا آرے شعر گر نثار قدم یار

گرامی نکنم ٭ گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید ٭ اور مثال طول عمر کی بلکہ اختفاء طویل کے ساتھ

عیسی و الیاس و دجال کے عجائب استدلال ہی اسلیے کہ اول تو بقاء عیسی ثابت بالنص ہی

اور مقدمہ صاحب الزمان مین کوئی نص وارد نہین فاین ہذا من ذاک دوسرے عیسی کسی زمانہ مین

ظاہر ہے اور تیسرے تبلیغ رسالت مین مصروف تھا بخلاف مہدی کے کہ ظہور انکا منحصر بین امامت عموم

خلق پر نہوا چوتھے آنا عیسی کا واسطے قتل دجال کے ہوگا نہ واسطے تبلیغ رسالت کے والا

باوجود امامت صاحب الزمان کے کیا حاجت رسالت ہی پانچوین عیسی آسمان پر مرفوع

ہین نہ مثل مہدی زمین مین مخفی بطور تقیہ کے چھٹے عالم ملکوت کو حکم دوسرے جہان کا ہی

تو گویا فی الواقع وہ دنیا مین زندہ باقی نہین بلکہ حکم ملائکہ مین ہین اور عالم آخرت مین

ساتوین خضر اگرچہ مخفی ہین لیکن جو کام اونکو جانب خدا سے سپرد ہی اوسکو سر انجام دیتے

ہین اور حکم رجال الغیب مین ہین کبھی ظاہر نہونگے بیہودہ بطور تقیہ معطل و بیکار کسی خندق

و غار مین محتجب نہین بلکہ یفعلون ما یؤمرون اونکا یہہ اختفا حکم ظہور مین ہی بخلاف مہدی

کے کہ خلاف اصلح و لطف سرداب مین وجود معطل بخوف اعداء بیٹھے ہین کجا خضر و

کجا مہدی خانہ خدا کو رحبدا آٹھوین دجال لعین اگرچہ باقی ہی لیکن اختفا اوسکا بطور

تقیہ و جبن نہین معہذا منصوص الوجود ہی نہ موہوم موجود اور اوسکے ظہور مین قہر الہی

ہی بلکہ اوسکا اختفا عین اصلح و لطف ہی جسطرح عدم ظہور مہدی عین قہر و غضب ہی

علاوہ اسکے آپنے نیک کو ضد بد قرار دیا ہی سو یہہ قاعدہ مقتضی اسکا ہی کہ دجال و مہدی

ضد کامل ہون اسلئے کہ ایک خیر محبت ولطف صرف ہی اور دوسرا قہر محض جین فتنہ تو یہ ہی
کہ جسطرح دجال مخفی ہی مہدی ظاہر ہون جسطرح وہ طویل العمر ہی یہہ قصیر حیوۃ ہون وا
وہ پیدا ہو چکا ہی یہہ اب پیدا ہون نہ یہہ کہ جو اوسکا حال ہو وہ انکا مآل ہو کیونکہ اتفاق ہی
نہ تضاد بالجملہ مماثلت مہدی ین کی عیسیٰ وخضر والیاسؑ ودجال لعین سے بنا بر فقدان وجود مماثلت
صغریٰ کبریٰ خلاف عقل خالص از شوائب وہم ومخالف نقل صریح صحیح اہل فہم کے ہی کہان
عیسیٰ کہان مہدی فرق زمین وآسمان کا ہی کہان دجال شیطان کہان صاحب الزمان
تشبیہ مہدی کی دجال سے دینا کام دجالونکا ہی نہ انسان صاحب ایمان کا اگر کہین کہ
مقصود اسجگہہ صرف تشبیہ طول عمر ہی نہ اور امور تو بہی گو استبعاد عقلی قیاسی نہو لیکن مسائل
اعتقادیہ مین حجت شرعی سمعی ونص جلی مقبول ہوتی ہی نہ قیاسات شیطانی دجالی شیعہ
ساری عمر انہین اوہام مین مبتلا ہے ہیں ہزار حیف کہ ظہور صاحب الزمان نہوا شعر ما آن
للسرداب ان یلد الذی ٭ سمیتموہ بجہلکم مولانا ٭ فعلی عقولکم العفار فانکم ٭ ثلثتم العنقاء
والغولانا ٭ طرفہ ماجرا یہہ ہی کہ جسطرح اثنا عشریہ پسر حسن عسکری کو مہدی جانتے ہیں ایسیطرح
کیسانیہ محمد بن حنفیہ کو اور اسمعیلیہ اسمعیل بن جعفر کو اور بعضے محمد بن باقر کو اور بعضے جعفر
صادق کو اور بعضے موسیٰ کاظم کو اور بعضے محمد بن حسن مثنی کو اور بعضے محمد بن عبد اللہ بن
حسین کو اور بعضے یحیی بن عمر کو مہدی کہتے ہین غرضکہ اسباب مین باہم فرق شیعہ کے
مختلف ہین اور بعضے منکر کہ عسکری کے کوئی فرزند نہین ہوا اور اوسکی میراث اونکے بہائی
نے لے لی اور امامت بہی طرف اونکے منتقل ہو گئی اور بعضنے کہا کہ لڑکا ہوا تہا لیکن زندہ نرہا
بہرحال شیعہ مین ہنوز بابت تعین امام مہدی گفتگو درپیش ہی کہ کون ہی اور کہان ہی

قولہ حدیث من مات بغیر امام مات میتۃ جاہلیۃ وغیرہ سے وجود امام کا ہر زمانے مین لازم
ہی سنیون نے اس حدیثمین تاویلات کیے ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد بادشاہ اسلام
ہی یا مرشد شیخ وقت یا قاضی یا قرآن اور یہہ سب توجیہات ٹہیک نہین عقائد نسفی مین

حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ

بحث اس حدیث مین فکر کرکے عاجز ہوکے کہا کہ بعد ائمہ امویہ و عباسیہ کے امر مشکل ہی الخ **جواب**
تاویلات مذکور بعد تسلیم ثبوت حدیث صحیح ہین صرف بالاغوانی و دشنام بازی سے انکار تاویل کرنا
اور بیان دلیل سے بچنا کام حیلہ سازون بہانہ بازونکا ہی حالانکہ ثبوت حدیث مذکور مین محدثین
اہلسنت کو کلام ہی اور بعد تسلیم بہی مفید اہل رفض نہین اسلیے کہ اتنی معرفت سے کہ کوئی امام مہدی
ہین اور صورت اونکی نامعلوم اور نفع امامت معدوم کام نہین چلتا یون تو سنی بہی کہتے ہین
کہ امام ہونگے اور خلق و خلق مین مشابہ احوال نبوی ہوونگے اور اولاد امام حسین مین ہونگے
وغیر ذلک من الامارات التی وردت بہا الاخبار بنا علی ہذا انکو بہی مثل شیعہ کے اونکی معرفت حاصل ہو
ہی اور عدم نفع مین دونو شامل آور قید زمان و وقت بعض اخبار مین موجود نہین فلا عبرۃ بہ
اور جواب تفصیلی اسکا بصارۃ العین مین لکہا ہی علاوہ اسکے نزدیک شیعہ کے جسطرح آیات مین متشابہات
ہوتے ہین اوسیطرح احادیث مین بہی ہوتے ہین صاحب شافی نے شرح کافی مین شرح باب
ابطال الرویۃ مین لکہا ہی کہ المتشابہات کما یکون فی الآیات کذلک یکون فی الاحادیث انتہی
اس صورت مین اگر عمر نسفی نے اوسکو متشابہات مین رکہکر مشکل کہا تو کیا حجاب اشکال ہی بدون نص
صریح کے مہدی کو مصداق اوسکا ٹہیرانا قیاس صرف ہی اور قیاس نزدیک شیعہ کے صالح حجت
نہین اور تاویلات اہلسنت تا وجود مانع و رافع سجال خود ہین **قولہ** محی الدین عربی فتوحات مکیہ
مین لکہتے ہین ہو من عترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد فاطمۃ وجدہ الحسین بن علی
بن ابیطالب و والدہ الحسن العسکری الخ **جواب** اس عبارت سے فرزند عینی ہونا مہدی کا اور
والد حقیقی ہونا حسن عسکری کا خلاف دلالت ہی اسلیے کہ مقصود شیخ کا یہہ ہی کہ سلسلہ نسب صاحب
الزمان جانب اعلی مین منتہی ہوتا ہی طرف حسین و فاطمہ کے اور جانب اسفل مین طرف عسکری کے
پس یہ اونکے ولد ہین اور وہ اونکے والد اگرچہ درمیان مین وسائط حائل ہون کیونکہ اطلاق
والد کا جد و جد الجد و ہلم جرا پر بہی شائع ہی قرآن شریف مین ہی وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا مفسرین کہتے
ہین کہ صالح پشت ہفت مین تہا ان دونو کی جسکو بلفظ اب تعبیر فرمایا اسی جہت سے ائمہ ہدی

عترۃ رسول وابن الرسول کہلاتے ہین حالانکہ انسے تا آنحضرت اصلاب وارحام متعددہ درمیان مین ہین پس اگر مہدی کو فرزند عسکری کہا تو یہہ لازم نہین آتا کہ خاص الخاص انہین کا بیٹا ہو مطلب یہ کہ اونکی اولاد مین ہونگے **قولہ** یواقیت وجواہر مین شیخ عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہی ہو اولاد الامام حسن العسکری ومولدہ علیہ السلام لیلۃ النصف من شعبان سنۃ خمس وخمسین ومائتین وہو باق الی ان یجتمع بعیسی فیکون عمرہ الی وقتنا ہذا وہو سنۃ ثمان وخمسین وتسع مائۃ سبعمائۃ وثلاثۃ سنین الی قولہ عبدالجلیل بلگرامی نے سر مکتوم مین لکہا ہی الی قولہ بعث اہل باطن قائل مین بوجود امام مہدی انتہی حاصلہ **جواب** یواقیت مین روایت مذکور کو بطور عقیدہ اہل اسلام ذکر نہین کیا کہ مانحن فیہ مین حجت ہو بلکہ بعد نقل کے تضعیف وتردید وتطبیق اوسکی ساتھ اخبار صحیحہ کے کی ہی فہو لنا لا علینا قطع نظر اسکے آپنے جابجا اس رسالہ مین لکہا ہی کہ شرع حکم ظاہر کا ہی نہ باطن کا اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی چنانچہ اسی بنیاد پر اکابر صوفیہ نے فرمایا کہ جو باطن مخالف ظاہر ہو وہ زندقہ ہی اور علماء دین نے لکہا ہی کہ کشف اولیا حجت شرعی نہین کہ اوسمین احتمال خطا وغلط کا غالب ہی خاصۃً وقت تقابل ادلہ صحیحہ مضادہ کے کہ اہل حق خطا متقین ہی بلا تاویل اسیطرح روایات شاذہ نادرہ غریبہ صالح احتجاج نہین ہوتی پس عبدالجلیل نے چند اہل باطن سے خلاف ظاہر الروایۃ قول بوجود مہدی فی الحال نقل کیا تو وہ مطابق تصریح سامی وتحقیق علماء گرامی اہل سنت درخور الزام نہین اگر کسی عالم سنی نے ایسی بات لکہی ہو یا کشف اہل باطن کو حجت قطعی کیا ہو یا رتو اقوال مذکورہ کا نکیا ہو تو بسم اللہ اور قاضی شوستری نے تصوف کو حصر کیا ہی تشیع مین وبالعکس پس اس بنیاد پر یہہ قول اہل التشیع کا ٹہیرا نہ اہلسنت کا چنانچہ اسی جہت سے عبارت یواقیت کو محققین نے الحاقات رفضہ واہل الحاد سے کہا ہی کذا فی رسالہ اقتراب الساعۃ معہذا لفظ شطرونی کہ درین لفظ عبدالوہاب آپنے لکہی ہی معلوم نہین کہ کیا نسبت ہی حالانکہ نسبت شیخ مذکور مین شعرانی یا شعراوی کہتے ہین نہ شطروی اور رسالہ عبدالجلیل جسمین حوالہ کتاب البیان واربعین و

بیان امام مہدی از کتاب یواقیت وجواہر [illegible]

وکتاب الخصائص وغیرہ لکہا ہی غیر موقوف ہی اور یہہ کتب مجہول الحال ہین نقل ایسے رسائل سے نزدیک
فقہاء کے ممنوع ہی میر آزاد بلگرامی نے جہان نقمیر وقطمیر احوال سید عبد الجلیل کو ضبط کیا ہی اور اونکے
تالیفات کو گنا ہی وہان نام اس رسالہ کا نہین لکہا اگر اونکی تصنیف ہوتا تو ضرور لکہتے قولہ امام
سنیون کے جو عصمت سے بہرہ نہ رکہتے تہے اکثر علماء انکے صرف واسطے تستر حال اونکی کے سوائے
پیغمبر اور کسیکو معصوم نہین جانتے اور ساتہہ عصمت ائمہ اہلبیت کے قائل نہین ہین جواب
شیعہ کی عادت ہی کہ واقع اور نفس الامر پر نظر نہین کرتے اعلی درجات ہر چیز کو اپنا مذہب قرار
دیکر مسائل کثیرہ مین غلو کرتے ہین سو اونکا مذہب موہوم غیر واقع ہی بخلاف اہل سنت کے
کہ بے دیکہے بہالے قدم نہین رکہتے اور نہ واقع و نفس الامر مکذب انکا ہوتا ہی چنانچہ اسی قبیل
سے مسئلہ عصمت ائمہ ہی کہ روایات بیشمار ائمہ سے عدم عصمت اونکی بلکہ انبیاء کرام کی ثابت
ہی اور یہہ اوسکے اثبات مین سر مارتے ہین حیران ہین لیکن تطبیق موہوم بالنفس الامر معلوم نہین ہوتا
سئل الحسین بن علی فقیل لہ کیف اصبحت یا ابن رسول اللہ قال اصبحت ولی رب فوقی والنار امامی
والموت یطلبنی والحساب محدق بی وانا مرتہن بعملی لا اجد ما احب ولا ادفع ما اکرہ والامور بید غیری فان
شاء عذبنی وان شاء عفا عنی فای فقیر افقر منی اس روایت کو شیخ صدوق نے امالی مین
لکہا ہی اور مجلد عاشر بحار مین ہی قال علی علیہ السلام یا لیت السباع مزقت لحمی ولیت امی
لم تلدنی ولم یذکر النار ثم وضع یدہ علی راسہ وجعل یبکی ویقول وا بعد سفراہ وا قلۃ زاداہ انتہی
اور صحیفہ کاملہ مین ہی قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین فانی اشکو سوء
مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ واستعصمک من ملکتہ اور بہاء الدین عاملی نے شرح اربعین مین
لکہا ہی وما تضمن ہذا الحدیث من قولہ وابک علی خطیئتک لا یستقیم بظاہرہ علی قواعد الامامیۃ
القائلین بالعصمۃ وقد ورد مثلہ کثیرا فی الادعیۃ المرویۃ عن الائمۃ الخ اور کلینی مین ہی باسناد
صحیح عن ابی یعفور عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان یونس تداقی ذنبا کان الموت علیہ لاکا
اور نیز باب التوبہ کافی مین ہی عن زید الشحام عن ابی عبد اللہ علیہ السلام کان رسول اللہ یتوب

الی اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ قلت ان رسول اللہ کان یتوب لا یعود ونحن نتوب ونعود آہ رنجش
علم الہدی نے صدور گناہ کا انبیاء سے قبل بلوغ تجویز کیا ہی اور معاملہ اخوان یوسف کو
صغر سن پر حمل کیا ہی حالانکہ ظاہر ہی کہ جو کام اونسے ہوا وہ اطفال صغیر السن سے ممکن نہیں دیکہ
سبق الکلام فی ہذا آب فرماے کہ عصمت ائمہ کی بطور امامیہ کیونکر مستقیم ہی کہ اہلسنت بابت
عدم عصمت کے تہمت ستر حال کیجاتی ہی حالانکہ یہ ضرور نہیں کہ جو معصوم نہو وہ ہمیشہ معصیت کیا کرے
رہا کرے اور ستر حال وہ جگہہ ہوتا ہی جہاں تہمت عصمت لگائیں کہ اس حیلہ سے تاویل امور
جسطرح رفضہ ادلہ قاطعہ مذکور کو تاویلات رکیکہ متوجہ عصمت کرتے ہیں وہاں جہاں عدم عصمت کے
قائل ہوں کہ وہاں تو صریح ہتک ستر ہی سبحان اللہ اس حق شناسی پر کارخانہ تالیف جاری ہی
اپنے روایات ناطقہ کو بہولکر غیر پر تہمت بے صرفہ لگانا اپنے عیب کو چہپانا ہی **قولہ** مقرر ہی
کہ سارے گناہ حرص وحسد وغضب وشہوت سے صادر ہوتے ہیں یہہ چاروں چیز عنایت الہی سے
ہمارے ائمہ علیہ السلام میں اصلا نہ تہی پس انکی عصمت میں شک رکہنا صریح عاقبت اپنی کو خراب کرنا
ہی قال النبی انا وعلی والحسن والحسین وتسعۃ من ولد الحسین معصومون یہہ حدیث مودات میں ہی
جواب نفی خصال اربعہ کی بطور سلب کلی ائمہ ہدی سے دلیل جہل مرکب قائل ہی خلاف جمہور اہل علم
کیونکہ یہہ خصال انبیاء میں بہی بنا بر بشریت موجود ہوتے ہیں چہ جائے ائمہ لیکن مغلوب ونہ موجود
یہ معدوم مطلق یہہ معنی عصمت کے کہ افعال طبائع بشری سے بالکل منخلع ہو آج تک نہیں
سنے یہہ کہیے کہ آپکے ائمہ ملائکہ تہے نہ آدمی اور حدیث مودات موضوع مفتری ہی اور یہہ کتاب
واسطے جمع موضوعات کے بنائی گئی ہی اور بعد ثبوت عدم عصمت ائمہ کے اقوال ائمہ سے
اونکی عدم عصمت میں شک کرنا اپنی عاقبت خراب کرنا ہی **قولہ** یہہ قدرت خدا کی ہی زبان
بعضے اکابر سنیوں سے گواہی عصمت ولوائی شیخ عبد الحق دہلوی نے لکہا ہی بحکم عصمت ذاتی
لواء معرفت ولایت معنوی بر افراشتہ ریاست صوری بدیگران گذاشتن جواب یہہ عبارت
شیخ نے ذیل لغت نہ میں بحوالہ لکہی ہی اور سے صرف امام حسن امام حسین علی مرتضے

ہونا معصوم ــــ حرص وغیرہ کا امر ذاتی ہی

وفاطمہ زہرا مراد ہین نہ ساری دنیا کے سید اور بارہ امام تہمہذا عصمت اسجگہہ بمعنی حفاظت ہی
اور استعمال الفاظ مترادف المعنی کا بجای یکدیگر معروف ہی پس قول شیخ قول باریتعالی ہی کہ ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان ہی اور یہہ بات بعید نہین اسلیے کہ صدہا اولیا محفوظ اس امت مین ہوے ہین
چہ جایکہ ائمہ کہ سرخیل اولیا ہین اور دلیل اسکی روایت شیعہ یہہ ہی کہ صاحب من لا یحضرہ الفقیہ نے
کتاب الحج باب فضائل الحج مین لکہا ہی دخل الکعبۃ دخل فی رحمۃ اللہ والخروج منہا خرج
من الذنوب معصوم فیما بقی من عمرہ مغفور لہ ما سلف من ذنبہ انتہی اسجگہہ بسبب عموم اس بشارت
کے عصمت مصطلح امامیہ مقصود نہین بلکہ حفاظت مراد ہی کما ہو الظاہر ورنہ سارے جہان کے حاجی
معصوم ہو جاوین با اینہمہ غنیمت ہی کہ سنی بیچارے عصمت انبیاء کے تو قائل ہین بخلاف
شیعہ کے کہ انکار منصوص مجمع علیہ کرتے ہین قولہ منجملہ دلائل امامت و خلافت کے علم ہی کہ بدون
اسکے امام نہین ہوتا اور اس نعمت جلیلہ سے سوائے ائمہ کے کوئی بعد از پیغمبر بہرہ ور نہین جواب
باتفاق اہل علم زیادتی علم دو طرح سے دریافت ہوتے ہی ایک روایت و فتاوی سے دوسرے
استعمال کرنے آنحضرت کے کسی شخص کو ایسے کام پر کہ تعلق علم سے رکہتا ہو اسلیے کہ آنحضرت
کسیکو عامل نکرتے تہے کسی کام پر مگر اوسی کو جو اعلم و اکمل ہوتا اوسمین بنسبت دوسرون کے
سو بالقطع معلوم ہی کہ آنحضرت نے ابوبکر کو نماز و حج و جہاد مین امیر کیا اور عمر فاروق کو صدقات
و اخذ زکوۃ پر عامل کیا اور یہہ بہی معلوم ہی کہ اکثر روایات صدقات کے ابوبکر صدیق سے ماثور ہین
اور مسائل زکوۃ کو ابوبکر نے ہی خوب مشرح کیا اور جو حدیث زکوۃ کہ مرتضی علی سے مروی ہی
تو درجہ صحت کو نہین پہنچی اور اوسمین وہم واقع ہوا ہی حتی کہ کسینے علماء اسلام سے اوسپر عمل نہین کیا
اور وہ یہہ ہی کہ پچیس اونٹ مین پانچ بکریان ہین اور یہہ بہی معلوم ہی کہ شیخین ہمیشہ مصاحبت
و مشاورت و مدارات نبویہ مین رہتے تہے اور آنحضرت بغیر علم تام کے کسیکو اپنا وزیر
و مشیر نہین کرتے تہے تو جسقدر صحبت پیغمبر کی زیادہ ہوگی اوسیقدر اطلاع احکام و فتاوی پر
اتم و اوفر ہوگی سو ابوبکر تو بعد پیغمبر کے تہوڑا سا زندہ رہے اور لوگ بسبب قرب عہد نبوی کے

محتاج روایت کشی کے ابوبکر سے تھوڑے اور ابوبکر مدینہ سے باہر بھی نہین گئے مگر واسطے
حج و عمرہ کے کہ لوگ اونسے روایت کرتے لیکن بااینہمہ یکصد و چہل و پنج حدیث صحیح ابوبکر سے
مروی ہین کہ اجلۂ اصحاب نے اونسے روایت کی ہین منجملہ اونکے علی ابن ابیطالب و عمر بن خطاب
و عثمان بن عفان ہین اور حضرت مرتضی باوجود طول عہد کے کہ قریب تیس برس کے بعد پیغمبر
زندہ رہے اور بلاد دور و نزدیک مین چلتے پھرتے رہے اور لوگ بسبب اختلاف اہوا و تنازع
آرا کے محتاج طرف روایت کشی و کثرت تقریبات روایت کے تھے کل روایات اونکے بالضبط
ہشتاد و شش حدیث ہین پس اگر انکی مدت حیات کو ساتھ مدت حیات اور وسعت اور موانع ایام
ابوبکر کو ساتھ موانع دوسرے کے قیاس کرین تو معلوم ہوتا ہی کہ پاس ابوبکر کے دو چند علم تھا
نسبت دوسرے کے اسی پر فتاوی کا قیاس کرنا چاہیے اسیطرح حال عمر بن خطاب کا بھی اسلیے کہ
مسندات عمری بالضبط سو حدیث ہین اور فتاوی حد سے زیادہ بلکہ عمر نے ہر مسئلہ
فقہی مین تکلم کیا اور تحقیق حقیق فرمائی اور مسائل عقائد و سلوک و تفسیر کو بیان مستوفی کیا اگر
مجموع احکام عمری کو ایکجگہہ لکھین تو ایک کتاب مستقل تینون علم مین مولف ہو جنانچہ صاحب
ازالۃ الخفا نے اس باب مین سعی کی اور کل روایات و فتاوی عمری کو ایک کتاب مین جمع کیا
اور معلوم ہی کہ مدت حیات مرتضوی قریب سترہ سال کے مدت حیات عمر سے زیادہ ہی اسقدر
مدت دراز مین مسانید علی مرتضی مین کوئی مسئلہ مختلف فیہ منقح نہین ہوا اور نہ فتاوی انکا
قاطع نزاع ٹھیرا اس سے معلوم ہوا کہ علم عمر کا اضعاف مضاعف علم مرتضوی تھا اور جب احادیث
عمر کو ساتھ احادیث علی مرتضی کے اور فتاوی عمر کو ساتھ فتاوی علی کے نسبت کرین
اسوقت کوئی اس بات کا منکر نہو سکیگا جسکا جی چاہے ملاحظہ کرے پس ثابت ہوا کہ یہہ دعوی کہ نسبت
علم سے بعد پیغمبر کے سوائے ائمہ کے کوئی بہرہ ور نہین کذب صریح و بدیہی البطلان خلاف
نقل مستفیض ہی ایسے دعوی مہمل سے سکوت بمراتب بہتر ہی شعر در بساط نکتہ دانان
خود فروشی شرط نیست ٭ یا سخن دانستہ گو ای مرد عاقل یا خموش قولہ علم مالکی اور

اور علم اونکا وہبی لدنی ہی رب العلمین نے علوم اولین و آخرین ختم المرسلین کو بخشے تھے
اور علم نبی بوجہی اسیطرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا ہوا صاحب الامر تک منتہی ہوا جواب یہہ ادعائے مفتقر
حوالہ النفس ہی دونہ خرط القتاد معہذا کیا جائی فخر ہی کہ حکماء اشراقیین و براہمہ وغیرہ اہل باطل بھی
بہی ایسے علوم وہبی لدنی تھے کہ سینہ بسینہ منتقل ہوتے رہے طبقہ بعد طبقہ حالانکہ اگر یہہ انتقال
وہبی تسلیم بھی کیا جاوے تو اوسکی کیا دلیل ہی اور مصاحبین نبی اس علم سے محروم رہے اور خاص
ائمہ فیضیاب ہوئے جو راتدن کے رفیق مشیر و وزیر ہون وہ جاہل ہون اور جو شریک مشورہ کمتر
ہون وہ اعلم ہون حالانکہ علم وہبی لدنی ہین کہ مصطبغ بعلم مکاشفہ والہام ہی اکثر اولیاء امت و
اہل اللہ شریک ائمہ ہین اور شیخین کو یہہ علم بروجہ اکمل و اتم حاصل تھا چنانچہ اسی جہت سے بعض سلاسل
طریقت منتہی ہوتے ہین طرف ابوبکر صدیق کے اور مرتبہ صدیقیت تلو مرتبہ نبوت ہی کما نطق بہ
کتاب اللہ اور عمر فاروق کو آنحضرت نے محدث و ملہم اس امت کا فرمایا ہی اور کہا کہ حق انکی زبان پر ناطق
ہی قولہ علم کسبی خلائق کا یہہ ہی کہ ایک نے دوسرے سے درس لیا اور محنت شاقہ کرکے علوم متداول
مین استعداد پیدا کی اور علم موروثی ائمہ کا من جانب اللہ ہی کوئی نشان نہین دیتا کہ ائمہ ہدی شاگرد
فلانے عالم کے تھے یا فلانے سے استفادہ کیا جواب تلمذ و شاگردی امور منقصت مین داخل
نہین کہ عدم تلمذ موجب افتخار ہو آنحضرت نے بہت باتین حضرت جبرئیل علیہ السلام سے حاصل
کین ہین اور موسی نے خضر سے تعلیم پائی اور آدم ابوالبشر نے جناب باری سے اور صحابہ کرام نے جناب
پیغمبر سے اور ائمہ ہدی نے اپنے آباء کرام سے جب علم گھر مین ہو تو دوسری جگہہ کیون جاوے ائمہ ہدی
بے شبہہ تلامیذ و مرید آباء خود تھے کتب شیعہ اسپر گواہ ہین اور اگر عدم تلمذ کو اسباب مفاخرت
مین شمار کرین تو بہی مفید شیعہ نہین اسلئے کہ جسطرح ائمہ بقول آپکے کسی عالم کے شاگرد نہ تھے
اسیطرح صحابہ بہی عموماً اور خلفاء ثلثہ خصوصاً کسیکے شاگرد نہ تھے اور ایکدن بہی کتاب
بغل مین دابکر کسی مکتب و دبستان مین نہین گئے اور نہ کسی سے استفادہ کیا اسیطرح
اولاد صحابہ کا حال ہی اور جسطرح بقیہ سادات سوائے ائمہ ہدی کے شاگرد و مرید علماء دین کے ہین

جواب علم [illegible] ائمہ [illegible]

اسیطرح فقہار متاخرین ایک دوسرےکے تلمیذ ہین اور جسطرح ائمہ ہدیٰ کو علم وہبی لدنی غیر کسبی تہا
اسیطرح اکثر اولیاءامت کو بہی یہہ علم تہا شیخ آدم دیوری وشاہ عبدالرزاق بانسوی قدس سرہما
معروف ہین کہ امی محض تہے معہذا انکے اجوبہ مسکتہ اور مناظرات مفحمہ مقابلہ فضلاء
عصر مشہور ہین غرضکہ اس حال مین ساری امت شریک ائمہ ہی اور کوئی وجہ امتیاز ائمہ
کی اس بابت معقول نہین اور اگر علم لدنی شرائط امامت سے ہی تو اوسکی دلیل کیا ہی
حالانکہ حکم شرع کا حسب اعتراف سامی ظاہر پر ہی نہ باطن پر اور اگر مدار ظاہر کا علم باطن
ہوتا تو باقی رکہنا قرآن کا کہ محض واسطے اثبات احکام ظاہر کی ہی فضول تہا قولہ علم امام
اول کا غایت شہرت سے مستغنی از بیان ہی معاویہ کہ دشمن وہمعصر تہا اوسنے بیاختہ
کہا ت خیر البریۃ بعد احمد حیدر ؛ الناس ارض والوصی سماء ؛ جواب یہہ حکایت بیاختہ
آپکی ساختہ و پرداختہ ہی بے اصل محض معہذا مفید اثبات علم مرتضوی نہین ہمین کہان ذکر
علم امام اول ہی کہ حکایت موافق محکی عنہ ہو نہایت یہہ ہی کہ امام اول خیر البریہ بعد نبی ہین سو
سُنی اسکے قائل ہین کیونکہ بہترین مردم ہونا اونکا عہد معاویہ مین متیقن ہی اور خیر ہونیکے کو
اعلم ہونا ضرور نہین والا ہر خیر اضافی اعلم عوام کرے حالانکہ حدیث مین آیا ہی خیرکم خیرکم
لاہلہ آپ فرماوین کہ خیر البریۃ کہنے معاویہ سے علم امام اول کا کہان سے ثابت ہوتا ہی علم
مثل حیدرکے علم و فضل حسنین کا بہی عیان ہی اور علم زین العابدین کا بسبب غلبۂ امویہ و تقیہ
شدید اوس زمان کے اور شغل عبادت کے مشہور نہین لیکن ادعیۂ صحیفہ کاملہ نشانہ علم
امام چہارم موجود ہی کہ کلام نبی وعلی سے اونمین سر مو تجاوز نہین اور عصر امام محمد باقر و امام
جعفر صادق و امام موسیٰ کاظم علیہم السلام مین آخر روز بنی امیہ و اوائل دولت عباسیہ
تہا ان تینون امام سے غرائب علوم دین و تفسیر کلام الٰہی مشہور عالم ہی جواب عیان
ہونے علوم ائمہ ہدیٰ جسکا انکار کوئی سُنی نہین کرتا جہل ماورائے ائمہ کا لازم نہین آتا
کہ مفید مطلب سامی ہو معہذا اگر وہ علوم بہی مذاہب امامیہ مین تو بالیقین بنابر مخالفت

علم امام اول

علم حسنین و زین العابدین

کلام الٰہی کہ معیار کلام عترت ہی مردود و باطل ہین اور اگر وہ روایات ہین جنکو شیعہ سے عداوت
اہلبیت سے محمول تقیہ پر کیا ہی جیسے مذاہب فقہاء اربعہ اہلسنت تو اوسکے حق ہونے مین کچھہ شبہ نہین
ادعیہ صحیفہ کاملہ کو دیکھو کہ اولہ ناطقہ ہین عدم عصمت ائمہ ہدی پر آئمہ اربعہ اہلسنت کو دیکھو کہ تلامیذ
راشدین ہین ائمہ عترت کے اور وارث علوم سید المرسلین **قولہ** ابوحنیفہ کو جب کوئی مسئلہ مشکل
ہوتا محمد بن مسلم وغیرہ شاگردون ائمہ سے پوچھتا **جواب** جنکو شیعہ نے تلامیذ ائمہ قرار دیا ہی
جیسے نامبردہ اور ہشام احول و شیطان الطاق وغیرہ انکے حق مین احادیث صحیحہ ائمہ ہدی
کتاب کافی کلینی اور رجال کشی مین بابت تشنیع و تضلیل و تبریع وارد ہین اونسے استفادہ کرنا ابوحنیفہ کا
بنہایت بعید ہی اور بصورت صحت اس حکایت کے چاہیے کہ ابوحنیفہ بھی شیعہ ہون اسلئے کہ استفادہ
بدون اتحاد ملت کے مستبعد ہی حالانکہ ملزم ہونا ان شیاطین الانس کا ابوحنیفہ سے بشہادت کتب
تواریخ ثابت ہی **قولہ** اکثر سنی محمد بن نعمان سے کہ طاق قصر کوفہ مین دکان رکھتا تہا مناظرہ
کرکے ملزم ہوئے انتہی حاصلہ **جواب** حدیث کشی وغیرہ سے مائل ہونا نامبردہ کا سوئے
امامت کاظمی مین کبھی بجانب خوارج و نواصب اور کبھی بجانب معتزلہ و قدریہ اور کبھی بطرف
یزیدیہ و مرجیہ ثابت ہی کما قیل اتمیمیا مرۃ و قیسیا اخری ولیکن باہر اس دائرہ سے نجاتا تہا اور
تجارت چہوڑ کر اورونکی دکانون مین بیٹھہ کر ہائی ہائے روتا تہا بلکہ یہ حال تمامی اصحاب کبار امام صادق کا
کہ مایہ افتخار قوم ہین یہی رہتا اور تفصیل اس حدیث کی رسالہ الداہیۃ الحاطمۃ مین کما ینبغی عمل مین
آئی ہی سید ابن طاوس نے کشف المحجۃ مین لکہا ہی کہ ابن سنان نے کہا مینے چاہا کہ خدمت
امام صادق مین حاضر ہون مومن الطاق نے مجھسے کہا میرے لیئے بھی اجازت حاصل کرنا
مینے کہا بہتر پس جب حاضر ہوا تو مینے اعلام اوسکے مرتبہ کا کیا کہ ایسا اور ایسا ہی فرمایا ہرگز
اوسکے لیئے اذن ملاقات مت چاہ مینے کہا قربان ہون وہ تو آپکیطرف انقطاع کلی رکہتا
ہی اور موالیان اہلبیت سے ہی اور تمہاری سرپرستی مین اہل خلاف سے جدل کیا کرتا ہی
اور کوئی خلق خدا سے اوسپر غالب نہین ہوتا فرمایا غلط ہی بلکہ ایک طفل اوسکو مفحم کرسکتا ہی

ابن سنان کہتا ہی کہ میں نے پہر اوسکی تعریف کی اور کہا کہ سب اہل دیان سے اوسنے مخاصمہ
کیا اور سب پر غالب آیا سوا ایک طفل کیونکہ اوسکو ملزم کرسکتا ہی فرمایا وہ طفل پوچہے گا کہ بتلائے
تو بتاؤ کہ امام ہمارے نے تمکو حکم اس مخاصمت کا دیا ہی وہ کہے گا نہیں دیا طفل کہے گا کہ جب امام نے
تمکو اجازت نہیں دی تو پہر کسلیے جھگڑتے ہو اور عصیان امام مین مبتلا ہوتے ہو اوس وقت
وہ ساکت ہو جاویگا اور جواب نہ دے سکیگا ای ابن سنان تو مومن الطاق کے لئے پروانگی
مت مانگ کہ کلام وجدل نیت کو فاسد کرتا ہی اور دین کو محو انتہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ
ائمہ بانیان مبانی رفض کو باوجود اس خلق عظیم کے اپنی مجالس سے نکالتے تہے اور سفارش اون
اصحابکی اونکے حق مین نہ پذیرا فرماتے تہے لیکن یہہ ملاحدہ و زنادقہ بنا تلبیس و فریب سبہی عوام
اس توسل کو نہ چہوڑتے تہے کما قیل شعر گر براندند و وربروو باز آیند ناگزیر ست مگس و دکان
حلوائی را قولہ سی اوسکو کمال عداوت و بغض سے شیطان الطاق کہتے ہیں اور شیعہ اول
محمد مومن الطاق جواب والد ملا محمد باقر مجلسی نے روضۃ المتقین مین اور نجاشی صاحب
تنقید الرجال نے تعداد تالیفات ہشام مین لکہا ہی کہ قدما امامیہ اوسکو اسی لقب مبارک سے
یاد کرتے تہے اور مشرک و ملعون ہونا اوسکا السنہ مقدسہ ائمہ ہدی پر روایات کلینی سے ثابت
ہی تمکو شیطانیہ وغدغہ کیا ہی کہ ان قدمای شیعہ قائلین لقب شیطان الطاق کو اہلسنت قرار
دیتے ہو روایات صحت اس لقب کے منتہی الکلام وغیرہ مین مفصل لکہے ہین قولہ خلفا عباسیہ
کہ انکو مثل ابوبکر و عمر جانتے تہے جواب قاضی شوستری نے احقاق مین جابجا کلمات بے ادبی
مامون وغیرہ سے نسبت عمر فاروق کے نقل کیے ہین اس صورت مین کیونکر انکو مثل شیخین
کے جانین گے علی الخصوص جس وقت کہ مجالس المومنین سے تشیع خلفاء عباسیہ کا زہی
و موہوم وہام سے اور الزام دلوانا ائمہ اہلسنت کو تلامیذ ائمہ ہدی سے بر سر بیتی المبینہ
ثابت ہو قولہ شراح کافی نے لکہا ہی کہ یہہ قول ہشام کا انہ تعالی جسم لا کالاجسام
قبل ادراک صحبت امام تہا جواب کفر سابق ایمان لاحق پر منافی عدالت نہین جواب

شیطان الطاق

ہشام

آپنے نام شرح کافی کا نلمیا کہ بعد مطابقت اصل کے صدق و کذب ظاہر ہوتا حالانکہ رجوع
اوسکا قول مذکور و امثالہ سے ثابت نہین اسلئے کہ ہنوز طبرسی اوسکو مخالفین ائمہ سے جانکر
رد تشنیع امام کا اوسپر نقل کرتا ہی چنانچہ احتجاج سے ظاہر ہی اور بداہت عقل بھی مخالف
اسکی ہی اسلئے کہ اگر بعد ادراک صحبت امام کفر سے رجوع کرتا تو روایات امام بابت تکفیر و تضلیل اوسکی
کے کیون منقول ہوتے حالانکہ تشنیع راجع و تائب کی خلاف عقل و نقل ہی معلوم ہوا
کہ مقصود آپکا حرف فریبی ہی عوام اور عیب پوشی ہشام ہی وہو الآن کما کان قول عقیدہ حنبلی کا
ملل و نحل و شرح مواقف وغیرہ مین دیکھو کہ حنبل قائل ہی ساتھہ جسمیت خدا تعالی کی اور جلوس
علی العرش کے اور نزول خدا کے ہر شب بام مسجد پر بشکل امرد جواب یہہ عقیدہ اون حنابلہ کا
ہی جو در واقع مین شیعہ تھے اور ظاہر مین حنبلی چنانچہ کتاب منہج الکرامۃ فی بحث الامامۃ کے
فصل دوم آخر وجہ چہارم مین لکہا ہی قد رایت بعض الائمۃ الحنابلۃ یقول انی علی مذہب الامامیۃ
فقلت لم تدرس علی مذہب الحنابل فقال لیس فی مذہبکم الغلات والمشاہرات انتہی ہر چند اس
روایت مین یہہ عقیدہ خبر ہی مذکور نہین لیکن اس کلیہ سے ثابت ہی کہ امامیہ بشکل حنابلہ بہی
واسطے حصول دنیا کے ظاہر ہوا کرتے ہین صاحب تحفہ نے لکہا ہی کہ سابق جب اہلسنت شیعہ کو
بعض مسائل قبیحہ مین طعن کرتے تہے تو ایک جماعت نے انکے علما مین سے تدبیر دفع طعن مذکور کی یہہ
نکالی کہ اون مسائل کو اپنی کتب سے محو کر دیا اور پرانی قدیم کتابونکو چہپا ڈالا اور اون مسائل کو
طرف اہلسنت کے نسبت کر دیا چنانچہ اس جنس کے مسائل افترای مرتضی غیر مرضی و ابن مطہر حلی سنخیس
و ابن طاوس وغیرہ بہت لکہتے ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ اپنا حال مخفی رہے اور
سنی فکر دفع مطاعن مذکورہ مین پہنسا شیعہ کا چہوڑ دین جسطرح سے یہی مسئلہ جسم الہی و
تشکل بصورت امرد اور نسبت لواطت مملوک بطرف مالک اور مسئلہ لف حریر یا در وجوا
طرف ابو حنیفہ کی بالجملہ عقیدۂ حنابلہ اہلسنت کا عدم تاویلات متشابہات قرآنی ہی جیسے ید
و وجہ و استوا علی العرش جسمیت و تشبیہ اسجگہہ خطا اطلاق لفظ جسم مین ہی باوجود

اعتقاد تنزہ باریتعالی کے لوازم جسمیت سے جیسے وجہ و ید و عین ثابت کرتے ہین بدون اعتقاد اعضا و تجزی و تبعض و جوارح کے سو مراد جسم سے موجود مستقل ہی نہ جرم ذو ابعاد ثلثہ کہ معتقد ہشام ناکام ہی اسلیئے کہ جسمیت باریتعالی باتفاق اہلسنت مردود و باطل ہی اور تشکل بصورت امرد وغیرہ افترائی بحت ہی وہی امامیہ کہ بتقیہ حنابلہ بنگئے اسکے قائل ہین نہ اہلسنت اور راوی کی ہمپر کچہہ حجت نہین اور تشبیہ و تجسیم کتب معتبرہ امامیہ مین واقع ہی کلینی نے کافی مین روایت کیا ہی عن ابی عمار قال سمعت امیر المومنین یقول انا ید اللہ انا جنب اللہ وعن اسود بن سعید عن ابی جعفر علیہ السلام نحن لسان اللہ ونحن وجہ اللہ ونحن عین اللہ اور طوسی نے کتاب الزیارات تہذیب مین لکہا ہی عن زید الشحام قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما لمن زار رسول اللہ قال کمن زار اللہ فوق عرشہ اور شیخ مذکور خود بہی قائل دلالت اس حدیث کا تشبیہ پر ہوا ہی کما یظہر علی اللبیب من رجوعہ الی التہذیب **قولہ** امام رضا نشر علوم مین ایسے تہے کہ کلام مخبر نظام او نکے سے کتب ضخیمہ جمع ہوئے ہین **جواب** درست ہی بعض کذابین و وضاعین نے کتابین بنا کر واسطے تضلیل خلائق کے منسوب طرف ائمہ ہدی کے کردی ہین حالانکہ ذمہ اونکا اس ہفوات سے پاک ہی جیسے نہج البلاغۃ کہ منسوب طرف جناب امیر کے ہی اور مولف اوسکا رضی یا مرتضی ہی اور جیسے صحیفہ کاملہ اور تفسیر امام حسن عسکری وغیرہ والا تواریخ سے بالقطع معلوم ہی کہ کسی امام نے کوئی کتاب تالیف و تصنیف نہین کیا اور شکوہ امامت بہی اسیکو چاہتا ہی کیونکہ بحکم من صنف فقد استہدف جو کوئی تصنیف کرتا ہی وہ ہدف سہام لم و لانسلم دانشمندان روزگار ہوتا ہی **قولہ** امام محمد تقی نو برس کی سن مین امام ہوئے اور اوسی سال حج کو گئے و تین دن منا مین تیس ہزار مسائل مشکلہ کو بتقریر شافی حل کیا **جواب** اگرچہ روایت شیعی سنی پر حجت نہین لیکن بیان اسقدر مسائل کا کچہہ کمال نہین امام فخر الدین رازی نے ایک سورۂ فاتحہ سے دس ہزار مسئلہ نکالے اور انہین اسی پر بقیہ سور قرآن کو قیاس کرو حالانکہ استخراج مسائل و بیان مسائل مین بڑا فرق ہی

اہلسنت مرتبہ ائمہ ہدی کا اس سے کہین زیادہ سمجھتے ہین جو آپنے لکہا آخر یہہ لاکہون مسائل
کہ ائمہ اربعہ سے منقول و ماثور ہین بسبب نسبت تلمذ کے ساتھہ ائمہ ہدی کے گویا اونہین کے مسائل ارشادیہ ہین
قولہ کوئی بجز محاسن و محامد و مناقب ائمہ کے کوئی عیب و قصور طرف اونکے منسوب نہین کرتا حالانکہ
خلفا جابرین عداوت قلبی رکہتے تھے **جواب** مراد کوئی سے اگر اہلسنت ہین تو یہہ کیونکر عیب
جوئی و قصور بینی ائمہ کرنے لگے کہ دوست سوائے ہنر کے عیب نہین دیکہتے کما قال الشعر
ور ہنرے داری و ہفتاد عیب ؛ دوست نہ بیند بجز آن یکہ ہنر ؛ اور اگر مراد روافض خوارج
ہین تو ان دونون نے عیب جوئی و رسوائی ائمہ مین کوئی کسر نہین چہوڑی مختصر بیان
اوسکا یہہ ہی کہ شیعہ روایت کرتے ہین امام جعفر صادق سے کہ یا معشر الشیعۃ خذمۃ جوار
لناو فروجہن لکم اسیطرح کہتے ہین کہ حق کلثوم مین فرمایا اول فرج غصب منامیسے
تجویز جماع مطلقہ کی نسبت جناب ائمہ کے کرتے ہین آور یہہ فی الحقیقت تجویز زنا ہی
چوتھے کہیلنا ذکر و خصیتین سے عین نماز مین ائمہ سے روایت کرتے ہین حالانکہ
نماز اعظم ارکان دین ہی نہ محل بازی خصوصا اس بازی مین کیا لطافت ہی پانچوین تجویز بوس
و کنار زن عین نماز مین چہٹے منع لوگونکا تعلیم واجبات دین سے روی شیخ الطائفہ
عن ابراہیم بن محمد قال سالت ابا عبداللہ علیہ السلام عن المراۃ ترہی فیما یرہی النائم علیہما
غسل قال نعم لاتحدثوہن فیتخذنہ علۃ اسیطرح حبل المتین عاملی مین ہی اور یہہ مفید ہی اسکو
کہ ائمہ راضی تھے ساتھہ نماز کے حالت جنابت مین کہ بالاتفاق کفر ہی اسیطرح رضا
بالکفر بہی بالاتفاق کفر ہی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ؛ ساتوین کہانا
جانور مردار کا نسبت ائمہ کے آٹھوین نسبت کرنا عدم وجوب زکوۃ کا زر و سیم غیر مسکوک
مین طرف ائمہ کے نوین نسبت کرنا تخصیص قصاص کا ساتھہ غیر اعمی کے بقول تخصیصے اندہے
کی واد نفریاد اندہا مار بیٹھے گا حالانکہ خلاف نص قرآن ہی دسوین حکم باستراق ولد
ذمی جسنے مسلمانکو قتل کیا ہو نسبت ائمہ کے روایت کرنا اور یہہ بہی خلاف حکم قرآن

فائدہ [illegible]

کہ النفس بالنفس گیارہوین نقل کرنا ائمہ سے اسبابکا کہ روز قتل عمر فاروق کہ گمان فضہ
مین نہم ربیع الاول ہی تین دن تک کوئی گناہ صغیرہ کبیرہ کسی پر لکہا نہین جاتا حالانکہ
اسمین صریح اباحت کفر وجمیع معاصی ہی تین دن تک بارہوین استعمال کرنا آب استنجا کا شربا
وغیرہ حوائج وطہارات مین نسبت ائمہ کے غرضکہ اسیطرح صدہا مسائل ہین کہان تک
کوئی شمار کرے اور حال خوارج ونواصب کا یہہ ہی کہ اونہون نے دفتر کے دفتر قدح جناب امیر
وغیرہ ائمہ مین سیاہ کئے ہین اگرچہ ایراد اوس خرافات کا اسارت ادب ہی لیکن بنا بر ضرورت
مجیبہ بمقام الزام کہ نقل کفر کفر نباشد ایک دو روایت کتاب عبدالحمید مغربی ناصبی سے
لکہی جاتی ہین ازانجملہ یہہ ہی کہ حضرت امیر نے حق امہات الاولاد مین مذاہب مختلفہ اختیار
کئے اور ایکبات پر قرار نہ پکڑا پہلے قائل تہے ساتہہ صحت بیع کے پہر بعہد عمر فاروق مین
جب اجماع عدم بیع پر ہوا داخل اجماع ہوئی بعد عہد قاضی شریح مین قائل بصحت بیع ہوئے
اسیطرح مسئلہ توریث جد مین احکام مختلفہ صادر فرمائے حالانکہ خود ہی فرمایا ہی کہ جسکو
دوزخ مین گہسنا ہو وہ مقدمہ جد مین دخل دے اسیطرح زنادقہ کو آگ مین جلادیا پہر نادم ہوئے
حالانکہ حدیث صحیح متفق علیہ شیعہ وسنی ہی کہ لاتعذبوا بالنار اسیطرح حد خمر مین اسی کوڑے
مارے پہر جب وہ مرگیا تو اوسکی دیت دی اسیطرح ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے مارکر حد
ناتمام چہوڑا کہ صریح مداہنت فی الدین ہی اسیطرح ایک شخص سے باوجود اقرار کے قصاص
معاف کردیا اسیطرح مقدمہ مکاتب مین مذہب تہا کہ بقدر ادا حر ہی اور بقدر باقی عبد کما
ہو مذہب الشیعۃ اوسپر زید بن ثابت نے صریح الزام دیا کہ ہو عبد ما بقی علیہ درہم علی ہذا القیاس
صدہا اعتراضات اس قسم کے ہین جنکا جواب اہلسنت نے نواصب کو دیا ہی اور شیعہ جواب سے
عاجز ہین بنا برعلی ہذا یہہ دعوی کہ نسبت ائمہ کے کوئی قدح نہین کرتا سب مدح کرتے ہین
بے شرمی محض ہی اسیطرح تکو یون لکہنا تہا کہ سوائے اہلسنت کے سب فرق ضالہ قدح ائمہ
کرتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ لیکن نہین کرتے تو اہلسنت نہین کرتے قولہ خردمندان

[illegible]

منصف جانتے ہین کہ پیشوا ے اہلسنت مقابلۂ علم ائمہ مین جاہل مطلق تھے حال اونکی بے علمی
وکم فہمی کا خود سنیون نے اپنی کتابون مین لکھا ہی اتقان مین ہی کہ ابوبکر سے معنی قولہ تعالی فَاکِہَۃً
وَاَبًّا پوچھے گئے کہا کونسا آسمان مجھپر سایہ کریگا اور کون زمین میرا بوجھہ اوٹھائیگی اگر کہون کتاب
اللہ مین جو نہین جانتا اسیطرح عمر سے پوچھا کہ اَبًّا کے کیا معنی ہین کہا ہذا التکلف جواب
حال علم شیخین کا اور کثرت سوالات وتعادی کا سابق گذر چکا ہی یہہ روایات ضعیفہ اوسکے مقاوم
نہین سعفہ لکہ ایسے اسیقدر ثابت ہی کہ ابوبکر نے جرات بیان معنی پر نکی اور بصورت لاعلمی کے
خواہی نخواہی دخل ندیا اور عمر نے خوضکو اوسمین تکلف سمجھا سو جواب اوسکا یہہ ہی کہ اکابر
دین و اہل عقل کا یہی طریقہ ہی کہ بے سمجھے کسی باتمین دخل نہین دیتے اور جلدی نہین کرتے
اور یہہ خود ایک علم ہی اسکو دلیل جہل ٹھیرا کر موقع طعن مین لانا جہل مرکب ہی یہہ قاعدہ
تو جاہلونکا ہی کہ واسطے اظہار قابلیت و علم کے ہر جگہہ بن جانے بوجھے دخل در معقولات
دینے کو طیار ہوتے ہین حکما نے کہا ہے لاادری نصف العلم ابوذر جمہر سے کسینے
کوئی بات پوچھی اونکو معلوم نتھی کہا مجھے معلوم نہین سائل نے کہا تمکو اتنی بات تک
تو معلوم نہین بادشاہ تمکو اسقدر زر خطیر کس بات پر دیتے ہین ابوذر جمہر نے کہا بادشاہ
جو کچھہ مجھکو دیتے ہین جتنا مجھے معلوم ہی اوسکے عوض دیتے ہین اگر اوسکے عوض
بھی مجھکو دین جو مجھکو معلوم نہین تو سارا خزانہ سلطنت کا وفا نکرے حق تعالی نے قرآن مین
فرمایا ہی مَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا اور بزبان ملائکہ معصومین سے نقل کیا ہی لَا عِلْمَ لَنَآ
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اور فرمایا وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ اور ابن جریر و ابن عبد البر نے محمد بن کعب
سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے ایک مسئلہ جناب امیر سے پوچھا اونھون نے
جیسا معلوم تھا ویسا بیان کیا مستفسر نے کہا یہ مسئلہ یون نہین بلکہ یون ہی
حضرت امیر نے فرمایا اصبت واخطانا یعنی تو نے ٹھیک کہا ہم چوکے بالجملہ اقرار
عالم کا بعض امور مین بلاعلمی خود اور توقف کرنا بیان معنی مین خاصۃً معنی قرآن مین

واخل منقصت نہین اور عدم علم جزئی مستلزم جہل کلی بہی نہین مسعهذا یہہ کیا ضروری ہی کہ
اگر معنی لغطات کے جسکو کسی مسئلۂ شرعی سے علاقہ نہین وقت سوال سائل کے معلوم نہین
تو ساری عمر معلوم نہوے ہون **قوله** ابراہیم تیمی نے کہا کہ ایک آدمی نے نزدیک عمر
کے کہا اللہم اجعلنی من القلیل عمر نے کہا یہہ کیسی دعا ہی جو تونے کی اوسنے کہا کہ مین نے سنا
خدا کو سنا فرماتا ہی وقلیل من عبادی الشکور سو مین خدا سے چاہتا ہون کہ مجہکو ان قلیل
مین کرے عمر نے کہا سب آدمی عمر سے زیادہ جانتے ہین جواب یہہ دعا الشبہ بہلی ہی
اگر عمر نہ سمجہے تو اوس سے جہل کلی لازم نہین آتا بالفرض اگر اسکو کوئی جناب امیر سے پوچہتا
تو وہ ہی غالبًا نہ سمجہتے اب ہم تم سے پوچہتے ہین کہ اللہم لا تجعلنی من القلیل کے کیا معنی ہین جبکہ
اس دعا کو کسی مسئلہ شرعی سے بہی علاقہ نہین کہ جہل اوس سے قادح امامت ہو بلکہ اگر علاقہ
ہوتا تو بہی قادح نہ تہا اسلیے کہ حضرت داؤد نص الہی خلیفہ تہے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض
فاحکم بین الناس بالحق فہم حکم غنم مین متاخر ہوگئے سلیمان سے کہ نہ اوسوقت نبی تہے اور نہ امام
سلیمان باوصف حداثت سن کے سبقت لیگئے حضرت داؤد پر اور حکم خدا کو بوجہ گئے روی
ابن بابویہ فی الفقیہ عن احمد بن عمر الحلبی قال سالت ابا الحسن عن قوله تعالی وداؤد وسلیمان اذ
یحکمان فی الحرث قال حکم داؤد برقاب الغنم وفہم اللہ سلیمان ان الحکم لصاحب الحرث فی اللبن
والصوف پس اگر شیخین فہم اک جملہ دعائیہ مین متاخر ہوگئے دعوی سے تو اسمین کیا نقصان
امامت ہی جبکہ نبوت داؤد مین اس بات سے کچہہ خلل نہ آیا حالانکہ وہ حکم شرعی تہا اور یہہ دعا صرف دعا
تو امامت مین کہ نیابت نبوت ہی کیا خرابی ہوگی **قوله** عن ابن عمر تعلم عمر البقرۃ فی اثنی عشر سنة
فلما ختمها نحر جزورا جواب یہہ تعلم باعتبار ادراک حقائق ودقائق وعلوم ومعارف قرآن تہا نہ
تہجی حروف وکلمات ودلیل اسکے یہہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن کا ظہر وبطن ہی مطلع ہی اور مطلع کے
حدود مین سو اسیے تعلم قرآن کا اگر صدہا سال مین ہو تو بہی بہت کم ہی چہ جائیکہ بارہ سال کی خیال چاہیے
سے آج تک زمانہ نزول قرآن سے ہر قرن مین علماے اسلام قیام ساتہہ عبادت تفسیر قرآن کے

کرتے سے اور ہمیشہ استخراج علوم و معارف ہوتا گیا اور ہنوز نیض ان اوسیطرح جاری و ساری
ہی اور برکات جدید بلطف تازہ نکلتے آتے ہین شعر ہنوز آن ابر رحمت درفشان ست ٭ خم و خمخانہ با مہر
و نشان ست ٭ اور جو کوئی اس سے یہہ سمجھتا ہی کہ عمر کو قدرت زبان عرب پر حاصل تہی او قرآن
کسیطرح اونسے نہ پڑہا جاتا تہا حتی کہ بارہ برس مین ایک سورۃ بمشکل سیکہی تو ایسا شخص انسان نہین حیوان
ہی حالانکہ مشتمل ہونا قرآنکا علوم فراوانپر آپکے قول سے ہی نکل سکتا ہی چنانچہ صفحہ پنجاہ و ہفتم مین
آپنے لکہا ہی کہ جناب لاایت مآب مستفسار گشتہ اعلم آرا کہ عین صواب و لالوں حقائق ام الکتاب تہی
سرگرم امرونہی ہستے انتہی اور ظاہر ہی کہ ام الکتاب لقب سورہ فاتحہ ہی پس جب ایسی سورۂ قصیر
حاوی حقائق کثیر ہو تو سورۂ بقرہ کہ اطول سور ہی او شامل ہی علوم وافرہ پر کما یلوح من تفسیر
فتح العزیز اگر اوسکو سیکہنے مدت دراز مین باذعان و اتقان و ادراک ظہر و بطن و حد و مطلع وغیرہ
حاصل کیا تو کیا محل عجب ہی شعر در بیان آن نباش کہ مضمون نماندہ ست ٭ صد سال میتوان
سخن از زلف یار گفت ٭ قولہ جمع بین الصحیحین حمیدی مین ہی کہ سال عمر عن ابی واقد ما کان یقرء رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ العید و سال عن واقد اللیثی ما کان یقرء رسول اللہ فی الاضحی والفطر
جواب نماز عید سال بہر مین ایکبار ہوتی ہی اور بسبب کثرت اشتغال بالتام کے ہر کسیکو یاد نہین
رہتا کہ ہمنے کون سورت صلوۃ العیدین مین پڑہی تہی یا عیدگاہ کو کس راہ سے گئے تہے اور کس راہ
سے پہرے اور آنحضرت نماز جمعہ و عیدین مین سور مختلفہ پڑہا کرتے تہے الا ما شاء اللہ پس اگر
عمر نے بشوق اتباع سنت کسی سے ایکبار پوچہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون
سورت پڑہی تہی تو اس سے جہل احکام عیدین کا لازم نہین آتا اور نہ یہہ کہ عمر نے کبہی نماز عیدین نہین
پڑہی حالانکہ اطلاع جزئیات قول و فعل نبوی پر نسبت ہر کسی کے بسبب حج و مرج و مرض و قرب
و بعد و قلت صحبت و کثرت نیابت عسیر ہی والا سارے سنن نبوی مرتبہ متواتر مین ہوتے آدمی کو
نماز پنجگانہ کی سورتین یاد نہین رہتین کہ ہمنے کون سورت کسوقت کس نماز مین پڑہی تہی چہ جا
اوس نماز کی جو سال بہر مین ایکبار پڑہی جاتی ہو ہر شخص کو اپنے نفس سے یہہ تجربہ حاصل ہوتا ہی کہ

کہ بعض اوقات بہ بیماری سے غفلت ہو جاتی تہی اور اگر بالفرض عمر نے بسبب تردد ات اعالی امور جہاد
و غزوات و تدابیر قوت اسلام وغیرہ کار خانجات ضروری شریعت کے یاد نرکہا کہ عیدین میں کون سورت
آنحضرت پڑہتے تہے تو بہی کوئی جہت طعن کی معلوم نہین ہوتی اسلئے کہ نماز پڑہنا فرض ہی اور یاد
رکہنا سو مقرر اتکا کہ کون کون نماز مین کس کس وقت کون کون مہینے کس کس سال مین کیا کیا سورتین
پڑہی تہین کچہ فرض و واجب نہین البتہ بغض و عناد کے علاج نہین **قولہ** حال علم و فضل عثمان کا بہی ۹ حال علم عثمان
عیان ہی کہ مردے بے علم تہا اسی فخر کرتے ہین کہ اوسنے قرآنکو جمع و ترتیب دیا ہی حالانکہ اور دون نے
اوسکے حکم سے جمع و ترتیب کیا ہی جسطرح اتقان سے اول رسالہ مین مفصل نقل ہوا **جواب** بعد
تسلیم اس روایت کے جو مطاعن بابت جمع قرآن و تحریف فرقان و زیادت و نقصان و حرق و
خرق وغیرہ عثمان پر اہل رفض نے وارد کیئے ہین وہ سب مرفوع مفوع ہو گئے اور یہہ طعن جمیع
مہاجرین و انصار پر جاری رہی اور افضل اونمین جناب امیر ہین و دلیل علم عثمان جمع فرقان کافی
ہی اور ثبوت اس جمع کا قول مرتضوی اور جمیع اکابر شیعہ سے ثابت کما سبق گو آپکو خبر نہو کہ جمع
عثمان مع ابوجہل اجہ بلم **قولہ** ملل نحل مین ہی کہ الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیا علی الخصوص وقالوا ۱۰
بامامتہ الی قولہ شارح مواقف کہتا ہی الامامیۃ کانوا فی الاول علی مذہب ائمتہم ثم اختلفوا انتہی
جزری مین ہی کہ اول مروج مذہب امامیہ امام رضا ہین اور مرتبۂ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے
اس مذہب کو رواج دیا اور ابن اثیر نے کہا کہ مجدد مذہب امامیہ کے صدر دوم مین علی بن موسی تہا انتہا
انتہی حاصل **جواب** مراد صاحب ملل و نحل وغیرہ کی یہہ ہی کہ امامیہ اپنے مذہب کے ان لوگونکو جانتے
ہین اور اونکو ماخذ اپنے مذہب کا جانتے ہین جسطرح علقمہ تابعین ہین اور عبد اللہ بن مسعود صحابی
ہین بانی مبانی مذہب حنفی ہین یا کہتے ہین کہ نافع و زہری قرن تابعین ہین اور عبد اللہ بن عمر
قرن صحابہ مین بانی مبانی مذہب مالک تہے سو لکہنا ان صاحبونکا بطور اعتقاد امامیہ کے ہی کہ یہہ
انکو مجدد و مروج اپنے مذہب کا جانتے ہین نہ یہہ کہ فی الواقع یہہ ایسے تہے حاشا ہم حنفی انکا گو ہم
مجدد و ہر مذہب کے موافق اعتقاد و زعم تابعین او مذہب کے حسا ب اوس مذہب کا کہتے ہین انکو حقیقت

قدح کی جانب اہلسنت نہین ولیکن قلم درکف دشمن است **قولہ** ذہبی نے کتاب میزان الاعتدال
مین یحیٰ ابن تغلب لکہا ہی انہ شیعی صلب لکنہ صدوق فصدقہ لنا وبدعتہ لہ الخ وقال احمد
بن حنبل و ابن معین و ابو حاتم انہ ثقۃ وذکرہ ابن عدی وقال انہ کان غالیاً فی التشیع ثم قال ان
قیل کیف یحکم بثقۃ المبتدع مع ان العدالۃ منافیۃ للبدعۃ ماخوذ فی تعریف الثقۃ الخ **جواب** یہہ دو ورق
مسروق ہی رسالہ سہم صائب علی حسن شیعی سے اور جواب اسکا ابتدا رسالہ مین گذر چکا ہی معذلک
مراد تشیع تابعین و تبع تابعین سے اسجگہہ تفصیل تفضیلی بلا تنقیص شیخین ہی اور وجہ اوسکی
یہہ ہی کہ یہہ سب لوگ مہاجرین و انصار تہے کہ ہمراہ جناب امیر جنگ صفین مین لڑے ست قریب آٹہہ
سو آدمی کے تہے از انجملہ قریب تین سو آدمی کے شہید ہوئے اور اوسوقت بعض لشکری شام وغیرہ
کے نسبت جناب امیر کے بے ادبی کرتے تہے جنکو اہلسنت بہی برا جانتے ہین لہذا یہہ لوگ
اور اونکے تابع اور تابع تابعین مشغول مدح خاتم الخلفاء رہتے اور لقب انکا اوسوقت بمقابلہ ان
لوگون کے شیعہ مخلصین و شیعہ اولی مقرر تہا چنانچہ حدوث اس قسم خاص تشیع کا کہ مطابق مذہب اہلسنت
ہی سال سی ہفت ہجری مین اتفاق ہوا پس مراد شیعہ سے نسبت اوس زمانہ کے یہی لوگ ہوتے ہین
نہ وہ لوگ جو بالفعل متشیع بنے ہین یعنی رافضی اسیواسطے تاریخ واقدی و استیعاب وغیرہ مین لکہا ہی
کہ فلان من الشیعۃ او من شیعۃ علی حالانکہ وہ سنی تہا طرفہ یہہ ہی کہ خود عبارت میزان مین دفع
اس وہم کا موجود ہی لیکن حقتعالے نے آپکو چشم بینا و گوش شنوا نہین بخشا یعنی قولہ قلنا الغلو
فی التشیع و التشیع بلا غلو کان کثیراً فی التابعین و تبع التابعین مع انہم کلہم کانوا من اہل الدین
و الصدق والورع فلو رد حدیث ہؤلاء مع کثرتہم لضاع کثیر من آثار النبوۃ وہذہ مفسدۃ
انتہی ہان اگر تشیع اونکا باعتقاد کذائی اہل رفض حال کے ہم تواتر سکو بدلیل ثابت کرو اور جواب
طعن لوسوت نہ کیا اس کو لی سے لشم لٹہا **قولہ** یعنے سنی کہتے ہین کہ گروہ شیعہ کے جنکا ذکر ہمارے
کتابون مین ہے باقی نہ رہا ہے اب جو موجود ہین یہ رافضی ہین اور اکثر تقلید معتزلہ کرتے ہین جواب اسکا یہہ ہی
کہ تاریخ سے ثابت ہی کہ ہر زمانہ مین صدہا شیعے یہہ کہان ہے ثابت ہوا کہ شیعہ تابعان تقلید ہین

منقرض ہو گئے رافضی قول بہ شیعہ کا ہی الی قولہ معتزلہ اکثر مسائل مین تابع شیعہ ہین کیونکہ
شاگرد ابی ہاشم بن محمد حنیفہ ہین اور اکثر کلام ابی ہاشم کا حدیث امیر المومنین سے مطابق ہی
شیعہ ہی جسکو سنیون نے برعکس سمجھا ہی جواب کتب اہلسنت موجود ہین خصوصا جنکے نام آپنے
فہرست مین بطور خود لکھے ہین بہت مشہور ہین اونہین جہان کہین یہہ قول بعضی سنیونکا لکھا ہو
بتلاؤ ورنہ جھوٹ بولنا گوہ کھانا برابر ہی سنی یہہ بات کیونکر کہہ سکتے ہین کہ شیعہ اولی ختم
ہو گئے اسلیے کہ جبتک وجود اہلسنت کا عالم مین باقی ہی اوسوقت تک شیعہ اولی کہ خاص ہی لوگ
ہین موجود ہین گو اب انہون نے اس لقب کو بسبب انتحال روافض کے ترک کر دیا ہی اور شیعہ
امامیہ کا لقب مبارک روافض سے بے وجہ ہی اسلیے کہ علما متبحرین انکی نے تصریح کی ہی چنانچہ
کلام شیخ اسبا مین منتہی الکلام مین موجود ہی اور مختصر سند بالفعل یہی کافی ہی کہ شیعہ
رابع امامیہ نے بجواب صاحب نواقض لکھا ہی تمع انا قدرانیا صاحب النواقض حین کرمنی دار
الروافض لخزائن قزلباش ساجدا ولادنی بجبل عابدا اور تیسر شوشتری مفتریہ ترجمہ مصائب
یدرانی مین یہہ عبارت لکھی ہی آنکہ دیدہ ام صاحب نواقض را در دیار روافض کہ خزاین قزلباش
را ساجد بود وادنی بجبل عابد انتہی بلفظہ اور صاحب مجمع البحرین و مطلع النیرین نے لکھا ہی الخ
الحدیث ذکر الرافضۃ والرافضی وہم فرقۃ من الشیعۃ رفضوا زید بن علی علیہما السلام حین نہاہم
عن الطعن فی الصحابۃ فلما عرفوا مقالتہ وانہ لا یتبرئ من الشیخین رفضوہ ثم استعملوا ہذا اللقب
فی کل من غلا فی ہذا المذہب واجاز الطعن فی الصحابۃ انتہی اور جلال ہمارا اثنا عشریہ کا یہی
طعن صحابہ کو ظاہر ہی پس یہ لقب سب شیعہ کا ہی اور جب آپکو اقرار ہی کہ معتزلہ تلامیذ ابی ہاشم
ہین اور کلام ابی ہاشم مطابق مذہب شیعہ ہی تو معتزلہ بالضرور موافق شیعہ ٹھہرے اب خواہ
اونسے مستفید ہون یا وہ انسے بفحوائے سگ زرد برادر شغال دونو ایک ہی چیز ہین قولہ
تابعان علی معروف بشیعہ تھے اور بعض شیعہ کے گروہ ہین اور یہہ لفظ قرآن و حدیث مین بھی آئی
ہی قولہ تعالی وان من شیعتہ لابراہیم اور حدیث طبرانی مین ہی کہ شیعتنا یمینا وشمالنا

فریق ثانی اکثر شیعہ ابوبکر و عمر و عثمان کہتے تھے معاویہ نے جناب امیر سے محاربہ کرکے اپنے گروہ
کا لقب سنت و جماعت رکھا مراد سنت سے سنت لعن مرتضوی جماعت سے جماعت بنی امیہ ہی جب دولت
عباسیہ ہوئی سنیوں نے اس لقب کے اور معنی کہے کہ مراد سنت سے سنت نبی اور جماعت سے جماعت
اصحاب ہی سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہی کہ جب ۴۱ھ میں معاویہ و امام حسن سے صلح ہوئی معاویہ
نے نام اوس سال کا جماعت کہا اور صواعق میں ہی کہ ۶۱ سنہ ہجری میں جب امام حسین شہید ہوگئے
یزید نے نام اوس سال کا سنت کہا تو فصل الامر میں ترکیب سوائی اس لقب کی یہاں سے نکلی ہی
انتہی حاصل جواب یا شیخ ملقب ہونے تابعان علی کا بشیعہ گذر چکا اور لفظ قرآن ان ہذا من
شیعتہ لیکن جو آپنے قرآن کو بیاض عثمانی سمجھکر ناظرہ بھی نہیں پڑہا اسلئے نہ صحت لفظ ہی
اور نہ بقیہ آیات جنمیں ذم شیعہ ہی یاد ہین ع حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء قال تعالی
الذین فرقوا دینہم و کانوا شیعا و قال تعالی ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا
آیت اول سے حال دنیا کا معلوم ہوا اور آیہ ثانی سے حال آخرت شیعہ کا فافہم سبحان اللہ
حرف مطلب آپ اوڑائیں اور تہمت سنیوں پر ہو اور زیادت ضمیر قرآنیں آپ کریں اور طوفان
بیجا عثمان پر لگائیں شاید حرف انہ قرآن مرتضوی میں کہ موافق نزول وحی ہی ہوگا اگرچہ
عرب غیر مستقیم ہو جسطرح حدیث طبرانی باتفاق محدثین باطل و موضوع ہی والا دیتہ ہو
بیان کرو اور عمل امامیہ کا قرآن پر لفظا و معنی جسطرح جیسی ہی روشن تر از روشن بیان ہی اور شیعہ
ابوبکر و عمر کو معلوم نہیں کونسی تاریخ اہلسنت سے آپ ثابت کرینگے اسلئے کہ وجود اس لقب کا
زمانہ شیخین میں تو خود مستحیل و غیر واقع ہی کہ صریح دال تہا انشقاق مرتضوی پر اور مخالف تقیہ ہی
اور زمانہ جناب امیر میں اوسکی حاجت تہی کہ سب بقیہ مہاجرین و انصار ہمرکاب مرتضوی تھے
اور ملقب بشیعہ علی اور جو مخالف تھے وہ آپکے نزدیک گروہ معاویہ تھے تو اونکو شیعہ معاویہ لقب دینا
مناسب تہا نہ شیعہ ابوبکر و عمر اور وجہ تسمیہ اہلسنت و جماعت آپنے بیان کی قطع نظر اسکے کہ تواریخ
اوسکی مکذب ہین اور تاریخ الخلفاء و صواعق وغیرہ سے بھی وجہ مذکور اس لقب سے مشہور ہونیکا

نہین محض انکا اجتہاد بنا بر اتفاق تسمیہ سال بایں ہمہ سنت یا جماعت ہی حالانکہ یہہ لقب خاص عنایتی جناب
امیر علیہ السلام کا ہی ابو جعفر طوسی نے جامع الاخبار مین لکھا ہی کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ حیف ہی کہ انکو عداوت اہلبیت مین قول یزید و
یزید یاور ہا اور حدیث نبوی مروی طوسی یاد نرہی اسیطرح نہج البلاغۃ مین بھی قول حضرت امیر
بمقابلہ معاویہ کہ الا ان للناس جماعۃ رحم اللہ علیہا وغضب من خالفہما اور نیز فرمایا الزموا السواد الاعظم
فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذۃ من الغنم للذئب
اس سے دو امر ثابت ہوے ایک ملقب ہونا اہلسنت و جماعت کا اس لقب سے بزبان نبوی و مرتضوی دوسرے
باطل ہونا مذہب شیعہ کا کہ الامر بالشئ نہی عن ضدہ جبکہ ہر جگہ جناب امیر تاکید بلیغ اتباع
جماعت کرین اور شاذ و فارق جماعت کو حصہ شیطان فرماوین تو بے شبہ اہل رفض شیعہ شیطان
ہوے حتی کہ یہہ لفظ مبارک زبان مرتضوی پر بھی گذری ہی بمقابلہ اتباع ابن سبا یہودی کہ دیکھیں یا شیعۃ
الشیطان یہہ کرامت حضرت امیر ہی کہ منتہائے مذہب شیعہ طرف شیطان الطاق کے ہی اور مبتدا
اوسکی معلم الملکوت شیطان شہرۂ آفاق سے ہی کہ استاد خاص ابن سبا تہا غرضکہ بدایت و نہایت دو
مین شیطانیت فوت نہین ہوئی وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا حسب یہہ بات کہ اگر اول
شیعہ علی ہین تو پہر انہون نے اس لقب کو کیون چہوڑا سو وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ جب لقب بسبب
انتحال منتحلین و دخول مبطلین مخصوص اہل رفض و اباحت و زندقہ ہوگیا اور اسمائے غالبہ فرق خبیثہ سے
ٹہیر گیا جسطرح لفظ مومن ساتہہ جولاہے کے اور لفظ متقی ساتہہ تصدق خوار کے اور لفظ سید ساتہہ
حبشی کے اور لفظ حلال خور ساتہہ نجاست کش کے بنا بر علیہ یہہ لقب اہل سنت و جماعت سے منزوک
ہوگیا اب اگر سنی اس لقب سے احتراز کرین تو کچہہ ڈر نہین کیونکہ موہم خساست و نجاست ہی اور لقب
اہلسنت و جماعت کا واسطے امتیاز حق کے باطل سے مقرر ہوا کیونکہ غلات و روافض و زیدیہ و اسمعیلیہ
وغیرہ تابعان ابن سبا یہودی کما اقر بہ حسین علیخان انکو شیعہ کہتے ہین اور مصدر سوء اعتقاد
و عمل ہو رہے ہین بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ **قولہ** تیسرے وہ لوگ جنہون نے کسی کی طرفداری

نکی اور یہ ایک قسم خوارج سے ہین اگرچہ ظاہر مین اعانت معاویہ کی نکی لیکن باطن مین معاوی تہے
الخ **جواب** پانچ اسکا گذر چکا کہ جناب امیر نے انکو معذور رکہا اور فرمایا قصدوا عن الباطل **قوله**
ابو حنیفہ دشمنون اہلبیت کا دوست تہا **جواب** پانچ اسکا آویگا معہذا رسالہ انوار بدریہ مین کہ
کتب طائفہ سے ہی لکہا ہی کہ ابو حنیفہ ربیب امام جعفر صادق علیہ السلام تہے اور نسبت فرزندی کی
ساتہ اونکے رکہتے تہے یہانتک کہ خضر بن محمد بن علی خازن مشہد مقدس نے تلمیذ و ربیب ہونا
ابو حنیفہ کا اخبار مستفیضہ مشہورہ مین شمار کیا ہی پس با وجود ان خصوصیات کے دوستی ابو حنیفہ کی
ساتہ دشمنان اہلبیت کے بغایت بعید ہی **قوله** اول خدمت امام جعفر صادق مین دو سال تک تحصیل کی
مرد ذہین تہا احادیث و مسائل شرعیہ مین اپنی عقل کو دخل دیکر تاویل و تسویل کرتا تہا **جواب** تلمذ ابو حنیفہ
کا ائمہ اہلبیت سے باقرار محدثین شیعہ مثل محمد تقی در لوامع و باقر مجلسی در تذکرہ وغیرہ فی غیرہ اور
حاصل ہونا اجازت اجتہاد و فتوی کا واسطے اونکے پیشگاہ ائمہ ہدی سے بخوبی ثابت ہی چنانچہ ابو حنیفہ
کہا کرتے تہے کہ لولا السنتان لهلک النعمان اور جواب تسویل کا آویگا **قوله** امام نے فرمایا کہ تو
ہمارے جد کے احادیث مین تاویل کرکے معنی اوسکے اور طرح پر وہ بد لوگونکے بیان کرتا ہی
نعمان نے انکار کیا امام نے فرمایا کہ اگر تو پہر اسطرح کریگا تو ہم تجہکو عقوبت کرینگے **جواب** یہہ حکایت
محمد بن نعمان ملقب شیطان الطاق کی ہی نہ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کے کیونکہ یہہ لوگ بسبب بے علمی کے
عبارات ائمہ کو نہ سمجہتے تہے پس ترتیب کرنا قیاس صحیح شرعی کا انسے ممکن نہ تہا اسلیے ائمہ نے انکو
قیاس سے منع فرمایا اور ابو حنیفہ وغیرہ کو بملاحظہ کثرت علم و قوت اجتہاد اجازت قیاس دی تہی چنانکہ
کتب حنفیہ اور رسائل فضائل اہلبیت مین اجازت صادق علیہ السلام کی ابو حنیفہ کو واسطے قیاس کے
مصرح ہی چنانچہ اسی جگہہ سے مجتہد کوفہ ہند نے کہا ہی کہ حنفیہ اعلم اند بمذہب ابو حنیفہ انتہی
روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسناده الی البختری قال دخل ابو حنیفة علی ابی عبد الله علیه السلام
فلما نظر الیه الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنة جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا
لکل ملهوف وغیاثا لکل مهموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتهدیهم الی واضح الطریق اذا

تحجر وافلاک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الراجیان بک الطریق انتہی اور شرح تجرید مین ہی
کہ ایکبار ابوحنیفہ مسجد الحرام مین بیٹھے تھے اور بہت لوگ اونکو گھیرے ہوئے مسائل پوچھتے تھے
وہ اونکا جواب دیتے تھے اتنے مین جعفر صادق علیہ السلام آگئے ابوحنیفہ کو معلوم ہوا کہ امام تشریف لائے
ہین پہر اوٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یا ابن رسول اللہ اگر مین پہلے سے جانتا تو نہ بیٹھا رہتا دیکھے
مجکو خدا کہ مین بیٹھا ہوں اور تم کھڑے ہو فرمایا بیٹھو ای ابوحنیفہ اور جواب دو لوگونکو کہ اسیطرح پایا ہی
اپنے باپ دادا آؤون کو قولہ نعمان پاس منصور دوانقی یا ہارون رشید کے گیا اور موافق ہوگیا
کہ دشمن آل نبی تھے اور چاہتے تھے کہ لوگ طرف اونکے رجوع کرین اور اونکی مجلس مین جمع ہون
ابوحنیفہ کی تکریم کی اور ایسا کیا کہ خلاف طریقہ ائمہ کے احکام شرع جاری کرو کہ موجب ہماری
قوت کا ہو جواب موافق ہونا ابوحنیفہ کا ساتھہ عباسیہ کے غلط ہی اسلیے کہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ مین
لکھا ہی کہ ابوحنیفہ مقدمہ منصور مین اور امثال منصور مین خلفای بنی امیہ و عباسیہ کہتے تھے کہ
اگر یہہ لوگ مسجد بناوین اور مجکو حکم کرین کہ اوسکے اینٹ گنون البتہ مین نہ مانون کیونکہ یہہ فاسق
ہین اور فاسق اہلیت امامت کے نہین رکہتا یہانتک کہ منصور نے اسکو بسبب ان باتونکے نظر بند کیا اگر
قید کیا الی آخر القصہ اور پہر مجلسی نے بہی اقرار کیا ہی کہ ابوحنیفہ عہد خلفاء عباسیہ مین معائب اونکے
برملا بیان کیا کرتے تھے یہانتک کہ اونکو قید کیا اور جتنی سرپرستی اہلسنت کی ہارون نے
عشر عشیر اوسکی شیعہ عمل مین نہین آئی انتہی اور دشمنی عباسیہ کی ساتھہ آل نبی کے غیر مسلم ہی
کیونکہ قاضی نے مجالس مین لکھا ہی کہ منصور دوانقی در مقاسیہ اور از خوف زوال ملک
نبود اظہار تشیع قولا و فعلا می نمود انتہی اور ذکر ہارون مین لکھا ہی کہ از افاضل آل عباس
بود در عقیدہ تشیع راسخ و از نصرت آن مذہب مسرور می بود انتہی اور حال مامون مین لکھا ہی کہ
روزی مامون با صحاب خود گفت میدانید کہ مذہب تشیع از کہ آموختہ ام گفتند نہ گفت از پدرم
ہارون رشید انتہی توضیح الحاجۃ پس شیعے یہہ بات کب ممکن ہی کہ سرپرستی اہلسنت
کرین اور کتب رد و قدح مذہب تشیع تالیف کرواوین قولہ نعمان نے کتنی کتابین بنائین

اودنمین اہانت بنی فاطمہ کی لکھی اور روایات صحیحہ وفتاوی انکو برعکس کیا اور تعریف صحابیون کی اور
معاویہ کی اور ممانعت لعن یزید کی اور امثال ان اقوال کے درج کیے خلفاء عباسیہ نے مفید اپنا جانکر
تمام قلمرو مین اوسکو مشہور کیا **جواب** تالیف کرنا ابوحنیفہ کا کتب کو مخالف کتب و اخبار مستفیضہ ہی اسلئے
کہ اول سب سے اسلام مین تصنیف امام مالک کی ہی کہ موطا شریف لکھی اور زیدیہ متاخرین ابوحنیفہ
اسی جہت سے انتساب فقہ اکبر کو بہی طرف اونکے اکثر محققین صحیح نہین جانتے معہذا اوسمین توہین
بنی فاطمہ و مدح بنی امیہ وغیرہ کی مرقوم نہین پس یہ دعوی جس کتاب سے منقول ہوا اوسکا نشان دینا
حالانکہ بصورت شہرت دینے عباسیہ کے اون کتب کو اپنی قلمرو مین چاہیے تہا کہ بسبب کثرت شہرت کے
آج صدہا نسخے اونکے میسر آتے حالانکہ بعض نسخہ بہی مسموع نہین چہ جائے تیسر کی خصوصا جس
صورتمین کہ شیعے دشمن درپے رسوائی ابوحنیفہ ہون معدوم ہونا کتب مذکور کا بغایت مستبعد ہی
قاضی شوستری نے اپنی مصائب مین لکہا ہی قال صاحب الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی لاینال عہدی
الظالمین ان اباحنیفۃ کان یفتی سرا بوجوب نصرۃ زید بن علی بن الحسین وحمل المال الیہ والخروج
معہ علی اللص المتغلب المتسمی بالامام والخلیفۃ کالدوانقی واشباہہ حتی قالت لہ امراۃ اشرت الی ابنی
بالخروج مع ابراہیم وقد قتل فقال یالیتنی کنت مکان ابنک انتہی کہو اسیکا نام اہانت بنی فاطمہ و
مدح عباسیہ ہی یا اور کسی چیز کا نام **قولہ** کہتے ہین جس زمانہ مین کہ نعمان کتابین مسائل کی
بناتا تہا ایکدن ہارون نے لکہا کہ تمنے موافق تمہارے اجداد کے مسائل ائمہ کو معکوس کیا لیکن معلوم نہین کہ
امام سجدہ مین آنکہہ بند رکہتے ہین یا کہلی اسکا تکو دریافت کر لینا **جواب** تمنے اگرچہ نام نعمان کا
مکرر ذکر اسجگہہ بطور تشنیع لکہا ہی لیکن بہرحال محبین نعمانکو اسی تقریب سے حیلۂ ذکر بات لگا
اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو المسک ما کررتہ یتضوع ہی اس لفظ سے کہ کہتے ہین معلوم
کہ یہہ نقل کسی کتاب سے منقول نہین افواہی بازاری خبر ہی سو ایسے استدلال محل الزام مین حجت
نہین ہو اگرچہ معہذا جب ابوحنیفہ کو خلاف ائمہ ہدی مین اسقدر مبالغہ ہی کہ ادنی ادنی جزئیات
مین قصد مخالفت ہی تو آپ سمجہلو اونکے دو چار ہی مسئلے خلاف ائمہ کتب حنفیہ مین نام لکھے

قولہ خلاصہ کلام یہہ ہی کہ جو مسائل مختلف کیے ہین گنتی اونکی کئی سو تک پہنچتی ہی جواب
تم بتدہ والوصی منجملہ ان چند صد مسائل کے پچاس ساٹھہ ہی مسئلے مختلف مخالف ائمہ ہی کتب جعفریہ
نشان دو آخر باوجود اس شہرت تمام کے کہ عباسیہ نے اون کتب کو تمام قلمرو اپنی مین کہ عرب و عجم تھی
پھیلایا غایت سمجانا اونکا محالات عقلیہ سے ہی ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین قولہ کتاب الحیل نضر بن
شمیل مین ہی کہ امام شافعی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ نے تین سو تیس مسئلے ایسے قیاس فاسد سے لکھے ہین کہ سب
کفر ہین اور ربیع الابرار زمخشری مین ہی کہ ابو حنیفہ نے چار سو حدیث کو اپنے قیاس سے رد
کرکے خلاف حکم خدا فتوی دیا جواب یہہ دونون روایت مسروق ہین رسالہ تحفۃ الشیعہ سے
روایت زمخشری معتزلی اہلسنت پر حجت نہین اور کتاب الحیل غیر مشہور اور مجہول الاحوال ہی
سوا ان دونون روایت مین صرف ابو حنیفہ لکھا ہی نہ نعمان بن ثابت اور اس کنیت کے کئی شخص گذرے
ہین اونمین ایک یہہ تھا جسپر یہہ طعن وارد ہی اور شافعی شاگرد محمد بن حسن تلمیذ ابو حنیفہ ہین
اونسے صدور ایسے کلام بدفرجام کا محال ہی بلکہ قول مشہور مستفیض اونکا حق امام مین یہہ ہی
کہ الناس کلہم عیال ابی حنیفہ فی الفقہ اور خضر بن علی مشہدی شیعی نے توضیح الوزر فی الحجج الاثر
لدفع شبہ الاعور مین مدح ابو حنیفہ کا اقرار اظہار کیا ہی اور اگر فرض کرین کہ یہہ ابو حنیفہ وہی ہین
جنکا نام نعمان ہی تو وہ صدہا مسائل کفر خلاف حکم اللہ آخر کیا ہوے تم صدہا مین سے پچاس
بیس ہی بسند نعمان کے مخالف حدیث و قرآن کتب حنفیہ سے نکالدو ہم سب کو مان لینگے قولہ
مین کہتا ہون کہ مقدمہ رفع یدین فی الصلوۃ مین چند حدیث متواتر صحیح بخاری مین لکھی ہین لیکن
ابو حنیفہ نے اونکو منظور نہ کرکے بالعکس اوسکے فتوی دیا تا خلاف ائمہ ہو جواب اگر ماورائے کمالات
دیگر علم تاریخ مین بڑا دخل ہی ابو حنیفہ سن ہشتاد ہجری مین پیدا ہوے اور سال یکصد و پنجاہ مین
انتقال کیا چنانچہ آپنے صفحہ چہارم مین لکھا ہی اور جب چوتیس سال اونکی وفات پر گذرے
اوسوقت امام بخاری سال یکصد و نود و چہار مین پیدا ہوے اور سال دو صد و پنجاہ ہجری مین وفات
پائی اونکے وقتمین صحیح بخاری کہان تھی جو اونمین احادیث رفع الیدین بخاری کو منظور نفرمایا

[illegible]

شعر چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا ۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ۔ حالانکہ اول التصنیف علم حدیث میں امام مالک نے کی ہی یعنی موطا ترتیب شوہی متاخرین ابو حنیفہ سے ہان ابو حنیفہ کو علم ما کان و ما یکون حاصل تہا ورنہ ضرور ان احادیث کو منظور فرماتے جسطرح متاخرین حنفیہ نے منظور فرمایا ہی معہذا یہہ احادیث متواتر نہین آپ ہر جگہہ ہیہ بات کو متواتر کہدیتے ہین للہ ایکبار تعریف متواتر کی برائے وجہی تہا دیجئے کہ آپکی اصطلاح مین کس قماش کا نام ہی علاوہ اسکے رفع الیدین مین احادیث رفع و عدم رفع دونو وارد ہین جسکے نزدیک جو حدیث ثابت ہوئی اوسنے مطابق اوسکے عمل کیا چنانچہ امام کو عدم رفع معلوم ہوا وہ قائل اسکے ہوئے شافعی کے نزدیک رفع ثبوت کو پہنچا وہ قائل رفع ہوئے متاخرین کو رفع و عدم رفع دونو پہنچا اونہون نے تطبیق دی کہ کبہی رفع کرے اور کبہی نکرے چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ و شرح مسلم ملک العلما و شرح سفر السعادت سے ظاہر ہی **قولہ** مع ائمہ سے زبان بند کرکے فتوی دیا کہ جب نام علی کالین علیہ السلام نکہین رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ کہا کرین **جواب** یہہ فتوی جس کتاب مین لکہا ہو نشان دو کتب قدیمہ مشائخ اہلسنت کے متاخرین ابو حنیفہ سے مملو ہین لفظ سلام اللہ علیہم و علیہم السلام سے حق اہلبیت مین آب بہی اگر کوئی جناب امیر بلکہ ساری ائمہ ہدی کو اس لفظ سے یاد کرے کوئی حنفی مانع نہین چنانچہ اسی جہت سے زبان صاحب تحفہ و شوکت عمریہ و صاحب منتہی الکلام وغیرہم پر یہہ لفظ بحق ائمہ برحق بے تکلف جاری ہی خاصۃ زبان اس مخلص ثنا زسند سامی پر باوجودیکہ حنفی مذہب ہی لیکن متاخرین نے واسطے امتیاز انبیاء کے دوسرون سے نہ بنا بر عداوت اہلبیت یہہ لکہا ہی کہ صلوۃ و سلام خاص ہی ساتہہ انبیاء علیہم السلام کے اور غیر انبیاء پر بالاستقلال کہنا نچاہیے اور اسمین کوئی وجہ تخصیص ابو حنیفہ کی ساتہہ اس فتوی کے اور موجب طعن کا اس بابت معلوم نہین ہوتا اسلیے کہ سارے مقلدین ائمہ اربعہ اسپر متفق ہین معہذا اگر بتبعیت و شمول کہین تو عند الجمہور جائز ہی بلا خلاف کقولنا اللہم صل علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم اور وجہ یاد کرنے صحابہ کی ساتہہ رضی اللہ عنہ کے یہہ ہی کہ حق تعالی نے قرآن مین خود انکو اس لفظ سے یاد فرمایا ہی کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کیس قدر ...

فائدہ [illegible]

یہ ہی کہ جسطرح بموجب نص صلوا علیہ وسلموا تسلیما انبیا کو بصلوۃ وسلام یاد کرتے ہین اگر ائمہ
یاد کرین اور حضرت امیر ہمیشہ داخل صحابہ ہین اور باوجود ابوتراب ہونیکے کریم الوجہ ہین اگر انکو
غضنفر رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ کہ مشعر رضا وکرامت ہی یاد کیا تو اوسمین کیا عیب ہی نیز
مین سوا النعم اسیطرح علما کو بلفظ رحمت ومشائخ کو بلفظ تقدیس اور ائمہ اطہار ومومنین کو بلفظ
یاد کرتے ہین بنظر مناسبت حال واعمال تمام ہو واللہ اعلم بالصواب **قولہ** اور یہی فتوی ہی کہ نام
حسنین و فاطمہ زہرا و حضرت … نہین صرف ایکجگہ کہا ہی کہ محبت اہلبیت کی جزو ایمان ہی اور یہہ
اسلیے کہا کہ عائشہ و حفصہ وغیرہ ازواج کو اہلبیت مین گنا ہی **جواب** اس تقریر سے ظاہر ہی
کہ یہہ فتوی ابوحنیفہ نے دیا ہی نہ شافعی و مالک و احمد نے سوا اولے معدوم ہونا انکا اقوال ائمہ
ثلاثہ سے ثابت کیجیے پھر ابوحنیفہ پر طعن بما لاکلام … ورنہ اہلسنت کا یہی عقیدہ ہی کہ اہلبیت معصوم
نہین اور ازواج بھی داخل اہلبیت ہین کما مر اور یہہ عقیدہ سنجیدہ حنیفہ کا ملزم … العباد
کہ بقول آپکے ہم کلام نبی و وصی ہی ذخیرہ کتب امامیہ سے ماخوذ ہی رہی محبت ابوحنیفہ سادات اہلبیت کے
سو بیان اوسکا بطریق نمونہ کے یہہ ہی کہ باجماع مورخین طرفین ثابت ہی کہ جب زید بن علی نے
مروانیون پر خروج کیا ابوحنیفہ نے بارہ ہزار دینار سرخ سے اونکی مدد کی اور لوگونمین مناقب
ومدائح اہلبیت بیان کرنا شروع کیا کہ اس زمانہ مین نصرت زید بن علی کی موجب نصرت دین اسلام
ہی چنانچہ ابوحنیفہ اسی بابت عہد منصور دوانقی عباسی مین قید ہوگئے بلکہ منصور نے انکو زہر سے
شہید کیا اسی بابت پر کہ اہلبیت سے کمال رسوخ رکھتے تھے جب بیدے اہل نواح خراسان و
سیستان مین منصور پر خروج کیا اونہون نے لوگونکو تحریص کی متابعت … بابت زید پر اور
ہارون رشید انکو قاضی کرتا تھا انہون نے قبول نکیا یہانتک کہ اوسنے کوڑے مارے اور وجہ
عدم قبول کی یہہ تھی کہ سادات اوس ضلع مین بہت تھے انہون نے کہا کہ مین عجمی ہو کر اہلبیت مرسل
عربی پر حکمرانی نہین کرونگا کہ سنو اور سب ہی اسیطرح انکے ہمسائگی مین ایکشخص جو ری … رہتا
رہتا تھا نہایت غالی ناصبی اور حضرت امیر کو کافر جانتا تھا ابوحنیفہ نے ہر چند اوسکو سمجھایا نصیحت کی

دوستی ابوحنیفہ با آل رسول

حکایت شخص … مذہب

اوسنے ایک سنی آخر تک ملاقات کر دی بعد چند روز کے ایکدن اوسکے پاس سگئے اور کہا کہ ایک شخص نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہی واسطے پیغام نسبت دختر تیری کا اوسنے حال پوچھا انہوں نے کہا دولت حشمت مال منال اخلاق وخصال حسب نسب سب درست ہی لیکن ایک عیب ہی کہ یہودی ہی وہ شخص نہایت خفا ہوا اور کہا تم عجب مرد آدمی ہو کہ مرد مسلمانکو تکلیف نسبت کرنے دختر کی ساتھ یہودی کے دیتے ہو اتنا نہیں سمجہتے کہ لڑکی مسلمانکی یہودیکو نہیں پہنچتی ابوحنیفہؒ نے آہستہ کہا کہ خواجہ صاحب اتنا خفا مت ہوتے جو امیر المومنین علی مرتضی کو کافر کہا اس سے یہ نہ سمجہا کہ جب دختر پیغمبر کافر کو بہیجی تو اگر دختر حروری یہودیکو بہیجی کیا ڈر ہی حروری سخت پشیمان ہوا اور اپنے مذہب سے توبہ کی اسیطرح مناظرات انکے سات قدمار شیعہ کے مثل ہشام بن الحکم ومحمد بن نعمان ومحمد بن مسلم وغیرہ تواریخ مین مضبوط ہین یہانتک کہ علماے شیعہ اہلسنت پر طعن کی کہ انکے ائمہ قصد الزام دہی ائمہ کا کرتے تہے اور اوسکا جواب صاحب تحفہ نے باب مکائد مین بوجہ خوب لکہا ہی جسکو آپنے سابق مین واسطے الزام ناحق اہلسنت کے بالعکس نقل کیا ہی کہ شیطان الطاق وغیرہ انکو الزام دیتے تہے حالانکہ آپکو بہی مثل جمہور شیعہ کے اقرار ہی کہ ابو حنیفہ ذکی ذہین تہے غبی اور ذہین غالب ہوتا ہی مناظرہ مین نہ الزام خوردہ حلیۃ المتقین مین ہی کہ جعفر صادقؒ نے ابو حنیفہ سے فرمایا کہ پیٹ بہر کے نکہایا کرو چنانچہ پہر اونہوں نے نکہایا یہانتک کہ انتقال ہوا الغرض جیسا حال محبت ابو حنیفہ کا سات اہلبیت کے تہا اسیطرح حال انکے شاگردونکا بہی تہا یہانتک کہ جب امام موسی کاظم کو خلیفہ عہد نے محبوس کیا تو اوس وقت بہی قاضی ابو یوسف ومحمد بن شیبانی حبس مین اونکے پاس جایا کرتے اور زیارت واستفادہ سے مشرف ہوتے بخلاف روات شیعہ کے کہ بخوف عباسیہ انہوں نے جانا آنا ترک کر دیا تہا اور اپنے طرف سے مسائل بنا بنا کے اور منسوب بائمہ ہدی کر کے خلق کو گمراہ کیا کرتے تہے جیسے ہشامین وشیطان الطاق وغیرہ بالجملہ جنکی مودت وا... لعنت کتب شیعہ سے اسطرح ثابت ہو اونکو تہمت بعض آل پاک لگانا بدنامی کا ٹوکرا اسپر اوڈہانا ہی سارے اہلسنت محبت اہلبیت کو کل ایمان کہتے ہین **قولہ** ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین لکہا ہی

ان جمعا اتفقوا علی طعن ابی حنیفة **جواب** نام کتابکا الدر المنتظم ہی نہ کتاب المنتظم اور اوسمین یہہ روایت
موجود نہین دجال بدایونی نے تحفة الشیعہ مین صرف اوسکو طرف ابن جوزی کے نسبت کیا ہی
سو روایت شیعی دلیل نہین طرفہ یہہ ہی کہ عبارت نماظا اور وجہ طعن مخفی **قولہ** رسائل غزالی طعن ابو
حنیفہ مین مشہور ہی **جواب** یہہ شہرت امامیہ مین ہوگی نہ اہلسنت مین اسلیئے کہ احیاء العلوم
غزالی موجود ہی اوسمین مناقب ابو حنیفہ کو بکمال بسط و شرح لکھا ہی بہر وجہ تالیف رسائل طعن کی
کیا ہی لیکن یہہ کہدے کہ غزالی مذکور دوسرا شخص معتزلی ہی اور یہہ ابو حنیفہ عامری تھی کوئی
قولہ قال ابو حامد الغزالی فی آخر کتاب المنخول الخ **جواب** یہہ کتاب محمود غزالی معتزلی کی ہی نہ
امام ابو حامد حجة الاسلام غزالی کی چنانچہ خود غزالی نے اوسکے تالیف سے انکار کیا ہی معہذا
یہہ مطاعن غزالی معتزلی ہی حق مین ابو حنیفہ کوفی کے نہین بلکہ ابو حنیفہ بنی عامری البصری کے
حق مین ہی ملا صیر ملا صادق نے تافی شرح کلینی مین لکھا ہی کہ یہہ ابو حنیفہ ایک شخص تھا بنی
عامر مین کہ بعض دہات بصرہ مین رہا کرتا تھا اور فقہ کو اچھی طرح نجانتا تھا لیکن اجتہاد کرتا تھا
انتہی سو مجموع تشنیعات غزالی رجیلانی و قاضی عضد اوسکے حق مین ہین نہ ابو حنیفہ کوفی کے
بابجین ر من ادعی خلافہ فعلیہ البیان و علینا ردہ بالبرہان **قولہ** مالک کہتا ہی کہ ضرر ابو حنیفہ
کا امت محمد مین زیادہ شیطان سے ہی ابن مہدی کہتا ہی کہ کوئی فتنہ اسلام مین کمتر فتنہ دجال
سے رائے ابو حنیفہ سے نہین مشہور ہی **جواب** مالک و ابن مہدی دونو رجال شیعہ مین ہین اور
روایت شیعی سے ہر جگہہ الزام اہلسنت قصد کرنا بیحیائی سے بے نہایت ہی معہذا صاحب قاموس
نے لکھا ہی ابو حنیفہ کنیة عشرین من الفقہاء اشہرہم امام الفقہاء نعمان انتہی فرمائے اسکی
کیا دلیل ہی کہ یہہ ابو حنیفہ امام اہلسنت ہین لا غیر اشتراک اسماء وکنی سے ابتک دہوکا دیا
شیعہ کا لگیا **قولہ** ہدایہ مین لکھا ہی کہ شراب جوش دی ہوئی طیب طاہر حلال ہی بلکہ کافی حاشیہ
ہدایہ مین تصریح کی ہی کہ مذہب شیخین کا یہی ہی کہ خمر عبارت ہی خام سے اور سوائے آب انگور
آتش نا دیدہ ہر مسکر حلال ہی اگرچہ مثل خمر کے اشتداد و غلیان وقت لاوے **جواب** شاید

مراد ہدایہ و کافی سے کتب امامیہ ہین نہ اہلسنت اسلئے کہ یہ تقریریان دونون مین بعینہ موجود نہین
موضع کو متعین کرو جواب ۲ اور رسالہ کے اگلے پچھلون نے لکہا ہی کہ جو چیز نشہ لاتی ہی وہ خمر ہی انگور کا رس
ہو یا اور کوئی چیز اور قلیل و کثیر اوسکا مثل شراب کے حرام ہی اور اس مقدمہ مین بہت احادیث وارد
ہین اور اباحت ماسوائے خمر کے جیسے اور مشروبات جب کہ نشہ و انہون نزدیک حنفیہ کے اوس وقت
ہی کہ مقصود اوسکے استعمال سے حصول قوت عبادت ہو نہ قصد لہو و لعب ورنہ حرام ہی بالاجماع
معہذا یہ قول بہی غیر مفتی بہ ہی اور رجوع ابوحنیفہ کا اوس سے ثابت ہی اور ابو یوسف کہتے ہین
کہ اگر فسق و فجور و لہو کے لئے پیئے تو کم و بیش اوسکا سب حرام ہی اور وہان بیٹہنا حرام ہی
اور اوسکیطرف جانا حرام ہی بالجملہ باوجود اس کے طعن حلت شراب بطرف شیخین و حنفیہ کے کرنا
محال عقل ہی مشہور ہی ان یسلم الانسان من سوء نفسہ فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم ۲ طرفہ یہ
ہی کہ شیخ صدوق ابن بابویہ قمی و جعفی و ابن عقیل نے کہ علمائے شیعہ سے ہین نص کی ہی طہارت
خمر پر حالانکہ نجاست خمر بکریمہ انما الخمر والمیسر ثابت ہی کیونکہ خمر کو رجس فرمایا ہی اور رجس
نجاست کو کہتے ہین چنانچہ خوک کے حق مین فرمایا ہی انہ رجس بلکہ خود ابو جعفر طوسی نے اسی
کریمہ سے استدلال کیا ہی نجاست خمر پر اسیطرح مثلث شراب نزدیک امامیہ کے حلال ہی
کذا فی جامع العباسی قولہ حدیث کل مسکر حرام کو نا معتبر و ضعیف جانتے ہین حتی کہ ابو حنیفہ نے
وضو نبیذ سے تجویز کیا ہی اور ہدایہ و فتاوی سراجیہ مین لکہا ہی کہ نبیذ ایک قسم شراب کی ہی
کہ عمر بن خطاب اوسکو مرتے دم تک پیتا تہا کذا فی جامع الاصول الخ جواب ۲ یہ حدیث مسلم
جمہور اہلسنت ہی اور اسباب مین یہانتک احتیاط ہی کہ جس چیز مین نشہ نکلجاوے وہ بہی حکم حرام مین
ہی جیسے نان پاؤ اگر خمیر اوسکا تاڑی وغیرہ مسکرات سے یا معجون و مار اللحم مشتی و سفید ہی
وغیرہ بہنگ بوزہ اگر عقل انکی کہانے پینے سے نکلجاوے تو حد بہی ماری جاوے اور جو نشہ لاوے
تو حد جاری ہو نزدیک امام محمد کے اور نزدیک شیخین کے تعزیر کیجاوے پس انکی تحقیق مین
جس کسی نے اس حدیث کو نا معتبر ضعیف کہا ہو اوسکا نام عنایت ہو غالبا

ربنگ ہیچت اگر نیست این بس تراہ دے زوسوسہ عقل ہجیر وارد آپنے کو ئی شئ مثل حمر
یا بہنگ وغیرہ کے کہا لیا ہی کہ دنیا او نکی نظر پڑتی ہی عرب کا دستور تہا کہ کہجور کو چور کرکے
پانیمین ہگو رکہتے اور سکا شیرہ پیتے اسکا نام نبیذ ہی سو ابو حنیفہ نے وضو کو اوس سے اسلیے جائز
کہا کہ من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی لا باس بالتوضی بالنبیذ لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توضا
بہ اور ترمذی و احمد نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے اونسے کہا کہ تمہاری چہاگل
مین کیا ہی ابن مسعود نے کہا نبیذ ہی فرمایا خرما پاک ہی اور پانی پاک کرنے والا ہی پہر وضو کیا
آنحضرت نے نبیذ سے مہذا ابو حنیفہ یہہ شرط کرتے ہین کہ جب وضو کرے کہ آب خالص میسر نہو
اور خارج مصر و قریہ ہو حتی کہ قاضی خان نے رجوع ابو حنیفہ کا اس سے نقل کیا ہی بلکہ اس مسئلہ کو
عقائد مین لکہا ہی لا نحرم نبیذ التمر الی قولہ فعدم تحریمہ من قواعد اہل السنۃ خلافا للروافض
انتہی پس اگر نبیذ کو حکم شراب ہوتا یا اوسمین سکر ہوتا تو آنحضرت اوس سے کیون وضو کرتے
اور کیون اوسکو پیتے خصوصا عمر بن خطاب کہ بانی مبانی حرمت خمر تہے حلال کہا احادیث
کثیرہ سے پینا آنحضرت کا نبیذ کو بلکہ حکم کرنا شرب نبیذ ثابت ہی عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشرب زبیبا فردا او تمرا فردا او بسرا فردا اخرجہ مسلم اس
معلوم ہوا کہ دو چیز کو نہ ملاوے کہ اوسمین نشہ جلد پیدا ہوجاتا ہی بعضے علما کے نزدیک مکروہ ہی
اور نزدیک امام اعظم کے حلال اور اگر نشہ کرے تو حرام بنا بر علی ہذا اعتراض شیعہ نبیذ
پیغمبر کے لائق تہا اور نبیذ کو اسماء شراب سے کہنا مخالف لغت ہی **قولہ** تفسیر کبیر مین لکہا ہی قال
ابو حنیفۃ اذا تزوج الرجل بامہ و دخل بہا لا یلزمہ الحد وقال الشافعی یلزمہ **جواب** باسخ الراسخ
ہی کہ مذہب امامیہ کا بہی اس مسئلہ مین یہی ہی مگر ورحد مین توہم واطی کو واسطے صحت عقد
محرمات موبدہ پر شرط کرتے ہین اور ظاہر ہی کہ توہم واطی دافع تشنیع امام رازی نہیں ہوسکتا
پس جواب کہ شیعہ اسکا دیوین وہی ابو حنیفہ کیطرف سے تجہین ب تنا بدل دعوی کا تو جلی ہے
ارشاد الاذہان کے اوائل کتاب الحدود مین لکہا ہی فلو توہم العقد علی المحرمات الموبدۃ صحیحا

تزویج محارم نزد ابو حنیفہ

سقط ولا یسقط الحد بالعقد مع العلم بفساده ولا باستیجار للوطی مهما ولو توهم الحل به انتہی آور جواب تحقیقی یہہ ہی کہ نزدیک ابوحنیفہ کے وطی کنیز برادر و غیرہ سے حد لازم آتی ہی یہہ جا بجائے وطی محارم بعقد دین امام یہہ کہتے ہین کہ جو تزوج محارم لاعلمی سے کرے اوسپر حد نہین لیکن تعزیر شدید واجب ہی اور صریح لفظ امام عبارت امام نہین امام رازیکی عبارت اسجگہہ قاصر واقع ہوئی معہذا یہہ صورت بطریق فرض ہی اور فرضکو وقوع لازم نہین آخر شیعہ تو اوس سے زیادہ کچہہ کہتے ہین کہ وقف کرنا فرج جاریہ کا بالاجماع درست ہی وہ خرچی جاوے اور متعہ کرا وے اور کمائی اوسکی واقف کہاوے کہ حلال طیب ہی اسیطرح ام ولد کو کسی کا نوکر کرادے خدمت پر یا اصیل گری پر اور فرج اوسکی دوسرے شخص کو حلال کردی تو خدمت واسطے اول کے اور فرج واسطے دوسرے کے ہوجاویگی اسیطرح متعہ دوریہ درست ہی ہر چند اثنا عشریہ زمانہ حال سنکر اس مسئلہ کے ہین لیکن محققین امامیہ قائل ہین اس بات کے کہ بے شبہہ یہہ مسئلہ کتب شیعہ مین موجود ہی گویا یہہ مثل ہندی اسی جگہہ سے نکلی ہی کہ ایک جورو سارے کنبے کو بس ہی بالجملہ عاریت دینا فروج اماء کا اور حلال کرنا فروج حرم کا ضیف و احباب کے لیئے اعظم طاعات و عمدۂ عبادات ہی حتی کہ ابن بابویہ قمی صاحب الرقاع نے ایک رقعہ بہی اس باب مین صاحب الزمان سے نقل کیا ہی جسکے پڑہنے سے بال بدن پر کہڑے ہوتے ہین معاذ اللہ یہہ دین ہنود آئین راجہ باندی ہوا **قولہ** وہ جو سنی کہتے ہین کہ ابوحنیفہ شاگرد رشید امام جعفر صادق علیہ السلام تہا اور امام نے اوسکے اجتہاد کو پسند فرمایا محض بے اصل و سخن سازی ہی شاید حسب مانمین تصور اجتہاد کا اوسکے دل مین نہ تہا حلقۂ درس امام مین حاضر ہوتا تہا

جواب سخن سازی سنیونکی اس باب مین جب مسلم ہو کہ خلاف اس دعوی کے انکی کتابون سے تم ثابت کردو والا یہہ آپکی سخن سازی ٹہیریگی علی الخصوص جب کہ یہہ دعوی باقرار اکابر علمائے امامیہ ثابت ہو تو اوس وقت دیدہ و دانستہ حق پوشی ہی ابن مطہر حلی نے نہج الکرامۃ مین اعتراف کیا ہی اسبات کا کہ ابوحنیفہ و مالک نے اخذ علم حضرت صادق سے کیا ہی اور شافعی شاگرد مالک ہین اور احمد بن حنبل شاگرد شافعی ہین آور نیز ابوحنیفہ کو حضرت باقر

وزید شہید سے تلمذ حاصل ہی پس جبکہ امامیہ حق مجتہدین شیعہ مین کہ غیبت امام مین جامع شروط
اجتہاد ہوتے ہین اعتقاد وجوب اطاعت کا رکہتے ہین تو وہ مجتہد جسنے حضور ائمہ مین شروط اجتہاد
حاصل کیے ہون اور اونسے اجازت فتوی و اجتہاد لی ہو مذہب اوسکا کیونکر اولی باتباع ہوگا
ابوحنیفہ کو باعتراف شیخ حلی باقر و زید شہید و حضرت صادق نے اجازت فتوی کی دی ہی پس جامع ہونا
ابوحنیفہ کا شروط اجتہاد کو بنص امام ثابت ہوا جو اونکو واجب الاطاعت سمجھے وہ رد شہادت معصوم
کرتا ہی اور یہ کفر ہی خصوصاً وقت غیبت امام کے البتہ مذہب انکا اولی باخذ ہی مذہب ابن بابویہ
و ابن عقیل و ابن معلم سے لِلّٰہ انصاف کرو کہ اگر روایات اہلسنت کا اس باب مین اعتبار نکرین تو روایات
امامیہ البتہ مقبول ہین جمہور امامیہ راوی ہین کہ جب ابوحنیفہ پاس منصور خلیفہ کے گئے وہان
عیسی بن موسی موجود تھا اوسنے خلیفہ سے کہا کہ یہ شخص آج اعلم الدنیا ہی منصور نے پوچھا عمن
اخذت العلم یا نعمان ابوحنیفہ نے کہا من اصحاب علی عن علی و من اصحاب ابن عباس عن ابن
عباس منصور نے کہا مضبوط ہوا تو ای جوان اپنے جی سے یہ روایت شرح تجرید حلبی مین
لکھی ہی علاوہ اسکے کتب فقہ حنفیہ مین دیکھو مثل ہدایہ و شرح وقایہ و اشباہ ہما کہ جا بجا کہتے
ہین مذہبنا ماثور عن علی اور نیز کتب فضائل ابی حنیفہ مین دیکھو کہ اکثر ائمہ و امام زادے
سلسلہ اساتذہ عظام امام اعظم مین داخل ہین اور اونکو شرف تلمذ اونکا حاصل محمد بن یوسف
دمشقی صالحی شافعی نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر
صادق و حضرت زید شہید و حضرت عبد اللہ بن حسن بن علی ابن ابیطالب و عبد اللہ بن علی بن
الحسین بن علی بن ابیطالب و حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب و حسن بن زید بن الحسن بن علی
ابن ابیطالب و حسن بن محمد بن علی بن ابیطالب علیہم السلام کو شیوخ امام اعظم سے شمار
کیا ہی اگر تمکو یا تمہارے بڑونکو بھی شرف تلمذ اسقدر ائمہ و امام زادونکا حاصل ہوا ہو تو فرماؤ
کیونکہ اسجگہ ادعا شیعہ سے کام نہین چلتا اثبات واقعیت تلمذ چاہیے اگر قدرت ہو تو ثبوت اسکے
فصل مین لاؤ ورنہ زبان قلم و قلم زبانکو اظہار و بیان ایسے ہذیان سے باز رکھو اور اگر یہ

بات بہی درخور بنیاد ای نہین تو نہج الحق مین دیکہو کہ حلّی نے اوسمین کیا افادہ فرمایا ہی اما
الفقہاء فکلہم یرجعون الیہ اما الامامیۃ فظاہر واما الحنفیۃ فان اصحاب ابی حنیفۃ اخذوا عن ابی حنیفۃ
وہو تلمیذ الصادق علیہ السلام واما الشافعیۃ فاخذوا عن محمد بن ادریس الشافعی وہو قرء علی محمد
بن الحسن تلمیذ ابی حنیفۃ وعلی مالک فرجع فقہہ الیہما واما احمد بن حنبل فقرء علی الشافعی فرجع
فقہہ الیہ واما مالک فقرء علی اثنین احدہما ربیعۃ الرأی وہو تلمیذ عکرمۃ وہو تلمیذ ابن عباس وہو
تلمیذ علی علیہ السلام والثانی مولانا جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام انتہی اور فضل بن
روزبہان نے اسکے جواب مین فرمایا ہی اقول یفہم من ہذا ان کل من قرء علی احد یرجع فقہہ
الیہ فرجع فقہ جمیع الائمۃ علی ہذا التقدیر الی الصادق علیہ السلام وفقہ الصادق عندہ
لا شک انہ حق وصدق فلم یبق لہ بعد ہذا الکلام اعتراض علی الائمۃ انتہی اور عجائب امور سے یہہ ہی
کہ قاضی شوستری نے باوجود اس تعصب تمام کے رجوع فقہ فقہاء اربعہ کو طرف حضرت امیر کے
تسلیم کیا ہی اور مجالس مین کوفی ہونیکو دلیل تشیع ٹہرایا ہی اگرچہ ابو حنیفہ کوفی ہون قولہ
اگر بقول اشاعرہ طریقۂ امام پر ہوتا یعنی ابو حنیفہ تو خود دعوی اجتہاد و امامت کا کرکے
خلاف امام کبہی مسائل جاری کرتا بلکہ ہمہ تن ترویج و ترقی مذہب امام مین کوشش کرتا اور مسائل
مطابق حکم امام کہتا جواب مجالس المومنین سے ظاہر ہی کہ ابن عباس شاگرد حضرت امیر کے تہے
اور اونکے سامنے مرتبۂ اجتہاد کو پہونچے تہے اور اونکے حضور مین اجتہاد کیا کرتے تہے اور
بعض مسائل مین خلاف جناب امیر تجویز و اجتہاد کرتے تہے اور نیز ہشام احول و ابن سالم و ہشیمی
و زرارہ باوجودیکہ اصول عقاید مین مثل تجسیم و صورت و حدوث علم باریتعالی وغیرہ صریح مخالف
ائمہ تہے اور سرزنش و نفرین انکی کلینی وغیرہ مین بروایات ثقات ثابت ہی معہذا انکی شاگردی
و نسبت انہین طرف حضرات ائمہ کے اور قبول کرتے ہین انکی روایتونکو کوئی شیعہ سالس نہین لیتا مگر
ابو حنیفہ و مالک کو کہ اختلاف انکا محض فروع مین ہی نہ اصول مین کیون اعتبار سے گرایا جاوے
حالانکہ مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کے ضرور ہی قولہ نام امام کا لینے لئے گوارا انکو تا شفعہ سمجہون امام

بجز شمارم ز چوب و سنگ ؎ بعد از علی و آل نبی گر بود امام **جواب** اطلاق لفظ امامت کا تو کیا اہلسنت کے نزدیک بمعنی پیشوا ہوتا ہی اور بمعنی بادشاہی و بمعنی خلافت سو اسجگہ امام سے مراد پیشوا ہوتا ہی خلیفہ و بادشاہ اسی جہت سے پیش نماز کو بھی امام کہتے ہین اور یہہ اطلاق ماخوذ ہی قرآن پاک سے کہ پیشوایان دین کو اگرچہ ظاہر مین تصرف نہ کرتے تھے ائمہ فرمایا ہی وَجَعَلْنَا اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور ہر کسی کو یہہ دعا تلقین کی ہی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اور جہان خلافت مراد لی ہی وہان قید فی الارض بڑہائی ہی لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ الی غیر ذلک اسیطرح جو شخص جس علم کا ماہر کامل ہوتا ہی اوسکو اس فن کا امام کہتے ہین جیسے امام اعظم و امام شافعی کہ علم فقہ مین پیشوا تھے اور امام غزالی و امام رازی کہ علم عقاید و کلام مین پیشوا تھے اور نافع و عاصم کہ علم قرأت مین مقتدی تھے اسیطرح ائمہ اطہار ان سب فنون مین پیشوا تھے خصوصاً ہدایت باطن و ارشاد طریقت مین اسلئے اہلسنت انکو علی الاطلاق امام کہتے ہین یہہ امامت مرادف خلافت کے نہین اسلئے کہ خلافت انکے نزدیک تصرف زمین مین باوجود استحقاق و غلبۂ شوکت و نفاذ حکم کے ضرور ہی اور یہہ منحصر کئی پانچ شخص مین آ اور اسیطرح صاحب تفسیر منہج السدادنے باقتدائے اکابر علمائے شیعہ اور مجتہد فانی نے حسام چوبین مین معنی امام و امامت کے لکہے ہین کہ مطابق اصول شیعہ ائمہ اہلبیت پر منطبق ہین نہ اور ہوتے ہین تو بطریق مجاز موافق تعریف اہلسنت کے بمعنی پیشوائے چنانچہ روایات اسکے ازالہ مین لکہے ہین اسی جگہہ سے شیعہ شیخ حلی و طوسی کو بلفظ امام اعظم تعبیر کرتے ہین چنانچہ ناظر کتاب منتہی المطلب و استحکام الفتن و ارشاد القلوب علمی پر مخفی نہین اور عبارت انکی دیباچہ ازالہ مین لکہی ہی اور عبارات عربی و فارسی مجلسی سے اطلاق لفظ امام و ظل اللہ کا ملوک پر ثابت ہی اسصورت مین سنگ و چوب ہونا ائمہ کا باقرار شیعہ نقش کالحجر ہی شعر تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی نگذار خدائی کہ بصد رنگ تراشی ؎ **قولہ** جو ہندوستان مین حنفی بہت ہین اور ہمیشہ اثنا عشریہ سے مقابل ہوکر ہزیمت کہاتے ہین اسلئے ایک شمہ اونکے حال کا لکہدیا **جواب** عاقلان خود میدانند ع بیحیا باش و ہرچہ خواہی گو **قولہ** اکثر مسائل ابو حنیفہ کو اونسکے دعوی نوشتا گرد رشید نے

تحقیق معنی لفظ امام و معنی امامت

ہزیمت حنفیہ از امامیہ

ایام حکومت عباسیہ مین منسوخ کیا ہی اور رد و قدح کی **جواب** دونو شاگرد سامنے استاد کے رتبہ
اجتہاد کا رکہتے تھے اور مجتہد کو تقلید اپنی دلیل کی لابد ہی البتہ مسائل منصوصہ مین عمدًا و دانستہ
خلاف کرنا حرام ہی اور جب مسئلہ منصوص نہو تو اوسمین اجتہاد روا ہی گو احتمال خطا ہو سو مجتہد خاطی
معاقب نہین بلکہ ماجور بیک اجر ہی کما یلوح من معالم الاصول للشیعۃ بنا برًا علی ہذا خطا کے محتمل مجتہد مثل
صواب متیقن ہی اصلا اوسمین خوف و خطرہ نہین نہ اوسکے حق مین اور نہ اوسکے مقلد کے
صرف اتنا چاہیے کہ اجتہاد محل اجتہاد مین ہو مقابلہ مین قرآن صریح و خبر متواتر مشہور و اجماع امت کے
نہو مقداد شیخ الشیعہ نے کنز العرفان مین زیر کریمہ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
لکھا ہی و ثانیہا لولا ما کتب انکم لا تواخذون فی الخطاء فی الاجتہاد لعذبکم والخطاب لمن اخذ الفداء
لا لہ علیہ السلام لعصمتہ عن الخطاء انتہی بلفظہ سو ایسے خلافکو نسخ نہین کہتے آپ معنی منسوخ کے
کسی عالم سے سیکہہ کہو پہر استعمال اس لفظ کا کرنا کیونکہ استعمال محاورہ الفاظ مین اجتہاد سامی شرط
نہین بلکہ قول اہل لغت و اہل دین مستند ہی **قولہ** ظاہرًا جو ابوحنیفہ اپنے مسائل سے رجوع کرنا
اور اپنے قول سے پہر نا دشوار جانتا تھا اسلیے عہدۂ قضا اختیار نکیا **جواب** یہ جواب عقل ڑبی کے
بعیس اگر عدم رجوع منظور ہوتا تو عہدۂ قضا کو لیتے کہ وجاہت حکومت سے کسیکو مجال خلاف
و تنازع نہوتا غیر حاکم سے ہر کسیکو جرأت رد و بدل ہوتی ہی پس عدم قبول قضا کو سبب وقت
رجوع ٹہرانا دلیل کمال عقل ہی معہذا رجوع ابوحنیفہ کا مسائل کثیر مین وقت ظہور حجت قوی
کتب حنفیہ وغیرہ مین مرقوم ہی یہہ رجوع حسب فہم سامی معلوم نہین کس وادی سے ہوگا کہ ابن قاضی
ہوکے رجوع کرنا قاضی ہوکر رجوع نکرنے سے بہی زیادہ مشکل نظر پڑتا ہی **قولہ** آمدم بر سر مطلب
جواب اقول **شعر** گذشتم از سر مطلب تمام شد مطلب ؛ حجاب چہرۂ مقصود بود مطلبہا
قولہ اول صاحب تفسیر کبیر نے لکہا ہی قال ابوحنیفۃ المخلوقۃ من ماء الزانی یحرم علی الزانی و قال
الشافعی انہا لیست بنتا فوجب ان لا یحرم **جواب** یہہ نقل ور نقل سابق یعنی اذا تزوج الرجل
بامہ الخ دونو مسروق ہین رسالہ شعہ مجتہد حی کوفہ ہند سے جسکا جواب شوکت عمریہ ہی سو شنیع

جواز نکاح زانی با بنت زانیہ

مسئلہ پر کسی مذہب کے ہون رد دلیل وسکی کے یا اقامت استدلال کے اوسکے بطلان پر
یا ہون قدح کے مقدمات دلیل پر دلیل کمال انصاف و درستی ادراک ہی حالانکہ کتاب امامیہ مین
لکہا ہی کہ اگر ایک شخص نے عورت سے زنا کیا پھر اوسکو مع مادر و دختر اپنے نکاح مین لا سکتا
ہی استبصار مین کہ منجملہ اصول اربعہ شیعہ ہی ہاشم سے نقل کیا ہی قال کنت عند ابی عبد اللہ
علیہ السلام جالسا فدخل علیہ رجل فسالہ عن یاتی المراۃ حراما ایتزوجہا قال نعم وامہا وبنتہا اور
حلی نے ارشاد الاذہان مین لکہا ہے لاتحرم الزانیۃ علی اب الزانی وابنہ مطلقا علی رای ولا تحرم الزانی
بہا ولا بنتہا انتہی اور صاحب شرایع نے کہا النسب یثبت مع النکاح الصحیح ومع الشبہۃ و
لا یثبت مع الزنا فلو زنا فانخلق من مائہ ولد علی التحرم لم ینسب الیہ شرعا وہل یحرم علی الزانی
والزانیۃ الوجہ انہ یحرم لانہ مخلوق من مائہ وہو یسمی ولد لغۃ انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نسب
ثابت نہین ہوتا اور بنت زانیہ شرعا بنت نہین گو لغۃ ہو تو اعتراض شافعی پر کیا جاتا تشنیع
شعر چشم بکشائی بعیب دیگران ؛ چون رسی بر عیب خود کوری ازان ؛ شافعی بہی یہی کہتے ہین
کہ ما زانی کی شرع مین کچہہ حرمت نہین اور متولد من الزنا داخل آیہ نسا محرمات نہین بلکہ کریمہ احل لکم
ما وراء ذلکم اوسکو شامل ہی چنانچہ جواب تفصیلی اسکا شوکت عمریہ مین لکہا ہی اور روایات امامیہ
کو زیادہ تر ضبط کیا ہی قولہ دوسرے شافعی ایک گواہ ایک قسم پر حکم کرتا ہی بلکہ قسم مدعی کو کافی

حکم شافعی کا ایک گواہ اور ایک قسم پر

لکہا ہی اور یہہ خلاف قرآن ہی قولہ تعالی واستشہدوا شہیدین من رجالکم الخ وشرح مشکوۃ
ہی کہ اول یہہ عمل معاویہ نے کیا ہی جسکو شافعی نے اختیار کیا حالانکہ مشکوۃ ومسلم مین ہی کہ آنحضرت نے
فرمایا اگر تصدیق کسی قول کی اوسکے قول پر کیجاوے تو ہر قوم دوسری کی خونریزی واخذ مال کرے
جواب دلیل قول شافعی کی یہہ ہی کہ مسلم وغیرہ مین بحدیث ابن عباس آیا ہی کہ آنحضرت نے حکم کیا
ساتہہ ایک قسم وایک شاہد کے اور احمد وابن ماجہ وترمذی وبیہقی نے جابر سے روایت کی ہی
آنحضرت نے حکم فرمایا ساتہہ یمین مع الشاہد کے وہو من حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر اور مروی ہی
جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابیطالب سے کہ آنحضرت نے حکم دیا بشہادت شاہد واحد اور ایک قسم

صاحب جوہت کے اخرجہ احمد والدارقطنی وقد صحح حدیث جابر ابوعوانہ وابن خزیمہ اور ابوداود وابن
وترمذی نے حدیث ابوہریرہ سے اخراج کیا ہی کہ حکم کیا رسول خدا نے ساتھ یمین وشاہد و احمد ورجال
اسنادہ ثقات وصححہ ابو حاتم وابوزرعہ واخرجہ ابن ماجہ واحمد من حدیث سُرق ورجالہ رجال الصحیح الا
الراوی لہ عن سُرق فانہ مجہول اور ابن جوزی نے تعداد رُوات حدیث مذکور کو زیادہ بیس صحابی سے
تحقیق مین ذکر کیا ہی اور اسیطرف گئے ہین جمہور ومن بعدہم پس جب ثبوت اسکا قول شارع علیہ
الصلوٰۃ والسلام سے بالغ وجہ ہوگیا تو اب مخالفت قرآن باقی نرہی کہ جابر نابہ من جابر نا بالقرآن
پیغمبر سے زیادہ اور کون معنی قرآن کے سمجھے گا اور آپنے بھی جابجا لکھا ہی کہ قرآن کے معنی اہلبیت خوب
بوجھتے ہین سو یہ مسئلہ روایت اہلبیت سے ثابت ہوا ہی کما شافعی نے محض اپنے اجتہاد سے نہین کہا
اور مجتہد کو تقلید معاویہ غیر لازم ہی اور نام شرح مشکوٰۃ کا جسمین جملہ موضوعہ مذکورہ لکھا ہی عنایت ہو
کہ اوس سے مطابقت کیجاوے اور حدیث مسلم مسلّم ہی لیکن اوسکو اس سے کچھ علاقہ نہین معہذا کتب اپنے
گھر کی بلکہ دوکانکی تو خبر لیجیے کہ شیعہ شہادت طفل نابالغ دہ سالہ کو بمقدمہ قصاص قبول کرتے ہین
حالانکہ طفل نابالغ اہلیت شہادت کی کسی مقدمہ مین نہین رکھتا بموجب اسی کریمہ کے جو آپنے
لکھی ہی یعنی واستشہدوا شہیدین من رجالکم لاسیما مقدمہ قصاص مین کہ تلف جان ہی شہادت
اوسکی کسیطرح قبول نہین اسیطرح مسائل بجیدہ ہین جنہین خلاف صریح قرآن کرتے ہین مثلاً
کہتے ہین کہ جمعہ غیبت امام مین متروک ہی حالانکہ حق تعالی فرماتا ہی اذا نودی للصلوٰۃ من
یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور اسمین قید حضور امام کی نہین چنانچہ اسی جہت سے باوجود
ہمسائگی سوتی مسجد اور صاحب الطاق ہونیکے تمکو کبھی اتفاق حضور جمعہ وجماعت کا مسجد مین
نہین ہوتا اسیطرح زکوٰۃ کو زر وسیم غیر مسکوک مین واجب نہین جانتے حالانکہ کریمہ الذین یکنزون
الذہب والفضۃ عام ہی خاص نہین اسیطرح ستر عورت کو حج مین فرض نہین جانتے حالانکہ خذوا زینتکم عند
کل مسجد وارد ہی اسیطرح طواف کو ننگے بدن درست کہتے ہین اور زنا کو احرام حج مین
موجب نقصان نہین سمجھتے حالانکہ فرمایا ہی لا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج اسیطرح

حدود مین حکم قاضی کو عین نافذ کہتے ہین اور مبوسے امام معصوم کو شرط کرتے ہین حالانکہ اس
صورت مین تمام حدود معطل ہو جاتے ہین کیونکہ جو امام ہین سو وہ غائب ہین اور اگر ہین تو سرمن رای
یا کربلا معلی یا نجف اشرف مین ہونگے نہ فیض آباد و لکھنؤ لودیانہ و بھوپال مین یہان کون ہی جو اقامت
حدود کرے پس اگر امام نائب باجازت امام نفاذ حدود کر سکتا ہی تو حکم مبواسطہ خدا نے کیا تقصیر کی ہی
کہ اوسکو نافذ نہین کرتے کاش حدا کو نائب امام ہی سمجھکر اقامت حدود کرین قال تعالی فاجلدوہم ثمانین
جلدۃ و فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ و فاقطعوا ایدیہما قولہ تیسرے شطرنج نزدیک شافعی کے
حلال ہی کہ صاف قمار ہی ہدایہ شرح وقایہ مین دیکھو قرآن مین ہی انما الخمر والمیسر الی قولہ رجس من
عمل الشیطان جواب شافعی کے دو قول ہین قول اصل مین مکروہ ہی بچند شرط از انجملہ
کہ قمار نہو اور آلات اوسکے مصور بصور حیوانات نہون ورنہ حرام ہی پس شطرنج کو علی الاطلاق
قمار قرار دینا جہل ہی تعریف قمار سے اور اوسپر آیۂ کریمہ کو لانا بنا رفاسد علی الفاسد ہی ان شطرنج
لعب مباح ہی مثل دیب اسپ تیر اندازی و نیزہ بازی کہ اوسکو تیزی ذہن اور قابو کی جگہ
و نیجنے مین مکائد خصم سے دخل تام ہی سو ایسی لعب مذموم نہین امامیہ تو بحالت نماز مین
لعب ذکر و خصیتین تجویز کرتے ہین کذا فی التہذیب دوسرا قول موافق جمہور کے ہی یعنی حرام ہی
قال ابو حنیفۃ والمالک والحنابلۃ و قد صح عن الشافعی انہ رجع عنہ نص علیہ ابو حامد الغزالی ایسا
ایسا اختلاف اجتہاد کے امامیہ مین بھی واقع ہی چنانچہ شرائع مین تحریم بول ماکول اللحم کو اشبہ کہا
ہی اور مختصر نافع ہمارے اسی مبحث مین اوسکی تحلیل کو اشبہ لکھا ہی اور احادیث مختلفہ مستعملہ
مین موجود ہین شعر تاکی ملامت مژۂ اشکبار من : یکبار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش قولہ
حال مالک کا جامع مہمات مالکیہ مین دیکھو پڑھنا اعوذ باللہ کا نماز مین بدعت اور بسم اللہ مکروہ
اور گوشت بہت جانورون ذی ناب و مخلب کا درست جانتا ہی جواب بحر الرائق وغیرہ کتب معتبرہ
معلوم ہوتا ہی کہ تعوذ باجماع سلف سنت ہی اور مالک بے شبہ سلف مین داخل ہین کما قال
فی البحر السلف اجمعوا علی سنیۃ التعوذ کما نقلہ النسفی فی الکافی اور مستخلص شرح کنز الدقائق مین ہی

قولہ تیسرے شطرنج کا

قولہ امام مالک کے

التعوذ سنتہ عند العامۃ وقال بعضہم لیس بسنتہ والصحیح قول العامۃ انتہی لیکن عینی نے اتنا لکھا ہی
کہ قال مالک لا یتعوذ ولا یسمی انتہی سواس سے بدعت ومکروہ ہونا تعوذ و تسمیہ کا نزدیک مالک کے
لازم نہین آتا اور حیوان ذبح نا ثبوتی مخلب کو آپ مستعین کرین او سوقت گفتگو کیجائے و کیونکہ بجو
بہیڑیا تیندوا بچھو چیتا چوہا خانگی سانپ شیر کتا ہاتہی وغیرہ مالک کے نزدیک مکروہ ہین
درست نہین جسطرح گدہا ابابیل وغیرہ نزدیک امامیہ کے مکروہ ہین **قولہ** فتاوی شیخ تاج محمد
مین ہی کہ مالک لواطت کو درست جانتا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ یہہ فتاوی مجہول الحال ہی
مالک مذکور ایک رواۃ شیعہ سے ہی اوسنے متعہ وادخال الذکر فی الدبر کو روایت کیا ہی اور یہہ باعث
اتہام کا امام مالک اہلسنت پر ہوا کذا فی التبصرۃ والا مالک سنی حق لوطی مین اشد الناس ہین چنانچہ
حد لوطی کی انکے نزدیک قتل ہی بکر ہو یا ثیب اگرچہ کیفیت قتل مین اختلاف کیا ہی اغاثۃ اللہفان
فی مکاید الشیطان مین لکہا ہی وصنف بعضہم کتابا فی ہذا الباب وقال فی اثنائہ باب فی المذہب
المالکی وذکر فیہ جماع الذکور وقد علم ان مالکا من اشد الناس انکارا علی فاعل ذلک فانہ یجعل حد
الوطی القتل سواء کان بکرا او ثیبا کما دلت علیہ النصوص واتفق علیہ اصحاب الرسول وان اختلفوا
فی کیفیۃ قتلہ انتہی بحروفہ اور نزدیک امامیہ کے وطی حبل سے غسل لازم نہین آتا بلکہ صوم کو بہی
اوس سے فاسد نہین کہتے ہین اس سے جواز لواطت ثابت ہی بلکہ علامت ابنہ کو علامت الروافض اسی جگہہ
کہتے ہین کہ ہدایت اوسکی امامیہ سے ہی **قولہ** تفسیر در منثور مین ہی سئل مالک بن انس عن وطی الحائل
فی الدبر فقال لی الساعۃ غسلت راسی منہ الی قولہ والقیاس انہ حلال **جواب** مشتمل ہونا
در منثور کا احادیث موضوعہ پر سابق گذر چکا معہذا آپنے یہہ روایات مفتری اپنے باپکا مال
سمجہکر بحر النفائس سے سرقہ کئے ہین خیر کچہہ مضائقہ نہین ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند
صاحب اغاثۃ اللہفان نے اسمقام مین لکہا ہی کہ بسبب ذلک انہ قد نقل عن مالک القول بجواز وطی
الرجال فی ادبارہن وہو الیضا کذب علی مالک واصحابہ وکتبہم مصرحۃ بتحریمہ انتہی آپ شیعے کہ
امامیہ نے وطی در دبر منکوحہ ومملوکہ وجاریہ عاریت ووقف وامانت وزن متعہ کو تجویز کیا ہی چنانچہ

فــ امام مالک ... [illegible]

فــ [illegible]

استبصار مین کہ اصول اربعہ شیعہ سے ہے باب اتیان النساء فیما دون الفرج مین لکہا ہی
سالت اباعبداللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرہا قال لا باس اور یہہ بہی لکہا ہی کہ ایک
شخص نے امام رضا علیہ السلام سے پوچہا کہ مجامعت دبر زن مین جائز ہی یا نہین فرمایا جائز ہی
سائل نے کہا کہ آپنے بہی یہہ کام کیا ہی فرمایا مین نہین کرتا سو مصنف نے اس انکار امام کو محمول
تقیہ یا کراہت پر کیا ہی اسیطرح مفسرین امامیہ نے کریمہ انی شئتم سے استدلال کیا ہی جواز
فی الدبر پر حالانکہ لفظ حرث اور کریمہ فاعتزلوا النساء فی المحیض قرینہ جلی ہی عدم جواز پر کیونکہ
مراد مکان ہی یا ہیئت نہ یہہ کہ جس عضو مین چاہے ادخال کرے دہن ہو یا مقعد لیکن بعض ابرار
متاخرین نے اس شناعت پر مطلع ہوکر اور حمل اوسکا تقیہ پر مناسب سمجہکر یہہ مکروہ کہا ہی
بقول عوام یہہ مکروہ طبعی ہوا نہ مکروہ شرعی کیونکہ قیاس بمقابلہ نص ہی نوجواز متعین ہا
اور جب ثبوت اوسکا مالک پہ متعذر ہوا تو صاحب استبصار نے یہہ بات بنائی کہ اصحاب مالک کو
اسمین اختلاف ہی سو یہہ حقیقت مین اپنی عیب پوشی ہی کہ مالکی و ملکیین وغیرہ مین بہی
وطی فی الدبر کو جائز جانتے ہین ولیکن ع کیا بے بات جہان بات بنائے نہ بنے
ارشاد الاذہان مین ہے الوطی فی الدبر کالوطی فی القبل فی جمیع الاحکام حتی فی تعلق النسب
انتہی بجروفہ لکہکر سارا پردہ فاش کر دیا آری شعر عشق از رخ حیا پردہ تقوی بر داشت
طبل نہان چہ زنم طشت من از بام افتاد حاصل معنی یہہ ہی کہ وطی فی الدبر سارے حکمون
برابر وطی فی القبل کے ہی یہانتک کہ احکام نسب مین بہی ماشاء اللہ فہم رسا اونکا انکو
کہ مقعد کو موضع ولادت کہین اور احکام نسب کو اوس سے متعلق کرین نتیجہ ہی بحکم عقل
الحائک فی الدبر یہہ مذہب اسی قابل ہی کہ نسبت اوسکی دبر تک پہنچی ہنود نے واسطے
ولادت بعض اوتارونکے ناف و مونہہ کو نظر بعدم نجاست موضع تجویز کیا تہا انہون نے
معدن براز و منبع نجاسات غلیظہ کو پسند فرمایا نہ بے موضع تعلق نسب و خود اشاعت
حالانکہ ناپاکی اسجگہہ کی ہر وقت امعاء مستعلہ دبر مین موجود رہتی ہی جبکہ خداے پاک نے فرج کو

بعلت نجاست حیض حرام فرمایا تو وہ بعلت نجاست مباز کیونکر حرام نہوگی حالانکہ پیغمبر خدا ایسے فرماتے ہین ملعون من اتی امرأۃ فی دبرہا اور نیز فرمایا ہی اتقوا محاش النساء ای ادبارہن وہ حدیث صحیح متفق علیہ نص علیہ القدر او فتد بر **قولہ** ملا او حسینی جامی جام جم مین اور جامی نے بہارستان مین لکھا ہی یعنی جواز لواطت کو طرف مالک کے منسوب کیا ہی جواب یہہ دو نون کتابین علم حدیث کی نہین ہین کہ ان کا سخن فیہ مین حجت ہو اور شعرا کی بے باکیان مشہور ہین یا کسی نص سے ثابت ہی کہ انہم فی کل واد یہیمون معہذا اسپر کیا دلیل ہی کہ مراد مالک سے اسجگہ امام مالک ہین مالک سوا کوئی شخص علاوہ اسکے مجتہدین کو وہ مجتہد نے رسالہ متعہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مذہب شافعی را و مالکی را خوب میشناسند ونہ دیگرے انتہی بعناہ سو یہہ وہ لوز شاعر مالکی المذہب بھی نہین کہ انکا کلام اس باب مین معتبر ہو اور اگر کلام شعرا کیفما کان درخور قبول ہی تو بسم اللہ بعضے شعرا نے سیدنا جناب امیر کو باوصاف خدائے وصف کیا ہی اور کہا کہ جناب ممدوح کو بشر نہ کہنا چاہیے منہا قولہ شعر جل عن الاعراض والاین والمتی ٭ وکبیر عن تشبیہہ بالعناصر ٭ اور دوسرے شاعر نے کہا ربا اہل النہی عجزوا عن وصف حیدرۃ ٭ والعاشقون بمعنی حبہ تاہوا ٭ ان ادعہ بشرا فالعقل یمنعنی ٭ واختشی اللہ فی قولی ہو اللہ ٭ اور یہہ قریب مذہب غلاۃ اور کفر و زندقہ صرف ہی اور بعضون نے یہہ اشعار جناب کے اور شافعی پر افترا کیا ہی کفی فی فضل مولانا علی ٭ وقوع الشک فیہ انہ اللہ ٭ ومات الشافعی لیس یدری ٭ علی ربہ ام ربہ اللہ ٭ اور بعض نے کہا غلط الامین فجاز ہا عن حیدرہ ٭ اور یہہ شعر فارسی تو بہت مشہور ہی شعر جبریل کہ آمد ز بر خالق بیچون ٭ در پیش محمد شد و مقصود علی بود **قولہ** فتح القدیر و حواشی ہدایہ سے حال مالک کا ظاہر ہی کہ بنگ نوشی کو واسطے سرور طبیعت کے نوش جان کہا ہی جواب کذب صریح و افترای محض کا جواب یہی ہی کہ سچ کہتے ہین دروغ گو را جزا باشد دروغے ٭ بنگ نوشی باتفاق فقہاء مذاہب ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم حرام ہی چنانچہ کتاب الزواجر فی تعداد الکبائر ابن حجر ہیثمی مکی مین مفصل لکھا ہی جو جاہے کہ بقصد سرور طبیعت نوش جان کرے ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہی البنج حرام صرح بہ المتاخرون وانما لم یتکلم فیہ المتقدمون

ف [illegible]

ف [illegible]

لانہ لم یکن فی زمانہم شہرۃ فلما ظہر وجودہ واشتہر فسادہ اتفقوا علی حرمتہ انتہی اور اسیطرح شیخ احمد نے
بحر النفائس مین نقل کیا ہی اور صاحب مختار و بحر رائق و فتح القدیر وغیرہ لکھتے ہین من
قال بحل البنج والحشیش فہو زندیق مبتدع انتہی معہذا حدوث بنگ کا بعد زمانہ مالک کے ہوا ہی
اور باتفاق علما امام مالک سے اس مین کوئی روایت منقول نہین بلکہ حدوث اوسکا متاخر ہی ائمہ
اربعہ سے خدا جانے آپکو نشہ بنگ کا ہی یا شراب قہر الٰہی کا کہ با وجود ادعا تاریخ دانی اور ترجمہ کرنے تواریخ
رومی و یونانی کے ایسی اوپری بات کہہ بیٹھے ہو کہ نام دو کا انکا بدنام ہوتا ہی **قولہ** عقیدۂ مالکیہ کا
در بارۂ بنگ اوند عالم ملل و نحل سے پیدا ہی **جواب** یا زمن بہا میکو علم ما کان وما یکون نہین کہ
عقیدہ و تعیین موضع صرف نام کتاب سے حقیقت غیر واقع پر مطلع ہو جاوے آپ نقل فرماوین اور جواب
لین کہ اس باتہہ دے اور ہاتہہ لے **قولہ** انشاء اللہ رسالہ جدا لکہا گا نہ حالات ہر چہار مین تفصیل ملکی
کوائف عجیبہ سے مطلع کرونگا **جواب** خدا جانے یہہ رسالہ آپنے لکہکر کوائف عجیبہ سے مطلع کیا یا نہین
ہمکو تو ابتک اطلاع نہین ہوئی ورنہ بیشبہہ گلگشت کوائف عجیبہ کرتے کیونکہ کیفیت کی جمع کیفیات
آتی ہی کوائف پس حضور تمین کہ آپنے بزور اجتہاد لفظ کو بگاڑا تو معنی کو بالضرور ستیاناس کیا
ہوگا اس صورت مین وہ رسالہ بالیقین کوائف عجیبہ ہی غالبا یہہ کیفیت آپکو بیان مسئلہ بنگ اور وطی فی
الدبر سے جسمین دیر سے مبتلا ہو حاصل ہوا ہی **قولہ** صلی القفال المروزی رکعتین علی تمذہبہ
الشافعی ثم صلی رکعتین علی مقتضی مذہب ابی حنیفۃ فلبس جلد کلب مدبوغا ولطخ ربعہ بالنجاستہ وتوضأ
بنبیذ التمر وکبر بالفارسیۃ ثم قرا بالفارسیۃ آیۃ ونقر نقرتین من غیر فصل وضرط فی آخر تشہدہ من
نیۃ السلام یعنی بجا مذہبستان کے دو ہرگا سب نرالا **جواب** صاحب تبصرۃ نے فرمایا ہی
کہ علمائے متاخرین امامیہ نے واسطے الزام حنفیہ کے ایک حکایت جوڑی ہی کہ ایک شخص نے واسطے تنقیح کے
مذہب ابی حنیفہ کے نبیذ سے وضو کیا الی آخرہ چنانچہ منہج الفاضلین ملا محمد باقر مجلسی کے باب اول مین
مذکور ہی انتہی حاصلہ و لہذا ملا علی قاری نے انکار شدید کیا ہی قصہ قفال نقال کا امام الحرمین
کیونکہ صورت مذکورہ تلفیق فی المذہب ہی اور تلفیق مذاہب تتبع رخص ہر ایک مذہب مین نا قابل

عقیدۂ مالکیہ در بارۂ بنگ

وعدہ رسالہ کوائف عجیبہ

حکایت قفال مروزی

اہلسنت ممنوع بلکہ مردود ہی معترض کو لازم تہا کہ اول تلفیق رخص مذاہب مختلفہ کو ثابت کرتا پہر
اعتراض لاتا ایسے حرکات بیجا مصداق کریمہ مین الذین اتخذوا دینہم لہوا و لعبا قال علی القاری
فی رد رسالہ مغیث الخلق لا یجوز للقاضی ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من المذاہب اما
مذہب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ ان
ینتحل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومن مذہب ابی حنیفۃ فی الباقی ما یرضاہ لانا لو جوزنا
ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی نفی التکالیف لان مذہب الشافعی
اذا اقتضی تحریم الشیٔ ومذہب ابی حنیفۃ اباحۃ ذلک الشیٔ بعینہ او علی عکس فذلک فہو المشار الی
الحل والمشار الی الحرام فلما تحقق الحل والحرام وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستقصائہ
قاعدتہ وذلک باطل انتہی بالجملہ ثابت ہوا کہ اصل یہ حکایت ساختہ و بافتہ اتباع ابن سبا ہی اور صورت
حاصلہ اوسکی نزدیک اہلسنت کے پایۂ اعتبار سے ساقط ہی اور اوسکی نقل و روایت مین شرع شریف سے استہزا ہی
معہذا وجہ طعن کی اس بات سے ہی ہو گی کہ امور مذکورہ عند الحنفیہ روا ہین سو جواب ہر ایک کا جدا جدا
قولہ قولہ کر کے لکہا جاتا ہی اوسکو سمجہو عجب تماشا ہی قولہ لبس جلد کلب مدبوغ اقول جواب حدیث متفق
علیہ فریقین مین آیا ہی دباغ الجلد طہورہ و ایما اہاب دبغ فقد طہر سو یہ مذہب حنفیہ کا ہی یعنی
طہارت پوست مدبوغ جب ہی کہ رطوبات اوسکے مصالح ادویہ سے بالکل زائل ہو گئے ہون
پہر وجہ خصوص طعن کی حنفیہ پر غیر ظاہر ہی حالانکہ من لا یحضرہ الفقیہ مین کہ اصول اربعہ
امامیہ سے ہی لکہا ہی سئل الصادق علیہ السلام عن جلد الخنزیر یجعل دلوا قال لا باس انتہی یعنی
گو وہ خشک البستان ہر کہ بالاجماع نجس العین ہی اور کسی تدبیر سے پاک نہین ہو سکتا اگر کسی جگہ
مفروش ہو تو اوسپر نماز پڑہنا درست ہی جسطرح حلی نے ارشاد مین اور ابو القاسم نے
شرائع مین لکہا ہی اور ابو جعفر طوسی نے اوسکی تصریح کی ہی بلکہ اجماع نقل کیا ہی
بلا خلاف آب ذرا پوست مدبوغ کلب اور گوہ اپنا نہین مقابلہ کرو اور موہنہ سے نکالو کہ کون
نجاست زیادہ ہی سبحان اللہ آپکو عیب ہیپ اور کوہ آنکہ تہو اور جواب تفصیلی اسکا کید صد

دسوم تحفہ مین لکھاہی **قولہ** لطخ ربہ بالنجاسۃ **جواب** مراد اس نجاست سے نجاست خفیفہ ہی
نہ غلیظہ اور وہ بھی اس تقدیر پر کہ دوسرا جامہ طاہر میسر نہو من لایحضرہ الفقیہ مین لکھاہی کہ
جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس سے نماز مین حرج نہین اور تہذیب مین ہی کہ اگر مصلی
بعد فراغ نماز کے اپنے کپڑے مین انسان یا کسی حیوان کا گو و لگا دیکھے یا منی یا خون آلودہ پاوے
تو نماز مین خلل نہین وہکذا فی الحبل المتین فی احکام الدین لبہار العاملی اسیطرح بہت جگہ
حنفیہ پر کیا ملامت ہی آخر نجاست خفیفہ ربع جامہ کی بیشبہہ ان نجاستا غلیظہ عمدہ سے کمتر ہی **قولہ**
وتوضأ بنبیذ التمر **جواب** بعد ثبوت وضو نبیذ کے باتفاق فریقین کیا سبق یہ طعن تعجب ہی
البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر طرفہ یہی کہ امامیہ
نبیذ کو کہ شیرہ کھجور ہی حرام مثل خمر کہتے ہین اور اوس پانی کو جس سے استنجا کیا ہو اور منفذ محل استنجا
پاک نہوا ہو اور اجزا نجاست پانی مین مل کے گھل گئے ہون حتی کہ وزن پانی کا زیادہ ہو گیا ہو اوس کو
پاک کہتے ہین کذا فی منتہی ابن مطہر الحلی اسیطرح اگر پیشاب کر کے نہین دہو یا ہی تو جہ رخسار بدن
پکہہ قطرات بول یا مذی اور جو کہ پر جاوے تو حاجت دہونیکی نہین نماز درست ہی اسیطرح اگر چہ نجاست
گوہ غلیظ بہرا ہو غوطہ لگاوے اور جرم نجاست کا بدن پر نہو تو بہی نماز جائز ہی کذا فی التحفہ اب ذرا انکا
وضو نماز کو دیکہو اور نماز بوضوء نبیذ کو دیکہو معلوم نہین کہ آب استنجا مین بسبب زیادت مقعد کے محل
نجاستا غلیظہ ہی کیا خوبی و پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہی کہ طہارت اوسکی کسیطرح نہین جاتی شعر بر کہ
داخل نگردد لا و لیس ٭ این طہارت ہست گوہ بو قبیس اسیطرح گوہ انسانکو حکم گوہ گاؤ مین رکہا انکا
نزدیک ہندوؤنکی بابت غنیمت ہی کہ آدم سے گاؤ تک بہت فرق ہی الاسلام یعلو ولا یعلی اور
آب کہجور مین کہ الطف فواکہ و اعذب میاہ ہی کیا نجاست و خباثت پیدا ہو گئی کہ حکم خمر مین
ٹہہر گیا اسے شعر اذا ساء فعل المرء ساءت ظنونہ ٭ واعظم ما یحبنی علیہ اجتہادہ **قولہ** وکبر بالفارسیۃ
ثم قرء بالفارسیۃ آیۃ **جواب** رجوع امام کا اس حکم سے باتفاق حنفیہ ثابت ہی اور الزام بما
رجع عنہ کام اہل جہل و عناد کا ہی علاوہ اسکے یہہ تو بہلا جہر قرآن کا پڑہنا تہا اگر چہ فارسی ہو

سشرایع مین تو کہانا پینا حالت نماز مین درست لکہاہی **قولہ** نقر نقرتین من غیر فصل **جواب**
نزدیک ابو حنیفہ کے تعدیل ارکان نماز مین واجب ہی اور نزدیک ابو یوسف وغیرہ کے فرض
عین ہی بے اوسکے نماز فاسد ہی کذا فی فتح القدیر پس نزدیک ابو حنیفہ کے تارک تعدیل پر اعادہ
واجب ہی اسصورتمین طعن نقر بیجاہی **قولہ** وضرطی فی آخر تشہد من غیر نیۃ السلام **جواب**
اگر ابو حنیفہ نے سلام کو جزو نماز نجانا تو کیا ڈر ہی کہ علمار امامیہ بہی سلام کو جزو نماز نہین
جانتے چنانچہ باب دوم مطلب سوم جامع عباسی مین لکہاہی علاوہ اسکے ابو جعفر طوسی فرماتے
ہین کہ اگر مصلی عین نماز مین خوبصورت عورت سے لپٹے اور نعوظ پیدا ہوا اور سر ذکر محاذی سوراخ
عورت کے رکہے اور رہبت سے مذی نکلے تو نماز اوسکی صحیح ہی اور یہہ مسئلہ بہت مشہور ہی کہ اگر کوئی
حضرت سبہنہ ہو کر ذکر و خصیتین پر مٹی لگا کے نماز پڑہے تو روا ہی بلکہ استبصار مین لکہاہی
کہ عین نماز مین خصیون سے کہیلنا حرام نہین اب ذرا اس نماز کو اوس نماز سے موازنہ کرو کہ کون کیسی
ہی **شعر** نہ یکبار دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ ؛ نہ یکبار فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس ؛ **قولہ** حال
ابو یوسف شاگرد ابو حنیفہ کہ قاضی بغداد تہا مفصل تاریخ الخلفار سیوطی مین مسطور ہی کہ خود شاید
سے کیا کیا الخ **جواب** یہہ حکایت جسکا خلاصہ معتبر نہونا کلام کنیز و غلام کا شرعین ہی
بے اصل محض ہی اسلیے کہ علی الاطلاق عدم اعتبار اونکے اقوال کا محتاج بیان دلیل ہی اور مخالف
قواعد شرع اصل قصہ صحیح اگر معلوم ہوا اور وجہ طعن ظاہر تو کچہہ کہا جاوے **ع** مثل الذباب
یراعی موضع الزلل ؛ کوئی کام سوائے عیب جوئی کے لئے نہین و نحن ہم فی طغیانہم یعمہون **قولہ** ناصر
خسرو کہتا ہی **شعر** شافعی گفت کہ شطرنج مباح ست مدام ؛ کہ مبارزید کہ جزو است لغو فرمود
کلام ؛ بوحنیفہ بہ ازین گفت در احوال شراب ؛ کہ زجوشیدہ بجور تا نبود بر تو حرام ؛ حنبلی گفت
چو در دورہ غم و رمانی ؛ اندکے بنگ بخور سوئے احباب بخرام ؛ گفت سیروی مفتی چارم مالک ؛
اوہم از بحر تو تجویز کند وطی غلام ؛ بنگ و می نوش کن و کون کن و خوش باز قمار ؛ کہ مسلمانی
برین چار امام ست تمام ؛ **جواب** تبصرہ مین لکہاہی کہ فرقہ امامیہ کے واسطے الزام اہلسنت کے

حیلہ سازی کرکے اجازت اغلام کی طرف امام مالک کے اور حلت بنگ نوشی کی طرف امام احمد بن
حنبل کے اور تجویز شطرنج بازی کی طرف ابو حنیفہ کے اور اباحت قمار بازی کی طرف امام شافعی کے منسوب کرکے
چند شعر بنائے ہین چنانچہ منہج الفاضلین مین مذکور ہین انتہی معہذا ناصر خسرو اصفہانی مذہب
تناسخ رکھتا تھا معاصر و مصاحب بو علی سینا تھا سنہ چارصد و چہل مین اوسنے وفات پائی
کذا فی مفتاح التواریخ سو جواب ان اشعار کا لفظ بلفظ سابق گذر چکا فلیرجع الیہ اور علاوہ اسکے
اتباع شعرا کا کام غاویوں کا ہی قال تعالی والشعراء یتبعهم الغاوون طرفہ یہہ ہی کہ آپنے بنگ نوشی کو مذہب
امام مالک قرار دیا تھا اور ناصر خسرو نے اوسی مذہب ابلہ احمد بن حنبل ٹھیرایا فرمائے ناظم صادق
ہین یا ناصر خسرو خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین **قولہ** کسی شخص نے قاضی محمد بن علی
شوکانی سے پوچھا اذا قال المؤذن حی علی خیر العمل ینبغی اجابتہ بشئی ام لا فاجاب لا اجابۃ لذلک
مکروہۃ لانہ بدعۃ من شعار الروافض وقد کرہ الائمۃ اظہار شعائرہم مین رد جواب مین ناصبی کے
کہتا ہون الصلوۃ خیر من النوم بدعۃ عمریۃ لا اصل لہا انظر فی الموطا عن مالک بلغہ ان المؤذن
جاء الی عمر یوذنہ لصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلہا فی
نداء الصبح انتہی کلامہ **جواب** ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست : گل ست سعدی و در چشم
مردمان خارست : تمکو اگر معنی روایت موطا کے نہ آتے تھے تو اور کسی سے پوچھا ہوتا
پھر اگر کوئی گوشۂ طعن پایا جاتا تو رد جواب ناصبی لکھا ہوتا حالانکہ قولِ ناصبی جوابِ ناصبی ہی تو یا فتنہ شیخ
احمد عرب ہین تمنے بنظر جواز تصرف بسر در مال پدر اوسکو واسطے اظہار مہارت زبان عربی مین
باوجود ناحق ہونے صرف و نحو وغیرہ کے اپنے نام پر نقل کیا خیر ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و
خر رفت : معنی روایت مذکور کے یہہ ہین کہ موذن نے خارج اذان یہہ کلمہ کہا تھا عمر نے فرمایا اسکو
اوسکے محل یعنی اذان مین کہا کر اور نائم کے جگانیکے واسطے کہہ چنانچہ یہہ واقعہ بعینہ سنا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا ابن ماجہ مین ہی کہ آئے بلال پاس آنحضرت کے واسطے
خبر دینے نماز صبح کے کسینے کہا کہ آنحضرت سوتے ہین بلال نے پکارا الصلوۃ خیر من النوم

الصلوۃ خیر من النوم

الصلوة خیر من النوم پس مقرر کیا گیا یہہ کلمہ تاذین نماز صبح مین پس ثابت ہوا حکم نبوی سا تہہ اوسکے
انتہی بنا بر علی ہذا اسکو بدعت نبوی کہنا لائق تہا نہ بدعت عمری اسیطرح حدیث ابی محذورہ سے
نسائی شریف مین آیا ہی کہ ہم کہا کرتے تہے حی علی الفلاح الصلوۃ خیر من النوم آذان صبح مین اور جس
کسی روایت مین نسبت اوسکیطرف عمر فاروق کے آئی ہی اوسکے معنی یہہ ہین کان فی زمنہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم ترک ثم عمر رضی اللہ عنہ امر بذلک پس بعد ثبوت حکم نبوی کے انتساب اوسکا طرف عمر کے
بعنوان بدعت بدعت سیئہ ہی اور شوکانی اس قول مین متفرد نہین بلکہ امام نووی نے شرح مہذب مین لکہا
ہی کہ کہنا حی علی خیر العمل کا اذان مین مکروہ ہی اسلیے کہ آنحضرت سے ثابت نہین ہوا اور زیادت فی الاذان
مکروہ ہی اور بحر الرائق مین لکہا ہی کہ اس کلمہ کو ہمنے بعض بلدان مین زیدیہ سے سنا ہی انتہی
اس سے معلوم ہوا کہ سلف مین کوئی اس سے واقف نہ تہا جب شیعہ ہوئے تب انہون نے ہمراہ
اور بدعات کے اسکو بہی نکالا وقولہ حی علی خیر العمل لابد فی الآذان لانہ من امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز
ترکہ للمومن فی حالۃ الاختیار روی فی کتب الحدیث من طرق الائمہ الابرار علیہم السلام ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امر ابا محذورۃ ان یقول فی الاذان حی علی خیر العمل وان عمر نہی الناس عنہا بعد موت
النبی فکفوا عنہا وامر بالتثویب جواب یہہ تتمہ مسروق اوسی عبارت مسبوق کا ہی اور یہہ روایت
ائمہ ہدی سے بطریق شیعہ مروی ہی اہلسنت پر حجت نہین انکے لیے انکی کتاب سے سند بیان کرو حالانکہ
کہنا الصلوۃ خیر من النوم کا انہین ائمہ کرام سے بروایت امامیہ ثابت ہی پس اگر قول ائمہ معتبر
ہی تو ہر جگہہ ہو ورنہ سب سے قطع نظر ابن جنید وجعفی نے امامیہ مین سے فتوی دیا ہی کہنے الصلوۃ
خیر من النوم کا آذان نماز صبح مین کذا فی معتصم الشیعہ فی احکام الشریعۃ اور منجملہ احادیث کتاب
مذکور کے یہہ حدیث ہی عبد اللہ بن سنان سے کہ راوی ہی جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا اذان
صبح مین بعد حی علی خیر العمل کے الصلوۃ خیر من النوم کہا کرو انتہی پس اگر اسکو حمل تقیہ پر کرین
تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ امام جعفر صادق اپنے صحیفہ مین تقیہ سے ممنوع تہے اور جوابات باقی
ازالہ مین لکہے ہین چنانچہ اسی جہت سے جب صاحب استبصار نے حمل اوسکا تقیہ پر کیا تو صاحب

معتبر نے اوسکو غیر معتبر سمجھکر بتصریح ندائے الصلوٰۃ خیر من النوم کو بدون تقیہ کے ائمہ ہدیٰ سے
ماثور جانا اور مرزا کاظم علی از ہدایا امامیہ نے مجموعہ مسائل فقیہ مین لکھا ہی کہ ندائے الصلوٰۃ خیر من النوم
نزدیک ایک جماعت محققین امامیہ کے داخل استحباب ہی اور بعضی قائل ہین ساتھہ جمع کے یعنی
حی علی خیر العمل کو بہی ساتھہ اوسکے ملاوے اور تہوڑی طرف انضمام کے گئے ہین بلکہ ہنوز بعض
بلاد ایران و ہندوستان مین ایسے علماء امامیہ موجود ہی کہ ابتک جمع کرتے ہین پس باوجود تشریع
سنیت اس بدعت عمر کے ائمہ ہدیٰ سے وجہ مزید شغف خیر العمل کے مفہوم نہین ہوتی اللہم مگر
مراد عمل سے اسجگہہ عمل حقنہ ہی کیونکہ فضائل حقنہ ائمہ سے مروی ہین فی الفصول المہمۃ
للعاملی عن زرارۃ عن ابی جعفر قال طب العرب فی ثلثۃ شرطۃ الحجام والحقنۃ والسعوط وعن باقر
علیہ السلام خیر ما تداویتم بہ الحقنۃ والسعوط والحجامۃ انتہی بلفظہ اور روایت اخیر سے ثابت ہی کہ
حقنہ منجملہ اون معالجات کے ہی کہ زبان ائمہ ہدیٰ پر بروایت زرارہ ممدوح و محمود ہی اور حال
کفر والحاد زرارہ کا کتاب کشی سے واضح ہی لطائف مقام سے یہہ ہی کہ ایکدن ایک سنی مشہد
مین طبیب حاذق شہر لکھنو کے کہ کوفہ ہند ہی حاضر تہا اوسوقت مطب مین صدہا اغنیاء و سکان
شہر بیٹھے تھے حکیم صاحب نے نبض و قارورہ ایک بیمار کا ملاحظہ فرما کر تلامذہ کو اشارہ فرمایا کہ نسخہ
عمل جلد تر لکھدو اوس سنی شخص نے کہا حکیم صاحب عجب ماجرا ہی کہ ہم طفولیت مین کبہی نام کو
نہ سنتے تھے جب سے کثرت شیعونکی ہوئی ہر مطلب مین یہی نام سنائی دیتا ہی اور جو شیعہ ہی
بیضرورت داعیہ اسی عمل کا کرتا ہی ایک بات تو یہ تہا کہ مراد شیعہ کی کہ دلدادہ عمل ہین لفظ خیر العمل
یہی عمل ہی یا اور کچھہ کہ ہر وقت موذن انکے دعوت اس عمل خیر کی کیا کرتے ہین اہل مجلس سنی
اور اہل عمل رنجیدہ ہوئے اس مقام پر ایک اور حکایت لطیف یاد آئی کہ ایک شخص فضلاء اہل سنت
سے متوطن کشمیر مصاحب معتمد الدولہ تہے ایکدن نواب نے حکیم الملوک سے کہا کہ کچھہ علاج
مولویصاحب کے لئے کرو کہ بار بار بیت الخلا کو نجاوین حکیم نے فرمایا حقنہ بہترین عمل ہی وہ
بزرگ خفا ہوئے حکیم نے فرمایا تم نہین جانتے کہ سنت ہی ایک سنی نے کہا آپ کیا فرماتے ہین

ہو حکیم ہنے کہا مین غلط نہین کہتا بہت احادیث ثواب ومدح حقہ مین مروی ہین اور شخص

نے کہا کہ بہت کیسی ما بولتے وضع کی ہونگی ثواب نے ہنسکر کہا کہ ایکبار مین سخت بیمار ہوا تہا کہ توقع

زندگی کی نہی سارے اطبا نے بالاجماع تجویز عمل کی کی مینے کہا مرنا قبول ہی ہر چند ثواب ہو

غیر ثقہ قبول نہین کرتی فتدبر **قولہ** وفی سنن الکبری للبیہقی فی باب ما روی فی حی علی خیر العمل

الی قولہ النقل عن ابن عمر وعن علی بن الحسین انہما یقولان فی آذانہما بعد حی علی الصلوۃ حی علی خیر العمل

جواب یہ روایات مسروقہ بحر النفائس مخالف احادیث صحیحہ ہین اور اسمین تحریف واقع ہوئی

ہی یعنی بجای الصلوۃ خیر من النوم کے حی علی خیر العمل کو لکہا ہی دلیل اسکی یہ ہی کہ اور لیتقاد

مین خود ابن عمر سے ثابت ہی کہ وہ الصلوۃ خیر من النوم کہا کرتے تہے نہ یہ کلمہ علاوہ اسکے

روایات بیہقی سے اسیقدر ثابت ہی کہ یہ فعل ابن عمر کا احیانا تہا نہ دائما نہ فعل نبوی پس فعل انکا

بمقابلہ فعل عمر فاروق کہ باپ ابن عمر کے ہین اور خلیفہ رسول اللہ کب معتبر ہوگا خصوصا

اسوقت کہ مرفوع تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہو اور فعل عمر فاروق بنص علیکم بسنتی و

سنۃ الخلفاء الراشدین عین سنت ہی علی الخصوص جسوقت کہ امر نبوی بہی ساتہہ اسکے

واقع وثابت ہو قطع نظر اسکے حال جمع وتالیف بیہقی کا سابق گذرا کہ ہرگز معتبر نہین اہل حدیث

کے نزدیک فتذکر **قولہ** مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ مین بعد بیان تثویب کے بعبارت طویل لکہا

ہی کہ حضرت علی سے انکار تثویب منقول ہی فرمایا اخرجوا ہذا المبتدع من المسجد **جواب** یہہ تثویب

منکر اور ہی اور وہ تثویب جسکو سنی مسنون کہتے ہین اور ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ ترمذی

نے بلال سے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تثویب کہو کسی نماز مین مگر فجر مین وفی الباب

عن ابی محذورۃ مراد تثویب سے اسجگہہ الصلوۃ خیر من النوم ہی وہو قول ابن مبارک واحمد وہو

الذی اختارہ اہل العلم ورأوہ اور عبد اللہ بن عمر سے مروی ہی کہ وہ کہتے تہے نماز صبح

مین الصلوۃ خیر من النوم اور اسحق نے کہا کہ ایک تثویب وہ ہی جو لوگون نے بعد نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے نکالی ہی یعنی جب بعد اذان دیے موذن کے لوگ آنے مسجد مین دیر کرتے

تو مؤذن درمیان اقامت و اذان کے کہتا قد قامت الصلوٰۃ و حی علی الفلاح اسکو اہل علم کروہ
کہتے ہین بسبب حادث ہونیکے بعد آنحضرت کے چنانچہ مجاہد سے مروی ہی کہ داخل ہوا مین ہمراہ عبد اللہ
بن عمر کے مسجد مین حالانکہ اذان ہوگئی تھی اوسمین اور ہم چاہتے تھے کہ نماز پڑہین پس تثویب کہی
موذن نے سو نکلے ابن عمر مسجد سے اور کہا نکلو ہمارے ساتھہ پاس سے اس مبتدع کے اسلئے کہ وہ
تثویب ہی کہ بعد آنحضرت کے لوگون نے نکالی ہی کذا فی الترمذی اس سے ثابت ہوا کہ انکار مرتضی الحق تثویب
حادث پر تہا نہ قدیم پر اور تثویب نزدیک شیعہ کے بہی ثابت ہی کما الملح من الحبل المتین للعاملی قولہ اور
شیعہ اثنا عشریہ بموجب ارشاد خیر البریہ نوافل رمضان کو اپنے گہرو نمین پڑہتے ہین کیونکہ حضرت نے
صلوٰۃ المرء فی بیتہ افضل الا المکتوبۃ اور نام ان نوافل کا تراویح نہین تراویح حقیقت مین اختراع
عمر بن خطاب ہی کما قال نعمت البدعۃ ہذہ وانتہی حاصلہ **جواب** یہ تقریب ناتمام ہی اسلئے کہ اس تقریب
چاہئے تہا کہ آنحضرت نوافل رمضان کو گہر مین ادا کرتے نہ مسجد مین حالانکہ ثبوت اسکا بغایت دشوار
ہی اور غایت الامر یہ ہی کہ ترک مواظبت کا یہ عذر بیان فرمایا اخشیت ان تفرض علیکم سو یہ ترک
حجت اولی فی البیت نہین ہوسکتا کہ فعل نبی مختص اس نوافل کا ہی عموم حدیث مذکور سے اور
جسنے حدیث مسطور فرمائی اوسینے تین رات تک رمضان مین اس نماز کو بجماعت ادا کیا اور پہر
اور نوافل کے تنہا گہر مین نہین پڑہا چنانچہ کتب حدیث سے بنقل مستفیض ثابت ہی پس جبکہ
ادا کرنا اوسکا مسجد مین نہ گہر مین بجماعت نہ تنہا فعل نبوی سے ثابت ہوا تو پہر اگر عمر نے بعد وفات
نبوی نظر بر رفع عذر مذکور احیاء سنت نبوی فرمایا تو کیا خرابی ہوگئی اور باتفاق فریقین
قاعدۂ اصول مقرر ہی کہ جب حکم نص شارع سے معلل ہو ساتھہ کسی علت کے تو وقت ارتفاع اوس
علت کے وہ حکم بہی مرتفع ہوجاتا ہی اور بدعت کہنا عمر کا مواظبت جماعت کے ہی نفس تراویح وجماعت
کو کیونکہ مواظبت اوسکی حادث ہی نہ اصل عمل سو یہ حدوث قادح نہین ہوسکتا اسلئے کہ بہت
چیزین ہین کہ زمانۂ نبوی مین نہ تہین پہر خلفائے راشدین وائمۂ طاہرین کے عہد مین ہوئین اسی طرح
مذکور مخصوص ہی ساتھہ غیر تراویح کے اور قول عمر مخصوص ہی ساتھہ اوس چیز کے جسکی کچہ اصل ع

مین نہوا اور اہل تشیع حق عید غدیر و تعظیم نوروز و اوا نماز شکر روز قتل عمر رضی اللہ عنہ اور تحلیل فرج
جواری اور محرم کرنے بعض اولاد کے ترکہ سے کیا کہینگے کہ یہہ چیزین زمانۂ آنحضرت مین عیناً ولا اثراً نہیا
نہ تہین ائمہ نے بعد آنحضرت کے احداث و اختراع کی ہین مطابق زعم شیعہ شنیعہ کے پس جو خلفاء راشدین نزدیک اہلسنت کے
حکم ائمہ کا رکہتے ہین کما جاء علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین اسلیئے احداث عمر کو مطابق احداث ائمہ دیگر
بدعت نہین جانتے اور اگر جانین تو بدعت لغوی نہ شرعی **قولہ** مین کہتا ہون کہ شفقت آنحضرت کی امت پر
زیادہ پدر مہربان سے تہی معراج مین پنجاہ بار حکم نماز کا درگاہ بے نیاز سے ہوا حضرت نے بار بار واسطے
تخفیف کے عرض کیا تاکہ پانچ مرتبہ باقی رہی اور خدا نے فرمایا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا **جواب** ثبوت اس
دعوی کا موقوف ہی ثبوت لحوق تکلیف ما لا یطاق پر ادائے نماز تراویح مین اور وہ غیر واقع ہی ورنہ نفس نماز
پنجگانہ بہی بل نفاق پر شاق ہی اور تکلیف ما لا یطاق قال اللہ تعالی وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ تو تراویح کا کیا ذکر ہی اور شفقت آنحضرت کی مسلم ہی لیکن
اس شفقت کو آنحضرت نے باوجود ملاحظۂ تکلیف صحابہ کے تراویح مین مراعات نفرمایا تو اب امت کو
اوسکی رعایت کیا ضرور ہی غلط کہا ہینے بلکہ آنحضرت نے شوق و راحت صحابہ کو ملاحظہ فرمایا اور شفقت کو
اس نہج پر ادا کیا کہ اندیشہ فرضیت سے صرف مواظبت نکی چنانچہ نظر اسی راحت کے اس نوافل کا نام تراویح ہوا
کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ اور معراج مین پچاس بار حکم نماز کا ہونا جس کتاب اہلسنت سے ثابت ہو پتہ
اوسکا نام بتلاؤ البتہ پچاس نماز کا حکم ہوا تہا نہ پچاس مرتبہ بطریق تاکید کے یہہ بہی وہ بات ہوئی
کہ امامیہ نے لکھا ہی کہ ایکسو بیس بار خدا نے پیغمبر کو آسمان پر بلا کر تاکید تبلیغ مسئلۂ امامت مرتضوی
فرمائی کما مر تطویلہا فیما سبق **قولہ** ظاہر ہی کہ رمضان مین کسقدر کوفت روزہ کی ہوتی ہی بعد افطار کے
اکثر طبیعت مائل بضعف ہوجاتی ہی اسصورت مین اپنی جان پر تکلیف گوارا کرنا ظلم صریح ہی **جواب** تشریع
احکام شرعیہ مبنی کوفت و سوخت کسی چیز پر نہین بلکہ جو عبادت کثیر المشقت ہی اوسکا اجر زیادہ
ہی کما جاء فی الحدیث افضل العبادات اشقہا و احمضہا اسی جہت سے عباد کو مکلف اور شرع کو تکلیف
کہتے ہین پس اگر ایسی تکلیف سے گریز ہی تو مرفوع القلم ہوجانا چاہیے کما قیل رباعی نہ سنّی ام

گر کند رافضی گریبان شق ؛ نہ شیعہ ام کہ کنند لعن سنی مطلق ؛ مرید حضرت عشقم و گر نمید انم ؛ کہ کیست
بر سر ناحق و کیست بر سر حق ؛ معہذا مقتدایان شیعہ نے اسی عاقبت اندیشی سے واسطے رفع کوفت روزہ کے
ایک معجون تقویت کتب فقہ مین لکہی ہی کہ ع شفا بایدت دارو سے تلخ نوش ؛ وہ یہہ ہی کہ جو پانی
بقدر کر کے ہو اور اوسمین آلہ استنجا اور خون حیض و منی و دودہ اور بیٹ جانورونکی بیشمار پڑی ہو اور
گنبل مل گئی ہو اور کتے نے بہی اوسمین موتا ہو اگر اوس پانی سے آش یا فالودہ بنائین اور روزہ افطار
کرین کچہ قباحت نہین انتہی کذا فی لحن الانسان آب بعد استعمال اون فالودہ یا آش کے فرمائیے کیا گنجائش کوفت
روزہ ہی اور بطور اہلسنت کے جواب ہی کہ کوفت روزہ جبتک ہی کہ روزہ موتہہ مین ہی اور جب ع زوالا
ثواب توانائی آئی جسطرح حدیث مین آیا ہی للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار الخ اور دعاے افطار مین
آیا ہی ابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالی علاوہ اسکے عقل بہی اسکی مقتضی ہی کہ ضعف حالت
تشنگی و گرسنگی مین ہو اور قوت حالت اکل و شرب مین ؛ بالعکس معلوم نہین یہہ نکات عجیبہ غریبہ آپنے
کہانسے حاصل کیے ہین کہ نقل و عقل دونو سے مستقیم نہین **قولہ** دوسرے اگر کوئی دو رکعت نماز فجر کو
تین رکعت سمجہے یا کسی رکن کو ارکان نماز سے کم و بیش کرے نماز اوسکی باطل ہی اور فاعل اوسکا آثم
اور مشقت اوسکی برباد **جواب** اگر یہہ امر سہواً ہی تو سجدہ سہو جابر نقصان ہو سکتا ہی اسصورت مین
نہ بطلان ہی اور نہ اثم اور نہ تباہی مشقت اگر ترک فرض نہین ہی اور اگر عمداً ہی تو سوا شیعہ کے کوئی
سنی لعب و لہو نماز سے جائز نہین رکہتا اور وجہ اسکے ربط کی ساتہہ مسئلہ تراویح کے معلوم نہوئی اگر
یہہ ہی کہ عمر نے جماعت یا مواظبت زیادہ کی تو جواب اسکا گذر چکا اور اگر نقصان کسی چیز کا ہی تو وہ بیان
کرو یہی بیس رکعت ہین جنکو حضرت نے پڑہا اور عمر نے قائم رکہا اسمین سے کوئی رکعت و رکن حذف و ساقط
نہین کیا کہ دلیل دعوی پر منطبق ہو آخر تیس رکعتین تہین کہ عمر نے اوسکو بیس کر دیا اور نہ پانچ تہین جسکو
پچاس کرو یا نعوذ باللہ من سوء الفہم **قولہ** حشر غلامان علی با علی حشر غلامان عمر با عمر **جواب** یہہ مسند آنجناب
صحیح ہو کہ بین علی و عمر کا جدا جدا ٹہیرے ورنہ خرط القتاد حالانکہ جناب امیر نے مدتون نماز خمسہ و جمعہ و عیدین
و تراویح عقب عمر پڑہی ہی کما اشتہر سالہا در پس بکر و عمر کردہ نماز ؛ نتوان گفت توجیہ کہ کردہ نماز ؛

جواب فضائل کوفت روزہ

نقصان و زیادتی رکعت در نماز

فرق غلامان علی و عمر

مرتضیٰ رانتوان گبست چنین بہتانی ؛ باید این زمزمہ را گوش حقیقت دالی **قولہ** مین کہتا ہون سجالانا حکم خدا و رسول کا عین ایمان ہی خبر مین ہی الحب للہ والبغض للہ اسلیئے محبان اہل بیت سے تولا و دشمنون سے تبرا واجب جانتے ہین **جواب** یہہ خبر بطریق امر یعنی انشا نہین بلکہ بطور اخبار ہی اور بغض کو تبرا کہنا لازم نہین ہی ستر عانہ عقلاً نہ لغتہً پہر معنی وجوب سمجھئے کدہر سے آئینگے **قولہ** لعن دشمنان خدا و رسول منصوص ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **جواب** یہہ بعض اخبار ہی نہ انشا اور مصداق اوسکے موذی ہین جیسے ابو جہل و ابو لہب و غیرہما اور جو صحابہ کو معاذ اللہ اسکا مصداق ٹہیراوے وہ جاہل ہی یا معاند اسلیئے کہ ایذا دینا خلفا ثلثہ کا خصوصًا اور سائر صحابہ کا عمومًا آنحضرت کو بالیقین ثابت نہین ورنہ خود آنحضرت بموجب اس نص کے اونپر لعنت کرتے یہہ گمان رفضہ کا بحکم ان بعض الظن اثم گناہ صرف ہی چنانچہ اسی جہت سے مصباح الشریعۃ مین حضرت جعفر صادق سے نقل کیا ہی کہ چہوڑو یقین کو شک سے اور جرأت نکرو اعتقاد زور و بہتان پر حق اصحاب خیر الانام مین اور رکہو اعتقاد اونکی محبت کا اور بیان کرو اونکے فضائل کو اور کتاب الایمان کافی مین ہی حدیث آنحضرت کی لا تستبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینہم انتہی **قولہ** زمخشری و رازی و نیشاپوری وغیرہ قائل ہین کہ یہہ آیت حق مین موذیان نبی و علی کے آئی ہی اور معنی ایذاء کے آزردہ کرنا رنجیدہ کرنا ناخوش کرنا ہی اور لفظ ایذا کی عام ہی کہینچے یا مارے یا ٹیڑا کہے یا ذرہ خاک کسی پر ڈالے یا روپوش کرے سب داخل ایذا ہی **جواب** قطع نظر اسکے کہ زمخشری معتزلی رازی وغیرہ سے ناقل شان نزول کے ہین اوپر گذر چکا کہ مراد منزلت الآیۃ فی کذا سے فرد خاص نہین ہوتی سو بر تقدیر تسلیم اس نزول کے اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ خدا تعالیٰ نے لعنت کی ہی موذیان علی پر یہہ ثابت نہین ہوتا کہ تم بہی اونپر لعنت کرو اور مجرد اخبار مستلزم اس فعل کو نہین کیونکہ بندہ کو اقتدا نبوی چاہیئے کہ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ نہ اقتدائے افعال الٰہی سو نبی نے کسی جگہہ لعنت اپنے موذیون پر نہین کی چہ جائے علی کی معہذا یہہ آیت مجمل ہی کیونکہ اسمین نام موذیان علی و نبی کے بیان نہین فرمائے اب کوئی نص صریح چاہیئے کہ مفید لعنت اشخاص متخصصہ ہو حالانکہ جنہون نے بقول آپکے علی کو ایذا دی علی نے اونکو بہی لعنت نکی جیسے ابو بشان

لشکر شام لگا اور انکے تیر سے منع فرمایا اور انکو مسلمان و اخوان کہا سو جو کوئی تارک اسطریق علی کا
ہی وہ مخالف انکی سنت اور سنت شریعت نبوی ہی تہ یہ تہی کہ وہ ویو نکو دعا کرتے اور فرماتے اللّٰہم اغفر لہم
فانہم لایعلمون اور عوض اعدا اپنے نفس خاص کا کبھی کسی سے نہین لیا جب کچہ آزردہ ہوئی تو خدا کیلیے مانند احکام
شرعی کے جہد سو سنت ہی لا نہین جو ایسی حملون سے ترک اسلام اور اہانت دین مرضی حق کی کسی اور پر اوزرہ
بات بالاتفاق فریقین اصحاب حسن آپ سے ہرگز کبہی صادر نہین ہوئی فاتفقا معہذا اسطرح ایذا نبی کی مرتضوی
موجب لعن الہی ہی اسیطرح ایذا صدیق و فاروق و عثمان بلکہ جمیع اصحاب عالیشان موجب لعن رحمان
ہی بلا تفاوت نقصان اسی بیتے صاحب جامع الاخبار نے لکہا ہی قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من سبّ
اصحابی فقد کفر انتہی چنانچہ سنی اسی نظر سے بدگوئی معاویہ مین محتاط ہین اور ایذا بقول سامع عالم
آپنج کھینچ مار ڈالنے تک تیرے سے پس جسطرح سے کوئی معاویہ کو ایذا دے وہ موذی ہی قولہ لعنت
کاذبین ظالمین پر متواتر قرآن شریف مین ہی اور جو ظلم و ستم آل نبی پر ہوا اظہر من الشمس ہی پس لعن
ظالمونپر واجب ہی اور ترک اوسکا ترک واجب **جواب** مراد ظالمین کاذبین سے قرآن مین کفار و مشرکین
ہین نہ اہل قبلہ و ارباب دین اور لعن بدترین عتاب الہی ہی اور نزدیک اہلسنت کے باتفاق ائمہ ہدی خاص
ہی ساتہہ کفار کے چنانچہ اسی سبب سے سنی قاتل عمر بن خطاب و قاتل عثمان بن عفان پر لعنت نہین کرتے
بخلاف امامیہ کے کہ انکو مطلق احتیاط نہین حتی کہ اخباریہ و اصولیہ باہم ایک دوسرے کو لعنت کرتے ہین
اور جسنے آل نبی پر ظلم کیا اور دائرہ اسلام سے باہر گیا جیسے یزید و شمر وغیرہ اونپر سب سنیہ نزدیک
اہلسنت کے لعنت ہی اور وجوب لعن کا اوسوقت ہوتا کہ قرآن شریف مین مثل اوامر کے اسکا حکم ہی
نازل ہوتا یعنی العنوا الظالمین والکاذبین حالانکہ یہ ترکیب سارے قرآن مین کہیں نہین آئی بلکہ کلام الٰہی
ہر جگہہ اسطرح پر ہی کہ اوس سے وظیفہ لعنت علی الدوام نہین نکلتا یعنی لعنت اللّٰہ علی کذا سو جو کوئی انشا
و خبر مین فرق نہین کرتا وہ احمق ہی اور ترک لعن کو ترک واجب کہنا بنا ر فاسد علی الفاسد ہی بیت
ولن یصلح العطار ما افسد الدہر **قولہ** خبر مین ہی کہ جب حضرت عباس نزدیک انصار کے آئے اونکو
موند نما یا حضرت نے خفا ہو کر فرمایا وہ مومن نہین جو ہمارے چچا کو ایذا دے یہانتک حال قرابت پیغمبر کا اللّٰہ

اور اونکا بہنونچنے ایذائے جناب سیدہ وائمہ معصومین مین دریغ نہین کیا قیاس کرنا چاہیے **جواب**
یہ خبر بالفاظ کذائی جس کتاب اہلسنت مین ہو اوسکا نشان دو معہذا اسمین بہی لعنت کرنا پیغمبر کا
یا حکم بہ لعنت نہین آیا صرف ناخوشی نبوی ثابت ہوئی چنانچہ اسیقدر اخبار صحیحہ اہلسنت سے بہی ثابت ہی اور
اس حکم مین سب صحابہ داخل ہین اگرچہ شان ورود فرد خاص مین ہو کیونکہ حدیثون آیا ہی کہ مسلمانکی ہر چیز
مسلمان پر حرام ہی مال و جان و آبرو نہایت یہ کہ عباس مین عمومت نبوی موجب مزید ولایت ہی پس یہ
تقریب بہی ناتمام ہی اور جواب موذیان جناب سیدہ کا سابق گذر چکا علاوہ اوسکے یہ ہی کہ مجلس
اول مجالس المومنین مین در بیان ولایت استراباد لکہا ہی کہ لعن خلفاء ثلثہ واجب نہین کیونکہ مفہوم تشیع کا
یہہ ہی کہ خلیفہ بلا فصل بعد آنحضرت کے مرتضی علی ہین اور لعن و تبرا اوسمین معتبر نہین اور گنجایش ہی
کہ نام حضرات خلفاء ثلثہ کا بہی زبان شیعہ پر جاری ہو اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کرین تو یہ
بات اونکی معتبر نہین انتہی بنا برعلی ہذا جاہل ہونا امثال سہامی کا بنا بر قول وجوب لعن بمقتضاء قاضی
ممتحن پایۂ ثبوتکو پہنچا و للہ الحمد شعر عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد * خمیر مایۂ دوکان شیشہ گر سنگ است

قولہ اسمقدمہ مین شعار اثنا عشریہ دو طرح پر ہی **جواب** یہ دونو طرح اسطرح پر ہین کہ ہر دو
گروہ بیخورند سبحان اللہ یک نشد دو شد نعم ما قیل عیب کسے نمودن عیب خود نمودن است **قولہ**
اول گروہ قلیل کہ مستغرق یاد الٰہی و محو محبت رسالت پناہی ہین اسقدر تبرا مخالفین سے رکہتے ہین
کہ نام اونکا زبان پر نہین لاتے صرف اللہم العن الظالمین جمیعا کہکر ذکر و شغل مین مصروف رہتے ہین چنانچہ
قرآن شریف و حدیث مین بے تخصیص نام و نشان کے لعن مستحقین لعن مین آئی ہی اور کہتے ہین
کہ آنحضرت منافقین صحابہ کو خوب جانتے تہے باوجود علم کے کسی مصلحت سے اخفا کیا ہو گا نام کسی کا
نہین لیا ہم بہی باوجود علم کے نام ہر منکر و خائن کا زبان پر باعلان نہین لاتے اور حسب تعلیم الٰہی
عامۃ لعن ظالمین کرتے ہین اور شک نہین کہ جب لعن ظالمین کی تو عقاب اوسکا مستحقین لعن کو
پہنچیگا پس ضرورت نام لینے کی نرہی اور یہی مصلحت سے دور ہی کما قال تعالی ولا تسبوا الذین یدعون
من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **جواب** اصل رسم تبرا ایجاد ابن سبا علم الملکوت شیئ ہی

[illegible]

کماسبق بیانہ یعنی من قبل اور شیعہ حال مقلد اوس مدبر آل کے ہین سو جو لوگ مدون نام کے مبتلائے
وبال لعن ہین اونکے حق مین یہہ نمونہ قدرت الٰہی ہی کہ خدا نے اپنے نیک بندونکو اونکی زبان
لعنت ترجمان سے اسطرح بچایا کہ وہ لعنت ظالمین پر کرتے ہین اور جنکو ظالم سمجھتے ہین یعنی صحابہ
الصفوت آب وہ ظالم نہین بلکہ عادل ہین تو انکی لعنت اونپر نہین پڑتی جسطرح صحیح بخاری مین آیا ہی
کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تعجب نہین کرتے کہ کیونکر پہیرتا ہی حقتعالے مجسے گالی دینے
قریش کو اور اونکی لعن کو کہ وہ گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین اوسکو اور مین محمد ہون
صلے اللہ علیہ وسلم بلکہ یہہ لعنت انہین پر پہیرتی ہی جسطرح باب بیستم فصل ہشتم حلیۃ المتقین مین
امام باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو لعنت کسی شخص کے مونہہ سے نکلتی ہی اگر وہ لعنت اپنے
صاحبکو پاتی ہی تو اوسپر پڑتی ہی نہین تو لعنت کرنیوالے پر پہیرتی ہی وہکذا فی بحار الانوار للمجلسی
چنانچہ اسی جگہہ سے ملا دوپیازہ نے کہا ہی الرافضی فوارہ لعنت اور جسمع رہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے باوجود علم منافقین کے نام اونکے نہ بتلائے اور اونپر لعنت نکی ثواب روافض کو وہ نام
بے بتلائے آنحضرت کے کیونکر معلوم ہوگئے اور خلاف فعل نبوی انکو اونپر لعنت کرنا کہان سے درست ہوا
اور عقاب و ثواب بقبضہ قدرت مالک یوم الدین مین ہی نہ روافض شیاطین مین لیس بیخیا العن کا منافقین
غیر مشخص نامعلوم الاسم پر ناممکن ہی اور استدلال کریمہ لاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ سے
مجمعہ مصلحت پر بصورت لینے نام اہل نفاق کے مخالف مدعا ہی کیونکہ اسمین صریح نہی ہی لعن
بے نام ہو یا بانام اور یہہ منع اونکے لعن سے ہی جو بے شبہ کافر ہین جیسے حجاج صحابہ کہ بے شبہ مسلمان
ہین پس جس صورتمین کہ حقتعالی نے لعن کفار کو روا نرکہا اس مصلحت سے کہ وہ بمقابلہ اوسکے خدا کو
گالی دینگے تو لعن بالمومنین بالاولی ممنوع ہوئی کیونکہ یہان مسلمان بمقابلہ روافض بے ایمان سکوت کرتے
ہین اور خدا و رسول و ائمہ ہدی کو ہرگز برا نہین کہتے بلکہ عمل اس آیہ پر کرتے ہین کہ لئن بسطت الی
یدک لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین انی ارید ان تبوء باثمی و
اثمک فتکون من اصحاب النار وذلک جزاء الظالمین طرفہ یہہ ہی کہ مسلمانون نے نہی الٰہی پر عمل کرکے روافض

کسب بے شبہ داعی غیر اللہ مین لعنت کی اور شیعے نےکہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کو بھی دقیقہ بدگوئی خدا
و عباد خدا مین فروگذاشت نکیا کیونکہ کتب امامیہ سے ثابت ہی کہ سب اصحاب سب نبی ہی اور سب نبی سب الٰہی
ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب جامع الاسرار نے کہ مشاہیر علماے امامیہ سے ہی حق اصحاب مین ایسی حادیث جوا
کی ہین جسکا خلاصہ مارنا پیٹنا ضرب شلاق کرنا ہی اوس شخص کو جو حق صحابہ مین زبان درازی کرے
اور پاسداری حقوق و رعایت صحبت نکرے از انجملہ یہہ حدیث ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی
فاقتلوہ و من سب اصحابی فاجلدوہ اسیطرح صدوق نے کتاب عیون اخبار الرضا مین اور مجلسی نے کتاب
الفتن بحار الانوار مین حدیث نجوم کو ذکر کیا ہی اور مفتاح الشریعۃ و مصباح الحقیقۃ المنسوب الی مولانا
الصادق علیہ السلام مین ہی کہ سب و شتم حق احاد الناس مین بھی منع ہی چہ جائے صحابہ کرام کی پس بنا ًء علی ہذا
جملہ اللہم العن الظالمین جمیعا قائلین پر منقلب ہی کہ لا یحیق المکر السیئ الا باہلہ **قولہ** دوسرے جم غفیر اونپر
جنکا غاصب حق آل محمد و ناکث بیعت غدیر و ظالم و جابر و قاتل ائمہ برحق ہونا کتب شیعہ و سنی سے ثابت ہی
گو صحابی ہون یا اور کوئی سکو مسلوب الایمان جانکر نام بنام لعن و تبرا کرتے ہین **جواب** یہان تک
کہ اپنی قوم مین بھی معروف بہ لعنتی ہین حالانکہ صدوق نے کتاب اعتقادات مین امام جعفر صادق سے حق مین
ایک شخص کے کہ آپکے دشمنون کو نام بنام برا کہتا تہا نقل کیا ہی کہ فرمایا لعنت کرے خدا اسپر کہ تعرض ہمارا
ہی ہمکو اور نہین جانتا کہ حق تعالی نے نہی فرمائی ہی لعن اصنام سے کہ لاتسبوا الذین الآیۃ تا کفار حق تعالی کے
مین زبان درازی نکرین انتہی اور فی الواقع یہہ استدلال حضرت امام کا تمام ہی اور حجت ہی لاعنین و مطعونین
پر کیونکہ اظہار لعن نام بنام ایک امر فضول و ناشائستہ ہی اعتقاد باطنی امامیہ پر مصباح الشریعۃ مین ہی
قال اللہم انی احب من احببتہ و احبہ رسولک و ابغض من ابغضتہ و ابغضہ رسولک فانک لم تکلف فوق ذلک
انتہی اس سے معلوم ہوا کہ لعن و تبرا کرنا مخالف طریقہ شیعہ ہی چنانچہ اسی جہت سے صاحب مجالس المومنین نے
لکھا ہی کہ نام خلفاء ثلثہ مطلقاً زبان پر جاری نہو و لیکن اوباشون کم ظرفونکو وسیلہ خود نمائی و
حیلہ ہنگامہ آرائی ہی انتہی الحمد للہ کہ اوباشی کم ظرفی اس قسم ثانی اثنا عشریہ کی جسکے آپ قائل کلام مین
قاضی صاحب قضا سے بخوبی ثابت ہوگئی اور صحابہ صفا اوس سے بچ گئے الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ

[illegible]

واہ لمن الصادقین ست گر من آلودہ دامنم چہ عجب ؛ ہمہ عالم گواہ عصمت اوست اور سہے وہ لوگ
جو صحابہ نہین جیسے ملوک بنی امیہ و عباسیہ سو عباسیہ تو باقرار قاضی مذکور شیعے تہے گو ظاہر مین بنا بر اندیشہ
نزع ملک دشمنی کرتے ہون پس شیعہ پر لعنت کرنا گویا خود ملعون بنتا ہی کیونکہ یہان تقیہ مطلوب ہی نہ
ظاہر رہا آور بنی امیہ مین جو ظالم آل نبی تہے جیسے یزید بن معاویہ وغیرہ اونکو سنی بہی اچہا نہین کہتے اور
جو اچہے تہے جیسے معاویہ بن یزید و عمر بن عبد العزیز اونکو شیعہ بہی بہتر جانتے ہین معہذا شیطان
باتفاق فریقین بلکہ فرق اسلام بالیقین منصوص اللعنت ہی لیکن کوئی نص بابت لعن کرنیکے اوسپر وارد
نہین اور نہ اوسکی لعن کو شیعہ عین عبادت کہاہی اور نہ انبیا و اوصیا و ائمہ ہدی سے قیام ساتہ اس عبادت کا منقول
کے بالاجماع یا نام بنام ماثور ہی کہ امامیہ اسقدر شیفتہ و فریفتہ لعنت ہین اگر کوئی نص اس بابت موجود ہو
عنایت کیجیے مگر یہہ لعنت ترک ابلیس ملعون ہی کہ بحق و استحقاق امامیہ کو پشت در پشت پہنچی چنانچہ
کہا ہی شعر رافضی را مگو کہ انسان ہست ؛ نطفۂ احتلام شیطان ست **قولہ** کہتے ہین کہ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ
بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ خدا فرماتا ہی کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا اوسکو جسنے ستم کیا ہو باعلان جائز ہی اور
اس سے زیادہ اور کیا ستم ہمپر ہوگا کہ فلان و فلان نے ہمارے ائمہ کے ساتہ کیا کچہہ بدی نکی اسلیے جب انکو
ظلم یاد آتا ہی بموجب حکم خدا کے لعن کرکے اونکی ارواحکو جزاے فعل بہیجتے ہین انتہی حاصلہ **جواب** یہہ آیۃ
دلیل لعن نام بنام نہین ہوسکتی کیونکہ اسمین تصریح باظہار اسما و ملاعنت نہین پس اس سے حکم لعن نکالنا
معاذ اللہ خداے پاک پر طوفان باندہنا ہی تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ہَدًّا مصرع
تو کار زمین را نکو ساختی ؛ کہ با آسمان نیز پرداختی ؛ و تنزلًا کہا جاتا ہی کہ اس آیت سے اسیقدر ثابت
ہوتا ہی کہ مظلوم ظالم سے نہ یہہ کہ اتباع مظلوم قرنًا بعد قرن الی یوم القیام چلایا کرین کیونکہ ظلم امیر کا
اور گذر گیا نہ اسکے توابع پر معہذا یہہ چلانا بدی کا اس حال مین بہی اسکو جہر بالسوء فرمایا ہی اور باتفاق
فریقین ثابت ہی کہ ائمہ ہدی کبہی نہین چلاے اور نہ کسیکو حکم چلانیکا دیا بلکہ اظہار و گلہ اپنی مظلومیت کا بہی اپنا
عالم الغیب والشہادۃ سے اور کسی سے نہین کیا دوسرے چلانا مظلوم کا اسلیے ہوتا ہی کہ حاکم وقت اوسکی فریاد
کو پہنچے اور ظالم سے اوسکا عوض لیوے اور یہہ اوسوقت ہوتا ہی کہ جب مظلوم و ظالم و حاکم تینون موجود ہون

ثبوت لعن از قرآن

بخلاف اس چلانے کے کہ یہان کوئی موجود نہین سوا اسکے کہ شیعہ کا حلق بیٹھے اور کچھ حاصل نہین فریاد
شغال وبال شغال است تیسرے اگر چلانیسے غرض اعلام غافلین ہی تو اس ماجرے سے سب مسلمان واقف ہین کہ
لشکر یزید نے بے شبہ بے ادبی کی اور رو سیاہ ہوا اگر استمداد مطلوب ہی تو اب وہ ممکن نہین چوتھے اگر خبر کرنا
خدا کا ہی منظر اسکے کہ بعض غلاۃ شیعہ قائل جہل الہی تعالی ہین تو قرآن سے عالم الغیب والشہادۃ ہونا خدا کا ثابت ہی کوئی حال
یا بھید اسے اوسکو ہر کسی کی ظلم وعدل کی برابر خبر رہتی ہی وہ اپنے دوستونکا ہر طرح انتقام لیگا اوسکو شیعے سے
زیادہ اسکا دھیان ہی انکی فریاد وبیداد پر موقوف نہین پانچوین جزا فعل پہچانا اوسکا کام ہی جو مالک جزا ہو جیسے
حق تعالی نہ شیعہ کا کہ یہہ خود مقہور مجبور ہین مالک یوم الدین نہین پس یہہ کہنا کہ ہم لعن سے جزا فعل پہچاتے ہین معاذ اللہ
دعوی خدائی ہی یہہ کہان سے ثابت ہوا کہ وہ لائق لعن ہین اور تم مامور بلعن ہو اور وہ لعن تمہارے بھیجنے سے پہنچ
جاتی ہی شاید ایسا ہو کہ بنا بر عدم لیاقت موضع تمہارے اوپر پھرتی ہو چھٹے اس چلانے مین بطلان تقیہ کا ہی
حالانکہ بنص امام التقیۃ دینی ودین آبائی صریح ہی خلاف لعن مین اور بے شبہ لاعنین مخالف نص ائمہ ہین اور خلاف
نص بلا خلاف کفر ہی ساتوین آپنے صفحہ پنجاہ وہشتم مین لکھا ہی کہ در کشف ترانہ روایت کہ این ہمہ منافقین
اکل وشرب داد وستد وصحبت ومخالطت ومناکحت با تمام صحابہ وانصار داشتند وبسبب اظہار ایمان رسول الثقلین وجان
ہیچ امر تعرض نمی ساختند انتہی بلفظہ کہ اس سے ثابت ہوا کہ اگر کسی کا نفاق بھی معلوم ہو تو بھی نظر بظاہر شرع اوس سے معاملہ
اسلام کا رکھے نہ کفار کا سا اور ظاہر ہی کہ اس جہر بالسوء مین برتاو کفار سا ہی نہ اسلام کا اسلئے کہ اسلام مین یہہ طریقہ
ہرگز مسلوک نہین اور نہ آنحضرت نے باوجود علم منافقین کے ایسا کیا اور نہ اس آیہ سے استدلال فرمایا اور کیونکر کرتے
کہ مسلم ظاہر مستحق لعنت کا نہین ہوتا یہہ شان کفار کی ہی وہ بس بلکہ کافر غیر منصوص کو بھی لعنت ممنوع ہی بلکہ کافر منصوص کو
بھی لعنت کرنا حسنہ نہین محض اضاعت وقت وبربادی تقیہ ہی آٹھوین جنپر ظلم ہوا تھا مثل حضرت امام حسین وزید
شہید وزکریا ویحیی علیہم السلام وہ سب عین حالت ظلم مین محو تسلیم ورضا ہے اور زینہار اونکی زبان حق ترجمان سے
کوئی حرف خلاف مرضی الہی نہ نکلا حالانکہ اگر وہ ایسے مخمصہ مین بحکم آیہ کریمہ کچھہ موہنہ سے نکالتے تو گنجایش تھی
کہ اضطرار واختیار مین بڑا فرق ہی سعد اونکی زبان سے نکلا تو یہی نکلا کہ ہی کوئی جو بچاوے حرم رسول اللہ کو
واسطے اللہ کے جسپر حر بن یزید ریاحی اشقیا کے شر سے الگ ہوگیا یہ نہین نکلا کہ لعنت خدا کی اس قوم ملعون پر جنہون نے

حرم رسول اشدال نبی ہے ایسا کیا لیکن جو شیعہ تابع یزید و شمر ہین اونکی راہ پر چلتے ہین اور شقی تابع سید
الشہدا ہین اونکے ظلم پر صابر بفوض امری الی اللہ ہین شعر بقول عمن بجان دوست بشکستی ز بہین کہ از کہ
وا بکہ پیوستی ز نزین مراد جہر یا بسوء آیہ شعر نہین بیان کرنا واردات کا اور اظہار حقیقت مظلمہ کا سامنے حاکم
کی بغرض فریاد رسی حق رسانی نہ بجائی خود بیٹہ رہنا و مجالس مین بیٹہکر لعن کرنا سب و دشنام دینا یہہ نیا چلایا ہی کہ
نہ مظلوم نہ ظالم وہ نہ ذکر ظلم لیکن ظالمہ سنجوت الذین پر ہزارہا گالیان دیتی ہین اور طرح بطرح ابتدا مین تمکین تہا
تمکین سے بے تمکین تبرا ہوتا ہی یہہ حرکت شبیہ بمجنون و مالیخولیا ہی دشمن ہین یہہ تو معلوم ہو کہ وہ کیا ایسا ظلم تہا
کہ باوجود کہ ہزار سال سے آج تک برابر چلاتے ہین اور انتقام نہین ہو چکتا اور نہ اوسکو خدا پر حوالہ کیا جاتا
ہی بہین دنیا مین یاروسی کسر نکالے لیتی ہین تاکہ عاقبت مین پاک صبور ہون اگر امر خلافت ہی تو خلفاء ثلثہ
بجز حسن سلوک مرتضوی کے اور کوئی امر موجب لعن صادر نہین ہوا اور اگر کچہہ اور ہی تو طالب بیان ہی بینوا توجروا
وقد مضی ہذا البحث فیما سبق مرارا اور باقی تفصیل بحث تولا و تبرا کی تحفہ مین لکہی ہی جس سے سارے حقدے
حل ہو جاتے ہین بالجملہ مناسبت اس دلیل کی ساتہہ مدعا کے باوجود خلاف نصوص ائمہ اور کریمہ سابقہ مفہوم نہوی کہ
کسی عالم سے ہی حالانکہ کلام الٰہی ناطق ہی صبر کرنے پر وقت مصیبت کے قال تعالیٰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ
وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ **قولہ** خیار صحابہ کو بیجان روست سکتے ہین صرف ادنا
گروہ سے کہ از روئی حدیث حوض وغیرہ جو رجوع اونکا اسلام ظاہر سے از روئے اونکے افعال کے ہارہی
تبرا کرتے ہین اور صفت صحابی کی من ادرک النبی مع الایمان و مات علیہ ہی پس جو کوئی پہر گیا اوس سے
شرف صحابیت ہی زائل ہو گیا اور عمل اوسکا مثل ابلیس کے حبط اور بہت آیتون سے واضح ہی کہ جو کوئی صحابہ مین
بیعت اولی پر ثابت رہا بیشک مستوجب اجر جزیل کا ہی اور جس نے نکث بیعت کی اوسکے لیے جزا آخرت مہیا ہی
قال تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ الخ **جواب** ! سخ اکثر مقدمات اس کا سابق گذر چکا ہی فلا فائدۃ فی
الاعادۃ اور مراد ناکثین بیعت و منقلبین علی الاعقاب سے کفار ہین جو سامنے آنحضرت کے تہے اور اب اوسکے مسند
تشیہر مین کر چکے ایمانکی شہادت قرآن نے دی اونسے پہر گئے اور اہل رضوان مغفران کو مستحق نیران ٹہرایا

فقط ومعنی الانقلاب بر عن علی الاعقاب

نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اور اگر بطریق تنزل مراد لینے اونکو ہین جو بعد وفات نبوی پھر گئے تو بھی
مفید مدعائے سامی نہین اسلئے کہ یہہ لوگ ہین جنسے ابوبکر صدیق لڑے مثل بنوحنیفہ وغیرہ اور یہہ بات کتب
شیعہ سے بھی ثابت ہی چنانچہ صاحب تفسیر منہج الصادقین نے شان نزول کریمہ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ
عَنْ دِیْنِہٖ مین لکہا ہی کہ بعد وفات سید کائنات تمام عرب مرتد ہو گئے مگر مکہ و مدینہ و بنی عبد القیس بحرین بعض
دینے زکوۃ سے باز رہے الی قولہ تواریخ مین مذکور ہی کہ تیرہ قبیلہ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے آخر عہد نبی مین اور وہ تین
تھے رئیس انکا ذو الخمار اسود عنسی ہی قبیلہ دوم بنوحنیفہ یہہ یمامہ سے تھے اصحاب مسیلمہ کذاب جب ابوبکر خلافت پر بیٹھے
خالد ولید کو مع جماعت مجاہد کثیر کے بہیجا کہ اوسکو مقہور کیا بعد اسکے لکہا ہی کہ عہد ابوبکر مین سات قبیلہ اور مرتد ہوئے
حقتعالی نے انکے شر کو کفایت کیا اور مسلمانون کے ہاتہہ سے قتل ہوئے انتہی مختصرا پس اگر عموم اصحاب اس بلا مین مبتلا ہوئے
تو قرآن اونکی مدح مین اور بالخصوص خلفاء ثلثہ کا ایمان انکا بشہادت قرآن و رسول الثقلین و جان و آئمہ اطہار
اور اعتراف علماء کبار امامیہ بخیار کما حقہ ثابت ہی کما مضی قولہ کا تمام حق اور برگشتون پر قرآن مین صریح لعن
آئی ہی پس کیا جگہہ تامل کی ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْہُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ
فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَیَلْعَنُہُمُ اللّٰعِنُوْنَ الی قولہ اسیطرح بہت کلام محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ
مین لکہے ہی جواب شعر فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ٭ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ٭ امام
صادق بر طبق تفسیر عیاشی فرماتے ہین کہ یہہ آیت شان حضرت امیر مین ہی اور حضرت ابو جعفر نے اور ائمہ
کو بھی سمین داخل کرکے فرمایا ہی حیث قال علیہ السلام یعنی بذالک نحن اور اکابر علماء امامیہ نے کہ اعتقاد اس کتمان کا
نسبت جمیع ائمہ ہی کے رکہتے ہین اس سلسلہ کو جناب امیر سے لیکر تا مہدی بن عسکری ہی بنا دیا ہی اور اسقدر
بہی اکتفا نکرکے دوسری روایت کرتے ہین کہ حضرت امام صادق نے فرمایا کہ مراد اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون
سے ہم ہین اور یہہ روایت بہی تفسیر عیاشی اور جلد اول بحار مجلسی مین موجود ہی اسیطرح بہت کلام
محکم ہین کہ کتب مبسوطہ اثنا عشریہ مین لکہے ہین اور اگر مراد اس سے اہل ردت و نفاق ہین جنہون نے آیات
نازلہ کو حق حضرات ائمہ مین چھپایا اور قرآن سے باہر نکالا چنانچہ مرجع تقریر سامی اور روایات علی بن ابراہیم
قمی اور صاحب کافی سے معلوم ہوتا ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہ فرض محال ہبلا جنہون نے قرآن مجید کو کلیۃً مخفی کیا

بلکہ اوسکی قرأت سے کہ کتاب اللہ علی حدہ تہی منع فرمایا کمانی الکلینی لائق ترساتہ مصدق ہوئے ان آیات کے ہین یا خلفاء ثلثہ جنہون نے نقش قرآن مجید کو باعتقاد معاصرین اور ایک جماعت قدماء امامیہ کے اور تمام عمر انکو بے کم و کاست مطابق مذہب سید مرتضی و صدوق و میرزا صادق و امثالہم کے چنانچہ تفسیر مجمع البیان و رسالہ اعتقادیہ قمی سے نقل اوسکی اپنے محل پر گذری شائع کیا آقی رہی یہہ بات کہ جب خلفاء و اعوان خلفا نے قرآن مرتضوی کو بسبب اسکے کہ مشتمل فضائح مہاجرین و انصار پر تہا قبول نکیا تو جناب امیر نے بالضرورت اوسکو کتمان فرمایا چنانچہ مجلسی نے بحار و حق الیقین مین ایراد اس قسم مہملات کا کیا ہی سوا ازالہ ان ہفوات کا قطع نظر لزوم کذب صدوق و علم الہدی سے یہہ ہی کہ یہہ عذر بدتر از گناہ اور یہہ علت وسواس ابن سبا ہی رو سیاہی اسلئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین قرآن کے ساتہ جہاد کیا ہی اور کبہی بسبب اونکے انکار کے ایک حرف قرآن کا مخفی نہین فرمایا پس جناب امیر کا تم کتاب پسند آ معاذ اللہ من ذلک اصول غضبہ پر لیاقت امامت نرکہتے ہونگے اگر کہین کہ بنا بر اختیار تقیہ شائع نکر سکے تو قطع نظر اسکے کہ عدم تشہیر اور باتہی اور کتمان و منع اور بات اور روایات بحار و کلینی وغیرہا مرتانی مین لفظ مانع مرتضی ہین کہہ سکتے ہین کہ تقیہ کرنا مرتضی علی کا اپنے شیعہ ہی کہ جناب امیر کو معصوم جانتے ہین مجتہد آور مطیع و منقاد جناب امیر کے تہے نہ مخاصم یعنی جیسے معذالک خطبہ شقشقیہ وو عاء دو صنم قریش غیرہ مین کیون تقیہ نکیا اور گرشش کتمان مضامین اونکے مین نفرمائی کہ انشاء اوسکا زعم سوافض مین جناب امیر سے ہی معاذ اللہ یہان سے ظاہر ہوا کہ یہہ خطب اور ادعیہ موضوع علماء قوم ہین جیسے کہ اہل حق کہ اجماع رکہتے ہین اس بات پر کہ جناب امیر سے کوئی کتاب نظم حق خلفاء مین صادر نہین ہوئی اگر کہین کہ سب ائمہ مامور تہے بکتمان کتاب الی القیامۃ تو بہی نہین بنتا کیونکہ اس تقدیر پر تکذیب آیات کلینی وغیرہ ائمہ شیعہ کی ہوتی ہی کہ بدلالت مطابقی صحیفہ حسنیہ و باقریہ و جعفریہ مین مندرج ہی کہ ہرگز سوا خدا کے کسی سے ڈرنا نچاہیے اور حق کو علی رؤس الاشہاد اظہار کرنا چاہیے اور نشر علوم مین کوشش فرمانا چاہیے الی غیر ذلک اور اگر تکذیب کلینی منظور ہو تو آپکے ان بزرگون کی تا صادق مصدق رضی اللہ عنہ دست بردار ہونا چاہیے کہ باوجود ان تاکیدات کے کتمان کتاب اللہ کیا کیے اور بہی نہی اوسکے پڑہنے سے فرمائی **قولہ** احادیث صحیحہ مین ہی لعن مخالفین

پانچوین حدیث جیش اسامہ مشہور ہی جسکا عبد العزیز نے تحفہ مین انکار کیا ذیل مقدمۂ رابع کتاب ملل نحل
شہرستانی مین مطالعہ کرو قولہ الخلاف الثانی فی مرضہ انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ
من تخلف عنہا فقال قوم یجب علینا امتثال امرہ واسامۃ قد برز من المدینۃ وقال قوم اشتد مرض النبی انتہی بلفظہ
ما اردنا نقلہ جواب حدیث جیش اسامہ مین جملہ لعن اللہ ثابت نہین کہ اوس سے اثبات لعنت مخالفین پر ہوسکے
معہذا مخالف اور چیز ہی اور متخلف اور چیز آپنے کمال تبحر ولغت دانی سے دونو کے ایک ہی معنی سمجھے اور باین
مبلغ علم صاحب تحفہ پر تہمت انکار کر دی حالانکہ اونہون نے اسکا انکار نہین کیا ہی کہ یہہ جملہ ملل نحل مین نہین ہی
کہ تمنے بحوالہ مقدمہ رابع اوس سے اثبات کیا بلکہ انکار صحت اس جملہ کا کیا ہی اور یہہ کہا کہ یہہ جملہ نزدیک صاحب
ملل نحل کے موضوع مفتری ہی آپنے غور سخن فہمی سے دونو انکار مین فرق نہ سمجھا اور اقرار بغلط گوئی صاحب
انکار کر دیا اس فہم پر صاحب تحفہ پر حرف گیری کیجاتی ہی بل بی جما تیری ہیچ میچ چوہا مونہ بڑی بات اسی کو کہتے ہین
حالانکہ اگر یہہ جملہ ملل نحل مین بدون صراحت وضع بھی موجود ہوتا تو کیا حرج تہا کہ ملل نحل کچہہ کتاب علم حدیث
کی نہین کہ اس باب مین اوسکی نقل حجت ہو معہذا صاحب تحفہ نے جواب اس حدیث کا بالفرض تسلیم بھی دیا ہی
جسطرح اونکی عادت ہی چاہیے تہا کہ اوسکو مدفوع کیا ہوتا یہہ نہایت بیحیائی ہی کہ ہر جگہہ مدلول دلیل سے
قطع کر کے درپی ثبوت روایت بے اصل ہوتے ہین اگر روایت ثابت ہوئی اور اوسکو مطلوب پر دلالت
نہوئی تو حاصل ثبوت روایت سے کیا ہوا کوہ کندن وکاہ برآوردن اسی لیئے صاحب تحفہ نے بعد انکار ثبوت جملہ
لعن اللہ الخ کے لکہدیا ہی کہ قاعدہ اہلسنت کا یہہ ہی کہ اعتبار حدیث کا جب کرتے ہین کہ کتب معتبرہ حدیث
مین ہو مع الحکم بالصحۃ والا احادیث بے سند مانند شتر بے مہار ہی چنانچہ اسجگہہ ایسا ہی ہوا کہ جو عبارت
ملل نحل کی تمنے نقل کی ہی اوسمین حال صحت وعدم صحت حدیث کا مذکور نہین اور یہہ فی الواقع کرامت صاحب
تحفہ کی ہی کہ جو پہلے اس نقل کے اسی بحث مین کہا تہا وہی قصہ بعینہ درپیش آیا بالجملہ اگر اس حدیث کو تسلیم
بھی کرلین تو آخر وجہ طعن کی کیا ہی عدم تجہیز ہی یا تخلف اور بقول آپکے بجا تخلف خلاف کہ خلاف بر جمیع
اہل وفاق وخلاف ہی اگر اول ہی تو کذب صریح ہی کیونکہ تجہیز اس جیش کی خاص حضرت ابوبکر نے کی تہی
خلاف مرضی جمیع اصحاب بلا خلاف اور اگر تخلف ہی تو اوسمین علی مرتضی وعباس وغیرہ بنی ہاشم بھی شامل

۱۰ داخل مین اسلئے کہ حدیث مذکور مین بالخصوص ہم ابوبکر یا عمر یا عثمان کا نہین بلکہ سارے لشکری و امراء عمر
داخل س خطاب کے ہین تو یہ سب لی طعن مین خصوصیت تنہا ابوبکر کی کیا ہی خیر اگر ادہر سے ایکبار
شماعت ثمبر ینگے تو ادہر سارے بنی ہاشم ہین شعر شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت
خاک ما ہم بباد رفتہ باشد ♦ آب تم عدم تخلف مرتضوی ثابت کرو اور اگر خلاف ہی تو صریح دلیل اختلال
حواس قائل تخلفات اور احداث قول جدید غیر ثابت بلا خلاف ہی اور قطع نظر اسکے امر نبوی نزدیک ستیکے
متعین واسطے وجوب کے نہین کما نص علیہ المرتضی فی الدرر والغرر اسمعو مین یہ امر ندب کیلئے ہوگا
اور ترک مندوب معصیت نہین اور اگر ہی تو جناب امیر وغیرہ جمیع بنی ہاشم عاصی عصاۃ مین اور صاحب
تحفہ نے جواب اس طعن کا ساتھ طرح پر دیا ہی اور بہر جہت وجہ تحقیق طعن کو ثابت کیا ہی اور معاذ اللہ اگر فرض
موجب لعن طعن ہو تو سارے امامیہ اولین و آخرین بلکہ ائمہ طاہرین تک اس شناعت سے نجات بالکل نہین ہے
کہ خلاف اثنا عشریہ خصوصاً اصولیہ و اخباریہ مخفی نہین ایسی جگہ سے کہا ہی یقل خیر او لیصمت **قوله**
تمام ہوئی فوائد عباسیہ اب چند فوائد حافظیہ پر رسالہ ختم ہوتا ہی **جواب** یہہ سور خاتمہ بہی اپکا ہی
نہ حافظ علی کا کما مضی فی اوائل الکتاب لیکن ڈر سے رنڈی پیر دید سے حال گیا اطہ لگیا دلکا خیال
نہ گیا ہنوز وہی تقیہ تو ریہ تمیمہ تخرجہ چلا جاتا ہی آخر تا کجا کل انا یترشح بما فیہ **قوله** سفینہ کاملہ در ربیع الابرار
و تاریخ حافظ ابرو و کامل السفینہ و حبیب السیر و حدیقہ سنائی مین مذکور ہی کہ شہور سنہ مین معاویہ
مدینہ کو آیا اور جناب امام حسین و عبدالرحمن بن ابی بکر و ابن عمر و ابن زبیر سے گفتگو بطور حکومت و ہمد
کے عائشہ صدیقہ نے اس باب مین معاویہ پر عتاب کیا معاویہ نے ایک کوا کہد وایا اور اوسکا مونہہ چہپایا اور
اوسپر ایک کرسی رکہی اور عائشہ کو بٹہلایا وہ چاہ مذکور مین گر پڑین معاویہ نے مٹی پتہر سے اوسکا منہ بند
کروایا اور زندہ درگور کیا اور روضۃ الصفا و جامع التواریخ و شواہد النبوۃ مین مرقوم ہی کہ معاویہ
تجویز زہر دینے امام حسین کی کی چنانچہ وہ مسموم ہوئے اور روضۃ الاحباب مین ہی کہ مروان بن حکم
مدینہ مین آیا اور جعدہ زوجہ امام کو بوعدہ نکاح یزید و پنجاہ ہزار درم زہر دینے پر راضی کیا اوسنے زہر دیا
اور روپیہ معاویہ نے لیے یزید سے کہا نکاح کر اوسنے کہا اسنے فرزند رسول کے ساتھ یہ کیا کیا کہ میرے ساتھ

افادۂ فوائد حافظیہ

ذکر وفات امام حسن ع بزہر دادن جعدہ

ساتھ کرنی حقتعالی نے فرمایا من یقتل مومنا متعمدا الخ وقال النبی سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر الی قولہ جب معاویہ
مرا تو اوسکے گلے مین بت تھا اور قریب مرگ سوائے شراب کے اور کچھ نہ پیتا تھا **شعر** انکہ پیرش اینچنین گمرہ بود
کی مریدش راہ جنت رہ بود **جواب** یہہ تینون قصے بے اصل محض افترائی صریح ہین نسبت اونکے
جن کتب کی طرف کی ہی اونمین کوئی شیعی ہی جیسے صاحب روضۃ الصفا وحبیب السیر و سفینہ کاملہ وکامل السقیفہ
کوئی معتزلی ہی جیسے ربیع الابرار کوئی نامعتبر ہی جیسے تاریخ حافظ ابرو وحدیقہ سنائی کوئی مجہول الحال
جیسے جامع التواریخ کسی مین خیانت کی ہی جیسے شواہد النبوۃ و روضۃ الاحباب کہ بجائے لفظ یزید نام معاویہ
لکھدیا اسلیے کہ زہر دلوانا یزید کا البتہ منقول ہی نہ معاویہ کا اور یزید بے شبہ مصداق آیت وحدیث
مذکور کا ہی اگرچہ نزدیک اہلسنت کے محل آیۃ کا وہ ہی جو مستحل قتل مسلم ہو نہ وہ جس سے قتل واقع ہوا معہذا
اگر حدیث سباب المومن فسوق انکے نزدیک معتبر ہی تو بجائے معاویہ پر کیا جائے توبیخ و زجر ہی آخر ایمان
معاویہ کا اور صحابی ہونا اونکا باتفاق اہل سیر ثابت ہی اور موت علی الایمان متحقق اور قصہ بت پرستی
و شراب خواری موضوعات روافض سے ہی لا اصل لہ علی الخصوص نہج البلاغہ و نصوص مرتضوی دال ہین ایمان
مشار الیہ پر کما مر اور تفسیر صافی ملا محسن و منہاج شیخ ابو العباس شاہد ہی عدم اعتبار تواریخ پر چنانچہ اسی
جہت سے سبحان علیخان نے انکار اکثر قصص و دیگر کتب امامیہ کا باوجود شہرت قصہ و روایت کتاب کے
جابجا اپنے رسائل مین کیا ہی اور لکھا ہی کہ رب مشہور لا اصل لہ اور ہم مین جا لکھی صوارم جو مین نے بجواب
عقیدہ سیزدہم تحفہ لکھا ہی بدانکہ کم مذہبی خواہد بود کہ بعضے از روایات بے اصل یا ماول در ان نباشد
انتہی اور ایسی تحقیق پیہہ مشابہین و امثالہا کیطرف سے کہ قدح اونکی احادیث کثیرہ کافی کلینی مین زبان
صدق ترجمان ائمہ ہدی سے واقع ہی بنیاد جنکی کہی ہی اور یہہ تا در بارہ عقائد لکھی ہی چہ جائے اخبار طائرہ
و قصص افواہیہ کی و الا قصہ امیر حمزہ و عمر عیار و داستان حاتم طائی وغیرہ کیا قصور کیا ہی کہ نامعتبر
ہون انکو بھی آپ بسرو چشم قبول فرما کر مدار عقائد و مسائل دین کا اوسپر رکھدیجئے **شعر** عجوز تمنت ان تصیر فتیۃ
وقد یبس الجنبان واحدودب الظہر ۞ فجاءت الی العطار یوما تریدہ ۞ ولن یصلح العطار ما افسد الدہر
قولہ جب معاویہ و امام حسن علیہ السلام سے صلح ہوئی صلح نامہ مین یہہ شرط تھی **جواب** معلوم نہین کہ آپنے

یہہ شروط کس کتاب اہل سنت سے نقل کیے ہین حالانکہ عبارت وثیقہ حسن مجتبیٰ کی باتفاق اہل حق و
اعتراف ابن بابویہ قمی و شیخ مفید و قطب راوندی و ابن شہر آشوب مازندرانی یہہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہذا ما صالح علیہ حسن بن علی معاویۃ بن ابی سفیان صالحہ علی ان یسلم الیہ ولایۃ المسلمین علی ان یعمل
فیہم بکتاب اللہ و سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و سیرۃ الخلفاء الراشدین المہدیین و لیس لمعاویۃ
بن ابی سفیان ان یعہد الی احد من بعدہ عہدا بل یکون الامر من بعدہ شوری بین المسلمین و علی
ان الناس آمنون حیث کانوا من ارض اللہ فی شامہم و عراقہم و حجازہم و یمنہم و علی ان اصحاب علی و شیعتہ
آمنون علی انفسہم و اموالہم و نسائہم و اولادہم حیث کانوا علی معاویۃ بن سفیان بذلک عہد اللہ و
میثاقہ ان لا یبتغی لحسن بن علی و لا لاخیہ الحسین و لا لاحد من اہل بیت رسول اللہ غائلۃ سرا و لا جہرا و لا یخیف
احدا منہم فی افق من الآفاق شہد علیہ فلان بن فلان و کفی باللہ شہیدا انتہی اور یہہ وثیقہ صواعق محرقہ
کتب مین بہی منقول ہی اور اس صلح سے بحکم انا حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم مسلمان ہونا معاویہ کا
اور مسلمان ہونا شیعہ مرتضویہ کا ثابت ہے مگر مہاجرین و انصار و تابعین اخیار ثابت ہی و مسند احمد بکمال وجوہ
افساد سامی کے شروط صلحنامہ کو ہنوز یہہ لفظ زبان پر جاری ہی کہ سیوم اہل اسلام تمام از دست و زبان او
ایمن باشند انتہی فاسلم لتسلم **قولہ** و انا جانتے ہین کہ یہہ صلح محض بسبب مشاہدہ ضعف ہمراہیون اور دو
دل ہونے لشکر یونکے امام نے قبول فرمائی اور خلاف ظاہری ترک کی نہ باعث حدیث سنیون کے
کما قال انہ ابعدی ثلثون سنۃ منقول ہی کہ حجر بن عدی نے امام کو بسبب مصالحت کے ملامت کی امام نے
عذر کر بیان فرمایا پس ظاہر ہوا کہ اگر یہہ حدیث اصل مین ہوتی امام ضرور جواب مین فرماتے انتہی صلہ جواب
صرف وجدان اہل النش لما سیہ کا دلیل اس قلت و ذلت صلح کی نہین ہو سکتا کیونکہ مخالف عبارت وثیقہ مذکور ہی
اگر یہہ صلح بد دلی لشکر سے ہوتی تو اوسکا ذکر ضرور کرتے اور عدم ذکر امام سے حدیث مذکور کو بجواب
ملامت حجر بن عدی نفی اصل حدیث لازم نہین آتی کیونکہ جناب امیر نے بمنطوق نہج البلاغہ بمقابلہ
معاویہ کبہی استدلال بنص حمایت نبوی وغیرہ نہین کیا بلکہ اپنے حقیت پر شوری مہاجرین و انصار کو
کہ شیعہ اولی بر تنصیص نبی سند گذرانا اس سے معلوم ہوا کہ وہ نصوص جنکو شیعہ دلیل خلافت بلافصل

بیان شرائط صلح امام حسن با معاویہ بن ابی سفیان

بیان صلح امام حسن بوجہ ضعف ہمراہیان

دولایت جانتے ہین اصل مین موجود تہی والا ضرور وقت ایسے مخمصہ عظیم کے درپیش کرتے حالانکہ امامیہ
اون نصوص کو واقعی جانتے ہین نہ موضوع اگرچہ نفس الامر مین موضوع ہین اور حکایت ابن عدی مخالف
تصریح مرتضی وصاحب فصول ہی کیونکہ انہون نے لکہا ہی کہ حسن بن علی نے وقت صلح کے خطبہ پڑہا اوسمین یہہ کہا
معاویہ نے مجہسے نزاع کی اوس امر مین جو میرا حق تہا نہ اوسکا پس دیکہی مینے صلاح امت کی اور قطع ہونا فتنہ کا
تمہارے صلح مین اور بیعت کی تہی تمنے مجہسے اس بات پر کہ صلح کرو جس سے مین صلح کرون اور لڑو جس سے مین لڑون
اور بہتر جانا مینے بچانا مسلمانونکی خونریزیکا اور نہ چاہا اس صلح سے مگر تمہاری صلاح کو انتہی اس سے
مثل مہر نیمروز واضح ہی کہ یہہ صلح بنا بر قلت وذلت نہ تہی والا کہتے کہ تم دو دل ہو اور تمہارے دل حرب
وضرب کو نہین چاہتے اور تم خود طالب مصالحہ ہو اگر ہم لڑین تو کیونکر لڑین جسطرح یہہ عذر بقول آپکے بجواب
ابن عدی فرمایا بلکہ بمضمون اسی حکایت ابن عدی سے ظاہر ہی کہ یہہ صلح بنا بر مشاہدہ ضعف جنود نہ تہی والا بوجہ
ظہور ضعف کہ امور حسیہ سے ہی نہ وجہ اتمیہ حاجت ملامت کی بابت مصالحت کیا تہی سچ ہی تحقیق شناسی نہ
دلبر اخطا اینست بہرحال یہہ صلح دلیل اسلام معاویہ ہی والا ابا عن ارشاد کافر کی جائز نہین
علی الخصوص امام معصوم سے اگرچہ بمشاہدہ ضعف جنود ہو علاوہ اسکے استدلال سنیونکا تنہا حدیث
الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پر مقصور نہین کہ اوسکے نفی سے نفی مدعا ہو جاوے بلکہ اور احادیث سے
بہی ہی کہ از انجملہ یہہ ہی ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین اور یہہ حدیث
صحیح متفق علیہ فریقین ہی چنانچہ تالیف معزی اور وستانی بلکہ غزالی ابن جمہور شاہد صادق ہی جو
مذکور ہی اور عبارت کتاب حدائق موردہ کہ زعم مخالفین مین جواب صواعق محرقہ ہی بعینہا یہہ ہی بعد ازانکہ
بشومی مکر وفریب معاویہ وعمرو بن عاص نفاق در میانہ لشکر آنحضرت بہم رسید ودانست کہ خون ریزش و
وفساد بسیار حد افراط میکشد بموجب آن کہ رسول صلعم مکرر فرمودہ بود آن ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ
بین الفئتین العظیمتین من المسلمین تا بندگان خدا در میانہ کشتہ نشوند با معاویہ صلح نمود انتہی اب کہو کہ یہہ حدیث
بہی اصل مین ہی یا نہین **قولہ** علی بن بشیر ہمدانی کہتا ہی کہ مین اور سفیان بن لیلی پاس امام کے گئی
اور کہا السلام علیک یا مذل المومنین فرمایا وعلیک السلام بیٹہو مین مذل المومنین نہین ہون بلکہ

معز المومنین ہوں غرض میری اس مصالحہ سے صرف یہ تھی کہ خون تمہارا گرایا نجاوے جواب یہہ جواب
مخالف جواب ابن عدی ہی کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ لشکری امام حسن کے آمادہ حرب تھے اور صلح سے ناخوش
اور اگر ضعیف و بزدل ہوتے تو طعن نکرتے اور امام بھی اگر بنا بر مشاہدۂ ضعف نفاق معتقدان عدم موافقت
اور صلح کرتے تو ضرور اسکے جواب میں کہتے کہ تم تو ضعیف و بزدل ہو ہم کیونکر لڑتے اور تم کیونکر
طعن آپ نے مومنین سب بے صرفہ ہم پر کرتے ہو حالانکہ یہہ کچھہ نفرمایا بلکہ عذر معقول کیا کہ اگرچہ قلت ز
مانع حرب نہیں لیکن جنگ موجب خونریزی ہی اور فریقین مسلمان ہیں جسکا خون گریگا نقصان اسلام
ہی اس سے بحکم الصلح خیر مصالحہ خوب ہی اور زمانہ خلافت منقضی ہوگیا اب دور ملک عضوض ہی سعی
فائدہ نکریگی اور مفت میں مسلمان مارے جاوینگے بہتر قناعت ہی چنانچہ یہی ہوا پس امام حسن علیہ السلام
بمقتضای عادات السادات سادات العادات وہ کیا جو سعادتمند ازلی سیادت ممتلی کیا کرتے ہیں اللیل عقل الکل

قوله والظاهر عنوان الباطن قوله نزدیک سنیوں کے مسلم و مومن ایک معنی و مطلب رکھتا ہی اور نزدیک
اثناعشریہ کے دونوں کے معنی میں فرق ہی مسلم وہ ہی کہ ظاہر میں کلمہ پڑھے اور تابع حکم اسلام ہو اور
اندر اوسکے نور ایمان نہو اور مومن وہ ہی کہ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کرے اور ظاہر و باطن اسکا
یکسان ہو یہہ بات مطابق قرآن کے ہی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم وان تطیعوا الله ورسوله لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان الله غفور رحیم جواب حاصل اس تقریر کا یہ
نکلتا ہی کہ سنی منافق ہیں اور رافضی موافق سو آیۂ مذکورہ کو اس مدعا پر ہرگز دلالت نہیں کیونکہ محصول
کریمہ کا یہہ ہی کہ تم جو اپکو مومن کہتے ہو سو ایمان تمہارے دلوں میں نہیں گھسا لیکن یوں کہو کہ ہم مسلمان
ہیں جب تمہارا ایمان معتبر نہوا اس تقدیر پر یہہ آیت دال ہی حسن اسلام پر تو یہہ قضیہ معکوس ہوا اور جو دلیل
اپنی تھی وہ مخالف ہوگئی اور یہی حق ہی کہ ادعاے ایمان بدون آثار اسلام معتبر نہیں اور جو مسلمان ہی
مومن بھی ہی اسلیے فرمایا ہی یا ایها الذین آمنوا آمنوا بالله ورسوله اور یہی فائدہ ہی تقیید جملہ یا ایها الذین
آمنوا میں ہر جگہہ ساتھہ وعملوا الصالحات کے کیونکہ ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی نہ باطن عنوان ظاہر کا
چنانچہ اسی جہت سے محمد بن بابویہ نے شرائع الاسلام میں لکھا ہی اذا اقر بلده بالوحدانیة واقر للرسول بالرسالة

فرق درمیان مسلم و مومن کے

فقد اقر بجملة الایمان لان اصل الایمان انما هو الاقرار بالله و رسوله انتهی بلفظه اس سے ثابت ہوا کہ ایمان عین
اسلام ہی کیونکہ اسجگہ ذکر تصدیق بالقلب کا مع یکسان ہی خواہ ظاہر و باطن کا نہین کیا وہو المطلوب اور قرآن پاک
بہی اسکا شاہد ہی کہ ایمان و اسلام ایک چیز ہی کیونکہ کسی جگہ خطاب بمومنین کیا ہی اور کہین بمسلمین اور نیز
ایمان و اسلام کو ذیل یکدیگر بلا تفاوت ذکر فرمایا ہی اور ماخوذ ہونا عدم نور ایمان کا حالت اسلام مین
مخالف نصوص صریحہ قرآن ہی قال تعالی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین معلوم ہوا کہ کفر و اسلام مین
تقابل ہی پس اگر اسلام نام نفاق کا ہو تو یہہ مودت و تمنی کفار کی بیجا اصل ہو اور فرمایا افمن شرح الله
صدره للاسلام فهو علی نور من ربه معلوم ہوا کہ اسلام مین نور ہوتا ہی نہ یہہ کہ مسلم وہ ہی جسکے اندر نور ایمان
نہو اور فرمایا قل آمنا بالله واشهد بانا مسلمون اور یہہ صریح ہی اتحاد ایمان و اسلام مین اور زبان
انبیا سے وصیت انبیا مین نقل فرمایا فلا تموتن الا وانتم مسلمون معلوم ہوا کہ موت اسلام پر دلیل نجات
ہی نہ علامت نفاق اور فرمایا فان اسلموا فقد اهتدوا معلوم ہوا کہ اسلام ہدایت ہی نہ نفاق اور زبان
ابراہیم علیہ السلام سے نقل فرمایا ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امة مسلمة لک اور زبان یوسف صدیق
سے نکلوایا توفنی مسلما والحقنی بالصالحین معلوم ہوا کہ مسلمان ہونا اور مسلمان مرنا صالحین مین
ملنا ہی اگر اسلام نفاق کا نام ہوتا تو انبیاء کیون دعا موت علی الاسلام کرتے اور فرمایا هو سماکم المسلمین
من قبل معلوم ہوا کہ یہہ لقب قدیم بخشیدہ حضرت ابراہیم ہی اہانت مسلمین اور فرمایا افنجعل المسلمین
کالمجرمین ثابت ہوا کہ مسلمان و مجرم برابر نہین بلکہ فرمایا ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو
فی الآخرة من الخاسرین یہہ صریح ہی انحصار دین مین درمیان اسلام کے اور عدم قبول غیر اسلام
مین اور خاسر ہونے غیر مسلمانکے اسیطرح آیات کثیرہ سے بے تاویل عدم تفرقہ ایمان و اسلام کا ثابت ہی
اور اوس سے متحقق کہ مسلمان مہتدی و باایمان ہین نہ منافق و بے ایمان جسطرح بعضے منافق بے ایمان
سمجہتے ہین کیونکہ جزاء اسلام نجات و دخول جنان ہی اور انجام نفاق درک اسفل نیران اور تفصیل اسمقام
کی احیاء علوم الدین غزالی امام حجة الاسلام مین مرقوم ہی من شاء فلیرجع الیه پس اگر یہہ ادلہ قرآن
بنابر وہم تحریف عثمان در خور اذعان نہین تو تصریح اکابر امامیہ بالضرور قابل قبول و اتقان ہی جنسے

مسئلہ یازدہم رسالہ مین مرتضی علم الہدیٰ سے نقل کیا ہی وعلماء المسلمین قدیما والعوانی حفظہ انتہی مراد نامسعود
کی مسلمین سے اسجگہہ مومنین یعنی شیعہ ہین سُنی کہ حسب قرارداد شیعہ منافقین ہین کیونکہ یہہ عبارت اسجگہہ لکہی ہی جہان
عدم زیادت ونقصان وتحریف قرآن کو نزدیک شیعہ کے ثابت کیا ہی اور اگر مراد سُنی ہونگے تو استدلال
ساقط ہوجاویگا اصطلاح فہرست کتب مندرجہ رسالہ مین منجملہ کتب شیعہ کے نام حسام الاسلام و
سہام الاسلام وشرائع الاسلام کو لکہا ہی معلوم نہین کہ یہان بہی اسلام یعنی نفاق ہی یا ایمان بلکہ ائمہ سے
جابجا اطلاق لفظ اسلام ومسلمان کا تمنے اسی رسالہ مین بجائے مومن کے کہ مراد اس سے شیعہ ہوتے ہین کیا ہی مثل
قصہ صلح امام حسن کہ سوم اہل اسلام از دست زبان با ودر امان باشند انتہی وقولکم ہر گاہ جنگ صفین
مسلمانان تفرقہ شدند انتہی وقولکم بالجملہ مسلمانان ایران الی آخرہ ولیکن مذ قوی اس اطلاق کا شاہد
ہوگا کہ ان الکذوب لا حافظۃ لہ اور جو یہ شہود بہی مصدوق نہون تو احادیث ائمہ واقوال فقہاء امامیہ
حضرت جعفر صادق فرماتے ہین لا صلوۃ لمن لا یصلی فی المسجد مع المسلمین الا من علۃ وفی انتہا آخر من رغب
عن جماعۃ المسلمین وجب علی المسلمین غیبتہ اور من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی جناب امیر سے من جدد قبرا
ومثل مثالا فقد خرج عن الاسلام اور تحریر الاحکام مین ہی المسلمون علی اختلاف مذاہبہم الطہارۃ عدا
الخوارج والغلاۃ اور تذکرہ شیخ حلی مین ہی الجہاد فی ابتداء الاسلام لم یکن واجبا بل منعہم اللہ تعالی
وامر المسلمین بالصبر علی اذی الکفار اور نیز فقیہ مین ہی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی الرجل
المسلم ان تتزوج الناصبیۃ ولا یتزوج ابنتہ ناصبیا ولا یطرحہا عندہ وقال النبی صلعم صنفان
من امتی لا نصیب لہم فی الاسلام الناصب لاہل بیتی حربا وغال فی الدین مارق منہ ومن انتحل لعن امیر
المومنین والخروج علی المسلمین الخ اور امیر علیہ السلام فرماتے ہین شعر سبقتکم الی الاسلام طرا
صبیا ما بلغت اوان حلمی ٭ اب کہو کہ معنی اسلام کے ان محال مین بہی ہین کہ جسکے اندر نور ایمان نہو یا اور
مثل نفاق وکفر کے اور یہ اطلاق بجائے مومن کے ہی یا منافق کے حالانکہ دیلمی نے ارشاد القلوب مین جگہ جگہ
حسن بن مطہر حلی لفظ جا بجا الاسلام والمسلمین لکہا ہی اور طبرسی کلینی وغیرہ بہی مخاطبت الاسلام ہوئے
ہین اب جانئے کہ یہہ سب منافق بے ایمان ہون محرفہ یہہ ہی کہ قرآن بالکل جا کہین کہ اسلام آیا ہی بطریق طلب

وملح آبا ہی اور رجحان کہین لفتی آتی ہی وہان لفظ مومنین دار رجحی اور رویہ دلیل ہی ہساتات کی کہ مستکنان
اسلام مدعیان ایمان بے نصیب از اسلام ومنافق بے ایمان ہین قال تعالی ومن الناس من یقول آمنا باللہ
وبالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین سو مومن کہنا شیعہ کا آپکو اسی جگہہ سے ہی اور مسلمان کہنا سنی کو اسی جگہ سے
کہ قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا یہہ شان رجحان ہی کہ مومنین غیر مومنین یعنی شیعہ
اپنی زبان سے آپ ملزم ہوتے ہین اور اہل اسلام باقرار الذ التخصاص صحابا ایمان باسلام ٹہیرے ہین
الحمد للہ علی دین الاسلام آپ جناب سرد صاحب تمیز روشن ہیا انکو لائق ہی کہ مسلمان ہو کر مومن ومسلم کو
ایک جانین یا مومنین شیعہ کو شل مکورین دائرہ ایمان سراپا اسلام سے باہر نکالین اور جو وہم وتعرض
کہ درمیان تسمیہ رسالہ اور وجہ تسمیہ رسالہ اور استدلال ومستدل علیہ کے اس باب واقع ہی اوسکو تدبر سے
مدفوع فرماوین اور تسمیہ الشئی باسم نقیضہ سے احتراز لازم جانین صد حیف کہ جس غرض فاسد کے لئے
آپنے اتنا خون جگر کہایا اور مومن کو منافق ٹہیرایا اور مسلم کو مخلص بنایا اور اوسپر نام کتاب جایا وہ مدعا ہات
نہ آیا شعر تحسین ہی نگی شیرین نے اس تیشہ زنی پر ۂ پتہر ٹوڑین فرہاد تری کوہکنی پر ۂ **قولہ** منجملہ منازعات
فریقین کے نزاع مسح پا در وضو بہت مشہور ہی اور علماء اثنا عشریہ نے بکمال تفصیل سے از رد تفسیر
حدیث وقواعد نحویہ ایسے جواب شافی لکہے ہین کہ زیادہ اوس سے متصور نہین چنانچہ رسالہ مفید العوام سید
برکت علی اس باب مین نہایت سہل وصاف عام فہم خاص پسند مشہور ہی جواب لگنا تہوڑا اور بیٹ پٹ بہت
ہر جگہہ اسیطرح عوام کو دہکانا اور نقل کلام الزام نکرنا دلیل فحامہ ہی کما لا یخفی علی الخواص والعوام
جسطرح آپنے بعض مخلصین دیرینہ اور احباب کمینہ سے بعض تفاسیر سے اس مسئلہ کو صرف نحو اللغۃ وغیرہا
تحقیق بلکہ ترجمہ فرماکر اپنا ان کہنہ تالیف مین درج کیا اسیطرح برکت علی بے برکت نافرجام نے
ایک کلام مہمل مناظرۂ فریقین سے سرقہ کرکے سرانجام کیا بعہد علماء امامیہ علی الاطلاق مسح قدمین سے
انکار نہین کہ اوسپر اتنی دہوم دہام درکار ہو استبصار مین کہ اصول اربعہ امامیہ سے ہی باب وجوب المسح
علی الرجلین مین لکہا ہی الوضوء بالمسح ولا یجب فیہ الا ذاک ومن غسل فلا باس اور بقیہ روایات
انہو لائے ہین اور جسطرح اثنا عشریہ نے اسبابین تفصیل کی ہی اوسیطرح علماء اہلسنت نے کوئی دقیقہ

کسی پہلو سے فروگذاشت نہین کیا تحفہ و اخوان تحفہ کو دیکہو اور بہوس بجہاؤ قولہ اکثر اجلہ علمای
سنت وجماعت نے بہی آخر قائل ہوکر تصدیق مسح کی کی ہی منہم قال الشیخ الحافظ ابن حزم الاندلسی
فی المحلی واما قولنا فی الرجلین فان القرآن نزل بالمسح الی قولہ جب سنی اسطرح پہ قائل ہین تو طعن شیعہ
کرنا محض عداوت ہی **جواب** دعوی یہہ تہا کہ اکثر علما اہلسنت مصدق مسح ہین اور دلیل مین صرف
ایک صاحب محلی کا نام لیا ہی وہ بہی نسمجہے ہونگے کیونکہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ قرآن نازل بمسح ہی کما قال فلان
وفلان تعهدا ہم جو غسل کہتے ہین تو کیون کہتے ہین سو اسلیے کہ رسولخدا کا اوسنے زیادہ کوئی قرآنکو
نہین بوجہتا ویل للاعقاب من النار فرماتے ہین چنانچہ یہہ عبارت شاہد اس دعوی کی ہی وانما قلنا
بالغسل لما حدثنا فلان عن فلان الی قولہ عن عمرو بن العاص قال تخلف النبی فی سفرہ فادرکنا وقد
ارہقنا العصر فجعلنا نتوضوء ونمسح علی ارجلنا فنادی باعلی صوتہ ویل للاعقاب مرتین او ثلاثا انتہی
اب للہ وللرسول ذرا حرف الضاف سو ہے نکالنا چاہیے کہ اس عبارت سے رد قول مسح بنا بر
نزول النص نکلتا ہی یا تصدیق قول المسح نہ بالغسل کا استفاع آدمیان گم شدند ملک خدا خرگرفت
کلام سنی کا نص قرآنمین قرات جر بطریق تنزل ہی اور حدیث مین بطور تحقیق کیونکہ جاءنا بالمسح
من جاءنا بالقرآن آورد وجو کہا ہی کہ قال بالمسح جماعۃ من السلف الخ مراد اوس سے یہی ہی کہ نظر
بظاہر قرآن اس جماعت نے مسح سمجہا لیکن احادیث غسل سے اس مفہوم کی ہین یا اول اسلام مین
مطابق نزول قرآن مثلا مسح تہا پہر احادیث پیغمبر اوسکی ناسخ ہوئین یہہ مراد نہین کہ مسح معمول
جماعت سلف تہا اسلیے کہا ہی الدرایۃ خیر من الروایۃ نادان را بہ از خموشی مصلحتے نیست واگر این نکتہ
دانستے نادان نبودے مرزا مظہر جانجان قدس اللہ سرہ فرماتے تہے کہ خلقت رجل یعنی قدم
مثل خلقت ابل یعنی شتر نہایت کج مج واقع ہی جبتک اسکو کما حقہ بمبالغہ تمام شست وشو کیجیے اونکی
کلی نہین ہوتا ایسا دہوو کہ کوئی پست بلند اوسکا باقی نرہ جاوے لوگ اسمین سستی کرتے ہین اسی جہت سے
آنحضرت نے فرمایا ویل للاعقاب من النار قولہ اہلبیت معصومین نے کہ پیشوا ہمارے ہین حکم مسح کا دیا ہی وتاکم
بجالاتے ہین **جواب** عباسی نے علی بن حمزہ روایت کیا ہی کہ مینے ابا ابراہیم سے مسئلہ قدم پوچہا فرمایا

خوب دہونا چاہیے اور محمد بن نعمان نے ابو نصیر سے اونہی ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہی کہ فرمایا
جب بہول جاوے مسح اپنے سر کا یہانتک کہ دہووے تو دونو پاؤن اپنے تو مسح کر سر کو پہر دہو دونو قدم اور
اس حدیث کو کلینی اعور اور ابو جعفر طوسی نے بہی استبصار مین باسانید صحیحہ روایت کیا ہی اسمین امکان ضعف کا
یا گمان تقیہ کا نہین اسلیے کہ مخاطب شیعی مخلص تہا نہ لوزانی آسلام ٹوبلی اور محمد بن صفار نے زید بن
علی عن ابیہ عن جدہ عن امیر المومنین سے روایت کیا ہی کہ اونہون نے فرمایا بیٹہا مین وضو کرنیکو پس آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جب دہو یا مینے اپنے دو نو پاؤنکو فرمایا ای علی خلال کر انگلیون مین کذا فی
نہج البلاغۃ آپ فرماؤ کہ ابا ابراہیم یعنی امام کاظم اور ابا عبد اللہ یعنی امام جعفر صادق اور امیر المومنین
یعنی علی بن ابیطالب جنسے یہہ احادیث غسل پانوکے منقول ہین تمہارے نزدیک اہلبیت معصومین سے ہین
یا خارج اہلبیت **قولہ** اگر کوئی معنی قرآنکے خلاف اہلبیت کے کہے تو ہم قبول نکرینگے **جواب** اسکی کیا
دلیل ہی کہ علم قرآن ائمہ اہلبیت پر ختم ہی حالانکہ نفع قرآنکا واسطے عامہ خلائق کے ہی قال تعالے
فہل من مدکر وقال تعالے ہدی ورحمۃ لقوم یومنون وغیر ذلک تعہدا جو معنی قرآنکے طرف ائمہ کے منسوب
کیے ہین وہ بعید از قیاس ہین مثلاً باب ہفتم مقصد ہشتم حق الیقین مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے
روایت کیا ہی کہ مراد فرعون وہامان سے آیہ ونری فرعون وہامان وجنودہما مین معاذ اللہ ابو بکر وعمر ہین
انتہی استغفر اللہ اس کہنے مین نسبت تقیہ کی طرف خدا کے کی ہی تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا
اسیطرح تفسیر بتائی اور ذباب دبعوضہ وتین وزیتون وطور سینین وغیرہ الفاظ عالیہ و نازلہ کی ساتہ
جناب امیر وائمہ طاہرین کے اس معنی وتفسیر پر انحصار فہم قرآنکا ائمہ مین کیا جاتا ہی **شعر** ترسم نرسی
بکعبہ ای عرابی ٭ این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ہست ٭ **قولہ** فائدہ اُخری **جواب** حاصل اس فائدہ کا
ثابت کرنا فضائل اہلبیت کا ہی اگرچہ بطریق ضعیف ہو مثل اسکے کہ یہہ امان خلق ہین اور لوگ انکے
سبب سے رزق پاتے ہین اور یہہ صدیق ہین اور انکے سبب سے بلیات رفع ہوتے ہین اور ایک
دوسریکا خلیفہ ہوتا ہی وغیر ذلک سو یہہ کلام بطرز اہل سلوک ہی نہ بطریق بحث علماء اور تنبیہ مفیدہ
ہی اسلیئے کہ احادیث اہلسنت مین آیا ہی کہ تم اپنے ضعفا کے سبب سے مرزوق ہوتے ہو اور جو کوئی

فائدہ تفسیر قرآن از ائمہ اہلبیت

فائدہ بیان فضائل اہلبیت

زمین میں امر معروف نہی منکر کرتا ہی وہ خلیفۂ خدا ہی چنانچہ اسی جہت سے تعداد خلفاء اہل بیت فائدہ
ہذا میں متعین نہیں کی تا وہم انحصار ائمہ اثنا عشر میں نہو **قولہ** حدیثمیں آیا ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک الخ **جواب** یہہ حدیث غریب ضعیف ہی
عند المحدثین چنانچہ ابن حجر مکی نے شرح منہاج میں لکہا ہی ومن خواصہ صلی اللہ علیہ وسلم المکث فی
المسجد جنبا ولیس علی مثلہ وخبرہ ضعیف وان حسنہ الترمذی اور لمعات ومفاتیح میں لکہا ہی کہ راہ
اور دروازہ آنحضرت وعلی رضی اللہ عنہ کا مسجد میں تہا سو جسکا دروازہ مسجد میں ہو اوسکو جنب گذرنا
مسجد سے جائز ہی اسلیے قید ہذا المسجد کی لگائی ہی واسطے احتراز کے سائر مساجد سے اور ترمذی نے
کہا کہ قد سمع محمد بن اسمعیل منی ہذا الحدیث واستغربہ جسلیے جب حدیث غریب ضعیف ہوئی اور معنی
اوسکے یہہ ہوئے تو اسمیں کچہ فضیلت مرتضوی ثابت نہوئی **قولہ** ذائن بزرگ **جواب** یہہ بزرگی باعتبار
عظمت طوفان وبہتان کے ہی نہ باعتبار کرامت فائدہ کے کیونکہ مشتمل ہی روایات موضوعہ واہیہ پر مثل بحر الکلم
کامل ابن عدی واوسط طبرانی وسفینۂ حاکم معتزلی وغیرہ اور بعض روایات ضعیف مجروح سند کے
کما ہو مصرح فی کتب ہذا الفن مخالف ہیں عقائد اہل اسلام کے معہذا یہہ عقیدہ اونکو شامل ہی جنسے ظلم و
نسبت اہلبیت فضل وکرم کے واقع ہوا نہ عامۂ اہل اسلام کو جیسے خوارج نواصب روافض **قولہ** فائدہ
اخری خصائص ائمہ علیہم السلام سے ہی کہ یاد کیے جاتے ہیں بصلوۃ وسلام بخلاف اوروں کے کہ مذکور ہوتے
ہیں بمغفرت ورضوان **جواب** دلیل اس خصوصیت کی کیا ہی اوسکو بیان کرو حالانکہ قرآن شریف میں آیا ہی
وصل علیہم ان صلوتک سکن لہم اور زیادہ اونکے حق میں ہی جو مرتکب معصیت ہوتے تہے اسیطرح فرمایا
نقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ اور حدیثمیں ہی اللہم صل علی آل ابی اوفی آسمیں سے جواز صلوۃ وسلام کا غیر
اہلبیت پر مثل صحابہ وغیرہم کے ثابت ہی لیکن اصطلاح متاخرین یون ہی کہ بالاصالۃ آنحضرت پر اور بالتبع آل
واصحاب پر درود وسلام بہیجتے ہین صحیفۂ کاملہ میں ہی کہ زبور وانجیل اہلبیت ہی صلوۃ وسلام آل واصحاب پر وارد
ہی اور عطف اصحاب کا آل پر بطریق تخصیص بعد تعمیم ہوا کرتا ہی بنا بر مزید فضل کما فی قولہ تعالی وملائکتہ
وجبریل ومیکال **قولہ** مذہب شافعی یہی ہی کہ تعدیۂ نماز میں فرض ہی اور صیغۂ صلوۃ کا البتہ مشتمل ذکر آل کی

جواب آل اصل مین اہل ہی بدلیل اہیل بمعنی اتباع اور سادہی ست بمقدار تبعیت ادمین داخل ہین جیسا
قاموس نے شرح لفظ آل مین کہا ہی آل اللہ و آل رسولہ اولیاہ انتہی پس جو لوگ جامع نسبت دینی و طینی ہین
وہ بالاولی و بمیع داخل ہین لیکن بطریق اختصاص بلکہ بطور ضمن ہونے عام کے خاص کو کذا فی اشہا
النواقب **قولہ** بیہقی نے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو مجھپر درود بھیجی اور میری اہلبیت پر نبھیجے
اوسکی نماز قبول نہین **جواب** یہہ روایت مدون بیان سند و نقل رجال قبول نہین مذہب
حنفیہ مین درود نماز مین سنت ہی اور ترک سنت سے نماز باطل نہین ہوتا پس بتقدیر ثبوت روایت محمول
کمال نقصان پر ہوگی **قولہ** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی ان لا یدخل احد من اہل
بیتی النار فاعطانی رواہ المحب الطبری والدیلمی **جواب** یہہ حدیث باتفاق اہل حدیث باطل و موضوع
ہی اور بر تقدیر ثبوت مراد اہل بیت سے آل عبا ہین نہ سارے سادات تا قیام ساعت اور یہی مذہب امامیہ کا
بھی ہی کیونکہ انکے نزدیک آگ دوزخ سادات پر روا ہی اور جو اثنا عشریہ ہین وہ بقیہ سادات کی تکفیر و تحقیر
کرتے ہین منہج الصادقین مین تفسیر کریمہ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود و عیسی
بن مریم مین لکہا ہی کہ بہشت اوسکے لئے ہی جو اطاعت خدا کرے اگرچہ غلام حبشی ہو اور
دوزخ اوسکے لئے جو نافرمانی خدا کرے اگرچہ سید قرشی ہو اور مصائب قاضی مین مجلس رابع مطالعہ
سابع عشر لکہا ہی کہ سید علوی اگر ناصبی ہو بدتر ہی کتے سے چنانچہ اسی بنیاد پر شیعہ اکثر بنی فاطمہ
صحیح النسب جیسے غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی و سید جلال الدین بخاری و سید اشرف
جہانگیر و غیرہم قدس سرہم کو کہ معتقد اہلسنت ہین برا کہتے ہین اور اونکو عین ایمان جانتے ہین اور
سادات سنیہ کو خمس و نذور وغیرہ حقوق سے محروم کہتے ہین حالانکہ باب دوم فصل ششم جامع الاخبار
مین لکہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی پس بیان سے
ثابت ہی کہ خدا نے محبت اہلبیت کی خاص اہلسنت کو بخشی ہی کہ جبتک خاتمہ کسیکا انمین سے کفر پر واقع
نہو قابل خلود نار نہین جانتے **قولہ** فانہا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی رحم نبوی موصول
الدارین ہی **جواب** قطع نظر سقم سند کے اس حدیث کے نفع قرابت نبوی بشرط ایمان بے شبہ

تابع ہی اور اسمین قرابت دینی وطینی دونوبرابر ہین نسبت آنحضرت سے چاہیے وبس لنسبت ہر چہ گذار
رسد گل باشد و الا شعر حسن از بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ٭ زخاک مکہ ابوجہل این چہ بو العجبی است
اسلیئے فرمایا ہی ان اولیائہ الا المتقون اور اطلاق آل کا متابعین پر کلام الٰہی مین آیا ہی

اعملوا آل داود شکرا اور حدیث مین ہی سمع النبی قراءۃ ابی موسی فقال لقد اوتی مزمارا من مزامیر
آل داود تسبیح رحم موصول اوسکے لئے ہی کہ مقتدی پیغمبر ہی ع جنگی باد پیمبر زادگی منظور نیست
قولہ سادات مستحق خمس ہین اور زکوۃ انپر حرام ہی اور بعضے سنی کہ قائل اباحت ہین سوائے شامت
اعمال کے اور کیا کہا جاوے انتہی ملخصہ **جواب** معلوم نہین کہ باوجود اعتراف استحقاق سادات
واسطے خمس کے شیعہ انکو خمس کیون نہین دیتے حالانکہ حرمت زکوۃ کی انپر جانتے ہین گراس حرمت مین
سارے اہلسنت شریک ہین کوئی مجوز نہین الا ماشاء اللہ سواد نہون نے نظر باحتیاج شدید وحالت مخمصہ
اوسوقت حرام بہی حلال ہوجاتا ہی جائز رکہا ہی نہ بنا بر مساوات رتبۂ سادات وغیر سادات کہ جای
تشنیع ہو اور اکثر یہ فوائد بخیانت نقل و تخریب تعبیر مسروق ہین رسالہ احیاء المیت سے فاعلم **قولہ** پہلا
اختلاف کہ اسلام مین حادث ہوا قضیہ خلافت ہی جمہور اہلسنت کہتے ہین کہ آنحضرت نے کسی کو واسطے
خلافت کے مقرر نہین فرمایا اول اجماع سے دوم وصیت سے سوم مشورت سے جو شخص سکے خلیفہ ہوے
جواب پانچ ابن بابکا ابتدا کتاب مین مفصل گذر چکا ہی حاجت اعادہ نہین شعر مکرر گرچہ لطف آمیز
باشد ٭ طبیعت را ملال انگیز باشد **قولہ** بعض نے کہ احادیث وآیات وقرائن عقلی سے استنباط
خلافت شیخین کا کیا ہی قول انکا نزدیک سنیون کے اضعف ہی اور شیعہ قائل ہین کہ جناب امیر خلیفہ
بلا فصل ہین بقول خدا و رسول **جواب** اسکا جواب بہی گذر چکا اور دعوی شیعہ باطل ٹہیرا اور خلافت
خلفاء اربعہ کی ثابت ہو چکی نصا واجماعا بلا خلاف اور خلیفہ بلا فصل کہنا شیعہ کا جناب امیر کو تحکم
ہی اور جو دلائل اثبات و ریش کرتے ہین سب اضعف ہین ضعف الطالب والمطلوب امر اگر اونکو
حجت خلافت شیرازین قرار آخلافت خلفاء ثلثہ اضعاف مضاعف اور اسکے کثرت وقوت سند کمیت
روایات ہین فالاشبہ ثم الاشبہ اور جس سنی نے قول مذکور کو اضعف بلکہ ضعیف کہا ہو اوسکو متعین کرنا

فی حرمت زکوۃ بر سادات

فی قضیہ خلافت اول الاختلافات است

فی بحث خلافت بلا فصل

صرف گیا تب بہی الزام اہلسنت غیر ممکن ہی شعر بان تا سپ نگفتی از جملہ فصیح ؛ کو راجزین مبالغہ
بستہ ناز نیست **قولہ** صورت اول مین ہرگز عقل اوسے نہین کرتی کہ آنحضرت بدون مقرر کرنے
جانشین کے عالم قدس کو گئے ہون اسلیے کہ جب آپ مدینہ سے کسی جگہہ جاتے اپنی طرف سے حاکم مقرر فرماتے
پس کیونکر کہا جاوے کہ سفر آخرت مین اسکو بے حاکم و بیہر چہوڑ جاتے **جواب** آپکی عقل کو کوئی تکلیف
باور کرنیکی ہرگز نہین دیتا بلکہ سنی بہی یہی کہتے ہین کہ آنحضرت ابوبکر کو مقرر فرما گئے چنانچہ نصوص
صحیحہ دال ہین اس مدعا پر کما مر فی موضعہ اور یہہ سمجہنا کہ علی مرتضی کو خلیفہ کر گئے اور تقرر
حاکم مدینہ کو وقت سفر کے اسکی دلیل کہنا خلاف بداہت عقل و نقل ہی کیونکہ وہ تقرر صحیح انتاج
کبری نہین ہوسکتا سہنا اگر حجت ہوتا تو جناب امیر بہی اوسکے احتجاج کرتے حالانکہ اس احتجاج کو
شیعہ بہی نقل نہین کیا ع دشمن گفت پردہ دار کہ کس در سرائی نیست **قولہ** صورت ثانی مین یا
جو دلائل خلافت ثلثہ وحی و خبر سے تاویل کیے ہین عقلاً و نقلاً اوس سے رجحان دعوی سنیون کا
نہین ہوتا اس سبب سے انکے محققین نے اوس سے ہاتہہ کہینچا ہی **جواب** جس سنی نے ہاتہ کہینچا ہو
اوسکا نام بتاؤ ورنہ خدا اور رسول کے ارشاد وحی و خبر کو بلا تاویل دلالت ہی خلافت خلفاء ثلثہ پر اور
عقل و نقل دونو سے دعوی اپنا راجح ہی کیونکہ اگر نص جلی متواتر امامت حضرت امیر پر واقع ہوتی
ہی سامنے ایک جماعت کے کہ ستر ہزار آدمی یا زیادہ تہے تو ثبوت ہوتا بعد آنحضرت کے کسیطرح
ممکن نہین اور جب تالی یعنی عدم ثبوت نبوت باتفاق فریقین باطل ہی تو مقدم یعنی وقوع نص
جلی دربارہ خلافت مرتضوی بہی مثل تالی باطل ہی بیان ملازمت کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہوسکتا ہی
کہ اہل حد تواتر اعجاز جس سے علم یقینی حاصل ہوتا ہی ایسی جماعت ہو کہ جنہون نے انخفار نص مذکور کا
باوجود کثرت دواعی اظہار کے کیا اور صدیق سے بیعت کر لی اور ممکن ہی کہ حضرت علی مرتضی بہی منجملہ
اس جماعت کے ہون جنہون نے اخفار نص غدیر کر کے صدیق سے بیعت کی اور یہہ منع قوی جب ثابت ہوا
کہ تقیہ مرتضوی خلافت صدیقی مین باجماع مرکب ثابت ہو و دونہ خرط القتاد اور جب جماعت سے
کہ اتفاق اخفائی حق محسوس پر مثلا واقع ہوا جیسا شیعہ کہتے ہین تو توافق اس جماعت کا اظہار امر

غیر محسوس ہو کہ عبارت معجزات نبوی سے ہی کیونکہ ممتنع ہی کیونکہ خبر متواتر سے یقین اسطرح حاصل
ہوتا ہی کہ اتفاق جم غفیر و جمع کثیر علی الکذب غیر ممکن ہی والا خبر من حیث الحقیقۃ محتمل صدق و
کذب ہی پس شیعہ کے طور پر جب اتفاق محتمل ہوا تو تواتر اعجاز بالاولی خلل پذیر ہی اسلئے کہ اظہار
شی خبر ہی اگرچہ اخفا شی خبر نہو دوسرے انتفا وثوق ایک قسم متواتر سے موجب عدم اعتبار
سائر اقسام متواترات ہی پس اثبات نبوت اگر بتواتر اختیار کرینگے تو وہ بہی در خور اعتقاد نہیں ہوگا
کیونکہ سارے افراد تواتر بنا بر حیثیت افادہ یقین کہ بسبب اوسکے عدم امکان اتفاق علی الکذب ہی برابر
واحد ہیں واقع ہیں یہہ بات بہ بداہت عقل نمایاں و آشکارا ہی پس تواتر کتب سماویہ و جمیع متواترات
امامیہ کا بلکہ جمیع اصناف تواتر کا لائق اعتماد نہیں اور جب عصمت امام کہ موقوف ہی قول پیغمبر پر موقوف
ہوئی نبوت و تواتر پر تو عصمت امام کی تواتر اعجاز نبوت میں بر وجہ توقف کیونکر در خور اعتماد ہوسکتی ہی
اسلئے کہ دور لازم آتا ہی اور ممکن ہی کہ خبر دینا ہیں یا چار یا بارہ آدمی کا حسب اختلاف روایات شیعہ
افادہ جزم نبوت نبوت یا امامت بلکہ کسی چیز کا کسی شیعی کو نکرے تو اب عموم دعوت نبی متحقق نہوگا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تا قیام قیامت حجت الٰہی علی الخلق ہیں چاہیے کہ غیر صحابہ پر
حجت نہوں اور یہہ سب از منہ و قرون حکم ایام فترت و جاہلیت میں ہوں اور امتثال
کسی حکم کا احکام شرعیہ سے کسی کافر مسلم پر اس غرض مذکور میں لازم نہو اور کلام الٰہی معجزہ باقی
نہو اور الزام حجت نبوت بعد آنحضرت بکرامات کہ خلاف مسلک امامیہ و سائر اہل قبلہ ہی جمیع امت
کہ اجماع اونکا بلدہ واحد میں متصور نہیں ہے اور اوسکے تواتر و وثوق کے خصوصا عہد امام غائب میں
بہ نسبت ہر واحد کے امت سے امام ہو یا غیر امام باطل ہی کیونکہ امام معصوم صاحب کرامات نزدیک
ہر شخص کے امت میں سے کہ منتشر ہیں اقالیم سبعہ میں نہیں پہنچ سکتے اور نہ ساری امت منتشرہ
باستان بوسی امام ہمام ہو سکتی ہی علی الخصوص بعہد امام غائب کہ اونکی خبر آج تک اہلسنت کو نہیں
بلکہ بطور امامیہ بہی کیونکہ حسب اقرار شیعہ سن چہار سالگی سے کسینے اونکو نہیں دیکہا تو اظہار
کرامات کا یہاں کیا ذکر ہی پس بنا بر اس تحریر کے کہ مفضی بعدم وقوع نص متواتر ہی امامت مرتضوی

پر مسائل کثیرۂ امامیہ کے مثل وجوب نصب امام بر خالق انام اور وجوب لطف مطلق بر باری تعالی وغیر
ذلک فاسد ہو جاوینگے اسلیے کہ اگر لطف خدای تعالی پر واجب ہوتا تو نصب امام و تصرف امام کہ منجملہ
الطاف ہی کیون فوت ہوتا پس علم تنصیص امامت مرتضوی باوجود احتیاج انام بنصب امام حجت تفویض
امامت بمشورت خلائق ہی چنانچہ کلام معجز نظام مرتضوی سے کہ بتا بلکہ اہل شام فرمایا اور اوس سے
اپنی حقیقت خلافت پر استدلال با فحام کیا ظاہر ہی بایعنی الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی
ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد و انما الشوری للمهاجرین والانصار
فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذلک للہ رضیا فان خرج عن امرہم خارج بطعن او بدعۃ
ردوہ الی ما خرج عنہ وان ابی فقاتلوہ لاتباعہ غیر سبیل المؤمنین ہکذا فی نہج البلاغۃ بنا برعلی ہذا
خلافت خلفاء راشدین کی کہ باتفاق صحابہ کرام منجملہ حضرت امیر بھی ہین واقع ہوئی سب بے شبہ
حق ہی اور جو صفات کہ امامیہ نے خلافت اہلسنت امام مین معتبر کیے ہین جیسے عصمت و افضلیت
و اعلمیت و عدم اتصاف بکفر وہ شرط امامت نہین اور جب خلافت ثابت ہوگئی تو وہ مطاعن
کہ شیعہ نسبت خلفاء ثلثہ کے وارد کرتے ہین اور اکثر اونمین کذب و غلط اور بعضے ماول و تاویلات
صحیحہ ہین مانند اعتراضات خوارج کے کہ حضرت مرتضی پر بقصد سلب امامت اور مانند اعتراضات
یہود و نصاری کے کہ آنحضرت پر بارادہ نفی نبوت باوجود حقیقت رسالت کے وارد کرتے ہین مرفوع
و مدفوع ہو گئے باقی رہے نصوص خلافت خلفاء ثلثہ سو بیان اونکا بقدر ملائم مقام کتب تقریر
سے اوپر گذر چکا فانظر ثمہ فان ہناک حقائق جمۃ اب کہو کہ یہ دعوی عقلا و نقلا مرجح ہی
یا مرجوح اور کون مکذوب ہی اور کون مصدوق قولہ پس تو اب شیعہ آل محمد کا صادق آیا
کہ بموجب نص جلی و وصیت روز غدیر خم و حدیث ثقلین وغیرہ کے متابعت کرام اللہ و اہل بیت
کرام کی کرتے ہین جواب سچ ہی شعر گر از بسیط جہان عقل منعدم گردد * بخود گمان
نبرد ہیچکس کہ نادانم * سابق بکرات و مرات اثبات عدم دلالت قصۂ غدیر و حدیث ثقلین خلافت
بلا فصل مرتضوی پر گذر چکا مہنوز وہی فریاد ذاکرا زبان اہل جفا بر ہی حالانکہ نزدیک محدثین

اہل سنت کے صحت اس قصہ کی کما ینبغی ثابت نہین فابن الجوزی ابوداود سجستانی صاحب صحیح وابوحاتم رازی وغیرہ اہل حدیث مطلقاً انکار کرتے ہین اور بعض نے کر روایت کیا ہی اوسکی شان ورود کو اپنا مدعا سے کچھ مس نہین اور نہ اصل روایت مین کسی لفظ کو دلالت ہی استخلاف بلافصل پر

ومن ادعی فعلیہ البیان وعلینا ردہ بالبرہان اسیطرح حدیث ثقلین ہی کہ حاصل اوسکا اتباع احکام قرآن اور مودت اہل بیت رضوان ہی نہ اور کچھ سو وہ محبت بھی الیسی نہ ہی اب امامیہ جنکے پیرو ہین وہ سب دشمن اہل بیت تھے اور شیعہ شیطان وابن سبا یہودی کے سوا اس پیروی ثقلین کا حال کل قیامت کو معلوم ہوگا **شعر** بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت * کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور **قولہ** حدیث قرطاس صحیح بخاری وغیرہ بہت کتب حدیث وسیر مین بحد تواتر منقول ومذکور ہی کہ غایت شہرت سے اعادہ اوسکا ضرورت نہین رکہتا **جواب** اصل روایت بخاری کی یہ ہی عبداللہ بن عباس سے کہ پنجشنبہ کے دن حضرت کی بیماری سخت ہوئی اور درد غالب ہوا تو حضرت نے فرمایا لاؤ مین تمکو کاغذ لکہدون کہ اوسکے بعد تم ہرگز مختلف وحیران نہو تو اصحاب نے کاغذ لانے مین گفتگو کی پہر اصحاب نے کہا کہ حضرت کا کیا حال ہی درد سے زبان کیا بے قابو ہو گئی ہی اسکو حضرت سے تحقیق کرو پہر حضرت سے اسکی تحقیق کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا اب مجکو چہوڑو جسمین اب مین مشغول ہون اوس سے بہتر ہی جسکو تم پوچہتے ہو اور حضرت نے اونکو تین چیز کی وصیت کی ایک تو یہہ کہ مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے نکال دیجو اور دوسرے یہہ کہ ایلچیون سے سلوک کرنا جیسے مین کرتا تہا راوی نے کہا تیسری چیز مجکو یاد نہین رہی بعضے علما نے کہا ہی کہ تیسری بات یہہ تہی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام مین بہیجو اور دوسری روایت ابن عباس کی بخاری مین یون ہی کہ جب حضرت نے کاغذ مانگا تو بعضے اصحاب نے کہا کہ حضرت پر درد کی شدت ہی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی ہمکو خدا کی کتاب کفایت کرتی ہی یعنی لکہنا چندان ضرور نہین اور بعضون نے کہا کہ کاغذ لاؤ تا بجا یہہ چیز اگرچہ بخاری مین موجود ہی لیکن متواتر ومشہور نہین اسلیئے آپنے اوسکو غیر مفید مطلب سمجہکر نقل نفرمایا کہ وجہ طعن کی اوسمین ظاہر نہین صرف جزیبابانی سے حکم شہرت وتواتر کا حسب عادت مستمرہ

حدیث قرطاس

لگا دیا بقول شخصے ع کس نشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم **قولہ** ابن عباس سے منقول
ہی کہ سخت مصیبت ہی کہ چھوڑا پیغمبر کو کہ وصیت نامہ لکھین سعید بن جبیر کہ راوی اس حدیث کے ہین
کہتے ہین کہ ابن عباس کہتے تہے کہ دن جمعرات کا اور کیسا دن جمعرات کا کہ منع کیا پیغمبر کو لکھنے وصیت نامہ
سے اور روتے تہے ابن عباس یہانتک کہ آنسو اونکے مانند موتیون کے موہنہ پر گرتے تہے **جواب** اس
قصہ مین سوائے ابن عباس کے کہ اوسوقت صغیر السن تہے اور کسی سے تحسر و افسوس منقول نہین اگر اس
ماجرا مین کوئی امر مہم فوت ہوتا تو کبار صحابہ لاسیما حضرت امیر علیہ السلام اوسکا ذکر کرتے اور حسرت
و شکایت اس منع کی زبان پر لاتے معہذا اسمین کوئی وجہ طعن کی خاص نسبت عمر فاروق کے معلوم
نہین ہوتی کیونکہ اوسوقت حضرت کی کوٹہری مین اکثر اصحاب موجود تہے منجملہ اونکے علی و عباس ہین
اور حضرت نے سب حاضرین سے کاغذ مانگا تہا نہ تنہا عمر سے چنانچہ لفظ ایتونی بصیغہ جمع اس پر
دال ہی پس اگر عمر کاغذ نہ لائے تہے تو علی و عباس کا کسنے ہاتہہ پکڑا تہا کیونکہ اگر یہ شریک ما نعین تہے
تو عمر پر کچھہ طعن نہین اور اگر مجوزین مین تہے تو نہ لانا کاغذ کا کس واسطے ہی اسلیے کہ حضرت بعد اس
گفتگو کے پانچ دن زندہ رہے اس مدت دراز مین انکو لکھوا لینا تہا بلکہ خود حضرت کو لکھوا دینا تہا معلوم ہوا
کہ کوئی امر واجب نہ تہا غالبًا انہین تین چیزون کی وصیت کو لکھواتے جنکو زبان سے کہہ چکین اور حضرت کے یہان
سوائے قرآن کے اور کسی چیز کے لکھنے کا دستور نہ تہا اور قرآن سب پورا ہو چکا تہا اسواسطے اصحاب کو تامل
ہوا تہا اور بعد گفتگو کے حضرت سے پوچہا تہا لیکن حضرت نے نفرمایا اسی سے ثابت ہوا کہ کوئی امر ضروری
نہ تہا اگر واجب ہوتا تو حضرت سکوت نکرتے اسلیے کہ تبلیغ احکام کی حضرت پر واجب تہی اور عمر فاروق
نے جو کہا کہ ہمکو قرآن کفایت کرتا ہی اوسکا مطلب یہہ نہین کہ سوائے قرآن کے حضرت کی حدیث کی بہی حاجت
نہین بلکہ مطلب یہہ ہی کہ سب کے بعد قرآن مین اکملت لکم دینکم کی آیت اوتر چکی یعنی تمہارے دین کو پورا کر چکا
یعنی اب کوئی تازہ حکم دین کا باقی نہین رہا قرآن و حدیثون مین دین کی تفصیل ہو چکی اسلیے عمر نے حضرت کو
عین شدت بیماری مین لکھوانیکی تکلیف دینا مناسب دیکہا نہ یہہ کہ حکم رسول خدا کو رد کیا ہو یا کہا ہو کہ مین قبول نہین
کرتا سوا اسکو نافرمانی نہین کہتے بلکہ یہہ عین محبت و خیر خواہی و کمال ادب ہی کہ واسطے تخفیف رنج کے

بطور مشورہ یا بنا بر رفع تکرار حاضرین کہا کہ ہمکو کتاب اللہ بس ہی اور بالیقین ارادہ آنحضرت کا
مخالف کلام الٰہی نہوگا بلکہ اگر خطاب نبویکو مخصوص حسن جناب مرتضوی کہیں لائق تر ہی کیونکہ یہ
کاتب وحی تھے اور تحریر مکاتبات انہیں کو تفویض تھی چنانچہ اسی جہت سے خواجہ نصیر طوسی نے
اس الزام کو تجرید العقائد مین مطاعن عمر فاروق مین داخل نہین کیا فاسلم تسلم قولہ شیخ عبد الحق
دہلوی نے مدارج النبوۃ مین بعد اس کلام کے غشاوۂ تقلید چشم انصاف پر ڈالکے لکہا ہی کہ
فہم ابن عباس مین یون تہا کہ آخر وقت حیات مین کوئی وصیت آنحضرت سے وجود مین آویگی
کہ موجب رفع جدال و نزاع کا ہوگا اور جو بیشتر فہم مین لوگونکے آتا ہی اور خیال مین گذرتا ہی
یہہ ہی کہ مقصود آنحضرت کا تعین خلیفہ تہا کہ بعد آنحضرت کے ہوویگا اور لفظ حدیث و حال مین اسپر
دلالت نہین خدا جانے کیا چاہتے تھے ظاہر یہہ ہی کہ مجدد احکام و شرائع و فرائض و ضروریات
دین کو بیان فرماتے اور بعضے مواعظ و نصائح مناسب وقت لاتے فقط اس فاضل کی تقریر
کو کہ سخن سازی اوسکی طشت ازبام ہی دیکہو جواب بدون بیان وجوہ سخن سازی اور نقض
مقدمات مرام کی کلام آپکا اسمقام مین علی طرف التمام ہی کیونکہ منصب آپکا منصب مستدل ہی
کہ روایات اہل سنت سے استدلال اونکے رد مذہب پر کرنا چاہیے اور منصب مجیب کا منصب
مانع ہی اسلئے کہ علم مناظرہ مین مقرر ہی کہ الموجہ مانع والمانع یکفیہ الاحتمال پس توجیہ فاضل
مذکور کی سوجیہ ہی اور تہمت سخن سازی آپ پر منقلب شعر واذا لم تر الہلال فسلم ؛ لاناس راوہ
بالابصار قولہ اور نیز کتاب مذبور مین اسی جگہہ لکہا ہی ہرگاہ حضرت دوات و قلم و کاغذ طلبید
عمر مانع آمدو بہ ہذیان منسوب کرد و بربالین آنحضرت آوازہا بلند شد بعضے میگفتند کہ بجا آوردن
حکم ضرورست و عمر و ہمراہیان او بر خلاف بودند آنحضرت از شور و شر ناخوش شد و ہمہ را
از حجرۂ پاک خود بدر کردہ جواب اس مخلص نیاز مند نے اس عبارتکو مدارج مین بذیل بیان
قصۂ قرطاس تلاش کیا نہ پایا شعر سخن ناشنودہ میگوئی ؛ قصۂ نانوشتہ میخوانی ؛ ولیکن
کتاب سلیم اسپر دال ہی کہ مقبول سائر امامیہ ہی اس واقعہ مین شریک تھے اور تصانیف مجلسی

[illegible]

[illegible]

وغیرہ محققین رفضہ مثل حق الیقین و بحار الانوار و حیات القلوب و بہجۃ اور امثال انکے دلالت
کرتے ہین اسبات پر کہ نسبت ہجر کی بجناب سید البشر و شتام غلیظ تہی پس گویا مقصود ذکر اس
واقعہ سے بدلالت التزام رسوا حضرت سلمان وغیرہ مقبولین لسانی شیعہ کی ہوگی کہ انہون نے
اس دشنام کو سنا اور سانس تک نہ لی اور انکار تک کیا اور سب سے زیادہ اعتراض متوجہ بجناب مرتضوی
ہی کہ اسد اللہ الغالب اس معرکہ مین قبل انخلافت خلفاء مانند جنین رحم کے پردہ نشین ہوئے
اور مثل خاتون کے گھر مین چہپے اور مطلق انکار نسبت ہذیان کا عمر فاروق پر نکیا عیاذاً باللہ من ذالک
قولہ باواز بلند تکلم کرنا روبروی آنحضرت کے منع ہی اور موجب حبط عمل قولہ تعالی لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون شیخ نے
مدارج مین کہا کہ یہہ آیت حق ابوبکر و عمر مین اوتری ہی انتہی حاصلہ **جواب** یہہ قول آپنے
حاشیہ کتاب پر بطور افادہ جدیدہ ثبت کیا ہی سو اوسمین سراسر غلط فہمی و چشم پوشی حق سے
ہی کیونکہ قطع نظر اسکے کہ معنی نزلت الآیۃ فی کذا سابق مذکور ہو چکے ہین حاصل کو یہہ کا یہہ ہی
کہ رفع صوت آواز پیغمبر پر منع ہی نہ آپسمین اور آپسکی رفع صوت بتقریب مناظرہ و مشاجرہ
بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جاری تہی اوسکو منع نہین فرمایا بلکہ اشارہ قرآن اسکو
تجویز کرتا ہی دو طرح پر ایک اس لفظ سے فوق صوت النبی کیونکہ یہہ نہین فرمایا بینکم عند النبی
دوسرے اس لفظ سے کجہر بعضکم بعضاً معلوم ہوا کہ جہر بعض با بعض جائز ہی چنانچہ قصہ
بنی تمیم مین جسکو تمنے مدارج سے نقل کیا اسیطرح پر واقع ہی معہذا دلیل اسکی کہ بادی
صوت عمر فاروق یا ابوبکر تہی کیا ہی کیونکہ حجرہ شریف مین جماعت کثیر تہی اور بنی ہاشم
وغیرہ جمع تہے جیسے جناب امیر و عباس اور جہان ایسا ہوتا ہی وہان بے شبہ آوازین
بلند ہوتی ہین اور ارشاد نبوی کہ لائق نہین تنازع نزدیک میرے اسکی دلیل ہی والا آنحضرت
اوسوقت اسی آیہ لا ترفعوا اصواتکم سے استدلال کرتے فتدبر ولا تکن من الغافلین **قولہ**
قولہ بلفظہ باوجود اسکے تین وصیت کین ایک یہہ کہ مشرکون کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا دوسرے

کہ جماعت وفود کو تمہارے پاس آوین اونکو جائزہ وصلات دینا جسطرح مین دیتا تہا اور وصیت
تیسری کو راوی بہول گیا یا اوسکے اظہار مین مصلحت نہین دیکہی کذا قال العلماء رحم کلامہ اول
وصیت تیسری تو یہی ہی کہ روز غدیر بسبیل اعلان فرمائی تہی سُنیون نے عمدًا بہلادی اور
شیعہ آل محمد کو یاد اور دل پر نقش ہی اوسپر عامل ہین جواب یہہ یاد داری شیعہ آل محمد
کی بیجا ہی اسلیئے کہ قبل آپکے علامہ حلی نے کشف الحق مین بمطاعن عمر بابت منع قرطاس
لکہا تہا اراد ان ینص حال موتہ علی ابن عمہ فمنعہ عمر انتہی اور اسکے جواب مین فضل روزبہانی
فرمایا ہی ہذا من باب الاخبار بالغیب لم لا یرید ان ینص بخلافۃ ابی بکر و قد وافق ہذا ما رواہ عن
عائشۃ انہ قال ادعی لی ابابکر اباک حتی اکتب لہ کتابا انتہی اور یہہ کلام نزدیک ہر ناظر کے
منع ظاہر ہی مع سند اور اسکے جواب مین حسب قوانین متعارفہ مناظرہ ذکر دلیل ابطال
احتمال واجب تہا سو قاضی نور اللہ رطل بوق ذہب اللہ بنورہ نے تصحیح اس احتمال کی بجد
و تفرس علم سلف حاضرین کی اور کہا فلا یلزم الاخبار بالغیب انتہی حالانکہ جواب منع مین
استدلال چاہیے نہ ابداع احتمال بناءً علی ہذا یہہ حدس آپکا اسکجہہ حکم ضراط وحدث کا رکہتا
ہی علی الخصوص اوس وقت کہ نزدیک اہلسنت کے جناب امیر سے بروایت نعیم بن زید ثابت ہو
قال علی امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان آتیہ بطبق یکتب فیہ ما لا یضل امتہ فخشیت ان
یفوتنی نفسہ قال قلت انی احفظ واعی قال اوصی بالصلوۃ والزکوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ احمد
پس اگر قصۂ غدیر بجای وصیت سوم شیعہ آل محمد کو یاد ہی تو یہہ وصیت زبان آل محمد سے
اہلسنت کے دل پر نقش ہی معہذلک یہہ دعوی آپکا کہ حق الیقین مجلسی سے مسروق ہی مخالف
قیاس ہی کیونکہ جب آنحضرت نے سامنے ہزارون آدمی کے میدان خم غدیر مین خطبہ ولایت
مرتضوی پڑہا اور اونکو مولائی ہر مومن و مومنہ فرمایا اور وہ قصہ مشہور آفاق اور زبان زد
خلائق بہی ہو گیا تو اب کتاب لکہنے سے کیا حاصل اسلیئے کہ جب باوجود اوس تدغن شدید
تاکید مزید و شہرت مدید کے کہینے موافق وصیت غدیر کے عمل نکیا تو اب اس تحریر خانگی سے

کہ سامنے دو چار آدمی کے ہوتی کیا فائدہ تہا جنہون نے باوجود کثرت دواعی کے اوس کا
اخفا کیا تہا وہ اوسکا اخفا بلکہ انعدام بطریق اولی کرتے اور صاف منکر ہو جاتے اور بعض
شیعے جو کہا ہی کہ اس صورت مین حق تلفی امت کی نہوتی سو یہہ بات صحیح نہین کیونکہ بر تقدیر کتابت
کتاب یا امر جدید لکہتے زائد تبلیغ سابق پر یا اوسکے مخالف و ناسخ یا تاکید یا سبق و مبلغ کو سوا
ان تین شق کے اور احتمال پایا نہین جاتا سو شق اول و ثانی مین تکذیب کریمہ اکملت لکم دینکم
کی لازم آتی ہی اور شق سوم مین کچہہ حق تلفی امت کی نہین ہوتی اسلیے کہ تاکید پیغمبر تاکید
باریتعالی سے زینہار بالاتر نہوتی جو تاکید خدا کو نہ مانتے وہ تاکید پیغمبر کو کب سنتے اور اگر
یہہ کتاب استخلاف مرتضوی ہوتی اور امت لبنا اوسکے گمراہی سے بچتی تو مفاد اوسکا یہی
ہوا کہ ساری امت قائل بامامت علی و نفی امامت غیر ہوتی سو یہہ اعتقاد بالجزم و الیقین موجب
عدم ضلالت نہین کیونکہ سارے فرق کیسانیہ و اسمعیلیہ و زیدیہ و ناؤسیہ و افطحیہ وغیرہ قائل ہین
ساتہہ امامت مرتضوی کے معہذا اشد ضلالت مین گرفتار ہین حتی کہ اثنا عشریہ بہی اونکو باوجود
اس اعتقاد کے گمراہ جانتے ہین چنانچہ عبارت سامی و عبارت حسین علی برادر سبحان علیخان
بابت اس بیان کے سابق گذر چکی ہی غرضکہ بر تقدیر عدم کتابت وصیت سے نہ حق امت تلف
ہوا اور نہ کوئی مہمرہ گیا اور نہ کسیطرف طعن عائد ہوئی اور نہ کوئی مطعون ٹہرا یہہ خیال باطل
بعینہ مانند خیال غیبت امام مہدی آخر الزمان وسواس صرف ہی اور مرض وسواس کی کچہہ
علاج نہین تذییل مخفی نرہے کہ مدار مخالفت کا درمیان شیعہ و سنی کے مسئلہ امامت ہی اور
یہہ مسئلہ موقوف ہی پانچ اصل پر کہ ہر ایک اونمین سے غیر ثابت ہی از روی ایسی دلیل کے
کہ قابل سماعت ہو اصل اول خلیفہ بلافصل ہونا جناب امیر علیہ السلام کا اصل دوم منحصر ہونا
ائمہ ہدی کا ایک عدد مین کہ نہ اوس سے زیادہ ہون نہ کم اصل سوم طویل العمر و مختفی ہونا امام
اخیر کا رجعت بعد الموت علی اختلاف فرقہم فی ذلک سو یہہ تینون اصلین از روی کتاب اللہ
و اخبار متواترہ کے کسیطرح ثابت نہین ہو سکتین و لو کان بعضہم لبعض ظہیرا اصل چہارم

ایذاء و کفر و کتمان حق و اظہار باطل و اجتماع کرنا صحابہ کا امور شنیعہ پر حالانکہ آیات بینات و واضح
الدلالات ناطق ہین اونکے حسن حال و مآل پر اصل تیجہم اعتقاد تقیہ ہی حتی اینکہ ائمہ ہدیٰ کہ جو حجج الٰہی
واسطے شیعہ کے ظاہر کرتے تھے اوسکو اورون سے چہپاتے تھے حالانکہ وہ دوسرے بہی انکے شاگرد
و تلامذہ تھے اور اونہون نے انہین سے علم و طریقہ حاصل کیا تہا اور بے وجہ و باعث جہوٹ
بولنا ائمہ ہدیٰ کو کیا ضرور تہا سو ہر ایک بات ان پانچون باتون سے کہ نزدیک امامیہ کے حکم
ارکان خمسہ اسلام رکہتے ہین مخالف بداہت عقل و دلالت نقل کتاب و سنت مشہورہ نبوی
ہین بلکہ منافی و مناقض جمیع شرائع سابقہ و لاحقہ بیان سے مخترع و مبتدع ہونا اس
دین مستحدث کا اور ماخوذ نہونا اوسکا خاندان نبوت سے ظاہر و باہر ہی چنانچہ اسیلیے دلائل
ان اصول پنجگانہ کے دو حال سے خالی نہین یا اخبار ہین کہ محاسیل ضعفاء و مستورین سے
مروی ہین کہ اصلاً قرون سابقہ مین بین العلماء مذکور نہ تہے اور رجال ان اخبار کے قاطبۃً
عند الامامیہ مجروح و مقدوح و متہم بکذب و بے دیانتی ہین یا آیات قرآنی ہین کہ تمسک ساتہہ صریح
اون آیات کے ہرگز مطلوب تک نہین پہنچاتا بلکہ باستعانت اسباب نزول و تخصیص وقائع کہ اکثر
اونمین اخبار ضعیفہ موضوعہ و مفتری ہین معہذا کہ اصل مدعا پر منطبق نہین ہوتی مگر بعض
مقدمات مخترعہ ممنوعہ پس جو عاقل ادنیٰ تامل ان امور مین کریگا اور حقیقت کار پر مطلع ہوگا
اوسپر حال اس مذہب نیرنگ کا مثل مہر نیمروز واضح ہوجاویگا **قولہ** رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ
إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ **جواب** ختم رسالہ سے اس کریمہ
نظر لفظ رسالہ الینا معلوم ہوتا ہی کہ مراد لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا سے استدعاء استقامت ہی مذہب
رفض پر اور هَدَيْتَنَا سے حقیقت تشیع اور مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً سے حسن جزاء تو یہ سب
مفہومات باطلہ بشہادت ثقلین خلاف دین مرضی حق ہین کما یلوح مما سبق اور بعد ظہور
حقیقت حق و بطلان باطل کے طلب زیغ و ضلالت کرنا اور اوسمین چشم رحمت الٰہی رکہنا
معاذ اللہ تعالیٰ خدائے پاک سے ججو کرنا ہی **شعر** ہر انکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت

دماغ بیہودہ بخت وخیال باطل بست **قولہ** قد تم الکتاب **جواب** یہہ تمام ہونا اوس وادی
سے ہی کہ ترکی تمام شد **قولہ** بعون الملک الوہاب **جواب** یہہ معونت اوس قبیل سے
ہی کہ اِنَّا رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ **قولہ** بقلم سید احمد عفی عنہ **جواب** یہہ قلم اوس باب
سے ہی کہ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا ہُوَ کَائِنٌ آور یہہ سیادت مصداق اسکی ہی کہ از پسر نا خلف دختر بہتر
کیونکہ جو سید خلاف طریقہ سید عرب و عجم ہی وہ بدنام کنندۂ نکونامے چند ہی آور اگر لفظ
سید یہ صرف جزو اسم ہی تو بہی بڑا ستم ہی کہ نام اچھا کام برا **ع** ہمچو رسے خویش نیکو ساز
خوے خویش را او اور اگر یہہ کتابت باوجود تسنن کے ہی تو خدا کرے جملہ عفی عنہ
انکے حق مین قبول ہوجاوے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا ہی المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہٖ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ کتاب فیض نصاب کہ مطالعہ اسکا واسطے رہنمائی اور ہدایت گمرہان بادیۂ غفلت و نادانی کے
مفید کافی اور سمجھانا مضامین مندرجہ عالیہ اسکا تیرگی جہل و وساوس شیطانی کا معالج شافی حق یہ ہی
کہ آج تک کوئی کتاب نادر حاوی اور جامع فن کلام مین اس شرح و بسط کے ساتھ زبان اردو
مین بدلائل معتدہ و براہین مستند تصنیف و مروج نہین ہوئی کہ جسکے مطالعہ سے مبتدی کم علم بہی
وجوہات باطلہ مختلفہ اہل تشیع کا عالم ہوکر ہر بحث اس فن مین عوام کو کیا رتبہ بلکہ خواص شیعہ ذی علم
کو بہی تحریر و تقریر مین الزام دیکر لاجواب و معقول کر سکے حسب فرمایش بعض ترقی خواہان اسلام کے
واسطے ہدایت خلق اللہ کے چہاپی گئی کوئی اہل مطبع بدون اجازت بندۂ عاجز عبد الواحد
کے قصد چہاپنے کا نہ فرماوے ⁂

اسامی سامی اولی الخامس دین مختصاص کی جنہوں نے زر نقد پیشگی دیکر اس کتاب کو خرید فرمایا جزاہم اللہ خیرا

تعداد زر	سکونت	عہدہ	نام	نمبر
مام	دار الاقبال بھوپال	خورشید ریاست علیہ بھوپال	نواب نظیر الدولہ باقی محمد خان صاحب بہادر	۱
مام	ایضاً	نائب اول ریاست بھوپال	مدار المہام محمد جمال الدین خان صاحب بہادر	۲
ص	تیمارس	مہتمم انشاء ریاست بھوپال	جناب منشی محمد قدرت اللہ صاحب	۳
عم	دہلی		حکیم احسن اللہ خان صاحب بہادر	۴
صہ	بھوپال		منشی عبد الکریم صاحب متوسل سرکار بزرگ	۵
صہ	حایلح	قاضی	جناب قاضی زین العابدین صاحب	۶
صہ	بھوپال	بخشی	بخشی حسن علی احمد صاحب	۷
صہ	نوتنی	مہتمم مطبع سکندری	شیخ عبد الواحد صاحب ابن حافظ عنایت اللہ مرحوم	۸
صہ	چرٹیا کوٹ	افسر مدارس بھوپال	مولوی علی عباس صاحب	۹
للعہ	بھوپال		مفتی محمد رسول صاحب	۱۰
للعہ	ایضاً		مفتی محمد جنید صاحب	۱۱
سعہ	مکن پور	نائب راجہ صاحب بہادر	مولوی سعد الدین صاحب	۱۲
صہ	بھوپال	مدرس اردو	میان عبد المجید خان صاحب	۱۳
عثار	بردوان	مدرس انگریزی	منشی نجم الدین احمد صاحب	۱۴
عثار	خیرآباد	مہتمم اپیل	جناب غلام مخدوم خان صاحب	۱۵
عثار	ایضاً	نائب بخشی ریاست	حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر	۱۶
عثار		سررشتہ دار	منشی حکیم الدین صاحب	۱۷
ملعہ		کپتان	کپتان عبد العزیز خان صاحب	۱۸

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۱۹	مولوی افضال علی صاحب	ناظم مغبر	بھوپال	عـنـا ر
۲۰	شیخ مشرف علی صاحب	تحصیلدار		عـنـا ر
۲۱	حافظ سعادت خان			عـنـا ر
۲۲	شاہ میر خان صاحب			عـنـا ر
۲۳	محمد غلام رسول خانصاحب	نائب کوتوال	بھوپال	عـہ ر
۲۴	جناب غلام حضرت خانصاحب		رام پور	عـہ ر
۲۵	سید عبد العلی صاحب	نائب ناظم		عـہ ر
۲۶	خواجہ بہار الدین صاحب		بھوپال	عـہ ر
۲۷	میاں احمد اکبر صاحب		ایضاً	عـہ ر
۲۸	سردار محمد خانصاحب		ایضاً	عـہ
۲۹	جناب علی محمد خانصاحب	قلعدار بھوپال خاص	ایضاً	عـنـا ر
۳۰	منشی شمس الدین صاحب	ملازم سرکار بزرگ	ایضاً	عـہ ر
۳۱	مولوی عبد الرحمان صاحب	داروغہ کوٹھہ فتحگڈہ	ایضاً	للعہ ر
۳۲	قاری سعادت صاحب	مہتمم مساجد بھوپال	ایضاً	عـنـا ر
۳۳	حافظ سید محمد صاحب		سورت	عـہ ر
۳۴	سید احمد صاحب	مدرس مدرسہ جہانگیر بھوپال	دہلی	عـنـا ر
۳۵	جناب عبد اللہ خانصاحب	اہلکار پولیس کوتوالی بھوپال	بھوپال	عـہ ر
۳۶	منشی واجد خانصاحب	تھانہ دار جہانگیر آباد		عـہ ر
۳۷	مولوی محمد ایوب صاحب	نائب قاضی بھوپال		عـہ ر

نمبر	نام	عہدہ	سکونت	تعداد زر
۳۸	مولوی الطاف حسین صاحب	روزنامچہ نگار محکمہ مدار المہام صاحب بہادر	عظیم آباد	عہ
۳۹	منشی جعفر حسین صاحب	منشی محکمہ انشاء ریاست بھوپال	گنگوہ	عہ
۴۰	منشی فدا حسین صاحب			عہ
۴۱	سید امیر الدین صاحب حسینی		لکھنؤ	عہ
۴۲	میاں غلام احمد صاحب	خوشنویس		عہ
۴۳	منشی اصغر محی الدین صاحب	کارپرداز نواب محمد حافظ صاحب بہادر		عہ
۴۴	میاں عبد الکریم صاحب	مدرس فارسی مدرسہ بھوپال		عہ
۴۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	مہتمم سالانہ دارالانشاء بھوپال		عہ
۴۶	منشی عنایت حسین صاحب	مہتمم اپیل		عہ
۴۷	منشی سید مظفر حسین صاحب	سررشتہ دار محکمہ اپیل		عہ
۴۸	حکیم سید محمد مہدی حسن صاحب	ناظر محکمہ عدالت دیوانی		عہ
۴۹	میاں رحیم بخش صاحب	ملازم محکمہ انشاء بھوپال		عہ
۵۰	جناب بختاور خان صاحب	ملازم محکمہ انشاء بھوپال		عہ
۵۱	مولوی محمد عمر صاحب صوفی		گوپامؤ	عہ
۵۲	مولوی محمد حسین خان صاحب الفت ولد غلام قادر خان صاحب		شاہجہانپور	عہ

تذییل الاغلاط

مخفی نرہی کہ جو غلطی اعراب کی تہی یا نقاط کی یا مدّ وغیرہ کی اوس سے قطع نظر کر کے عجالۃ الوقت غلطی فرو گذاشت نقط یا تبدیل حرف و کلمہ کے اس جگہہ لکہی باقی کو ذہن سلیم صاحب فہم پر چہوڑا کیونکہ طبع انسان محلِ نسیان ہی اور عصمت کامل خطا سے شان حضرت سبحان ہی نہ صفت بشر ضعیف البنیان واللہ ولی التوفیق والاحسان ✣ ✣

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۴	قسیم	قویم
۵	۱۷	نربان	زبان
۶	۹	بیّین	مُبَیَّن
۷	۱۰	لیجاتی ہین	لیجاتی ہی
۸	۷	ترجمہ	ترجمۃ
۸	۷	قولہ	قولہ [illegible]
۱۹	۱۴	بیان یا دلیل	یا بیان دلیل
۱۱	۲	جامہ پوش	جامہ جی پوش
۱۱	۱۶	بررہ	براہ
۱۶	۲	وہ بدیہی	وہ بھی بدیہی
۱۸	۹	خصوصًا حنفیہ	خصوصا در بیان حنفیہ
۱۹	۳	۱۲۶۵ تمام	۱۲۶۵ مین تمام
۱۹	۳	مروان حمار	مروان حمار ہی
۱۹	۲۱	السلام سے ہی	السلام سے ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹	۱۷	سمّوا خلناء	سمّوا :۱۰۱ر
[illegible]	۲۰	حادثہ	حادث
۲۷	۱۵	مؤزوا	متہم
۲۸	۵	بناسب	بمناسبت
۳۰	۷	ستفاد	استفادہ
۳۰	۱۲	ائمہ اثنا عشریہ	ائمہ اثنا عشر
۳۰	۱۶	ورتنیتش	اوتفتیش
۳۱	۱۵	تحفہ برعسم	تحفہ کا برعم
۳۲	۲	دررد روافض	دررد روافض
۳۴	۱	مختلف	متخلف
۳۴	۵	مذہب اہل سنت کی	مذہب اہل بیت کی
۳۷	۱۳	و منیر	و میسّر
۳۸	۱۳	یہی حیز	بہی حیز
۴۰	۲	متوجہ	موجّہ
۴۲	۱	عذر خواہی	عاذر خواہی
۴۲	۴	فانتظر وانظر	فانتظرہ وانظر
۴۲	۲۰	کامگار فرقہ	کامگار از فرقہ
۴۳	۱	بن امیہ	بنی امیہ
۴۳	۱۰	کابلی کا	کابلی کا ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۱۲	اول ولائل	اول دلائل
۴۵	۱۳	فرق بین	فرق بیّن ہی
۴۶	۱	یاعلی	یاعلی
۴۶	۹	کیا ہی	کہا ہی
۴۶	۱۱	بارائحہ	یارائحہ
۴۶	۱۸	عصائب نواصب	مصائب النواصب
۴۶	۱۸	سفینۃ النجاۃ	سفینۃ النجاۃ
۴۷	۱۱	منتقصی	منفی
۴۷	۱۴	کمالات	کلمات
۴۸	۱۴	کیا ہی	کہا ہے
۴۹	۱۰	تنزیہہ	ینبر یہہ
۵۹	۱۷	دیا ہی	دیا ہی کہ اگر
۵۰	۶	برذر	برادر
۵۰	۶	نعمان بن	قتادہ بن نعمان بن
۵۲	۵	کانہ عامہ	کاہی نہ عامہ
۵۲	۹	جمیت	جمعیت
۵۲	۱۱	اخبار	اخبار اصحابنا
۵۳	۴	صوارم	صاحب صوارم
۵۳	۱۹	بہیکید ازعا	ہیچیک این ادعا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	خرجی	حرجی
۵۷	۱	لیس وجہ	لیس لہ وجہ
۵۷	۲۱	الکذب	الکذوب
۵۸	۹	صالح نے	صالح سے
۶۴	۷	پہکوا دیا	پہکوا دیئے
۶۴	۱۴	اوسکے	قرآن
۶۶	۷	عدیم	عدم
۶۶	۹	مستزاد ہی	مستزاد نہین
۲۸	۹	معتبرین	معتبرین
۶۹	۳	اربداد	ارتداد
۶۹	۱۰	پہیکی گین	پہیکین گے
۷۳	۳	ان مخالف	ان سن مخالف
۷۴	۱۱	جفر جامعہ	جفر جامعہ
۷۵	۱۲	باجمع	یاجمیع
۷۶	۹	ہوسکی ہے	ہوسکتی ہی
۷۶	۱۹	کلینی	کلبی
۷۶	۲۰	کلینی نے	کلبی کے
۷۷	۵	ثالبی	ثعلبی
〃	۴	اور سے	اور لے سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٧٨	٥	کی ارشاد	نی ارشاد
٧٩	١١	عوام	عام
٧٩	١٣	سسے قرآن	اسی قرآن
٧٩	١٩	ہین بکثرت	ہین ہوا بکثرت
٨٠	١٧	جحت ترتیب	حجیت ترتیب
٨٤	٨	مذیل	ہذیل
٨٩	١٥	داخل نہین	داخل عترت نہین
٩٢	٢٠	تحاشے کی	تحاشے سے
٩٣	٢	پہر نہ انی	پرنہ انی
٩٤	٧	الرزکنی	الزرکشی
٩٦	٥	مشتہدی	مشہدی
٩٦	١٧	اشتہر	اشہر
٩٧	٣	خروج کی	خروج عکرمہ کے
٩٧	٥	نقصان	نقض
١٠٢	١٣	مقابلہ کتاب	مقارنت
١٠٦	٧	خلافت عام	خلافت سے عام
١٠٦	١١	حقیقت	حقیت
١٠٨	٢	باتمام	ناتمام
١٠٨	١٣	بن محرمہ	بن مخرمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٩	٥	برابر پای	برابر اوسکے پائی
١١٢	١٩	برایت	براہت
١١٥	٢٠	ہولی	ہوتی
١١٦	١١	محافظت	مخافت
١١٨	٢٠	شہاب	شبہات
١١٩	١٧	آنحضرت سنے	آنحضرت سنے فرمایا
١٢١	٦	متواتر	متواتر ہی
١٢١	٢٠	کقولہ تعالی	لقولہ تعالی
١٢٢	١٧	معصوم نہو	معصوم نہو گا
١٢٣	٣	بن معقل	بن مغفل
١٢٣	٢٧	اونکی وطائف	انکی وطائف
١٢٤	٢	حضرت اعظم	حضرت غوث اعظم
١٢٤	١٠	ہوگیا	ہوکیا
١٢٤	١٢	ہی کہ	ہی کی کہ
١٢٦	١١	ان حکایت	ان حکایات
١٢٦	١٤	ساتھہ اور	ساتھہ اتنا اور
١٢٦	١٧	سمجھاتاہی	سمجھا جاتاہی
١٢٧	١٤	دعوی	دعوت
١٢٧	٢١	خط دیدجات	حظ درجات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۸	۱۴	ناصبا	ناصبیا
۱۳۱	۴	کلمونکونام	کلمونکانام
۱۳۲	۸	ابن مکتوم	ابن ام مکتوم
۱۳۲	۱۶	نہج البلاغہ مین	نہج البلاغۃ مین فرمایاہی
۱۳۲	۲۱	فاروق	فارق
۱۳۳	۱۵	بعد شہرت	بعدم شہرت
۱۳۶	۱۰	بسبب ہونی	بسبب نہونی
۱۳۷	۱۳	کیاہی	کی ہی
۱۳۸	۲۱	خواب	خواب مین بہی
۱۴۰	۱۰	معلوم ہوا	معلوم ہو
۱۴۰	۲۱	تواوس	تو بہی اوس
۱۴۱	۵	کریمہ بعض مین ہی	کریمہ بعضہم اولیا بعض مین ہے
۱۴۲	۱۵	خلافت	خلافت ہو
۱۴۲	۱۵	حدیث ثابت	حدیث صحیح ثابت
۱۴۳	۶	تواحادیث	توجواحادیث
۱۴۴	۳	وضع	وضعی
۱۴۴	۸	بعینہ اسکا ہے	بعینہ ایسا ہی
۱۴۴	۱۸	حرف	صاف
۱۴۶	۱۳	تصور	قصور

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
مقارنہ قرآن	مقابلہ قران	۱۸	۱۴۴
آئمہ میں منتشر	ائمہ منتشر	۶	۱۴۷
یعقوب ملتانی	یعقوب بنانی	۱۵	۱۴۸
بحرانی	بحزانی	۱۰	۱۵۱
شیعی	تشینی	۱۵	۱۵۳
حاصل ہونے پاس	حاصل پاس	۹	۱۵۵
کی بسبب خلیفہ	کی خلیفہ	۱۵	۱۵۵
جناب میر	جنا میر	۷	۱۶۰
لقیتہم	لقیتم	۷	۱۷۰
خفیف الحاذ	ضعیف الحاد	۲۱	۱۷۰
الباطن	علی الباطل	۱۸	۱۷۲
جبّ	جنّت	۲۰	۱۷۲
کتاب اللہ ہی	کتاب اللہ	۶	۱۷۳
قولہ	جواب	۱	۱۷۴
فی دفعہا	فی وضعہا	۲	۱۷۸
ہبہ قرار	بیہ قرار	۵	۱۷۵
پہنچ گیا	پہچیگا	۴	۱۷۹
ہبہ ہوتا	یہہ ہوتا	۲۱	۱۷۵
بتغیر	بتعبیر	۱	۱۷۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۳	حق سے	طریق حق سی
۱۸۹	۷	غصب اغصاب	غصب اغضاب
۱۸۰	۵	اقول افعل	افعل
۱۸۰	۸	علل الرابع	علل الشرائع
۱۸۵	۱۴	تاریخ کبند	تاریخ کبیسہ
۱۸۵	۱۹	کہ روایتین	کہ بعضہ روایتین
۱۸۷	۱۵	ربع	ربع
۱۹۱	۶	صواب دید	اونکی صواب دید
۱۹۶	۲۱	مجمع البیان	مجمع البیان مین ہی
۱۹۷	۴	کی مرضی	کی راہ و مرضی
۲۰۰	۱۱	دلیل بنایا	ذلیل بنایا
۲۰۰	۱۰	کلام کلام	کلام
۲۰۴	۱	صحابی ہون	صحابی مین
۲۰۹	۵	منصوص ہی اور نفاق	منصوص ہے کہ یہ بیان کی اور ایمان منصوص ہے اور نفاق
۲۰۹	۱۶	حیین	جبین
۲۰۸	۱۹	برای نام	+
۲۱۰	۹	کیا	کہا
۲۱۰	۱۷	انقیاد و امر	انقیاد او امر
۲۱۰	۱۸	یا انغین کوچ یا بدعیان	با انغین کوچ وبا بدعیان

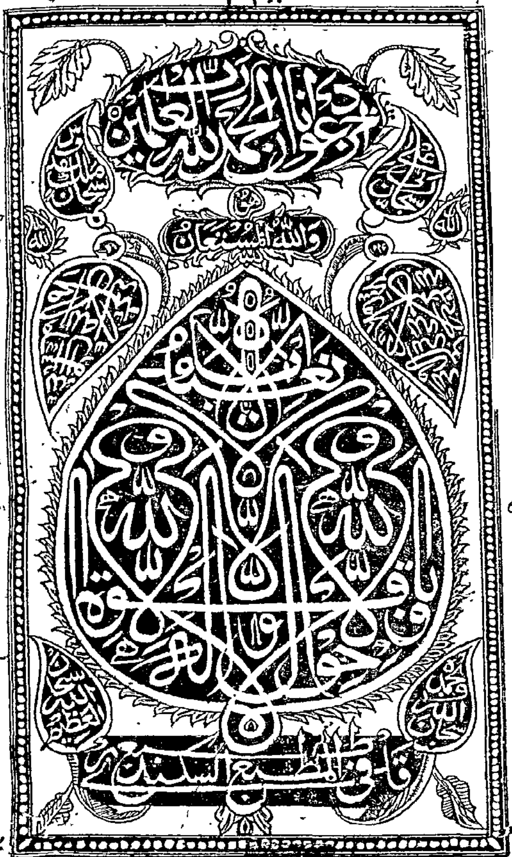
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۱	۷	دعوی ادعار	ادعار
۲۱۱	۱۹	ہی	بہی
۲۱۲	۷	ابوبکر عمرو	ابوعمرو
۲۱۷	۱۳	نکل گیا ہی	نکلا ہے
۲۱۸	۲۰	صانع	صاحب
۲۱۹	۸	وغیرہ سے اخبار	وغیرہ اخبار سے
۲۲۱	۹	ظاہری اور تیسری تبلیغ	ظاہری اور تبلیغ
۲۲۱	۲۰	قہر آلہی ہی	قہر آلہی ہی نہ لطف آلہی
۲۲۳	۲	بعد تسلیم	بشرط
۲۲۳	۲۱	پشت ہفت	پشت ہفتم مین
۲۲۴	۱۶	قطعی کیا	قطعی کہا
۲۲۵	۱	غیر موقوف	غیر معروف
۲۲۵	۱۹	عن الشمار	عن المتنا
۲۲۶	۲	محاملہ	معاملہ
۲۲۷	۲	قول شیخ قول	قول شیخ از قبیل قول
۲۲۷	۱۶	کہ ابوبکر	کو ابوبکر
۲۲۳	۲۱	بہی	یہی
۲۳۳	۲	جسمیت وتشبہ	نہ جسمیت وتشبیہ
۲۳۴	۱۴	صحیفہ کاما	صحیفہ کاملہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۶	۱۶	مکاتیب	مکاتب
۲۳۷	۱۶	نہین سعدلک	نہین ہوسکتی سعدلک
۲۳۸	۲	نہین	نہین ہوئی
۲۴۱	۶	تفصیل	تفضیل
۲۴۲	۷	آپ	اپؑ
۲۴۲	۱۶	اجل الطعن	احل الطعن
۲۴۲	۲۱	شیعتنا لمینا	شیعتنا عن لمینا
۲۴۳	۸	شیعة	شیعة ہی
۲۴۳	۱۳	انہ قرانج	انہ قرآن
۲۴۴	۱۰	وبحکم ما	وبحکم بما
۲۴۶	۵	حنیفہ	ابوحنیفہ
۲۴۶	۶	یاباروں	یاہارون
۲۵۳	۱	موجودہین	موجود نہین
۲۵۳	۱۸	مسکرات سے	مسکرات سے ہو
۲۵۴	۱۶	لائق تھا	لائق تھا نہ عمر پر
۲۵۵	۲	بتعدد	بتعمد
۲۵۵	۱۹	نہج الکرامتہ	نہج الحق ونہج الکرامۃ
۲۵۸	۴	جعلنا ائمہ	جعلناہم ائمۃ
۲۵۸	۱۶	انجام الفتن	انجام الفتین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۸	۱۶	این قاضی	بن قاضی
۲۶۰	۱۷	کسی قول سکے	کیسکی قول سکے
۲۶۲	۴	امام نائب	نائب امام
۲۶۵	۵	حجت اور	حجت ہون اور
۲۶۵	۷	مذہب حنفی را و مالکی را	مذہب حنفی را حنفی
۲۶۸	۱۴	زیادت	زیارت
۲۶۹	۱۵	جاوی ع	جاوی تمکو ع
۲۷۴	۷	حضرت سنے	حضرت سنے فرمایا
۲۷۴	۶	اور تثویب	اور یہ تثویب
۲۷۴	۱۱	احشیت	حشیت
۲۷۴	۱۲	ادای فی البیت	ادای تراویح فی البیت
۲۸۰	۱۸	لعن بالمومنین	لعن مومنین
۲۸۱	۱۵	لاعنین وملعونین	لاعنین بلعونین
۲۸۲	۶	بلکہ فرق	بلکہ جمیع فرق
۲۸۳	۱۴	کفار سا ہی	کفار کا سا ہی
۲۸۵	۵	بنو مدیح	بنو مدلج
۲۸۵	۶	[illegible] یمامہ ہی	یہ یمامہ مین ہی
۲۸۷	۵	مختلف	متخلف
۲۸۷	۱۳	قطع کرکے	قطع نظر کرکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۸	تحقیق طعن	تحقیق نفی طعن
۲۸۸	۱۹	امام حسین	امام حسن
۲۸۸	۲۱	روپیہ معاویہ نے لیے	روپیہ لیے معاویہ نے
۲۸۹	۱۴	خلاف ظاہری	خلافت ظاہری
۲۹۲	۱۸	اپنی تھی	تمہاری تھی
۲۹۴	۱۳	الخوارج والعذرۃ	الخوارج والغلاۃ
۲۹۵	۹	اوسکو تدبیر	اوسکو کسی تدبیر
۲۹۶	۹	یا علی	با علی
۲۹۸	۸	حدیث غریب	حدیث مذکور غریب
۲۹۸	۱۳	نہ عامہ اہل اسلام جیسے خوارج الخ	جیسے خوارج و فضول مذہب با عامہ اہل اسلام
۲۹۸	۲۱	مشتمل ذکر	مشتمل ہی ذکر
۲۹۹	۵	نقل رجال	نقد رجال
۲۳۱	۲۱	جب شیعہ	جیسا شیعہ
۳۰۳	۵	حقیقت خلافت	حقیت خلافت
۳۰۳	۱۴	حقیقت رسالت	حقیت رسالت
۳۰۴	۵	الیسی نہ بینی	النبی نہ بینی
۳۰۹	۸	اوسکا بھی	اوسکا بھی
۳۱۰	۱۸	حقیقت	حقیت

تمت بحمد اللہ


آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
والله المستعان